

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تلاش

سائرہ اعوان

ندی کے اونچے ٹیلے پر بیٹھا 50 سالہ بوڑھا آدمی اپنی طرف پیٹھ کئے کھڑے 32 سالہ جوان لڑکے سے "قسم خدا کی جو تم کر رہے ہو اس سے شیطان بھی شرم جائے۔۔۔۔۔" پھر ایک نظر نیچے جھیل سے پانی پیتی ہوئی دو لڑکیوں کی طرف ڈالتا ہے۔ پہلے میں تمہیں شیطان کا بھائی سمجھتا تھا لیکن اب مجھے اندازا ہو گیا ہے کہ تم اس سے بھی دوہا تھ آگے ہو۔۔۔۔۔ یعنی ابلیس ابن شاہ زمان۔۔۔۔۔"

"اچھا تو ابلیس میرا بیٹا ہو گیا۔۔۔۔۔ تو پھر میری زوجہ محترمہ کون ہیں؟ شاہ زمان جس کی نیلی جھیل نما گہری آنکھیں ہیں جمشید کی طرف مڑ کر پینٹ کی زیپ بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرے بھائی ان

Posted On Kitab Nagri

لڑکیوں میں سے ہی دیکھ لو۔۔ "جمشید منت کرتے ہوئے اسے کہتا ہے۔" "نہیں ان کے منہ چپک زدہ ہیں" وہ حقارت میں جواب دیتا ہے۔ "اب اس کو ایک رات گزارنے کے لیے بھی مونا لیساء چاہیے" جمشید بھویں چڑھاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے۔ "کل رات جو لڑکی خدمت کے لیے حاضر کی تھی وہ بھی تم نے واپس بھیج دی" جنگل میں چلتے ہوئے لہجے میں تھکاوٹ لیے جمشید شاہ زمان کو کہتا ہے۔ "تم کیا چاہتے ہو؟ سیکنڈ ہینڈ لڑکیوں سے وقت گزار کر میں بیمار ہو جاؤں۔۔۔۔۔ اس کی حرکتیں رقا صاؤں جیسی تھیں۔۔۔" "شاہ زمان رک کر اسے کہتا ہے "میرے آقا اگر صحرا میں عربی اونٹ نہ ملے تو عام اونٹ سے گزارا کرنا بھتر ہے۔۔۔" "جمشید عاجزانہ انداز میں جکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔" "کام پر دیہان دو تو زیادہ بھتر ہوگا" شاہ زمان اسے غصے میں نصیحت کرتا ہے۔ "جناب دن رات آپ کی خدمت میں ہی لگا ہوا ہوں۔۔" "وہ عاجزانہ ایسے ہی جھکے کہتا ہے۔" "سو کھ کر بانس ہو گیا ہوں۔۔ قسم سے ابھی کسی پتھر سے ٹکرا کر زخمی ہو جاؤں تو خون ایک قطرہ نہ نکلے۔۔۔۔۔"

شاہ زمان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لیٹا سر کو ہاتھ پر رکھے آنکھیں بند کئے کچھ سوچ رہا ہوتا ہے اتنے میں گاڑی کا دروازہ کھلتا ہے اور "عزت مآب مجھے یہاں بھی کچھ نہیں ملا آپ کی شان کے مطابق" جمشید مایوسی بھرے لہجے میں کہتا ہے۔


Posted On Kitab Nagri

"تم سے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا جمشید کیوں آیا ہوں میں یہاں لاہور سے ہم؟ شاہ زمان آنکھیں بند کئے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "شاہ زمان؟ جمشید اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔"

ہاں بولو جمشید "شاہ زمان بالکل اسی انداز میں اس سے پوچھتا ہے۔ "میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں چھوڑ دوں۔" وہ لہجے میں مایوسی لیے کہتا ہے۔ "مجھے چھوڑ دو؟ کیوں ایسا بھی کیا ہو گیا؟ شاہ زمان اس سے اسی انداز میں پوچھتا ہے۔ "میں تمہارے کسی کام کا نہیں۔ سوچ رہا ہوں کہ کوئی اور کام ڈھونڈ لوں۔" وہ چہرے پر پشیمانی لیے جواب دیتا ہے۔ "مجھے چھوڑ کر کہاں جاؤ گے اور کیا کام کرو گے؟ شاہ زمان ویسے ہی آنکھیں بند کئے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "پتہ نہیں، کچھ بھی کر لوں گا۔۔۔" وہ اسکے سوال کے جواب میں کہتا ہے۔ "چلو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کرو گے۔۔۔۔۔ تم کسی کان میں کان کنی کر لینا اگر تم وہاں محنت کرو گے تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔۔۔۔۔ تم اپنی بچی زندگی میں کافی ثواب کما سکتے ہو کہ محنت کش اللہ کا دوست ہے۔۔۔۔۔" شاہ زمان تمسخرانہ انداز میں اسے کہتا ہے۔ "میں تو کہتا ہوں کہ مجھے چھوڑ کر جانے میں جلدی مت کرو ایسا نہ ہو کہ تم ان دنوں کو اپنی زندگی کے آخری دن گمان کر کے توبہ کر لو اور ازرا عیل کی فہرست میں تمہارا نام بہت پیچھے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر تم انتظار کرتے کرتے

Posted On Kitab Nagri

تھک جاؤ اور میرے پاس واپس آ جاؤ اور اس طرح سے تم ابلیس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی آخرت خراب کر بیٹھو۔۔۔ چلو گاڑی میں بیٹھو چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔ "وہ سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ ابھی شازمان گاڑی سٹارٹ ہی کرتا ہے کہ ایک خوبصورت لڑکی کی شکل اسے گاڑی کے سائیڈ مرر میں نظر آتی ہے جو اس کی گاڑی کے پاس سے گزر رہی ہوتی ہے۔ شازمان اس لڑکی کو دیکھ کر آنکھوں میں کمینگی لیے اپنی گردن پر خارش کرتا ہے۔ لڑکی اس کے پاس سے ہوتے ہوئے گاڑی کے سامنے سے گزر رہی ہوتی ہے۔



"جمشید" وہ حاکمانہ انداز میں اسے پکارتا ہے۔ جمشید ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

جمشید ڈریسنگ روم میں الماری سے کلابیگ نکالتا ہے اور اس میں موجود سفید پاؤڈر والی ایک تھیلی کو کھولتا ہے۔۔۔۔ اور اسے سونگھنے لگتا ہے۔ اتنے میں اس کے پیچھے واش روم کا دروازہ کھلتا ہے۔ "اگر دلال ہی رنڈیوں پر نظر جمالے تو اس کا مال اور جان دونوں خطرے میں ہوتے ہیں" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان دروازہ بند کرتا ہے اور اس کے پاس آکر جکھکتا ہے۔ "صحرا کے سمندر کا نظارہ دور سے لو تو زیادہ بہتر ہے" یہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگتا ہے۔ "جار ہے ہو؟ جمشید اس سے مسکرا کر پوچھتا ہے "ہاں" وہ

Posted On Kitab Nagri

اعتماد بھرے لہجے میں کہتا ہے۔ "تم کھانا کھا لینا میرا انتظار نہ کرنا نہیں تو تمہارا شو گریول لو ہو جائے گا" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔

شاہ زمان دلفریب چہرہ لیے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔ وہ پورے کمرے میں نظر دوڑاتا ہے کمرے کو خالی پاتے ہوئے چونک کر آگے بڑھتا ہے۔ "تو میری ضرورت پوری کرنے والی یہاں بیٹھی ہے" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر آنکھوں میں شرارت لیے گھبرائی اور سہمی ہوئی لڑکی سے کہتا ہے۔ "تمہیں اندازہ بھی ہے تمہیں ڈھونڈنے کے لیے میں نے کتنی کوششیں کی ہیں اب تمہیں میری ہر کوشش کا حساب دینا ہوگا۔ لڑکی خاموش سہمی ہوئی پیچھے دیوار کے ساتھ لگ جاتی ہے اور اس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہتی ہے۔ "کوئی بات تو کرو۔۔۔۔۔" شاہ زمان اس کے مزید قریب جا کر کہتا ہے۔ لڑکی پھر بھی خاموش رہتی ہے۔ "ارے ہاں جمشید نے مجھے بتایا تھا کہ تم گونگی ہو۔۔۔۔۔" شاہ زمان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم گونگی ہو اس لئے کوئی تم سے شادی بھی نہیں کر رہا ہوگا۔ تو میں نے سوچا کہ میں تمہاری تھوڑی مدد کروں۔۔۔ لیکن تم تو بہری ہو تمہیں کیا سمجھ آئے گی کہ میں تم سے کیا بات کر رہا ہوں" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان زور سے قہقہا لگاتا ہے۔ "پانی" لڑکی سہمے ہوئے انداز میں شاہ زمان کو اشارہ

Posted On Kitab Nagri

کرتی ہے۔ "ضرور کیوں نہیں" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ کی طرف بڑھتا ہے اور پانی کا ایک گلاس بھر کر اس لڑکی کی طرف بڑھتا ہے۔ "کافی عرصے بعد میں نے کسی کا کہا مانا ہے۔" شاہ زمان یہ کہتے ہوئے لڑکی کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتا ہے۔ لڑکی جھٹ سے گلاس پکڑ کر ایک ہی سانس میں پانی پی لیتی ہے اور دوسرا گلاس پینے کے لیے اشارہ کرتی ہے۔ شاہ زمان اکتائی ہوئی نظروں سے ہاں میں سر ہلاتا ہے اور پانی کا جگ اٹھا کر لڑکی کو دے دیتا ہے۔ لڑکی گلاس بھر کر اسے جگ واپس کر دیتی ہے۔ جیسے ہی وہ جگ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھنے لگتا ہے لڑکی گلاس سے اس کے سر پر زور دار وار کرتی ہے۔ شاہ زمان کی گردن کے پچھلے حصے سے خون کی نکلنے والی دھار لڑکی کے منہ پر پڑتی ہے۔ شاہ زمان اس کا ہاتھ وہیں روک کر اس کو اپنے سامنے کھینچ لیتا ہے۔ "شاہ زمان کے خون کا ایک قطرہ بہانے کا مطلب اپنے خون میں خود ہی کو رنگ لینا۔۔۔ آنکھوں میں غضب لیے وہ اسے کہتا ہے اور پلک جھپکنے میں کمرے سے باہر کھینچ کر گراؤنڈ فلور پر اوپر سے دکھیل دیتا ہے۔ اس وقت نیچے 20 کالے یونیفارم میں ملبوس مرد ملازمین یہ تماشا اپنی گردنوں کو لڑکی کی چھلانگ کے مطابق اوپر سے نیچے کیے دیکھتے ہیں۔ "جمشید" شاہ زمان غصے سے چلاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اف جمشید میری گردن نیچے نہیں ہو رہی ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی سوئیاں چبھو رہا ہے اس میں "شاہ زمان صوفے پر رکھے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر کہتا ہے۔ "تھوڑی شراب پی لوں درد کم ہو جائے گا"۔ جمشید اس کے پاس نیچے زمین پر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں بھائی لاؤں کیا پتا اس کے لطف اور نشے سے میں اپنا درد بھول بیٹھوں۔۔۔" وہ درد پر قابو رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاے میرے بچے میں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری گردن پر لگی اس چھوٹی سی پٹی نے تمہارے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔۔۔" وہ اس کے قریب جکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اگر یہ الفاظ کسی دوشیزہ کے لبوں سے نکلتے اور میرے کانوں میں رس گھول دیتے تو میری تکلیف میں تھوڑی کمی آ جاتی"۔ جمشید یہ سن کر ہاں میں سر ہلاتا ہے۔۔۔ "مجھے یہ لگتا ہے کہ اس دوا میں شراب سے بھی زیادہ نشہ ہے اس لیے مجھے نیند آرہی ہے میرے خیال سے اب سو جانا چاہیے"۔ وہ آنکھوں میں نیند لیے کہتا ہے۔ "ہاں آؤ میں تمہیں بیڈ پر لیٹا دوں اور اسی کمرے میں کہیں اپنے سونے کا بھی انتظام کر لیتا ہوں"۔ شاہ زمان صوفے سے اٹھتے ہوئے "نہیں جمشید تمہیں یہاں بے آرام ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے تم جا کر اپنے کمرے میں آرام سے سو جاؤ۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ "ایسے کیسے

Posted On Kitab Nagri

بھلا تم یہ یہاں بے آرامی میں پڑے رہو اور میں وہاں سکون سے سوتا رہوں " وہ اسکی فکر میں کہتا ہے۔ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ "آجاؤ۔۔۔" جمشید دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ ایک جوان لڑکا یونیفارم میں ملبوس کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "سر معزرت پر بات ہی کچھ ایسی تھی کہ فوراً آنا پڑا" وہ ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں بولو۔۔ کیا بات ہے؟" جمشید شاہ زمان کی طرف تعجب سے دیکھ کر پھر اس ملازم کی طرف دیکھ کر سوال کرتا ہے۔ "سر صفدر کا آدمی آیا ہے کہ رہا ہے کہ ابھی ملنا ہے۔" وہ اسے جواب دیتا ہے۔ شاہ زمان تجسس بھری نظروں سے "بھجیو اسے۔" ملازم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا جاتا ہے۔ کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلتا ہے اور سوٹ میں ملبوس جوان اندر داخل ہوتا ہے۔ "ہاں کہو؟ شاہ زمان آنکھوں میں غضب لیے پوچھتا ہے۔ "میں صفد۔۔۔" "ہاں ہاں پتہ ہے آگے بولو" شاہ زمان اکتائے ہوئے لہجے میں۔ "تمہارے پاس جو بیگ ہے وہ مجھے دے دو۔" لڑکا اعتماد بھرے انداز میں "اور میں ایسا کیوں کروں گا؟" وہ اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ "نہیں تو میں صفدر صاحب کی خواہش کے مطابق اس بوڑھے کو گولی مار دوں گا جس کے پیچھے تم چھپے رہتے ہو" وہ گولی نکال کر جمشید پر وار کرتا ہے۔ شاہ زمان جمشید کو

Posted On Kitab Nagri

صوفے پر دھکا دیتا ہے اور گولی دیوار میں لگتی ہے۔ شاہ زمان دوسرے ہاتھ سے لڑکے پر چھری پھینکتا ہے۔ لڑکے کے ہاتھ پر چھری لگنے سے پسٹل زمین پر گر جاتا ہے۔ اتنے میں 3 ملازم بھی کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ لڑکا درد سے چلاتا ہے۔ "جاؤ اور اپنے مالک کو بتاؤ کہ شاہ زمان کی بھی ایک خواہش ہے۔۔۔ مگر حقیر سی اور وہ یہ کہ میں صفدر کا میرے خلاف سازشی دماغ اپنے پالے ہوئے سب سے ہیبت ناک شیر (رستم) کے منہ میں کٹتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" وہ آواز میں ہیبت لیے کہتا ہے۔ "باہر پھینک دو اسے" شاہ زمان ملازمین کو حکم دیتا ہے۔۔۔ اسی دوران یونیفارم پہنے ہوئے ایک اور آدمی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے۔ "سر" شاہ زمان سے مخاطب ہو کر "ہاں بولو احتشام" شاہ زمان اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے۔ "سر کیا یہ اکیلا ہوگا؟" احتشام سوالیہ نظروں سے۔ "نہیں" شاہ زمان اعتماد بھرے لہجے میں کہتا ہے۔ "اب کیا کرنا چاہیے ہمیں سر" وہ اسکے حکم کا منتظر اس سے پوچھتا ہے۔ "تم کیا کہتے ہو؟" سر اگر آپ اجازت دیں تو میں ڈے شفٹ سکیورٹی کو روپورٹ کرنے کو کہوں؟" شاہ زمان کچھ گہرائی سے سوچتے ہوئے "ہاں۔۔۔" اچانک فائرنگ کی آوازیں کمرے میں آتیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان، جمشید اور احتشام تینوں ایک ہی وقت میں ایل۔ سی ڈی کی طرف دیکھتے ہیں جہاں کیمرہ ریکارڈنگ چل رہی ہوتی ہے۔ "دوسری سکیورٹی کو بلاؤ" شاہ زمان پریشانی میں کیمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے احتشام سے کہتا ہے۔ احتشام بار بار کوشش کرتا ہے مگر ناکام "سر سگنل بند ہیں" احتشام شاہ زمان کو جواب دیتا ہے۔

تقریباً آدھے گھنٹے میں گھر کے نچلے حصے میں موجود شاہ زمان کے تمام آدمی مارے جا چکے ہوتے ہیں۔ "شاہ زمان وہ اوپر آرہے ہیں۔۔۔ خدا کی قسم کچھ تو بولو میرے بچے کے ہم کیا کریں؟" جمشید ہاتھوں میں ٹھنڈے پسینے لیے اسے کہتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے صفدر کے تمام آدمی کمرے کو گھیر لیتے ہیں۔ "احتشام" شاہ زمان گہری سوچ سے نکل کر اسے کہتا ہے۔ "جی سر" وہ پوری توجہ سے اسے جواب دیتا ہے "احتشام ! تم یقیناً مرنا نہیں چاہ رہے ہو گے مجھے معلوم ہے کہ اگلے ہفتے تمہارے شادی ہے۔۔۔" وہ مسکرا کر اسے کہتا ہے۔ "نہیں سر ایسی بات نہیں ہے میں آپ کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہوں"۔ وہ اسے اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس کی ضرورت نہیں" وہ مسکراتے ہوئے جمشید اور احتشام دونوں کی طرف دیکھتا ہے۔ "جمشید؟" شاہ زمان اس سے سوال کرتا ہے۔ "ہاں

Posted On Kitab Nagri

بولو میرے بچے "وہ اس پر صدقے جاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" میرا سیفٹی سوٹ مجھے دو۔" یہ سنتے ہی جمشید کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ "ہائے میرے بچے تو مجھ سے میری جان مانگے تو وہ بھی دے دوں لیکن تیرا سیفٹی سوٹ ابھی تک نیچے ہی پڑا ہے میں اوپر لایا ہی نہیں تھا۔" وہ پشیمان ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے "دعا کرو جمشید تمہیں اپنی غلطی پر ملامت نہ ہو۔۔ احتشام تم مجھے رپورٹ کرو کہ کون کہاں کھڑا ہے۔۔۔ کیونکہ ان کی موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔۔" شاہ زمان اعتماد بھرے لہجے میں کہتا ہے۔ "سر میں آپ کو ان کے حوالے کر دوں اور خود ایک کمرے میں بیٹھا رہا ہوں ایسا نہیں ہو سکتا سر" وہ اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم میرے ماتحت ہو یا میں تمہارا؟ جو کہا جائے اس پر عمل کرو" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان بیڈ پر سے اس کا گدا اٹھاتا ہے اور بیڈ پر پڑی ہوئی ہر قسم کی بندوقوں میں سے اعلیٰ قسم کی بندوقیں اٹھا لیتا ہے۔ "سر آپ کمرے سے باہر نہیں جا سکتے وہ کمرے کے باہر کھڑے ہیں۔۔۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "پتہ ہے" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان واش روم کی طرف بڑھتا ہے جمشید بھی اس کے پیچھے جاتا ہے شاہ زمان واش روم کا روشندان کھول کر کمرے کے سامنے موجود کھڑے تمام لوگوں کے سروں میں گولیاں مار کر سب کو ہلاک کر دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

20 منٹ بعد۔۔ گھر کی نچی منزل۔۔۔۔۔

"سر پلر کے پیچھے ایک آدمی آپ fire کرنے کی تیاری کر رہا ہے سر گولی چلا دیں۔۔۔" احتشام کیمبرہ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان گولی چلاتا ہے۔ جیسے ہی وہ اس کی طرف مڑتا ہے گولی اس کے منہ پہ لگتی اور وہ منہ کے بل زمین پر گرتا ہے۔ "سر راپٹ سائیڈ پر جو روم ہے basement والا وہاں پر الماری میں ابھی ایک آدمی گھسا ہے۔ سر آپ دروازہ بند کر دیں میں خود اسے دیکھ لوں گا۔" احتشام کو خود فارغ بیٹھے رہنا اچھا نہیں لگتا اس لئے کہتا ہے "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔" شاہ زمان اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے "احتشام ادھر ادھر دیکھو کسی کے ٹارگٹ پر تو نہیں ہوں میں" نہیں سروہ پیچھے ہٹ رہے ہیں "وہ غور سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے" کتنے لوگ ہیں؟" وہ اس سے چلتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ سر دو۔۔۔ "وہ اسے جواب دیتا ہے۔" جانے دو۔۔۔" وہ رعب دارانہ چال چلتے ہوئے کہتا ہے اور اس کمرے میں جا کر الماری کا دروازہ زور سے پکڑ لیتا ہے "اگر شرافت سے خالی ہاتھ باہر آ جاؤ گے تمہاری جان بخش دوں گا۔۔۔" شاہ زمان الماری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور الماری سے ایک نہتا آدمی باہر نکلتا ہے۔ شاہ زمان اس کی

Posted On Kitab Nagri

طرف دیکھے بغیر اپنی بندوق کی تمام گولیاں اس پر خالی کر دیتا ہے۔ اتنے میں جمشید اور احتشام بھی نیچے پہنچ جاتے ہیں۔ پورے گھر میں لاشوں کا انبار لگا ہوتا ہے۔ "شاہ زمان کی موت بھونکنے والے کتوں کے ہاتھوں نہیں لکھی۔۔۔ جب تک شاہ زمان خود نہ چاہے اس کی جان کوئی نہیں لے سکتا"۔

"موجودہ صورتحال پر آپ سب کی کیا رائے ہے؟۔ 65 سالہ صفدر اپنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تین لڑکوں جو کہ اس کے بیٹے ہیں سے سوال کرتا ہے۔ "رائے۔۔؟ ابا جی اب جب سب ختم ہو رہا ہے آپ ہم سے مانگ رہے ہیں ! صفدر کا بڑا بیٹا تلخ انداز میں جواب دیتا ہے۔ صفدر اسے چھوڑ کر اپنے دوسرے بیٹے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ "ابا جی آپ نے ایک معمولی سے بکسے کے لیے جو کہ آپ اس سے چھیننا چاہتے تھے لڑائی کی لیکن جواب میں کیا ہوا بارہ دن کے اندر اندر ہی اس نے ہمارے تین اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔۔۔۔ اب 12 دن کے بعد آپ ہم سے ہماری رائے مانگ رہے ہیں۔۔۔۔ اب جبکہ وہ ہم سے صلح پر آمادہ نہیں ہو رہا تو آپ چاہ رہے ہیں کہ ہم اس سے رحم کی بھیک مانگیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لاہور۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اپنے محل جیسے گھر میں صوفے پر آرام سے بیٹھا ہوا ہے اور نیوز چینل پر کسی غریب آدمی کی داستان سن رہا ہے "احتشام کا فون آیا تھا کہ صورتحال بالکل کنٹرول میں ہے۔۔۔۔۔ اب صفدر صلح کی بجائے رحم کی بھیک مانگ رہا ہے۔۔۔۔۔" جمشید شاہ زمان کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے اور صوفے کے قریب رک جاتا ہے "احتشام نے کیا کہا؟ شاہ زمان بغیر متاثر ہوئے ٹی وی دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "وہی کہ شاہ زمان جنجوعہ کبھی بھی لڑائی میں پہل نہیں کرتا لیکن اختتام ہمیشہ اپنی مرضی سے کرتا ہے" وہ تکبر زدہ لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "لگتا ہے کہ اس بوڑھے خرگوش کا دماغ اس کی چھڑی کی طرح بوسیدہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ اور اس کے پیدا کیے ہوئے تین دماغوں میں بھی عقل نام کی کوئی چیز نہیں۔۔۔۔۔ احتشام سے کہو آگے بڑھتا رہے کیونکہ صفدر اور آل صفدر جب تک زندہ ہیں بلیک مارکیٹ میں میری بادشاہت کے لیے ہمیشہ خطرہ بنے رہیں گے۔" جمشید فخریہ انداز میں اسے دیکھتا ہے۔ "ہائے شاہ زمان تم تو معجزہ ہو میرے لیے۔۔۔ کیا دیکھ رہے ہو؟ وہ ٹی وی میں اس کی دلچسپی دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "دیکھ رہا ہوں کہ موت کے بعد غربت واحد تلوار ہے جو بے آرام ہاتھی کی سونڈ کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر انسان کے سر پر

Posted On Kitab Nagri

منڈلاتی رہتی ہے۔۔۔۔۔" وہ تھوڑا اکتاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ دفتر میں کیسا رہا سب۔" وہ اس کے فلسفانہ انداز سے گھبراتے ہوئے دوسرا سوال کرتا ہے۔ "جمشید کیا تم کنواری لڑکیوں کی طرح جس طرح سے وہ اپنے عاشقوں سے سوال و جواب کرتی رہتی ہیں ویسے ہی مجھ سے سوال جواب کرتے رہتے ہو۔" وہ اس سے بیزار ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "جس دن تم مجھے اپنا ماتحت کی بجائے باپ سمجھو گے تو میرے سوالوں کی سمجھ آ جائے گی۔۔۔" وہ اسکی بیزاری کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں نے اپنے جوان باپ اور تم نے اپنے جوان بیٹے کو مٹی تلے دفن کیا ہے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم دونوں میں دوبارہ ایسے رشتے بنانے کی کوئی سکت ہونی چاہیے۔۔۔۔۔" وہ اسکے شکوہ کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس بار معاملہ الٹ ہے۔۔۔۔۔ جوانی بڑھاپے میں بدل چکی ہے۔۔۔" جمشید اسکے کانوں کے قریب موجود سفید بالوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "یعنی میں بوڑھا ہو رہا ہوں؟ شاہ زمان چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لیے سوالیہ نظروں سے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔ شادی کے بارے میں سوچو شاہ زمان نہیں تو تمہاری عمر نکل جائے گی اور کچھ ہاتھ میں نہیں رہے گا۔۔۔۔۔" وہ اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں کیا عمر ڈھلتی ہوئی کنواری

Posted On Kitab Nagri

لڑکی ہوں جو تیس کا ہونے کے ڈر سے اپنا سر کہیں بھی پھنسالے؟ وہ غصہ ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "بھوکا پیٹ رکھنے والے عورت سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنا خزانہ اپنے ساتھ قبر میں لے جاؤں اور کسی عورت کا دل اتنا بڑا نہیں کہ میرے ساتھ ایک مہینہ بھی نکال لے۔۔۔ ایک ہفتے میں ہی وہ مجھ پر نفسیاتی ہونے کا الزام لگا کر مجھے چھوڑ دے گی۔۔۔"

"آپ exhibition میں مہمانِ خصوصی کے طور پر آئے بہت خوشی ہوئی۔۔۔" میزبان شاہ زمان کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ شاہ زمان جو بلیک سوٹ، بلیک شرٹ اور بلیک ٹائی لگائے ہوئے اس وقت وہاں موجود ہر چیز سے قیمتی معلوم ہوتا ہے "مجھے بھی" کہتے ہوئے میزبان سے ہاتھ ملاتا ہے اور وہ آدمی وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "جمشید" شاہ زمان ایک تصویر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ "پتہ نہیں کیسی کیسی تصویریں بناتے ہیں۔۔۔ یہ دیکھوں پروں والی گھوڑی! یہ سن کر جمشید کی ہنسی نکل جاتی ہے۔ "بھائی آرٹ کہتے ہیں اس کو" مزاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ پینٹنگ کس نے بنائی ہے؟ شاہ زمان وہاں ہر موجود ایک ورکر سے پوچھتا ہے

Posted On Kitab Nagri

"سر میں بلا دیتا ہوں۔" ور کر یہ کہ کروہاں سے چلا جاتا ہے۔ "ہاں" شاہ زمان لہجے میں تکبر لیے کہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹے قد کا لڑکا شاہ زمان کی طرف بڑھتا ہے۔ "جی سر بلایا آپ نے؟ لڑکا خوش اخلاقی سے اس سے کہتا ہے۔ "جی! آپ کی پینٹنگ کافی دلچسپ ہے۔۔۔۔۔ اپ نے بہت خوبصورتی سے ایک گدھی کے کندھوں کو بوجھ سے ہٹا کر پروں کو سجایا ہے۔۔۔" شاہ زمان پینٹنگ میں دلچسپی کا اظہار لیے کہتا ہے۔ "سر یہ گھوڑی ہے" لڑکا بے ساختہ جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔ "اچھا! لیکن قد سے مجھے گدھی معلوم ہو رہی ہے" لڑکے کو بے یقینی سے کہتے ہوئے۔ "سر آپ اس کی بناوٹ دیکھیں" لڑکا اسکی بات برداشت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بناوٹ میں کیا رکھا ہے ساری بات قد کی ہے۔۔۔۔۔ ویسے اس کے پردیکھ کر بالکل افریقہ کی اس دلہن کی یاد آگئی جو اپنی شادی کے دن اپنے ہونٹ زربندر کی پیٹھ کی طرح لال کر لے" وہ اسکی وضاحت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہتا ہے۔ یہ سنتے ہی جمشید بے ساختہ ہنس پڑتا ہے، لڑکے کا رونا چھوٹ جاتا ہے اور شاہ زمان کے بحث کی وجہ سے غصے سے کان لال اور بلڈپریشر ہائی۔

"ارے اصلاح تم رہنے دو helper ٹھیک کر دے گا تمہاری پینٹنگ کی لوکیشن۔۔" ایک درمیانی شکل و صورت کی لڑکی اپنی انتہائی حسین دوست جس کا نام اصلاح ہے سے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے بھی کہا تھا اسے پر اس نے نہیں کی"۔ اصلاح سیڑھی پر چڑھتے ہوئے۔ "گر جانو گی تم یار" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "دیکھو عائشہ مجھے ڈراؤ مت۔۔۔" وہ سیڑھی پر چڑھے اسے جواب دیتی ہے۔ "ہاں۔۔ ہاں میں مان گی کہ تم مس پر فیکٹ ہو۔۔" عائشہ اکتائے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "ہاں شکر ہے تم نے مان لیا میں چاہتی جس طرح میں پر فیکٹ ہوں اسی طرح میری چیزیں۔۔۔" وہ خود پر ناز کرتے ہوئے اسے کہتی ہے۔

بس شاہ زمان کے کانوں میں یہ بات پڑی کہ "جس طرح میں پر فیکٹ ہوں اسی طرح میری چیزیں" اور وہ اس کا نسلی دشمن ہو گیا۔ "جمشید" وہ آنکھوں میں غضب لیے آہستہ ہے اسے پکارتا ہے۔ "ہاں نور چشم؟ وہ پیار بھرے انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "کیا اس جگہ مجھ سے زیادہ کوئی اور پر فیکٹ ہے؟ وہ بھنویس چڑھائے اس سے سوال کرتا ہے۔ "نہیں میرے بچے تم تو سلطانِ زمان یعنی شاہ زمان ہو۔۔ یعنی ہر بہتر سے بہترین" وہ شاہانہ انداز میں اسکی یہ کہ کر پذیرائی کرتا ہے۔ "مطلب اس لڑکی کو سبق سکھانا بنتا ہے"۔ وہ اپنے دماغ میں کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔ "سب تمہاری چاہت پر منحصر ہے"۔ جمشید اسے عاجزانہ انداز میں جواب دیتا ہے۔ اصلاح پیٹنگ ٹھیک کر رہی ہوتی ہے اور اچانک سیڑھی کو دھکا لگنے کی وجہ سے وہ زمین پر گر پڑتی ہے۔ "لوجی، مس پر فیکٹ مس انسلٹ بن گی" اور قہقہہ

Posted On Kitab Nagri

لگتا ہے۔ "مس misery جمشید۔۔" وہ اسکا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ "چلو مس بیچاری کی بے عزتی کا قریب سے نظارہ لیتے ہیں۔۔" جمشید یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ جیسے ہی شاہ زمان اصلاح کی طرف بڑھتا ہے لوگوں کا ہجوم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اصلاح کے ناک سے رواں خون اور اس کا بے چین دلکش چہرہ شاہ زمان کو ساکن کر دیتا ہے۔ وہ پلک جپھکنا بھول جاتا ہے۔ اور اس کی جھیل سی آنکھیں بے ساختہ ابل پڑتی ہیں۔

تین دن بعد۔۔۔۔

شاہ زمان بیڈ پر لیٹے ہوئے کبھی اس طرف کروٹ بدلتا ہے تو کبھی اس طرف۔ اصلاح کا بے چین چہرہ اسے آنکھیں بند کرنے نہیں دیتا۔ "کیا مصیبت مسلسل تیسری رات ہے سر نیند سے بھاری ہے مگر آنکھیں بند ہونے کا نام نہیں لے رہیں۔ جمشید میرے پاس آؤ" شاہ زمان فون پر جمشید کو کہتا ہے۔ "کیا ہوا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ جمشید پریشانی کے عالم میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "معاملہ طبیعت کا نہیں نیت کا ہے۔۔۔ اس تصویر بنانے والی لڑکی کا پتہ کرواؤ اور میری ملاقات کرواؤ" وہ اسے حکم دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا میں بھی کہوں کہ عزت مآب اتنے کھوئے کھوئے کیوں ہیں۔۔۔" جمشید چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے کہتا ہے۔ "پھر پوچھا کیوں نہیں؟ شاہ زمان بھنوائیں چڑھا کر اس

Posted On Kitab Nagri

سے سوال کرتا ہے۔ "ارے بھائی تمہیں ہی میرا کنواری لڑکیوں کی طرح سوال کرنا نہیں پسند"۔ وہ آنکھیں گھمائے اسے جواب دیتا ہے۔ "ہممم؟ شاہ زمان طنز کرتے ہوئے۔ "ہم! جمشید پر اعتمادی سے جواب دیتے ہوئے۔

"فون نمبر پتا کروالیا ہے۔" جمشید ناشتے کی میز پر شاہ زمان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ "اس یہاں گھر بلاؤ۔۔" شاہ زمان کانٹے سے چیری کھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہاں؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ پر اعتماد لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "اتنی تڑپ بس ایک ملاقات کے لیے ہی تھی؟ جمشید حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے اور کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ "ارے نہیں پاگل۔۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے متاثر ہو"۔ شاہ زمان چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے اسے جواب دیتا ہے۔ "متاثر؟ جمشید ہونٹوں کو حیرت سے بل دیئے کہتا ہے۔ "اگر اپنا اصل ظاہر کرو گے تو کوئی شریف لڑکی تم سے متاثر نہیں ہو سکتی۔۔ یعنی۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔ "یعنی؟" شاہ زمان انگور اور پائے اپیل سے بھرا چیچ ہونٹوں کے قریب روکے اپنی بھنوں چڑھائے اس سے سوال کرتا ہے۔ "دکھاؤ کرنا پڑے گا۔۔ اگر تم واقعے سنجیدہ ہو۔۔۔ اگر ایک آدھ بار کی بات ہے تو اتنی محنت کی ضرورت نہیں۔۔" وہ غیر سنجیدہ ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "میں ساری زندگی کے لیے

Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں اسے "وہ اسے اصلاح کی اہمیت جتاتے ہوئے کہتا ہے۔" پھر کچھ بڑا سوچتا ہوں "جمشید ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔" ہاں دوڑاؤ اپنے شیطانی دماغ کے گھوڑے "شاہ زمان اسکی جدوجہد کے جواب میں کہتا ہے۔"

"آرہی ہے وہ" جمشید شاہ زمان کے آفس کا دروازہ کھولتے ہی کہتا ہے۔ شاہ زمان جو فائل میں نظریں گاڑھے بیٹھا ہوتا ہے یکدم ساکن اور آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ پر سرایت اس کی آنکھوں سے جھلک رہی ہوتی ہے۔ "کیا کہا تم نے اسے اور کب آرہی ہے؟۔ وہ فائل بند کرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔" کہا کے ہمیں پینٹنگز چاہیں۔۔۔ کیونکہ ہمارے گھر کی دیواروں پر گلاس ورک زیادہ ہے اس لیے پہلے دیوار کا حساب لگالیں۔۔۔ ایک گھنٹے تک آرہی ہے۔۔" جمشید چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے جواب دیتا ہے۔ "دن کے وقت بلا لیا تم نے جمشید" وہ اس سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ما عقل! شریف لڑکی اور رات کے دس بجے آئے گی؟۔ جمشید اس کی بات پر غصہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔"

"کیا یہ اداکاری ضروری ہے؟ شاہ زمان تیسری منزل کی چھت پر کھڑے نیچے کھڑے جمشید سے فون پر بات کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "تو تم ہی بتا دو بھائی اور کون سے نئے سے نئے بہانے لاؤں روز ملاقاتوں کے۔۔ اگر اداکاری نہیں کرو گے تو چھ ماہ بعد بے تکی تصویریں بنا کے لے آئے گی اور پھر شکل نہیں

Posted On Kitab Nagri

دکھائے گی فون رکھ آرہی ہے وہ۔۔۔ "وہ اصلاح کی گاڑی کو آتادیکھ کر رازداری سے کہتا ہے۔ "اچھا" شاہ زمان بے چینی سے کہتا ہے۔

"واہ! ویرانے میں محل۔۔۔" اصلاح گاڑی سے نکل کر حیرانی میں گھر کو باہر سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ اچانک اس کے کانوں میں چیخ و پکار کی آواز پڑتی ہے اور وہ اس کی طرف لپکتی ہے۔ "ہائے میرے بچے ایسا مت کر۔۔۔ مت کر ایسا اس بڑھاپے میں میں تیرا دکھ کیسے برداشت کروں گا! جمشید شاہ زمان سے جو چھلانگ لگانے کے لیے بے تاب ہے کہتا ہے۔

اصلاح جمشید کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔۔ "ارے میری بچی اسے روکو۔۔۔ روکو اسے۔۔۔" اصلاح شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے۔ وہ شاہ زمان کو روکنے کے لیے چھت پر پہنچ جاتی ہے۔ جیسے ہی وہ شاہ زمان کے قریب بڑھتی ہے اس کی نظر سامنے موجود ایک وسیع فارم میں موجود کچھ گوشت کھاتے اور کچھ لیٹے شیروں پر پڑتی ہے۔ یہ دیکھ کر اس کا حلق خشک ہو جاتا ہے۔ "یہ کیا کر رہے ہیں آپ نیچے اتنی پلیز! اصلاح شاہ زمان کی طرف متوجہ ہو کر کہتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر گرل سے نیچے اتار لیتی ہے "آپ تو وہی ہے نہ جو exhibition میں چیف guest تھے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ جاؤ یہاں سے" وہ اسے یہ کہہ کر ڈانٹ دیتا ہے۔ "میرے ساتھ آئیں" یہ کہہ کر وہ اسے

Posted On Kitab Nagri

نیچے اتار لیتی ہے۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑے اس کے پیچھے چلتا ہے۔ اصلاح اسے سامنے پڑے بیٹچ پر اپنے ساتھ بٹھالیتی "کیا آپ مسلمان ہیں؟ وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "نہیں اور میں تمہیں کافر لگ رہا ہوں۔" وہ اسے غصے میں جواب دیتا ہے۔ "مجھے حیرت ہوتی ہے جب میں کسی مسلمان کو ایسی حرکت کرتے ہوئے دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ مسلمان کے پاس کامل دین ہے۔ اس کے پاس کوئی عذر نہیں کہ وہ ایسی حرکتیں کرے۔۔۔۔۔ آپ تو مجھے اس دن بالکل مکمل انسان لگے تھے لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کی زندگی میں اتنے مسائل ہیں۔ ایسا بھی کیا ہو گیا تھا کہ آپ اپنی جان کو جہنم میں دکھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ اس سے ہمدردی کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "اصل جہنم تو یہ زندگی ہے۔" وہ آنکھوں میں حقیقی نمی لیے اسے جواب دیتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا چھائی ہوتی ہے۔ "نہیں! خود کشی کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی جہنم لکھ دی ہے۔۔۔۔۔ ہم انسان نادان ہیں کہ سوچتے ہیں کہ آگے جا کر اپنی دکھ بھری داستان بیان کریں گے اور اپنے لئے آسانیاں پیدا کر لیں گے۔۔۔۔۔ لیکن ہم نادان یہ نہیں جانتے کہ اللہ اثر قبول کرنے سے پاک ہے۔۔۔۔۔ سزا اور جزا کے پیمانے اس نے اس دنیا کو بنانے سے پہلے ہی مختص کر دیے ہیں۔۔۔۔۔ انسان کی سزا اور جزا کا فیصلہ اس کے ان پیمانوں پر پورا اترنے کے مطابق ہو گا۔" اتنے میں شدید طوفانی بارش اصلاح اور شاہ زمان کو بھیگا دیتی ہے۔ شازمان کی نظریں اصلاح کے

Posted On Kitab Nagri

بھگے چہرے اور بالوں پر ہوتی ہیں جبکہ اصلاح کی نظریں شاہ زمان کی گہری آنکھوں میں۔ "وہ دیکھیں اپنے بوڑھے باپ کو وہ بیچارے کتنے پریشان ہو گئے تھے" اصلاح دور چھت پر کھڑے جمشید کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ "وہ میرا باپ نہیں ملازم ہے۔۔" وہ اسکی خوبصورتی کے سحر سے باہر نکلتے اور خود پر قابو رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کتنے خوش نصیب ہیں آپ کہ آپ کے ملازم بھی آپ کو اتنا چاہتے ہیں۔" وہ اپنی معصومیت میں اسے یہ کہتی ہے۔

"مجھے کچھ سمجھ نہی آرہا بچی کہ میں تمہارا شکریا کیسے ادا کروں ! لیکن کیسے تم نے اس بے چین سمندر کی لہروں کو خاموش کروا دیا میں حیران ہوں۔۔" جمشید گھر کے داخلی دروازے پر اصلاح کو باہر تک چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "ان کو بے چین کرنے والے شیطانی چاند کو زنجیریں ڈال کر۔" وہ نیم مسکراتا چہرہ لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "اگر اس نے دوبارہ ایسا کیا؟ آج اس نے تمام ملازمین کو چھٹی دے دی۔۔ اور یہ میرا قیلولہ کا وقت تھا لیکن آج شکر ہے کہ تم نے آنا تھا اس لیے میں کمرے میں گیا ہی نہیں اور بچت ہو گئی۔۔" جمشید پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "فکر مند نہ ہوں۔۔ میں اگلے ہفتے پھر آؤں گی۔۔ تب تک شاہ زمان نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسا کچھ نہیں کریں گے" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بچی بارش رکنے کا انتظار کر لیتی۔۔۔" وہ اسے رسم کہ دیتا ہے۔ "نہیں انکل اب بارش کم ہو گئی ہے۔۔۔" ویسے بھی میرے پاس گاڑی ہے۔۔۔" وہ اسے یہ کہہ کر وہاں سے چل پڑتی ہے۔ اصلاح گھر سے باہر گاڑیوں کا ہجوم اور سکیورٹی دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔۔۔" بے شک پیسہ خوشی نہیں خرید سکتا! یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

"تیرے بھگے بدن کی خوشبو سی

لہریں بھی ہوئی مستانی سی۔۔۔"

شاہ زمان singlet اور neckles پہنے آنکھیں بند کیے ہوئے اصلاح کے بھگے چہرے کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے اور گنگنا رہا ہوتا ہے۔ پھر وہ اس کی بھگی زلفوں کے بارے میں سوچتا ہے۔

"تیری زلف کو چھو کے آج ہوئی

خاموش ہوا دیوانی سی"

"واہ! شاعری ہو رہی ہے۔۔۔" جمشید اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا

ہے۔ "ہاتھ میں اُم الخبائث ہو۔۔۔ آنکھوں میں محبوب کے ساتھ گزرا ہوا وقت اور زبان سے شاعری

بھی نہ نکلے؟ شاہ زمان شراب کے نشے میں ڈوبا ہوا اسے جواب دیتا ہے۔ "ویسے یہ دنیا کی پہلی لڑکی ہے

Posted On Kitab Nagri

جو جیسے تمہارے پاس آئی ویسی ہی واپس لوٹی "جمشید شراب کے لیے شاہ زمان کی طرف گلاس بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔" کیوں کے وہ اپنی مرضی سے میرے قریب آئی۔۔۔ اور ویسے بھی میں ساری زندگی اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ بھگانا نہیں! شاہ زمان جمشید کا گلاس بھرتے ہوئے کہتا ہے "پہلی بار کوئی لڑکی میرے قریب بیٹھ کر مسکرائی جمشید میں بتا نہیں سکتا اس وقت میں کیا محسوس کر رہا تھا"۔ وہ اسکو ذہن میں لاتے ہوئے جواب دیتا ہے "ہاں بھائی ماننا پڑے گا لڑکی بہت خود اعتماد ہے۔۔۔ اگر کوئی عام لڑکی ہوتی تو چپ چاپ تماشا دیکھتی رہتی۔۔۔ سر پر دوپٹہ کس کے۔۔۔" وہ اس سے متاثر ہو کر کہتا ہے۔ "کبھی کسی عام چیز پر نظر ڈالی ہے میں نے؟ شاہ زمان صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

"اتنی خوبصورت آنکھوں کا سکیچ میں نے آج تک نہیں بنایا!" آپ کی فیملی کہاں ہے؟ اصلاح شاہ زمان سے سوال کرتی ہے۔ "میری کوئی فیملی نہیں" شاہ زمان بارش میں بھگتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ اصلاح سکیچ بناتے ہوئے شاہ زمان سے ہوئی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے۔

"شاہ زمان! شاہ زمان! میرے پاس تیرے لیے دو خوشخبریاں ہیں اگلی صبح جمشید گارڈن میں شاہ زمان کی طرف بھاگتے ہوئے آتا ہے اور کہتا ہے۔ "ایک چھوٹی ہے اور ایک بڑی۔۔۔ تم بتاؤ پہلے کون سی بتاؤں؟ جمشید تجسس پھیلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "پہلے بڑی بتا دو جمشید" شاہ زمان کرسی پر بیٹھا بیزاری کا

Posted On Kitab Nagri

اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔ صدر اور اس کے دو بیٹے مارے گئے۔۔ ایک ملک سے فرار ہو گیا! سملنگ کی دنیا کے بے حریف بادشاہ بن گئے تم شہنہ زمان۔۔۔۔" وہ اسے خوشی سے جھومتے ہوئے بتاتا ہے۔ "پشاور عملے کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافہ کر وادو۔۔" خوشی سے کہتے ہوئے۔۔ "اور دوسری خبر؟ جیسے اسے پہلی خبر سے کوئی فرق نہیں پڑا" اصلاح نے رات کو نمبر مانگا تھا تمہارا اور میں نے دے دیا! جمشید خوشی سے بتاتے ہوئے۔ "اصل میں یہ بڑی خبر ہے جمشید! شاہ زمان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھتا ہے۔" شاہ زمان؟ تمہاری خواہش تھی کہ صدر کو رستم کے آگے پھینکو۔" جمشید اس کی طرف بڑھتے ہوئے جھک کر کہتا ہے۔ "ہاں مگر زندہ۔۔۔" جانے دو اب۔ وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"جانو آپ کو میری سالگرہ یاد تھی؟ ایک جوان لڑکی جمشید کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔" بھلا میں تمہاری سالگرہ بھول سکتا ہوں؟ خانہ دل۔۔۔ میری لیلیٰ۔۔" وہ اسکے ساتھ رو مینٹک ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "اتنی بڑی گاڑی میں نے زندگی میں آج تک نہیں دیکھی۔۔۔ جو آپ نے مجھے تحفے میں دی۔۔۔ وہ جمشید کے مزید قریب آتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔" آپا تو آپ کے صدقے واری جا رہی تھیں۔۔۔ کہ رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

کہ آپ ہی انہیں ایک ماہ میں کوٹھے سے اٹھا کوٹھی میں لے آئے۔ "وہ اسے ادائیں دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔" یہ سب میں نے تمہارے لیے کیا ہے۔۔۔۔۔ جانجان ! وہ اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ویسے تو جانو یہ میری بیسیوں سالگرہ ہے لیکن میری اتنی عمر نہیں۔۔۔ میری بڑھی نانی نے برتھ سرٹیفکیٹ میں میری عمر زیادہ لکھوا دی۔۔۔۔۔" لیلیٰ منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم تو 16 کی لگتی ہو مجھے 20 تو بہت زیادہ ہے۔۔۔۔۔" جمشید یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ چومنے لگتا ہے۔ اچانک اس کے فون کی بیل بجتی ہے "جمشید کہاں ہو تم؟ شاہ زمان غصے سے پوچھتا ہے۔" وہیں جہاں رات میں ہونا چاہیے۔۔۔ خیریت؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ "گھر آؤ ! وہ غصے میں اسے حکم دیتا ہے۔" تم اس وقت گھر؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ "آؤ گے تو بتاؤں گا نہ! شاہ زمان غصے سے کہتا ہے۔" مجھے چلنا ہو گا۔۔۔۔۔" جمشید جیب میں فون رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ لیلیٰ اداسی سے کہتے ہوئے اور اس کی نظریں جمشید کی پیسیوں بھری جیب پر ہوتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"چلا گیا؟ ایک لڑکی جس کا نام سعدیہ لیلیٰ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" ہاں "وہ جان چھوٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" اتنی جلدی؟ سعدیہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" کاش کہ اس کا امیر مالک میرے قبضے میں آجائے۔۔۔" وہ حسرت بھری آہ لیے کہتی ہے۔" اس کی نظر میں صرف شریف زادیاں آتیں ہیں۔۔ ہم جیسی عصمت فروش نہیں۔۔۔" سعدیہ منہ بنائے جواب دیتی ہے۔

"یہ کیا ہے؟ جمشید شاہ زمان کے ڈریسنگ روم میں کپڑوں کا امبار لگا دیکھ کر حیرانی سے پوچھتا ہے۔۔۔" کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے بھائی کیا پہنوں! شاہ زمان پریشان ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" تم تو نکلو یہاں سے۔۔۔ چل دفعہ ہو۔۔" جمشید شاہ زمان کے ساتھ کھڑے اسکی الماری کا جائزہ لیتے ہوئے شیر کو کہتا ہے۔ شیر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے "تم کیوں ہر وقت بدر کے پیچھے پڑے رہتے ہو؟ شاہ زمان کپڑے تلاش کرتے ہوئے۔" اسے چھوڑ۔۔۔ یہ بتاؤ کہ تم کن چکروں میں ہو۔۔۔؟ جمشید اس کا ہاتھ روکتے ہوئے۔" ہواؤں کے چکروں میں۔۔۔ اصلاح نے لُنج پہ بلایا ہے۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے بھائی۔۔۔ کیا پہنوں۔۔۔" وہ دوسری الماری کا جائزہ لیتے ہوئے کہتا ہے۔" یہی پہن جاؤ۔۔۔ جو

Posted On Kitab Nagri

پہنا ہوا ہے۔۔۔ "جمشید بات کو غیر معمولی سمجھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "یہی؟ میں بزنس میٹنگ میں نہیں جا رہا۔۔۔" شاہ زمان اس کے مشورے کو بیکار سمجھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ جمشید آنکھیں گھماتے ہوئے ایک شرٹ اٹھا کر اسے دکھاتا ہے۔ "چل یہ پہن لے !" یہ پولو شرٹ۔۔۔ پولو کھیلنے جا رہا ہوں میں؟ شاہ زمان پھر ناپسند دیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ جمشید پھر بہوئیں چڑھاتا ہے۔ "صحیح کہا کھیلنے ہی جا رہا ہے تو مگر محبت کا کھیل۔۔۔۔۔ اس میں اور پولو میں فرق بس اتنا ہے کہ اس میں گھوڑا ہوتا ہے اور اس میں جذبات۔۔۔۔۔ اگر دونوں ہی بے قابو ہو جائیں تو کھیلنے والے کے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ تو اس طرح کر بند گلے والی شرٹ پہن لے "وہ خوش ہوتے ہوئے اسے مشورہ دیتا ہے۔ "بند گلے والی؟ شاہ زمان حیرانی سے کہتے ہوئے۔۔۔ "ہاں بھائی وہی جو پورے گلے کو ڈھانپ لیتی ہے "جمشید اسے سمجھاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اچھا یہ؟ شاہ زمان ہلکی نیلی ٹرٹل نیک شرٹ اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "لیکن گہرا رنگ ہو۔۔۔۔۔ کیوں کہ تیرا رنگ گلابی ہے اس لیے گہرا رنگ بہت اٹھے گا تجھ پے "جمشید اسے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ہم؟ شاہ زمان کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔ "ہم! جمشید اس تسلی بخش جواب دیتے ہوئے۔ "بس کر دے بھائی۔۔۔ بس کر آج ہی قیامت لانی ہے کیا؟ جمشید شاہ زمان کو کہتا ہے۔۔۔ شاہ زمان گہرے مہرون رنگ کی شرٹ میں چھوٹی

Posted On Kitab Nagri

داڑھی کے ساتھ غضب ڈھا رہا ہوتا ہے "بس ہو گیا" شاہ زمان شیشے میں دانت دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔ "شکر" جمشید آنکھیں گھماتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان اپنا دوستانہ انداز رعب میں بدل کر جمشید کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ جمشید اس کے مزاج کو دیکھ کر عاجزی سے سر جکھالیتا ہے۔ "عورت ہمیشہ مرد کی تین چیزوں سے نہ صرف متاثر ہوتی ہے بلکہ اسے عزت بھی دیتی ہے۔۔۔ ایک اس کی دولت، دوسرا اس کی شکل تیسرا اس کا رعب۔۔۔۔" شاہ زمان جمشید کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔ "یعنی attitude" جمشید بھنوائیں اٹھا کر مسکرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہم! شاہ زمان پر اعتماد لہجے میں اس جواب دیتا ہے۔ "اور محبت؟ جمشید اس سے سوال کرتا ہے۔ "اگر محبت سے عورت متاثر ہوتی تو درگاہوں پر بیٹھ کر مفت کی بریانی پھانکنے والے لاوارث نہ مرتے۔۔۔" شاہ زمان طنزیہ انداز میں مسکراتا ہے۔۔۔ "بھائی حلال کی کمای لا کے دو مجھے۔۔" شاہ زمان ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے اسے کہتا ہے۔ "وہ کیا کرنی ہے۔۔۔؟ جمشید حیران ہوتے ہوئے اس سے سوال کرتا ہے۔ "جائز تعلق کی شروعات جائز طریقے سے کرنی چاہیے۔" وہ فخریہ انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ شاہ زمان گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ تین گاڑیاں اسکی گاڑی کے آگے اور تین اس کے پیچھے ہوتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اور یہاں عورت کی میری تلاش ختم ہوئی" ٹیبل پر بیٹھے ہوئے شاہ زمان اصلاح کو اپنی طرف آتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "بہت دیر کردی مہرباں آتے آتے۔۔۔" شاہ زمان اصلاح پر نظریں جمائے کہتا ہے جو اس وقت بلیک فراق میں دلفریب لگ رہی ہوتی ہے۔۔۔ "آپ آچکے ہیں اس کا اندازہ باہر

Posted On Kitab Nagri

سکیورٹی دیکھ کر ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن انتظار کر رہے ہیں اس کا بلکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔ "وہ اپنی مسکراہٹ پر قابو پاتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "میں خود پر احسان کرنے والوں کو کبھی نہیں بھولتا" وہ گارڈز کو جانے اور اصلاح کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "معزرت کے ساتھ میزبان میں تھی مگر آپ کو بننا پڑا۔۔۔ مجھے لگا کہ آپ مصروف لوگ ہیں تو ہم جیسوں کو انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔" وہ بیٹھتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "میں وقت کا پابند ہوں۔۔۔ اور آپ تو محسنہ ہیں میری ! شاہ زمان پانی پیتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اور؟ شاہ زمان اس کے چہرے پر نظریں گاڑھے اس سے سوال کرتا ہے۔ "اور؟ اصلاح تجسس سے اس سے پوچھتی ہے۔ "اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔۔۔" وہ اس کی کشش سے باہر آتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں نے کہا کہ آپ کو میزبان بننا پڑا۔۔۔ میں نے میزبانی دی نہیں آپکو۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور بلا اختیار مسکرا دیتی ہے۔ اتنے میں کھانا میز پر لگا دیا جاتا ہے "یعنی اصلاح اپنے بال سمیٹتے ہوئے۔ "یعنی؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ "آپ کو میرے سوالات کے جوابات دینے ہوں گے۔۔۔" وہ اسے ادائیں دکھاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "ضرور" شاہ زمان تعظیم آنکھیں جھکاتے ہوئے اسے کہتا ہے۔ "چلیں پھر بتائیں کہ اب آپ پہلے سے بہتر محسوس کر رہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟ وہ کھانا کھاتے ہوئے اس سے

Posted On Kitab Nagri

پوچھتی ہے۔ "فی الحال تو سب ٹھیک ہے۔۔۔ آئندہ کا پتہ نہیں۔۔۔" وہ کندھے ہچکائے اسے جواب دیتا ہے۔ "کبھی کبھی فی الحال ہمیشہ میں بدل جاتا ہے اور آئندہ کبھی وقوع ہی نہیں ہوتا۔۔۔ آئندہ کے بارے میں مت سوچیں شاہ زمان صاحب۔۔ وہ اکثر ہماری سوچ کے برعکس ہوتا ہے۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "خوبصورتی کے ساتھ دماغ ہونا یہ بھی میری سوچ کے برعکس ہے "شاہ زمان اس کے ہاتھوں پر نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔ "چلیں اب مجھے بھی آپ کو سوال کا جواب دے دینا چاہیے۔۔۔ مجھے تین سال ہو گئے ہیں آڑٹ سکول سے پاس آؤٹ ہوئے۔۔۔" وہ چیخا ہاتھ میں لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "good! شاہ زمان اسے دنیا کی عظیم ڈگری ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب میں ایک پروفیشنل پیئر ہوں۔۔۔ یہ تو آپ جانتے ہیں۔۔۔ آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔۔۔ جیسے میں نے بتایا۔۔۔" وہ جواب دیتے ہوئے اس پر اگلا سوال ڈال دیتی ہے۔ "یہ اچھا طریقہ ہے "شاہ زمان مسکراتے ہوئے۔ میں ایک بزنس پرسن ہوں۔۔۔ آئل، ٹیکسٹائل، پولیمر اور سٹیل انڈسٹریز کا مالک ہوں۔۔۔" وہ فخریہ انداز میں اسے بتاتا ہے۔ "ماشاء اللہ... ماشاء اللہ۔۔۔ اور؟ وہ اسکا یہ جواب سنتے ہی کہ دیتی ہے۔ "کیا یہ کافی نہیں۔۔۔ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "یعنی اپنے بارے میں کچھ بتائیں..." اصلاح

Posted On Kitab Nagri

confuse ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "یعنی آپ جاننا چاہتی ہیں میرے بارے میں۔۔۔" وہ آنکھوں میں شرارت لیے اس سے کہتا ہے۔ "نہیں پہچاننا چاہتی ہوں میں آپ کو۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔ "میری کوئی فیملی نہیں یہ تو بتا چکا ہوں۔۔۔ جمشید ہی میرا سب کچھ ہے اور میں اس کا۔۔۔۔۔ جب میں پریشان ہوتا ہوں تو وہ میری بہن۔۔۔ اور جب مشکل میں تو وہی میرا بھائی۔۔۔ اب آپ بتائیں۔۔۔" وہ اس سے سوال کرتا ہے۔ "میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں۔۔۔ ان کی طلاق ہو گئی جب میں دو سال کی تھی۔۔۔ امی آسٹریلیا سے تھیں۔۔۔ انہوں نے بابا کو پاکستان چھوڑنے کو کہا۔۔۔ پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔۔۔ بابا دو سال سے سیالکوٹ میں ہیں ان کا ٹرانسفر وہاں ہو گیا تھا اور میں یہاں۔۔۔۔"

ثناء ایک خوبصورت لڑکی جو اداس ہے اور عالیشان گھر میں بیٹھی اپنے کمرے کی کھڑکی سے نیچے سوئمنگ پول کو دیکھ رہی ہے۔ اچانک فون کی گھنٹی بجنے سے چونک جاتی ہے۔ "کل رات کو آیا تھا شاہ زمان؟ اس کی ماں اس سے پوچھتی ہے۔" نہیں۔۔۔! وہ تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیتی ہے۔ "دیکھ کہیں تجھ سے تو کوئی کوتاہی نہیں ہو گئی۔۔۔ پورا ہفتہ

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا۔۔ کہیں اس نے کوئی اور تلاش تو نہیں کر لی؟ اگر ایسا ہو گیا تو ہم سب سڑک پر آجائیں گے۔۔ "وہ پریشان ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں آپ مجھے مزید پریشان مت کریں۔۔ "وہ اپنی ماں سے بیزار ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" میں خود یہاں بہت پریشان ہوں۔۔۔ 6 بہنیں ہیں تمہاری ایک مفلوج باپ۔۔ چلو دو کی شادی اچھا رہن سہن ہونے کی وجہ سے اچھی جگہ ہو گئی ہے۔۔ باقی چار کا تو سوچنا ہے نہ۔۔۔ آج کل کس کے پاس ہے 5 لاکھ کی نوکری جو تو کر رہی ہے۔۔۔۔ "اسکی ماں اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔" تو آپ کو کس نے کہا ہے کہ ساری کی ساری تنخواہ اڑا دیں اگر کچھ بچا کے رکھا ہوتا تو آج یہ پریشانی نہ ہوتی۔۔ آپ کی روز فی فرمائشوں کی وجہ سے شاہ صاحب نے میری تنخواہ 3 سے پانچ لاکھ کر دی پچھلے دو سالوں سے ہر مہینے کی پہلی کو پیسے مل جاتے ہیں لیکن میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ غصے سے اپنی ماں کو جواب دیتی ہے۔۔۔ "اچھا تو یہ چھوڑ" وہ ہنستے ہوئے بات ٹال دیتی ہے "جمشید سے فون کر کے پوچھ کے وہ آکیوں نہیں رہا؟ ثناء غصے سے فون بند کر دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اپ نے کچھ اور کھا نا ہے تو منگوا لیں۔۔۔" اصلاح شاہ زمان سے مسکراتے ہو ہو چھتی ہے۔ "یعنی بل آپ ادا کریں گی؟ وہ حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچتا ہے۔ "بلکل۔۔۔ میں نے آپ کو بلایا ہے تو بل بھی میں ہی دوں گی۔۔۔" وہ اسکی حیرانی پر حیران ہوتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ یہ سنتے ہی شاہ زمان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی ہے۔ "میرے ماں باپ کے بعد آج تک کسی نے مجھ پر خرچ نہیں کیا۔۔۔ اور ان کے بعد تم پہلی ہو۔۔۔" شاہ زمان دل میں سوچتا ہے "ارے آپ کس سوچ میں پڑ گئے؟ وہ اسے سوچ میں گھرا دیکھ کر سوال کرتی ہے۔ "معاف کیجیے گا میں سمجھا کہ بل مجھے دینا ہو گا۔۔۔ اسی لیے اتنی چیزیں منگوا لیں۔۔۔" یہ کہ کر وہ اسے وضاحت پیش کرتا ہے۔ "تو کیا ہوا۔۔۔ مانا کہ آپ کے مقابلے میں میری حیثیت کم ہے مگر میں پینٹنگز سے اچھا خاصہ پیسیہ کما رہی ہوں۔۔۔ اور" یہ کہ کر وہ ہلکا سا مسکراتی ہے۔ "اور؟ وہ تجسس بھرے لہجے میں اس سے سوال کرتا ہے۔ "اور یہ کہ میں ڈی۔ آئی۔ جی کی بیٹی ہوں۔۔۔ اگر بل زیادہ آگیا تو میں اس بات کا فائدہ اٹھاؤں گی۔۔۔" وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "کیا نام ہے آپ کے بابا کا؟ شاہ زمان تجسس بھرے لہجے میں پوچھتا ہے "توقیر سلمان" اصلاح بڑے فخر سے بتاتی ہے۔ شاہ زمان کو دھچکا لگتا ہے اور اس کے چہرے کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جمشید صاحب، شاہ صاحب ایک ہفتے سے یہاں نہیں آئے ان کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟ ثناء فون پر جمشید سے پریشانی میں پوچھتی ہے۔" ہاں بس وہ آج کل کہیں اور مصروف ہے۔۔ "اس کے سوال پر وہ سرسری سا جواب دیتا ہے۔" کہاں "وہ لہجے میں پریشانی لیے اس سے پوچھتی ہے۔" تم سے مطلب؟ اتنا عالیشان گھر دیا ہوا ہے عیش سے چپ چاپ زندگی گزارو لڑکی زیادہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سمجھی "غصے سے جواب دے کر فون کاٹ دیتا ہے۔

"جمشید اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں" شاہ زمان بے چینی میں اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھے ہوئے جمشید کے سامنے ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے کہتا ہے۔ "عزت مآب اگر بے چینی کی بجائے اطمینان سے کام لیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ اس کی پریشانی کو دیکھ کر ہاتھ ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیسے؟ کیسے بے چین نہ ہوں میں۔۔۔ میں نے اس کے باپ کو بہت مشکل وقت دیا ہے۔۔۔ یہاں تک کہ میں نے ہی اس کا ٹرانسفر کروایا۔۔۔" وہ مزید پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں تو تمہیں کیا پتا تھا کہ اس آگ اگلنے والے مگر چھ نے کلی جیسی بیٹی پیدا کی ہے جس سے بہنے والی شبنم تمہارے دل میں جلنے والے انگاروں پر ٹھنڈک کا کام کرے گی۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "آج کیوں بلایا تھا اس نے؟ وہ تجسس بھرے انداز میں سوال کرتا ہے۔" کہ رہی تھی کے کچھ

Posted On Kitab Nagri

بھول گئی تھی وہی یاد کرنے بلایا تھا۔۔۔۔۔ "وہ جمشید کے قریب بیٹھتے ہوئے کہتا ہے" یعنی منگل کو بھی آئے گی؟ جمشید ذہن میں کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ سوال کرتا ہے۔ "ہاں" شاہ زمان خوش ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اپنے باپ کے کہنے پر آئی ہو۔۔۔۔۔ آج ملنے کا کوئی خاص جواز سمجھ میں نہیں آرہا۔۔۔۔۔" جمشید شک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہر کوئی ہماری طرح بیغیرت نہیں کہ عورت کا استعمال کرے۔۔۔۔۔ وہ بھی اپنی بیٹی جب کے وہ میرا سارا کریمینل ریکارڈ جانتا ہے۔۔۔۔۔" شاہ زمان آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا بھائی میں خاموش ہوں۔۔۔۔۔ وہ ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ اپنا منہ سی لو۔" وہ بھنوں میں چڑھاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "دیکھ بھائی۔۔۔۔۔ تو اصلاح کا دل جیت لے۔۔۔۔۔ اتنی دیر میں اس کے باپ کو سیالکوٹ میں ہی الجھا کے رکھتا ہوں۔۔۔۔۔ بعد میں اگر زیادہ خطرہ ہو تو۔۔۔۔۔" وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اسے مطمئن کرتا ہے۔ شاہ زمان کی آنکھیں ساکن ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔ اور وہ خوشی سے جمشید کا سر چوم لیتا ہے۔

"جادو گر ہے وہ۔۔۔۔۔ جادو کرتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے جادو کر دیا ہے مجھ پر۔۔۔۔۔ جس دن سے ملی ہوں اسی کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔ پاگل ہو جاؤں گی میں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اصلاحِ واش رو میں شیشے کے سامنے کھڑی خود سے باتیں کر رہی ہوتی ہے۔ "محبت ہوگی ہے تمہیں اصلاح! اتنے خطرناک انسان سے تم کیسے محبت کر سکتی ہو؟ وہ خود کو سمجھاتی ہے۔" محبت؟ نہیں محبت بہت حقیر لفظ ہے ان جذبات کو نام دینے لے مجھے عشق ہو گیا ہے اس سے۔۔۔۔۔ ہاں عشق ہی ہے یہ۔۔۔۔۔ اس کی سحر انگیز آنکھوں نے اور اس کے انداز بیان نے اس کی تمام خامیوں کو اس طرح سے ڈھانپ لیا ہے جیسے مور کے خوبصورت پر اس کے بد صورت پیروں کو۔۔۔۔۔ میں خود کو مزید نہیں روک سکتی اس کو چاہنے سے۔۔۔۔۔ میں ایک آزاد لڑکی ہوں اور اپنے تمام فیصلے خود لے سکتی ہوں۔۔۔۔۔ میں اتنی مچھوڑ ہو گئی ہو کہ ان جذبات کو نام دے سکوں۔۔۔۔۔ اسی بچپنا کہنا بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔"

"ہاہ ! بدر تم کتنے خوش نصیب ہو جس کو چاہتے ہو اسے پا لیتے ہو۔۔۔۔۔" شازمان کرسی پر بیٹھے اپنے پیروں میں بیٹھے ہوئے شیر سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ تمہارا کوئی بڑھا سر بھی نہیں جس کو راستے سے ہٹانے کے لیے تمہیں منصوبے بنانے پڑیں۔۔۔۔۔ مجھے نیند نہیں آ رہی۔۔۔۔۔ آؤ میں تمہارے ساتھ ایک کھیل

Posted On Kitab Nagri

کھیلوں۔۔۔ "شازمان اسے اٹھتے ہوئے اشارہ کرتا ہے۔" تم سوئے نہیں؟ جمشید اس کے کمرے میں آتا ہے اور اسے کہتا ہے۔ "بھائی نیند اڑ گئی میری جب تک توقیر کا بندوبست نہ کر لوں میں سونے والا نہیں۔۔۔۔" وہ بے چین ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "پریشانی کی کیا بات ہے بھائی میں دیکھ لوں گا نہ ! اور جہاں تک نیند کی بات ہے تو ثناء نامی نیند کی گولی کی مدد لو۔۔۔۔ بیکار پڑی لکڑی کو دیمک لگ جاتی ہے وہ تو پھر جیتی جاگتی لڑکی ہے۔" جمشید اسے تسلی دیتا ہے۔ "ہم؟ شاہ زمان سر کھجاتے ہوئے۔" ہم ! میں اسے بتا دیتا ہوں کہ تم آرہے۔۔۔ ہو بتا دو نہ؟ جا رہے ہو نہ تم پھر؟ وہ جیب سے فون نکالتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"آپ اتنے دنوں سے آئے نہیں شاہ صاحب؟ لڑکی سہمے ہوئے انداز میں پوچھتی ہے۔ شاہ زمان کرسی پہ بیٹھا جو توتوں کے تسمے کھولتے ہوئے نظریں نیچے جکھائے ثناء کی طرف غصے سے دیکھتا ہے۔" میری مرضی۔۔۔۔ زبردستی ہے؟ "معافی چاہتی ہوں" یہ کہہ کر وہ پانی کے جگ کی طرف لپکتی ہے اور اسے کو پانی دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی اپنا سب کچھ گنوا کر پر سکون ہے اور کوئی سب کچھ چھین کر بھی بے چین۔۔۔۔" شاہ زمان اندھیرے میں صوفے پر بیٹھے ہوئے شراب اور تمباکو کی سگریٹ پی رہا ہوتا ہے اور ثناء کو سکون سے سوتا ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔

"آرہی ہے میرے بچے وہ گھر کے اندر آرہی ہے۔۔۔ جلدی سے بستر پر لیٹ۔۔۔

جمشید اصلاح کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔" بے چاری جب بھی آتی

ہے ہم اس کو بے وقوف بنا دیتے ہیں۔۔۔" شاہ زمان بیڈ پے لیٹتے ہوئے کہتا ہے۔" اوہ

ہو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" جمشید اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔" کبھی محبت کرو تو پتہ چلے کہ

محبوب کو بے وقوف بناتے وقت دل پے کیا بنتی ہے۔ وہ دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔" دیکھ

میرے بچے تو نے جو اس کے دل کی طرف راستہ طے کرنا ہے نہ وہ دھوکے اور فریب

کا ہی ہے۔۔۔۔۔ ابھی سے ہی اگر تو نے ہمت ہار لی تو پھر روتے رہنا۔۔۔۔۔ لوگ تو

محبوب کو قدموں میں کرنے کے لیے چلے کاٹتے ہیں اور تو تو صرف جھوٹ ہی بول

رہا ہے۔۔۔۔۔" جمشید اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔" اسے قدموں میں نہیں دل میں بٹھانا ہے

Posted On Kitab Nagri

ملکہ بنا کے۔۔ "وہ اسکی قدر و منزلت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا بھائی وہی۔۔۔۔" جمشید گہری سانس بھرتے ہوئے۔ "چل میں جاتا ہوں نیچے سامانِ جنگ لے کر تاکہ توفیق یاب ہو۔۔۔۔"

"السلام علیکم! اصلاح گہرا نیلا جوڑا پہنے اور ہاتھ میں لال گلاب کا گلدستہ تھامے ہوئے جمشید سے کہتی ہے۔ "والسلام، پہنچ گئی آرام سے؟ جمشید شرافت کا اظہار کرتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "جی۔۔۔ اصلاح اپنی شاہ زمان کو تلاشتی نظروں سے کہتی ہے۔ "شاہ زمان کہاں ہیں؟" ہائے نیچی بس کیا بتاؤں کل رات سے بستر پر پڑا ہے۔۔۔۔" جمشید افسردہ منہ بنائے اسے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "بخار ہے نیچی۔۔۔"

کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ "آجائیں۔۔۔" شاہ زمان دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "السلام علیکم، کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔۔" ہاتھ میں گلدستہ اٹھائے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ارے آپ! آپ کب آئیں؟ مجھے بتایا ہی نہیں کسی نے۔۔۔۔ اگر پتہ ہوتا تو میں باہر آ جاتا۔۔۔۔ وہ بستر سے اٹھتے ہوئے گلدستے اور اصلاح کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ارے لیٹے رہیں۔۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں نہیں اب میں اتنا بھی بیمار نہیں۔۔۔۔" شاہ زمان بستر سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ آپ کے لیے! اصلاح گلدستہ شاہ زمان کو دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "بہت بہت

Posted On Kitab Nagri

شکریا! گلدستہ لیتے ہوئے اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ پڑتی ہے۔ "آپ بیٹھیں نہ۔۔۔۔۔" اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ "جی۔۔۔ اصلاح اچانک سے شرما تے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی ہے۔۔۔" اگر آپ کمفر ٹیبل نہیں ہیں تو باہر چل کے۔۔۔ "وہ اسے شرماتا دیکھ کر کہتا ہے۔" نہیں نہیں آپ آرام کریں میں یہیں ٹھیک ہوں۔ وہ یہ کہتے ہوئے بیٹھ جاتی ہے۔ "جمشید جاؤ مہمان آئیں ہیں قاسم سے کہوں کہ میڈم کی تواضع کا بندوبست کرے" وہ اسے باہر جانے کا آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی" جمشید چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے کہتا ہے۔ جمشید باہر جاتے ہوئے دروازہ بند کرنے لگتا ہے۔ شاہ زمان اسکو آنکھوں میں غضب لیے نہ کا اشارہ کرتا ہے۔

"اپ کہ رہیں تھی کہ آپ میرے لیے کچھ لائیں گی؟ وہ چہرے پر خوشی لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "جی وہ نیچے ہے۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "اور کیا ہے وہ؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے" ارے آپ تو بالکل بچوں کی طرح excited ہو گئے" اصلاح اس کی طرف دیکھتے ہوئے بلا اختیار مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔ "اگر انتظار کرنے میں مشکل ہے تو چلیں چل کے دیکھ لیں۔۔۔" وہ اسے ایک جلد باز بچے کی طرح ٹریٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں یہ ٹھیک ہے" وہ جلدی سے بیڈ پر سے اٹھ پڑتا ہے۔ اصلاح حیرانی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں آپ اس طرح مجھے بے یقینی سے مت دیکھیں میں واقعی بیمار تھا۔۔۔ آپ آئی تو بخار چور کی طرح غائب ہو گیا جیسے وہ پولیس کو دیکھ کر ہوتا ہے۔۔۔" وہ اسکی حیرانی کے جواب میں کہتا ہے۔ "میں نے ایسا کب کہا کہ آپ بیمار نہیں۔۔۔ اصلاح اس کے ساتھ کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہتی ہے۔

"کتنی خوبصورت ہے یہ" شاہ زمان پینٹنگ میں اپنی تصویر جس کو دو ملازمین نے اٹھایا ہو ہوتا ہے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"خوبصورت چیزیں بنانا مجھے پسند ہے کیوں کہ وہ بن کر بھی خوبصورت لگتی ہیں۔۔۔ چاہے جتنی بھی گڑ بڑ ہو جائے بنانے میں۔۔۔" اصلاح شاہ زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور دیکھتی ہی رہ جاتی ہے۔ "مجھے لگا کہ میں انصاف نہیں کر سکی"۔ وہ اس کی صورت کے مقابلے میں تھوڑا اثر مندہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ یہ تو اس تصویر کی خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسی ذہین اور قابل مصورہ کے ہاتھوں بنی۔۔۔" وہ اسکی محنت کو دل و جان سے سراہتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ اصل میں میں نے اس لیے بنائی ہے کہ میں آپ کو احساس دلا سکوں۔۔۔" وہ یہ کہ کر خاموش ہو جاتی ہے۔ "کس بات کا" وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ "کہ اتنی خوبصورت آنکھیں، پرکشش نقوش۔۔۔۔۔ یہ سب اللہ نے آپ کو دیے ہیں اور آپ انہیں ضائع کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ میرا یہ ماننا ہے کہ انسان کے

Posted On Kitab Nagri

پاس اتنی خوبصورتی ہونے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔۔۔۔۔ "وہ دل ہی دل میں اس پر مرتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں آپ کی خوبصورتی اور ذہانت کے ساتھ ساتھ آپ کے قائل کرنے کے انداز سے بھی بہت متاثر ہوں آپ کے دلائل بہت مضبوط ہیں اور ان دلائل سے اب میرا سوچنے کا زاویہ بالکل تبدیل ہو چکا ہے آپ یقین کریں کہ میں اس بارے میں کبھی بھی نہیں سوچوں گا۔" وہ اسے بے وقوف بناتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ویسے اگر آپ برانہ مانیں تو میں جان سکتی ہوں کہ اس دن کیا ہوا تھا؟ وہ یہ کہتے ہوئے اس سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ "انسان جب بھی دنیا میں ہوش سنبھالتا ہے کسی نہ کسی چیز کی تلاش میں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن کچھ لوگوں کی تلاش ان کے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ اور جب ان کا حاصل کی تلاش کے مطابق نہ ہوں تو پھر ایسے ہی قدم اٹھاتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ کسی گہری سوچ میں محو اسے جواب دیتا ہے۔ "یعنی آپ تلاش میں ہیں۔۔۔؟ وہ اسکی بات کی سنگینی مانپتے ہوئے دریافت کرتی ہے۔ "نہیں" وہ سوچ سے باہر آتے ہوئے مسکرا کر اسے جواب دیتا ہے۔ "یعنی اب ختم ہوگی؟ وہ دوبارہ سوال کرتی ہے۔ "انسان کی تلاش اس کے مرنے سے ہی ختم ہوتی ہے یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک زاویے کی تلاش

Posted On Kitab Nagri

ختم ہو گئی۔۔۔۔۔ "وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے کہتا ہے "کافی فلسفانہ مزاج ہے آپ کا۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات سے متاثر ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "اس فلسفے کو سمجھنے کی آج تک کسی نے کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔" وہ اسے چیلنج کرتا ہے۔ "میں سمجھنا چاہتی ہوں۔۔۔" صلاح اس کے مزید قریب آتے ہوئے کہتی ہے۔

"اس تکلف کی کیا ضرورت تھی شاہ زمان صاحب؟ اصلاح میز پر طرح طرح کے کھانوں کو سجا دیکھ کر کہتی ہے۔ "آپ نے میری جان بچائی اگر آپ اس دن نہ آتی تو مجھے آپ کی دعوت کرنے کا موقع نہ ملتا بلکہ قبر کے کیڑے مکوڑے میرے جسم پر دعوت اڑا رہے ہوتے۔۔۔۔۔" شاہ زمان اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "پر اتنا سب کچھ میں نہیں کھا سکتی۔۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے "ارے بچی تم چڑیا کی طرح تھوڑا تھوڑا چگ لو تمہارے جانے کے بعد دیکھنا یہاں کے سارے ملازمین لگڑ بگھوں کی طرح اس کھانے پر ٹوٹ پڑیں گے۔۔۔۔۔ جمشید کھانے کی میز پر بیٹھتے ہوئے اسے کہتا ہے۔ "جی" اصلاح ہنستے ہوئے کہتی ہے۔ "اصل میں ہمارے خان صاما کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ دس سال ہو گئے مجھے یہ گھر بنائے اس گھر میں آپ پہلی مہمان

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔۔۔ اسی لیے۔۔۔۔۔ "وہ جمشید کی بات پر اسے یہ کہتا ہے۔" آپ کے گھر میں کوئی ملازمہ نہیں؟
وہ کھانا کھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔ "نہیں" شاہ زمان اسے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ حیران
ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" اصل میں میری عمر ایسی ہے کہ میں جوان لڑکیوں اور آنٹیز دونوں کے لئے
ہی موزوں ہوں۔۔۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھ پر اس بات کا الزام لگا دیں جو استغفر اللہ میں کبھی
سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ "وہ اپنے کردار سے شرافت جھلکاتے ہوئے کہتا ہے۔" محتاط "وہ اس کے
جواب کو سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔" جی "وہ آنکھوں میں شرافت لیے اسے جواب دیتا ہے۔

"میں دیکھ رہا ہوں اسے تمہاری طرف بڑھتے ہوئے بالکل اس آگ کے گولے کی طرح جو خیموں کی
بستی کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔" جمشید شاہ زمان کے کمرے میں بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ "میں جالنا چاہتا ہوں اس
کی آگ میں۔۔۔" شاہ زمان اس گلدستے کو سونگھتے ہوئے جو اصلاح سے دے کر گئی تھی۔ "میں تمہیں بتا
نہیں سکتا کہ وہ نیلے رنگ کے باریک دوپٹے میں جس سے اسکی زلفیں جھانک رہی تھیں کس قدر
باعزت لگ رہی تھی میرا دل خود بخود اس کی تکریم میں جھک رہا تھا۔۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔
اور تو دروازہ بند کر کے اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ "شاہ زمان اچانک جمشید پر غصہ ہو جاتا ہے۔" بھائی مجھے
لگا کہ تو یہی چاہتا ہے۔ جمشید ڈرتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "یہ پاکیزہ محبت ہے۔۔۔۔۔ تیری سمجھ سے

Posted On Kitab Nagri

باہر۔۔۔ زندگی میں پہلی بار مجھے کسی نے تحفہ دیا۔۔۔ وہ لڑکی میری کمزوریوں پر ہاتھ رکھ کر بار بار مجھے فتح کر رہی ہے۔۔۔ "وہ اچانک یہ کہتے ہوئے رو دیتا ہے۔

"ہاہ! پینٹ باکس۔۔۔ اتنا بڑا۔۔۔ ثانیہ؟ ثانیہ۔۔۔ اصلاح خوشی سے چلاتے ہوئے اپنی ملازمہ کو آواز دیتی ہے۔ "جی" ثانیہ بھاگ کر آتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہائے اتنا بڑا۔۔۔ باجی یہ تو وہی ہے نہ جس کو لینے کے لیے آپ کب سے خواب دیکھ رہی تھیں؟ باجی آپ کے یہ والے دوست تو آپ سے بہت زیادہ امیر ہیں۔" وہ حیران ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہائے میں بے حوش ہو رہی ہوں۔۔۔" اصلاح سینے پر ہاتھ ملتے اور زمین پر گرتے ہوئے کہتی ہے۔ باجی سنبھالیں خود کو۔۔۔ ثانیہ اسے سہارا دیتے ہوئے کہتی ہے۔

"شاہ زمان صاحب اس کی کیا ضرورت تھی۔۔؟ اصلاح اس تحفے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو ملازم اس کی گاڑی میں رکھ رہا ہوتا ہے۔" یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اس کے بدلے میں جو آپ نے میرے لیے کیا۔۔۔ حقیر سا نظر آنے سمجھ کر قبول کر لیں۔۔۔ مجھے خوشی ہوگی۔۔۔ ویسے میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کیا چیز بھول گئی تھیں جو مجھے اس دن ریسٹورینٹ میں حاضر ہونا پڑا؟ وہ آنکھوں میں تجسس

Posted On Kitab Nagri

لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "آپ کی ناک کی بناوٹ" وہ ہلکا سا شرماتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "جی؟ مسکراتے ہوئے۔" پینٹنگ بناتے ہوئے میں بھول گئی تھی۔۔۔ اس لیے آپ کو زحمت دی۔۔" یہ سوچتے ہوئے اصلاح بال بناتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔

ایک ماہ بعد۔۔۔۔۔

"شاہ زمان" اصلاح اس کے گھر اس کے برابر والے صوفے پر بیٹھے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔ "ہاں" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوری توجہ کے ساتھ کہتا ہے۔ "آنکھیں بند کریں! وہ خوش ہوتے ہوئے اس سے فرمائش کرتی ہے۔ "کیوں، تم مجھے کوئی گفٹ دینے والی ہو؟ وہ ایک بچے کی طرح خوش ہوتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "اف! ایک تو ہر وقت گرل فرینڈز کی طرح آپ کو گفٹ لینے کی پڑی رہتی ہے۔۔۔۔۔ پچھلے ایک مہینے میں میں نے آپ کو اتنے گفٹس دیے کہ جتنے میں نے پوری زندگی میں نہیں دینے ہوں گے۔۔۔۔۔ کنگال ہو گئی ہوں۔۔۔ یہ تو شکر ہے کہ اب مجھے بڑے orders ملنے لگے ہیں۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسے برتاؤ کرتی ہے جیسے کنگال ہو گئی ہو۔ "تو اور کیا ہے؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "شاہ معزم اگر تھوڑی دیر پلک جھپکا لیں تو معلوم ہو جائے

Posted On Kitab Nagri

گا۔۔۔" وہ تعظیم آس جواب دیتی ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا آپ مجھے اپنی زوجیت میں لینے کا شرف بخشیں گے؟ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گلاب کا پھول پیش کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جیسے ہی اس کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے اور آنکھوں میں بلا اختیار نمی پھیل جاتی ہے۔ وہ جیسے ہی معمولی سی آنکھیں کھولتا ہے اس کی نظر گلاب پر پڑتی ہے اور وہ بلا اختیار رونے لگتا ہے۔ "بلکل" وہ نیچے جھک کر اصلاح کے برابر بیٹھتے ہوئے اور اس سے پھول لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھے اندازا نہیں تھا کہ آپ کو اتنی خوشی ہو گی۔۔۔" وہ اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ اسکو اسکے کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بٹھاتا ہے اور وہاں سے جانے لگتا ہے۔ "کہاں جا رہے ہیں؟ وہ اسے بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "آتا ہوں" وہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ الماری سے ڈبہ نکالتا ہے جس میں بہت خوبصورت بریسلٹ ہوتا ہے۔ اچانک اس کے کانوں میں اصلاح کے چلانے اور شیر کے دھاڑنے کی ایک ساتھ آواز پڑتی ہے۔ اس کے ہاتھ سے ڈبہ نیچے گر جاتا ہے اور وہ پریشانی میں کمرے سے باہر بھاگتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح صوفی پر چڑھی ہوتی ہے اور بدر اس پر گھات لگائے جما ہوتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کی طرف ہاتھ ہلاتی ہے لیکن اس کے حلق سے آواز نہیں نکلتی۔ وہ بھاگ کر اس کی طرف لپکتا ہے اور وہ اس کے پیچھے چھپ جاتی ہے۔ شاہ زمان کی آنکھیں جم جاتیں ہیں جب وہ اس کو اپنے پیچھے محسوس کرتا ہے۔ "بدر۔۔ جاؤ یہاں سے" وہ اس کے سحر سے نکلتے ہوئے رعب سے کہتا ہے اور وہ چلا جاتا ہے۔ اصلاح بے ہوش ہو کر صوفی پر گر پڑتی ہے۔

"ثناء کے پاس جانا ہے آج؟ جمشید شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔" "ہاں" شاہ زمان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے۔ اصلاح کو بیڈ پر سوتا دیکھ کر وہ کرسی کھینچ کر اس کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ "تم پہلے کیوں نہیں ملی مجھے۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔ "شکر ہے میں وقت پر پہنچ گیا۔۔۔ تمہیں کھا کر بدر کے 3، 4 گھنٹے اچھے گزر جاتے پر میری ساری زندگی تباہ ہو جاتی۔۔۔" وہ برسلیٹ ڈبے میں سے نکال کر اسکی کلائی میں پہناتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"تم کہاں جا رہے ہو؟ جمشید شاہ زمان سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" میں یہاں مزید نہیں رک سکتا میرے بھائی۔۔۔ تنہا مدہوش محبوب کی موجودگی میں آگ پر تیل کا کام کر رہی ہے۔۔۔ وہ اٹھ جائے تو اسے خود گھر چھوڑ کر آنا۔۔۔" وہ دل پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اسکی تکلیف کو سمجھتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اپنے دوسرے عالیشان گھر کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور ثناء مہنگے ترین لباس میں زیب تن اندر داخل ہوتی ہے۔ "کہاں تھی؟ وہ رعب دارانہ آواز میں اس سے سوال کرتا ہے۔" وہ میں آپ کے لیے کھانے کا کہنے چلی گئی تھی۔۔۔ بعد میں بھوک لگتی ہے نہ آپ کو۔۔۔" لڑکی سہمے انداز میں جواب دیتی ہے اور ڈری سہمی چال سے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر رکھ دیتی ہے اور خود کو مضبوط کرتے ہوئے اس کے برابر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ اپنی بے تعاطر آنکھیں لیے اس بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہے۔ اتنے میں شاہ زمان کے فون کی گھنٹی بجتی ہے وہ ایک نظر اپنے فون کی طرف ڈالتا ہے اور پھر نظر ہٹا نہیں پاتا اور اسے فوراً اٹھالیتا ہے۔ "شاہ زمان کہاں ہیں آپ؟ میں اچھا محسوس نہیں کر رہی۔۔۔ بخار ہو رہا ہے مجھے۔۔۔" وہ اپنی بوجھل آواز لیے کہتی ہے۔ "تم نے بدر کے خوف کو اپنے سر پر سوار کر لیا ہے اصلاح۔۔۔" وہ پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم کہاں ہو؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔" آپ ہی کے گھر پر۔۔۔ آپ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ جب تک آپ نہیں آئیں گے میں کمرے سے باہر نہیں نکلوں گی۔۔۔" یہ سن کر شاہ زمان کو دھچکا لگتا ہے کہ وہ کب سے اسکے انتظار میں بیٹھی ہے۔ "آتا ہوں میں ریلیکس۔۔۔" یہ کہہ کر وہ فوراً ثناء کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور وہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

چاندنی رات میں ویرانے میں کھڑی گاڑی کے بونٹ پر وہ دونوں بیٹھے ہوتے ہیں۔ "کیوں ڈر گئی ہو اصلاح تم؟ وہ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "شاہ زمان اگر آپ وہاں نہ آتے تو؟ وہ آنکھوں میں نمی لیے اس سے سوال کرتی ہے۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے اصلاح۔۔۔۔۔ میرا گھر ملازمین سے بھرا ہوا ہے۔۔۔ تم سے کیسے غافل ہو سکتا ہوں میں۔۔۔ اور نہ ہی شیروں کو شکار کی عادت ڈالی ہے میں نے" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "چاند کی کتنی زیادہ روشنی ہے نہ اصلاح۔۔۔ اس کا اندازہ اس ویران جگہ میں ہو رہا ہے۔۔۔ وہ بات بدلتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ خوش ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "آپ کو پتا ہے۔۔۔ میں sky gazer ہوں۔۔۔ جب پورا چاند ہوتا ہے تو میں اسے گھنٹوں دیکھتی رہتی ہوں۔۔۔" وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر کہتی ہے۔ "ہم؟ وہ اسکی بات میں دلچسپی لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "میری خواہش ہے کہ میں اس چاند کو بہت قریب سے دیکھوں۔۔۔" وہ حسرت بھری نگاہ سے چاند کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "بس؟ اتنی سی خواہش؟ وہ کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟ اصلاح ہیلی کاپٹر میں اپنے برابر بیٹھے شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔ "چاند کو قریب سے دیکھنے۔۔۔" یہ کہ کر وہ اس کے کانوں پر ear muffs لگا دیتا ہے۔ ہیلی کاپٹر اڑان بھرتا ہے اور اونچا ہوتا چلا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تین گھنٹے بعد۔۔

"اب تو دل بھر گیا ہوگا؟ وہ اسے چاند میں محو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" بہت خوبصورت اور بڑا ہے یہ۔۔۔ لیکن اب بھی آپ اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔۔۔" وہ آنکھوں میں نمی لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "نیچے دیکھو۔۔" وہ اسے ہیلی کاپٹر سے نیچے دیکھنے کو کہتا ہے۔ وہ جیسے ہی کھڑکی سے نیچے دیکھتی ہے تو دنگ رہ جاتی ہے۔ کی کلومیٹر نیچے سمندر کا ٹھاٹھے مارتا ہوا چاند کی روشنی میں پانی بہت حسین لگ رہا ہوتا ہے۔ اصلاح کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔۔ "شاہ زمان ہم کراچی پہنچ گئے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "نہیں میری جان۔۔ گوا در ہے یہ۔۔۔ پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم اس وقت Arabian sea پر موجود ہو۔۔" یہ سن کر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ "مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ خوف زدہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "ڈر مت۔۔ This is my territory! یہ سن کر وہ دنگ رہ جاتی ہے۔" وہ بحری جہاز دیکھ رہی ہو؟ یہ سن کر وہ دور جاتے ہوئے بحری جہاز کی طرف دیکھتی ہے۔ "وہ بھی میرا ہے۔۔۔" اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سوائے حیرت کے اسے اور کچھ نہیں دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تو بدر کا ڈر دل سے نکل گیا ہوگا؟ وہ چلتے بحری جہاز میں بیچ پر اصلاح کے برابر بیٹھے اس سے پوچھتا ہے۔" کون ہے وہ؟ وہ اس کے کندھے پر سر رکھے چاند کو تکتے ہوئے پوچھتی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ ہنس دیتا ہے۔

دو گھنٹے بعد۔۔

چاند مشرق میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور بحری جہاز پورٹ قاسم۔ فجر کی آذان اصلاح کی آنکھ کھول دیتی ہے جو شاہ زمان کے کندھے پر سر رکھے سو رہی ہوتی ہے۔

"اف ! کتنا خوف ناک ہے یہ" اصلاح فارم میں شاہ زمان کے پیچھے چھپی شیر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "جاؤ ہاتھ لگا کر دیکھو اسے پھر اچھا لگے گا۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ میں نہیں لگاؤں گی۔۔۔" وہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے۔ ویسے اس کا نام

کیا ہے؟ "شجاع" وہ اس کے سوال کا جواب دیتا ہے۔ "یعنی سب سے زیادہ بہادر ہے یہ یہاں پے" وہ اس کے جواب سے اندازہ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ مجھے کوئی اور نام مل نہیں رہا تھا۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہتا ہے۔ "ویسے۔۔۔ آپ نے ان کے نام ایسے کیوں رکھے ہیں۔۔۔؟ یعنی یہاں تو کوئی کتا بھی پال لے تو وہ فرسٹ ورلڈ کی پیروی کرتے ہوئے انگلش نام رکھتا ہے۔۔۔ آپ کے پاس تو شیر

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔۔۔ "وہ تجسس بھرے لہجے میں سوال کرتی ہے۔ "یہ ٹومی، جی۔۔۔۔۔ ٹائپ نام کتوں پر ہی سوٹ کرتے ہیں شیروں پر نہیں۔۔۔۔۔ شیروں پر ایسے ہی نام سوٹ کرتے ہیں جیسے میں نے رکھے ہیں "وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ "آپ کی حاضر جوابی کا کوئی ثانی نہیں۔۔۔۔۔" وہ اس سے متاثر ہو کر کہتی ہے۔ "جمشید سے آخر کا سیکھ ہی لیں ایسی باتیں تم نے۔۔۔۔۔" وہ اسے آگے بھڑانے کا اشارہ کرتا ہے۔ "یہ ہر وقت کھاتے ہی رہتے ہیں؟ لگتا ہے یہ شیرنی سب سے زیادہ کھاتی ہے۔۔۔۔۔" وہ ایک شیرنی کو دیکھ کر کہتی ہے۔ "کیسے؟ اسکی اس بات پر وہ سوال کرتا ہے۔ "اس کا پیٹ دیکھ کر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ جھٹ سے جواب دیتی ہے۔ "she is expecting" وہ اس کی اس بات پر کوئی ایکسپریشن نہ دیے جواب دیتا ہے۔ "اف! کتنی احمق ہو تم۔۔۔۔۔ تمہیں ابھی تک بات کرنے کی تمیز نہیں آئی۔۔۔۔۔ کیا سوچ رہا ہو گا وہ پاگل۔۔۔۔۔ وہ دل میں خود سے کہتی ہے۔

"دانت کا درد کیسا ہے؟ اصلاح پینٹنگ بناتے ہوئے فون پر شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔ دانت؟ حیران ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ میرے دونوں جبروں میں درد ہے اصلاح! دودن سے رو رہا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی ڈرائنگ بنانے سے فرصت ملے تو کچھ یاد رہے "وہ شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ڈرائنگ نہیں ہوتی یہ۔۔۔۔۔ اس کو پینٹنگ کہتے ہیں "وہ اسکی بات کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "دیکھا دکھ ہوا نہ مجھے بھی ایسے ہی ہوا ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ڈینٹسٹ کیا کہتا ہے؟ وہ برش ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "اس نے کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔ جیسے ہی کوئی موٹی آسامی دیکھتے ہیں ان کے آلات مینڈک کی طرح پھدکنے لگتے ہیں۔۔۔ بس دو ہی اوپشنز ہیں کہ ڈیڈ کروالو یا ریپلیس!۔ وہ بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اب؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "کیا اب؟۔۔۔۔۔ مجھے نہیں کروانہ کچھ بھی اگر کروا بھی لیا تو میرا منہ سوچ کر elephantiasis کے مریض جیسا ہو جائے گا۔۔۔ اور تم مجھے پہچاننے سے انکار کر دو گی یہ کہ کہ میں کسی ہاتھی کے منہ والے کو نہیں جانتی۔۔۔۔۔" وہ درد میں بھی ایسے شگوفے چھوڑنے کا عادی اسے یہ سب کہہ دیتا ہے۔ "توبہ" وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے۔ "ہنس لو، ہنس لو" وہ یہ کہہ کر اس سے شکوہ کرتا ہے۔ "چلیں پھر روحانی علاج کروالیں۔۔۔۔۔" وہ اسے نیا حل بتانے کی کوشش کرتی ہے۔ "یعنی؟ وہ اسے ہی سرسری سا اس سے پوچھ لیتا ہے۔ "یعنی دم وغیرہ۔۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے اسے جواب دیتی ہے۔ "رات کے اس وقت کون سے مولانا جاگ رہے ہوں گے؟ وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں دعا بھیج دیتی ہوں آپ جمشید سے کہ دیں وہ کر دے گا۔" وہ اس مسئلے کا بھی حل نکال دیتی ہے۔ "جمشید کو عربی پڑھنی نہیں آتی۔۔۔۔۔" وہ خود سے کہتا ہے۔ "تم کر دو" وہ رومینٹک

Posted On Kitab Nagri

ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس کے لیے میرے گھر آنا پڑے گا۔۔۔" وہ اس سے مطالبہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "تمہارے گھر؟ وہ کسی سوچ میں محو اسے جواب دیتا ہے۔ "ہر دفعہ میں آتی ہوں اس دفعہ آپ کو آنا ہو گا۔" وہ اصرار کرتی ہے۔ "ضرور۔۔۔۔۔ کس وقت؟ وہ سوچ سے نکل کر جواب دیتا ہے۔ "دوپہر کو" وہ فوراً جواب دیتی ہے۔ "یعنی کھانے پے بلا رہی ہو۔۔" وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بلکل" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "یعنی میں اب صبح کو بھی روٹی نہ کھاؤں؟ وہ گہری سوچ میں جاتے ہوئے کہتا ہے۔ "روٹی؟ یہ روٹی کیا ہوتا ہے۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔ "ناشتہ ہوتا ہے صبح کا۔۔۔"

"آیا نہیں اصلاح کا دوست؟ توقیر ماریہ سے فون پر پوچھتا ہے۔ "نہیں سراسر ابھی تک نہیں آئے" ماریہ توقیر کو جواب دیتی ہے۔ "اچھا دیھان رکھنا" توقیر پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی بہتر" یہ کہ کر وہ فون بند کر دیتی ہے۔

"آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے۔۔۔" اصلاح گاڑی کا دروازہ کھول کر شاہ زمان کو باہر آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "میں بتا رہا ہوں کہ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔ بہت کچھ کھاؤ گا۔۔۔" وہ گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ ڈرائیور گاڑی گیراج میں پارک کرتا ہے۔ "وہ جو چیزیں اتنے

Posted On Kitab Nagri

عرصے میں پک کر تیار ہوئیں ہیں اپنے پودے پر یقیناً وہ آپ کے ہی نصیب میں ہیں۔۔۔۔ نہیں تو اب تک کوئی اور کھا چکا ہوتا نہیں۔۔۔۔ "وہ اس کے ساتھ گھر کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "تمہارا گھر تو بہت خوبصورت ہے" وہ اینٹرنس میں کہتا ہے۔ "میں اسے آپ کی عاجزی تصور کروں یہ پھر خوش ہو جاؤں؟ اسے ڈرائنگ روم میں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "پر میں تو یہاں کھانا کھانے آیا ہوں۔" وہ اصلاح کو بے یقینی سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اف۔۔۔۔ چلیں پھر کھانا کھا لیتے ہیں۔۔۔ میں بھی تو دیکھوں کہ آپ کتنا کھالیں گے۔" وہ اسے وہاں سے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "یہاں تو صرف کباب، روٹی اور بریانی ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچتا ہے۔ اسے یہ دیکھ کر دھچکا لگتا ہے۔ "کھانا شروع کریں۔۔ وہ اسے پلیٹ دیتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان راستے کے ساتھ روٹی کھانا شروع کر دیتا ہے۔ "ارے آپ کباب لیں نا۔" وہ کباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں تمہیں پتا تو ہے کہ میرے دانتوں میں درد ہے۔۔ وہ چبائے نہیں جائیں گے مجھ سے" وہ مسکرا کر اسے جواب دیتا ہے تاکہ اسے کچھ محسوس نہ ہو۔ "اوہ ہو! چلیں آپ بریانی لے لیں۔۔" وہ ہلکا سا شرمندہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "میری جان، چاول نہیں کھانے نہ مجھے دانتوں میں درد ہے۔۔" وہ اسے یہ جواب بھی مسکرا کر دیتا ہے۔ "ہائے۔۔۔۔۔ یعنی ان میں سے کچھ نہیں کھانا

Posted On Kitab Nagri

آپ کو؟ وہ مزید شرمندہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں" وہ تکلیف برداشت کرتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "چلیں میں پھر میجک دیکھاتی ہوں آپ کو۔۔۔ آنکھیں بند کریں۔" وہ پر جوش ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم پارٹ ٹائم جادو گر بھی ہو؟ وہ تکلیف کو دبائے ہلکا سا مسکرائے اسے جواب دیتا ہے۔ "ہاں جی" وہ خود پر ناز کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان آنکھیں بند کرتا ہے۔۔۔ آہ! اچانک اس کے کانوں میں آواز پڑتی ہے اور وہ آنکھیں کھولتا ہے۔ "کیا ہوا تمہیں؟ وہ اسے میز کے نیچے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر پر میز لگ گئی۔۔۔ اصلاح درد سے روتے ہوئے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔۔ "تم کر کیا رہی تھی میز کے نیچے؟ وہ اس کے سر پر ہاتھ مسلتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ "ڈیشیز نکال رہی تھی۔۔۔ بہت کچھ بنایا تھا میز کے نیچے چھپا دیا تھا میں نے۔۔۔" وہ روتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "تم بھی نہ اچھی خاصی مسیجیور لڑکی ہو کیا کرتی ہو۔۔۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر میز کے نیچے جھانکنا شروع کر دیتا ہے۔ "بس کھانے کی پڑگی ہے اب۔۔۔ کوئی فکر نہیں میری۔۔۔" وہ دل میں خود سے کہتی ہے۔

"آپ کے لئے میرے پاس کچھ ہے۔۔۔۔۔" وہ لاؤنج پر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے اسے کہتی ہے۔ "اب میں آنکھیں بند کرنے والا نہیں۔۔۔۔۔" وہ بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا پھر آئیں میرے ساتھ" وہ اسے میز پر پڑے ایک ڈبے کے پاس لے جاتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ "کھولیں اسے" وہ حیران ہو کر مسکراتے ہوئے اسے کھولتا ہے۔ "کف لنکس! یہ تو وہی ہیں نا جو میں نے آن لائن شاپ میں دیکھے تھے۔۔۔" وہ ہلکا سا حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں" وہ خوش ہوتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "پر یہ تو بہت قیمتی ہیں" وہ اچانک یہ بول دیتا ہے۔ "اف شاہ زمان۔۔۔" وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر تکلیف میں کہتی ہے۔ "آپ کو پتا ہے میں نے ان کو خریدنے کے لئے اپنا ایک کڈنی بیچ دیا" یہ کہتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ "کیا؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "اب میں اتنی بھی کنگلی نہیں ہوں کہ آپ کے لئے کوئی مہنگا تحفہ نہ خرید سکوں۔۔۔" مزاق کر رہی تھی۔۔۔ چلیں اب لگا کے دکھائیں انہیں مجھے۔۔۔" وہ پیار بھرے انداز میں اس سے فرمائش کرتی ہے۔ "ہاں دکھاتا ہوں۔۔۔" وہ اسکی بات کے اثر سے باہر آتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اسے کفلنکس لگا کر دکھاتا ہے۔۔۔ گرے کلر کے کفلنکس اس کی سفید شرٹ پر بہت اچھے لگ رہے ہوتے ہیں۔ وہ خوشی سے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر اسے دکھاتا ہے۔ "مجھے خوشی ہے کہ آپ کو یہ پسند آئے۔۔۔ چلیں اب پہلے والے ڈبے میں رکھ دیں۔۔۔" وہ پرانے کفلنکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں رکھتا ہوں۔۔۔ وہ تو بھول ہی گیا تھا" وہ نئے کفلنکس کی چمک سے باہر آتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ میرے بابا کی تصویر ہے۔۔۔" وہ اسے اپنے بابا کے کمرے میں ان کی تصویر دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہمم۔۔۔ چلو چلتا ہوں میں پھر اب" وہ کوئی ری ایکشن دئے بغیر یہ کہہ دیتا ہے۔ "ارے آپ تھوڑا اور رک جاتے۔۔۔" وہ ہلکا سا داس ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں مجھے آگے کام ہے تو اس لیے میں زیادہ دیر تک رک نہیں سکتا" وہ مسکرا کر اسے جواب دیتا ہے۔ "اس کا بندوبست کروانا پڑے گا اب مجھے۔۔۔۔" وہ دروازے کے قبضے میں ہاتھ پھسائے سوچ میں گم ہو کر توقیر کی تصویر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح بنا دیکھے کمرے کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔ اور شاہ زمان کا ہاتھ دروازے میں آ جاتا ہے۔ "اوہ! وہ درد سے چلاتے ہوئے۔" کیا ہوا؟ یہ پوچھتے ہوئے وہ دروازہ کھول دیتی ہے۔ "ہاتھ میرا" وہ ہاتھ کو زور سے جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا ہوا ہاتھ کو؟ وہ پریشانی میں پوچھتی ہے۔" دروازے میں آ گیا۔۔۔۔" وہ کارلر کو دانتوں میں دبائے ہوئے کہتا ہے۔ "اوہو۔۔۔" سوری مجھے پتا نہیں چلا۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ دیکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ "چپ ہو جاؤ اصلاح تھوڑی دیر کے لیے" وہ درد برداشت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اس کے برابر میں بیٹھ جاتی ہے۔ وہ گہری سانسیں لے کر درد کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں واقع ہی بھت شر مندہ ہوں۔۔۔۔ انجانے میں اتنی تکلیف دے دی۔۔۔" وہ اسے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ "تمہاری طرف سے یہ تکلیف انجانے میں ہے اسی لیے سہ گیا میں۔۔۔۔ پریشان مت ہو بس ناخون ہی خراب ہوئے ہیں۔۔۔۔ جو میری اور تمہاری ملاقات کی نشانی کے طور پر میرے لیے بھت قیمتی ہے" مسکرا کر یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر اب بھی تکلیف کا تاثر ہوتا ہے۔

میرا آپ پر قربان ہونے کا دل کر رہا ہے "وہ اسکی بات سن کر کہتی ہے۔

شاہ زمان پول لاؤنج چیر پر بیٹھا باسکنگ کے مزے لے رہا ہوتا ہے۔ جمشید اس کی طرف آتا ہے۔ "ہاں بولو؟ وہ اسکے جواب کا منتظر اس سے سوال کرتا ہے۔" اس کا باپ آ رہا ہے ریٹائرمنٹ لے کر۔۔۔۔۔ بس خیال کرنا کے گھر نہ جا پائے۔۔۔۔۔" وہ حاکمانہ انداز میں اسے کہتا ہے۔ "میری مانو تو سیالکوٹ میں ہی قصہ ختم کر دو۔۔۔۔۔" جمشید رازدانہ انداز میں اسے مشورہ دیتا ہے۔ "نہیں۔۔۔۔۔ سیالکوٹ سے اس کی لاش یہاں لانے میں کافی وقت لگ جائے گا۔۔۔۔۔ میں اصلاح کو اتنی دیر روتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔ کچھ ایسا کرو کہ ایک دن میں ہی معاملہ نمٹ جائے۔۔۔۔۔" وہ اسکے مشورے کو بیکار ظاہر کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "سمجھ گیا" جمشید کچھ سوچتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"آج کام ہو جانا چاہیے" شاہ زمان گاڑی میں بیٹھتے ہو جمشید سے کہتا ہے۔ "فکر مت کرو۔" جمشید اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔

شاہ زمان دفتر میں میز پر ٹانگیں رکھے بے چینی سے کرسی پر جھول رہا ہوتا ہے۔ آفس کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ "آجاؤ" وہ آنکھیں بند کئے کہتا ہے۔ "سرا ایک گھنٹے بعد آپ کی میٹنگ ہے"۔ سوٹ میں ملبوس ایک آدمی اس کے قریب آ کر کہتا ہے۔

"کینسل کر دوں بلکہ ایسا کرو کہ اگلے دو ہفتوں کا شڈیول بھی فروی کرو"۔ وہ اعتماد بھرے انداز میں اسے حکم دیتا ہے۔ "اوکے سر" آدمی یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ شاہ زمان کے فون پر بیل بجتی ہے۔ اصلاح روتے ہوئے اسے پکارتی ہے۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔س

"ایسے کیوں لیٹی ہوئی ہو تم" شاہ زمانِ اصلاح سے جو اپنے کمرے میں نیچے فرش پر لیٹی ہوتی ہے کہتا ہے۔ "گیٹ بھی کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔" وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔۔" وہ اپنے آنسوؤں پر بند باہندے اسے جواب دیتی ہے۔ "پچھلے ایک ہفتے سے اکیلا ہی چھوڑا ہوا ہے۔۔۔" وہ اسکی افسردگی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا شاہ زمان؟ وہ

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے ہوئے بلا اختیار رو دیتی ہے۔ "میرے ساتھ بھی تو ہوا ہے۔۔۔ مجھے دیکھ لو۔۔۔ 6 سال کا تھا میں۔۔۔ تم تو خود مختار ہو۔۔۔ جو قسمت میں ہوتا ہے وہی ہونا ہوتا ہے۔۔۔ اس لیے خود کو سنبھالو۔۔۔ کھانا نہیں کھایا نہ تم نے۔۔۔ حالت سے لگ رہا ہے۔۔۔" وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بھوک مر گئی ہے۔۔۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "جو چیز میں لایا ہوں اس کو دیکھ کر ضرور لگے گی۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے کہتا ہے۔ "کیا؟ وہ یہ کہ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔ "تمہارا فیورٹ برگر۔۔۔ لاؤں؟ وہ رازدارانہ انداز میں اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں" اصلاح اس کا ہاتھ پر اپنا رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہاں آنے کا کہا تم نے اسے" جمشید کھانے کی میز پر کھانا کھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "کہا تھا مگر نہیں مانی۔۔۔" شاہ زمان پانی کا گلاس میز پر رکھ کر جواب دیتا ہے۔ "اس کی کام والی کو بھاگوؤ۔۔۔ بس پھر خود ہی آجائے گی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ مسئلے کا حل نکال دیتا ہے۔ "یہ بھی کر لیتے ہیں پھر" وہ کسی سوچ میں گھرے اسے جواب دیتا ہے۔

"باجی میرا جانا ضروری ہے۔۔۔ میرے شوہر کو دوسرے شہر اچھا کام مل گیا ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اب دوسرے شہر جا کر مجھے گھروں میں کام نہیں کرنا پڑے گا" ثانیہ اصلاح کو کہتی ہے۔ "چلی جاؤ تم

Posted On Kitab Nagri

بھی۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔۔ "وہ اس سے شکوہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔" باجی آپ ناراض مت ہوں۔۔۔ "ثانیہ اسکے شکوے کا بھانپتے ہوئے کہتی ہے۔" نہیں ناراض نہیں ہوں میں۔۔۔ تم کب تک میری نوکری کرتی رہو گی۔۔۔ جاؤ مستقبل سنوارو اپنا۔۔۔ "وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔

"اس کی ملازمہ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔۔۔ لیکن مشکل ہے کہ کوئی اور نہ رکھ لے۔۔۔" جمشید رات کو صوفے پر شاہ زمان کے سامنے بیٹھا اسے صورتحال سے آگاہ کرتا ہے۔ "یہ بھی ہے۔۔۔ اس مسئلے کا پکا بندوبست کرتا ہوں پھر۔۔۔" وہ ذہن میں پکا منصوبہ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

رات کے 11 بجے اصلاح سو رہی ہوتی ہے اور اچانک کانوں میں ایک بھاری آواز پڑنے کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔ اس کو کھڑکی میں سایہ نظر آتا ہے۔۔۔ وہ خوف سے سہم جاتی ہے۔

"کون تھا؟ شاہ زمان گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" پتہ نہیں۔۔۔ "وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔ شاہ زمان اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔" بیچاری کا دل کتنی زور سے دھڑک رہا ہے۔۔۔ کتنا گھٹیا انسان ہوں میں۔۔۔ خود ہی تکلیف دیتا ہوں اور خود ہی مرہم رکھتا ہوں۔۔۔ "وہ اندر ہی اندر سوچتا ہے۔" میں ڈر گی تھی بہت۔۔۔ شکر ہے آپ آگئے۔۔۔ "وہ روتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے کہتی ہے۔ "چلو اندر چل کر بیٹھیں۔۔" شاہ زمان اسے خود سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں آگیا ہوں نہ اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ یہاں اکیلے رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔ زیادہ زور اس لیے نہیں دیا کہ کہیں تم ناراض نہ ہو جاؤ۔۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں اب یہاں نہیں رہنا مجھے۔۔ آپ کے گھر چلوں گی۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے یہاں سے مجھے" وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔ "یہی ٹھیک ہے۔۔" وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"روم ٹھیک ہے۔۔؟ شاہ زمان اصلاح سے کمرے میں دودھ کا گلاس لیے داخل ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں" وہ بیڈ سے اٹھتے اس سے گلاس لیتے ہوئے کہتی ہے اور گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ "آرام سے سو جانا یہاں کوئی تنگ نہیں کرے گا تمہیں۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسکے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ "اگر آپ نہ ہوتے تو کہاں جاتی میں۔۔۔" وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "اگر میں نہ ملتا تو تم ان حالات میں بھی نہ ہوتی۔۔۔" وہ دل میں خود سے کہتا ہے۔۔۔ "ذہن پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سوچنے کے لیے میں ہوں۔۔۔" وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے۔ "آپ کے ہاتھوں میں سکون ہے۔۔" وہ آنکھیں بند کیے کہتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "اگر تمہیں اچھا لگ رہا ہے تو میں ساری رات ایسے بیٹھنے کو تیار ہوں۔۔۔" وہ پیار بھری نظریں لیے اسے کہتا ہے۔ "ساری رات؟ وہ حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں پہلے ہی کافی پریشان کر چکی ہوں آپ کو۔۔۔ اب آپ جا کر سو جائیں۔۔۔ وہ اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیوں میری خدمات پسند نہیں آئیں تمہیں؟ وہ آواز میں شکوہ لیے سوال کرتا ہے۔ "بہت پسند آئیں ہیں۔۔۔ اتنی پسند آئیں ہیں کہ میں شادی کہ بعد بھی لینا چاہوں گی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "ہم شادی کب کریں گے اصلاح؟ وہ اسکا ہاتھ پکڑے تجسس سے اس سے سوال کرتا ہے۔ "آپ کب کرنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "میں تو ابھی تیار ہوں۔۔۔" وہ جذباتی ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔

"نہیں میری جان۔۔۔ میں ابھی مینٹلی ڈسٹرب ہوں۔۔۔ پراپرائٹیشن نہیں دے پاؤں گی آپ کو۔۔۔" بابا کے چالیسویں کے بعد کریں گے۔۔۔ "وہ اسکے سحر سے نکلتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ ہم تو حکم کے پابند لوگ ہیں۔۔۔" وہ اپنے دل پر پتھر رکھے اسے جواب دیتا ہے۔ "بندے کا کیسا بھی موڈ ہو جناب سے بات ہو جائے تو دل خوش ہو جاتا ہے۔۔۔" وہ اس سے

Posted On Kitab Nagri

متاثر ہو کر کہتی ہے۔ "ممنون ہوں!... ایک تو پتا نہیں یہ جمشید کہاں سے گھس جاتا ہے میرے اندر۔۔۔۔"

"شاہ صاحب آپ مجھے نوکری سے کیوں نکال رہے ہیں؟ ثناء اس کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ شاہ زمان صوفے سے اٹھ کر کھڑکی کی پاس کھڑا ہو جاتا ہے جیسے اب وہ اس کے لیے محض ایک اچھوت بن چکی ہو۔" کیونکہ میں شادی کر رہا ہوں۔۔۔۔ بیس دن بعد میری شادی ہے۔۔۔۔ "وہ تکبرانہ انداز میں اسے جواب دیتا ہے "جی؟ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ یہ خبر اس پر بجلی بن کر گرتی ہے۔ "ہاں۔۔۔ لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ کوٹ کی جیب سے چیک بک نکال کر اسے اس میں سے ایک چیک کاٹتا ہے۔ "یہ بلینک چیک ہے اپنی مرضی کے مطابق رقم لکھ لینا۔۔۔۔ کوئی بھی بے روزگار اور شریف لڑکا تمہارا پیسہ دیکھ کر تم سے شادی کر لے گا۔۔۔۔۔" وہ یہ کہ کر چیک فرش پر اس کی طرف پھینک دیتا ہے۔ "شاہ صاحب مجھ میں کیا کمی تھی آپ مجھ سے کر لیتے شادی۔۔۔ مجھے امید تھی کہ ایک نہ ایک دن آپ مجھ سے شادی کریں گے۔۔۔" ثناء اپنی تذلیل برداشت کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "تم سے؟ تمہاری کمی یہ ہے کہ تم پیسے کے لیے

Posted On Kitab Nagri

بک گئی۔۔۔ میں نے جب تمہارے ساتھ زبر دستی کی تم نے انکار کیا مجھے اچھا لگا۔۔۔ شاید میرا ذہن بن بھی جاتا۔۔۔ لیکن جب میں نے تمہیں آزمانے کے لیے پیسوں کی آفر کی تو تم بک گئی تھاء۔۔۔ اس دن مجھے تم سے نفرت ہو گئی تھی۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔ پچھلے تین سالوں سے میرے اور تمہارے درمیان صرف نفرت ہے۔۔۔ تم بھی مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔ لیکن میری دولت تمہیں عملی طور پر ایسا کرنے سے روکتی ہے۔۔۔ میں جس سے شادی کر رہا ہوں اس نے آج تک مجھ سے کچھ نہیں مانگا۔۔۔ الٹا مجھ پر خرچ کیا۔۔۔ جیسے۔۔۔ جیسے میں اسکی ذمہ داری ہوں۔۔۔ زندگی میں مجھے اس سے مل کر پہلی بار احساس ہوا کہ کوئی تو ہے جو میری ذمہ داری لے۔۔۔ میرے بارے میں سوچے۔۔۔ اور میں اس سے بے پناہ پیار کرتا ہوں۔۔۔ چاہے وہ پیسے کے لیے بک بھی جاتی پھر بھی میں اسی سے ہی شادی کرتا۔۔۔ خیر تمہارے ساتھ تین سال اچھے گزرے۔۔۔۔۔ "وہ یہ کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

رات کے 12 بجے شاہ زمان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ شاہ زمان جو توں سمیت بیڈ پر لیٹا ہوتا ہے۔ "آجاؤ۔۔۔" وہ سر اٹھا کر کہتا ہے۔ "آج آپ ملنے نہیں

Posted On Kitab Nagri

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

کسٹمر ہیں۔۔۔۔ وہ کھڑا ہو کر اس کے سامنے جھکتے ہوئے کہتا ہے۔ "یعنی اور کسٹمرز بھی ہیں؟ وہ یہ کہ کر حیرانی ظاہر کرتی ہے۔ "جی پہلے آئیں پہلے پائیں" وہ بڑے فخر سے اسے جواب دیتا ہے۔ "بس پھر اگلے ہفتے شادی کر لیتے ہیں۔۔۔ تاکہ میں شاپ کے باہر کلوزڈ لکھ دوں۔۔۔" وہ اسے خوش کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیا؟ سچ کہ رہی ہو تم۔۔۔ اگلے ہفتے ہی؟ وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے خوشی سے کہتا ہے۔ "ہاں" آنکھوں میں نمی بھرے ہوئے کہتی ہے۔

"ایس۔ ایچ۔ او کا فون آیا تھا۔۔۔ گاڑی مانگ رہا تھا۔۔۔" جمشید لاؤنج میں شاہ زمان کے ساتھ بیٹھے ہوئے اسے کہتا ہے۔ "دو گاڑیاں دے دو۔۔۔ مگر اسے کہنا کہ ٹرک گزارنے میں زرا سی بھی تنگی ہوئی تو اس کے حلق سی یہ گاڑیاں باہر نکلیں گی۔۔۔" وہ موبائل استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ ہاجر اور ذیشان کا کیا مسئلہ ہے؟ وہ تجسس بھرے لہجے میں اس سے سوال کرتا ہے۔ "بس دونوں بلیک مارکیٹ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں۔۔۔۔۔ پچھلے ہفتے ذیشان نے اس کے شپ پر قبضہ کر لیا اور ساری چرس اپنے نام پر سمگل کر رہا ہے۔۔۔۔ تم کیا کہتے ہو؟ جمشید اسکی صلاح کا منتظر اس سے سوال کرتا ہے۔ "اس سے پہلے کہ ان دونوں میں کوئی ایک دوسرے کو شکست دے کر مجھ سے مقابلے کا سوچے ان دونوں کو مزید کمزور کر دیتے ہیں تاکہ ہم مزید مضبوط ہوں۔۔۔" جمشید یہ

Posted On Kitab Nagri

سن کر خوش ہو جاتا ہے۔ "کھانا نہیں کھانا آج؟ اصلاح انہیں آواز دیتی ہے۔" بس ابھی حاضر ہوئے۔۔۔ "وہ اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔"

"بھائی تو شادی کر رہا ہے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ قسم سے جس دن سے یہ یہاں آئی ہے نہ میں نے کھل کر شراب ہی نہیں پی "جمشید شاہ زمان کے ساتھ سنو کر کھیلتے ہوئے اسے کہتا ہے۔ "کہاں؟ شاہ زمان حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔" اپنے بھائی کے پاس افغانستان۔۔۔ "وہ پورے یقین سے جواب دیتا ہے۔ "نہیں میرے بھائی مت جا۔۔" شاہ زمان اس کی منت کرتا ہے۔ "اوہ معاف کر بھائی۔۔۔۔۔ اس بڑھاپے میں تیری جی حضوری کر کے تنگ آگیا ہوں۔۔۔۔۔ پھر ساتھ میں تیری بیوی کی بھی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔ اور سال کے اندر اندر ایک نیا چھوٹا شاہ زمان آجائے گا۔۔۔۔۔ پھر اس کی نوکری کرو۔۔۔۔۔ مجھے بخش دو۔۔۔۔۔ اب سکون سے افغانستان جا کر کسی نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی کر کے سکون سے زندگی گزاروں گا۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں حسین خواب لیے کہتا ہے۔ شاہ زمان اس کی بات کر ہلکا سا مسکرا کر خاموش ہو جاتا ہے۔

"دیکھ لو بیٹی تمہارا کوئی سامان رہ تو نہیں گیا نہ تمہارے گھر سے لانے والا یہاں پر "جمشید اصلاح سے اس کے کمرے میں سامان رکھواتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نہیں بظاہر تو سب کچھ ہے اگر کچھ رہ گیا ہو گا تمہیں

Posted On Kitab Nagri

خود جا کر لے آؤں گی یا کسی کو بھیج دوں گی "وہ سامان پر نظر دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔" چلو صحیح ہے۔"
یہ کہ کر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

"تم نے مجھ میں ایسا کیا دیکھا جو میں تمہیں پہلی نظر میں ہی پسند آ گیا تھا؟ شاہ زمان اس سے چھت پر چلتے ہوئے کہتا ہے۔" پہلی نظر میں مجھے آپ سے محبت ہوئی تھی لیکن بعد میں مجھے پسند آئے۔۔۔۔۔ "وہا سے جواب میں رک کر کہتی ہے "تو جناب آپ کو مجھ میں ایسی کیا خاص بات پسند آ گی جو میری خوش نصیبی بن گئی؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھتا ہے۔" آپ کی شخصیت میں ٹھراؤ۔۔۔ آپ کا خود پر کنٹرول۔۔۔ آپ کی تلاش۔۔۔ اور اسکو پالینے کا انتظار۔۔۔ عموماً ہمارے ہاں کسی کے پاس پیسہ آجائے تو وہ بہت کم عمر میں شادی کر لیتا ہے یعنی کسی کے باپ کے پاس اتنا پیسہ ہو۔۔۔۔۔ وہ لڑکا کم عمری میں ہی شادی کر لیتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن آپ کے پاس سب کچھ ہے۔۔۔ مجھے نہیں پتا کہ آپ نے کسی بھی چیز کی کوئی کمی ہے لیکن پھر بھی آپ نے ابھی تک شادی نہیں کی اتنا وقت ہو گیا۔۔۔ اور جس طرح سے آپ نے مجھے عزت دی میں بیان نہیں کر سکتی شاہ زمان کہ آپ نے مجھے کتنا متاثر کیا ہے کہ میں یہاں اپنے آپ کو بالکل محفوظ محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔۔ "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم مجھے اس حد تک پسند کروں گی! وہ چہرے پر خوشی لیے کہتا ہے۔" آپ نے مجھے کیوں پسند کیا؟ اب وہ اس سے وہی سوال کرتی ہے۔" مجھے تم سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی اور میں نے تمہیں پسند بھی اسی وقت کر لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی ایک گہری وجہ

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔۔۔ تم ایک آرٹسٹ ہو۔۔۔ میں اپنے اندر کی کڑواہٹ سے بیزار ہو چکا تھا۔۔۔ مجھے تم جیسی ہی کسی حساس لڑکی کی تلاش تھی جو میرے اندر کی تلخی کو اپنی حساسیت میں بدل کر میری ذات کو میرے لیے قابل برداشت کر دے۔۔۔۔۔ "وہ اسکے سوال کے جواب میں کہتا ہے۔" بہت گہری بات کہی یعنی میری خوشی نصیبی میرا آرٹسٹ ہونا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ نیم مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں تمہارا پلس پوائنٹ ہے۔۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ "چلیں اب چل کر تیار ہو جاتے ہیں نکاح کا وقت ہونے والے۔۔۔۔۔" وہ اسے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں چلو! وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے جیسے آخری بار دیکھ رہا ہو اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ سرخ رنگ کے ویڈنگ ڈریس میں سر پر جوڑا کیے اور گلے میں ہیرے کا ہار پہنے ہوئے بہت حسین لگ رہی ہوتی ہے۔" بابا کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔ "وہ دل میں کہتی ہے۔" اب آپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ "وہ میک اپ آرٹسٹ سے کہتی ہے۔" اوکے میم "وہ یہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے۔ وہ شیشے سے ہٹ کر ڈریسنگ روم میں جاتی ہے اور الماری سے اپنے بابا کی ڈائری نکالتی ہے۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کر اسے کھولتی ہے اور اس کے صفحات پر ہاتھ پھیر کر رونے لگتی ہے۔ وہ ڈائری کے صفحے پلٹتی ہے۔ اچانک اس کی نظر ایک نام "شاہ زمان جنجوعہ" پر پڑتی ہے۔ "بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔" شاہ زمان اسے

Posted On Kitab Nagri

ڈائری میں مصروف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اس کی آواز سن کر چونک جاتی ہے اور ڈائری بند کرتی ہے۔ "آپ سے کم" وہ کھڑے ہو کر اسکی طرف نگاہیں گاڑھے کہتی ہے۔ "آج میرا قتل کرنا ہے کیا۔۔۔ جو اتنے حسین لگ رہے ہیں" وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم آج مجھ پر مر مٹ جاؤ۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کتنی دیر ہے شاہ زمان؟ وہ لہجے میں تھکاوٹ لیے اس سے پوچھتی ہے۔ "بس مولانا نکاح پڑھانے ہی والے ہیں۔۔۔ بس ابھی لایا میں تمہارے پاس۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیوں میں بھی چلتی ہوں نہ ساتھ؟ وہ اس سے سوال کرتی ہے۔ "نہیں۔۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ آج تمہیں میرے علاوہ کوئی اور دیکھے۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔" وہ اپنے خوش چہرے پر اداسی لیے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح پھر سے ڈائری اٹھا لیتی ہے اور وہیں سے پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔ "بلیک مارکیٹ پر قابو پانا شاہ زمان پر قابو پائے بغیر ناممکن ہے۔۔۔ ہر مہر اس کا تابع ہے۔۔۔ میں جس بھی سراغ پر ہاتھ ڈالوں وہ ہر سراغ وہ پہلے سے ہی خرید چکا ہوتا ہے۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے کہ اس شہر میں میں بس اکیلا ہی ہوں جو اس کے خلاف ہے باقی سب اس سے ملے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔" اصلاح اپنے بابا کی ڈائری میں بے چینی سے یہ سب پڑھ رہی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرح شاہ زمان نکاح۔ "وہ بار بار مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ اگر وہ میرا ٹرانسفر نہ کروا سکا اور میں لاہور میں مارا گیا تو میں انکوائری کمیٹی کے لیے ثبوت کے طور پر اس ڈائری میں تحریری عبارت لکھ رہا ہوں کہ میرے قتل کے پیچھے "شاہ زمان جنجوعہ" ہو گا۔۔۔۔۔۔ "یہ پڑھتے ہوئے اس کے چہرے پر بلا اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور وہ سکتے میں رہ جاتی ہے۔

ملازم شاہ زمان کا نکاح کے بعد کرنے والی دعا سے فارغ ہونے کا انتظار کرتا ہے۔ "سر آپ کو میڈم بلا رہی ہیں۔۔" وہ اسکے قریب جھک کر کان میں کہتا ہے۔ "ہاں بس وہیں جا رہے ہیں۔۔۔" وہ ملازم کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے۔ "سربات کچھ اور ہے۔۔۔" ملازم چہرے پر پریشانی لیے جواب دیتا ہے۔ شاہ زمان کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی نظر اصلاح کے دوپٹے، جیولری اور اس ڈائری پر پڑتی ہے۔ وہ یہ سب دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ "اصلاح چینیج کیوں کر رہی ہے؟ وہ خود سے پوچھتا ہے۔ اچانک اس کی نظر ڈائری کے اس صفحے پر پڑتی ہے۔ وہ اسے اٹھا کر پڑھتا ہے۔ اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ وہ کچھ سوچنے سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔ وہ فوراً واش روم کے دروازے کی طرف لپکتا ہے اور اسے زور زور سے بجاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اصلاح کیا کر رہی ہو۔۔۔ اصلاح۔۔۔ اص۔۔۔ اصلاح۔۔۔ جواب دو مجھے۔۔۔ پریشانی ہو رہی ہے میرا۔۔۔ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ میرا دل۔۔۔ وہ اپنے سینے میں اٹھنے والے درد کو برداشت نہ کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔ وہ پریشانی اور درد کے مارے بوکھلاہٹ کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے ہونٹ خشک اور آواز دب جاتی ہے۔

"کیا؟ کپڑے کیوں تبدیل کر لیے۔۔۔؟ وہ فوراً اس کی طرف لپکتا ہے۔" یہ کیا ہے وہ آنکھوں میں غم و غصہ لیے اس کے ہاتھ میں ڈائری تھمائے اس سے پوچھتی ہے؟ "میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ کیا ہے یہ؟ وہ لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اچانک اس کے منہ پر زوردار تماچا پڑتا ہے اور ہر چیز رک جاتی ہے "زلیل گھٹیا انسان۔۔۔ تم نے میرے باپ کا قتل کیا اور مجھے ہمدرد بن کر بے وقوف بناتے رہے۔" وہ چہرے پر غضب لیے اس سے سوال کرتی ہے۔ "میں نے ایسا کچھ نہیں کیا" وہ غصے سے کہتا ہے۔ "پکڑو پڑھو اسے۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ میں ڈائری تھماتے ہوئے کہتی ہے۔ "پڑھو کیا لکھا ہے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔ "اصلاح یہ بات دو سال پرانی ہے۔۔۔ میں نے نہیں مارا تمہارے بابا کو۔۔۔ میں کیوں ماروں گا اب انہیں۔۔۔ ویسے بھی ان کا ایکسڈنٹل ڈیٹھ ہے۔۔۔ میرا کیا عمل دخل وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کرتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "اوپر سے تم ایک سمگلر بھی ہو۔۔۔" وہ اس غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ایسے مت دیکھو مجھے" وہ اسے ہاتھ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔" وہ غصے سے روتے ہوئے چلاتی ہے۔ "اچھا نہیں لگتا" وہ ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میری بات کا جواب دو" وہ اس سے پوچھتی ہے۔ "تمہارے بابا کو ضرور میرے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو گی تھی اصلاح۔۔۔ میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔" وہ خود کو معصوم ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ایک اور جھوٹ۔۔۔ پھر جھوٹ۔۔۔ وہ ڈی۔ آئی۔ جی تھے کوئی تمہارے حریف نہیں کہ وہ تمہارے بارے میں اس طرح سے غلط فہمیاں پالتے رہے۔۔۔ میں جارہی ہوں یہاں سے۔۔۔ تم سے ایک ایک چیز کا حساب لوں گی۔۔۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے کہتی ہے "مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔ اصلاح۔۔۔" وہ اس کے پیروں میں گر کر روتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "میں مر جاؤ گا تمہارے بغیر۔۔۔ اس کی بازو میں بہت شدید تکلف اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔۔۔ اس کے آنسو اصلاح کے پیروں پر گرتے ہیں۔ لیکن وہ باضد ہوتی ہے۔ "تم قاتل ہو، سمگلر۔۔۔ میں یہاں رک کر اپنے باپ کی روح کے سامنے مزید رسوا نہیں ہو سکتی۔۔۔ اگر میں تمہاری محبت میں یہ بات مان بھی لوں کہ تم نے بابا کو نہیں مارا۔۔۔ لیکن تم نے انھیں مارنے کی دھمکیاں کیوں دیں؟۔۔۔ اوپر سے تم سمگلر بھی ہو۔۔۔ لوگ کیا کہیں گے

Posted On Kitab Nagri

کہ باپ ساری زندگی ایمانداری کا ڈرامہ رچاتا رہا اور بیٹی نے سمگلر سے شادی کر لی۔۔۔" وہ اسے مزید شرمندہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "اصلاح یہ سب جھوٹ ہے مجھے وضاحت کا موقع تو دو۔" وہ اپنی ڈھیٹائی پر قائم رہتا ہے۔ "دیا تو ہے۔۔۔ لیکن تم ناکام رہے۔۔۔" وہ سخت لہجے میں اسے جواب دیتی ہے۔ "اصلاح میں مر جاؤں گا۔۔۔ تمہارے بغیر۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "مر جاؤ۔۔۔" وہ اس سے لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان کے سینے کا درد مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں کی گرفت اصلاح کے پیروں پر کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کا ہاتھ اصلاح کے پیر کے سامنے گر پڑتا ہے اور وہ بے رخی سے اس پر چلتے ہوئے آگے بڑھ جاتی ہے۔

"اس کو کیا ہوا؟ جمشید اصلاح کو جاتا ہوا دیکھ کر کہتا ہے۔ وہ اس کی طرف بھاگنے کی کوشش کرتا ہے مگر رک جاتا ہے اور شاہ زمان کو دیکھنے کے لیے بھاگتا ہے۔ "باہ! تجھے کیا ہوا میرے بچے۔۔۔؟ وہ اس فرش پر پڑا ہوا دیکھ کر کہتا ہے۔ "یہ تو بے ہوش ہے۔۔۔" وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے ملازمین کو آواز دیتا ہے۔

"کیا ہوا ہے اسے؟ جمشید پریشانی میں ڈاکٹر سے پوچھتا ہے۔" دیکھیں شاہ زمان صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔ ابھی کنڈیشن کریٹکل ہے۔۔۔ آپ دعا کریں۔۔۔" ڈاکٹر اسے جواب دیتا ہے۔ "میں وارن کر

Posted On Kitab Nagri

رہا ہوں اگر وہ مر گیا تو اس ہسپتال پر کیس کر کے اسے ہمیشہ کے لیے بند کروادوں گا۔۔۔ کام میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔ "وہ اپنی پریشانی کو ڈاکٹر کے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی آپ فکر مند مت ہوں۔۔۔" ڈاکٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

شاہ زمان آئی۔ سی۔ یو میں ہوتا ہے اور دوسری طرح اصلاح اپنے کمرے میں بیٹھی چنچیں مار کر روتی ہے۔ "کیوں کیا؟ کیوں؟ تم نے میرے ساتھ ایسا۔۔۔ کیوں مجھے اچھے لگے تم۔۔۔ کیوں مارا تم نے میرے بابا کو۔۔۔ کیسے سامنا کروں گی میں ان کا۔۔۔ کاش کہ یہ جھوٹ ہوتا کاش۔۔۔ کاش کہ میں تم سے نہ ملی ہوتی۔۔۔ نہ میں تم سے ملتی نہ بابا جاتے۔۔۔ نہ میں اس طرح اکیلی پڑتی۔۔۔"

اچانک اس کے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ اصلاح دروازہ کھولتی ہے اس کی نظر جمشید پر پڑتی ہے اور جمشید کی اس پر "کیا چاہیے؟ وہ اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "تمہارا جواب۔۔۔ کیا ہوا تھا تم دونوں کے بیچ؟ جمشید آنکھوں میں غضب لیے اس سے سوال کرتا ہے۔ اس روپ میں اصلاح نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔ "اب تک بتایا نہیں اس نے تمہیں؟ وہ گھبرائے بغیر اسے جواب دیتی ہے۔ "کیسے بتائے گا؟ تم تو اسے فرش پر پڑا چھوڑ کر آگئی پلٹ کر نہیں دیکھا اس کی طرف۔۔۔ ہارٹ اٹیک ہوا ہے اسے آئی۔ سی۔ یو میں ہے وہ۔۔۔ زندگی اور موت کی سرحد پر کھڑا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔۔ "وہ اسے طنزیہ انداز میں جواب دیتا ہے۔" میں کیا کروں پھر۔۔۔۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اس نے میرے بابا کا قتل کیا ہے۔۔۔۔ "وہ چلاتے ہوئے کہتی ہے۔" قتل؟ یہ قتل کہاں سے آگیا۔۔۔۔ تمہارے باپ کا تو ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔ قاتلانہ حملہ تو نہیں ہوا۔۔۔۔ اچھا اب سمجھ آیا مجھے۔۔۔۔ بہانے مت بناؤ لڑکی۔۔۔۔ تم ضرور اس کے دشمنوں سے ملی ہوئی ہو۔۔۔۔ کتنی آسانی سے تم نے ہم سب کو بے وقوف بنایا۔۔۔۔ اپنی حسن اور اداؤں میں اس معصوم کو ایسا الجھایا کہ اسے اپنا دیوانہ بنا لیا۔۔۔۔ جب تمہیں پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ وہ تمہارے بغیر مر جائے گا تو اسے مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔ واہ! واہ! لڑکی۔۔۔۔ تم تو سکندر اعظم کی خدمت میں پیش ہونے والی وشنیا سے بھی زیادہ شاطر نکلی۔۔۔۔ تم نے تو اس کے قریب جائے بغیر۔۔۔۔ "جمشید سارا کا سارا الملبہ اس پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔" بکو اس بند کرو اپنی "وہ بات کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔" دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ "وہ اسے باہر کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔" اگر اسے کچھ ہوا تو تم پر زمین تنگ ہو جائے گی۔۔۔۔ موت کی بھیک مانگو گی تم مجھ سے۔۔۔۔ یاد رکھنا میری بات "وہ اسے بہت بھاری وار ننگ دے کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

ایک ہفتہ بعد۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر سفید شلوار قمیص میں ملبوس خاموش لیٹا ہوتا ہے۔ "اٹھ میرے بچے تھوڑا جو س پی لے۔۔" اس کے کانوں میں آواز نہیں پڑتی ہے۔ جمشید اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ "ہاں" شاہ زمان بے دھیانی میں کسی خیال سے باہر نکلتے ہوئے چونکتے ہوئے کہتا ہے۔ "اٹھ جا۔۔۔ جو س پی لے۔۔" وہ اسکی منت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا" یہ کہہ کر وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور پھر کسی خیال میں گم ہو جاتا ہے۔ "اس کو پکڑ" جمشید جو س کا گلاس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ اس پر پھر اسکی بات بے اثر رہتی ہے۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جو س تھما دیتا ہے اور اس کے منہ میں سٹر اڈال دیتا ہے "کیا ہے! شاہ زمان اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔ "اس کو اوپر کھینچ اور پی لے۔۔۔ میں ڈسچارج پیپر پر سائن کرنے جا رہا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔" وہ یہ کہہ کر باہر چلا جاتا ہے۔۔۔ شاہ زمان گلاس سائنڈ ٹیبل پر رکھ کر دوبارہ لیٹ جاتا ہے اور پھر کسی خیال میں گم ہو جاتا ہے۔

"چلو! اندر چل کر سو جاؤ اب۔۔" جمشید شاہ زمان کو پول پر پول لاؤنج چیر پر بیٹھا دیکھ کر کہتا ہے۔ "اندر جا کر کیا کرنا ہے۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بھائی ادھر ٹھنڈ ہے۔۔۔ میں سردی میں ادھر نہیں بیٹھ سکتا تیرے ساتھ میری بوڑھی ہڈیوں میں درد ہے پچھلے ہفتے سے ایک رات بھی سکون سے نہی گزری میری۔۔۔" وہ اسے

Posted On Kitab Nagri

اپنی تھکاوٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں تو جاؤ نہ سو جاؤ سکون سے میں نے کونسا تمہیں منع کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔" وہ کھوئے ہوئے انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "دیکھ میرے گٹھنے کیسے سوج گئے ہیں۔۔۔۔۔ چل کے سو جا نہ اندر کہ میں بھی اطمینان سے سو سکوں۔۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسکی منت کرتا ہے۔ شاہ زمان اپنی سوچ سے باہر نکل کر اپنے چہرے پر ہاتھ ملتا ہے "اچھا چل" کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔ "اس عمر میں تجھے مجھے سنبھالنا چاہیے اور دیکھ مجھے تجھے سنبھالنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔" جمشید اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہتا ہے۔

"چل سونے سے پہلے کپڑے بدل لے۔۔۔" جمشید اسے الماری سے نائٹ سوٹ نکال کر دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "بس کر دے یار یہ چونچلے! یہی ٹھیک ہے جو پہنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان اس سے کپڑے لے کر نیچے پھینک دیتا ہے۔ وہ دائیں ہاتھ والی الماری کی طرف بڑھتا ہے۔ "اس میں اصلاح کے کپڑے ہیں۔۔۔۔۔" وہ اسے کھول کر اس میں سے کپڑے نکالتا ہے۔ "یہ سب اس نے شادی کے بعد پہنے تھے۔۔۔۔۔ یہ جوتے۔۔۔۔۔ جس کمرے میں وہ رہ رہی تھی اس میں تو اس کے پہنے ہوئے کپڑے

Posted On Kitab Nagri

موجود ہوں گے۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے بوکھلا جاتا ہے اور اچانک کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔ "روک جاؤ۔۔ اتنی تیزی سے مت چلو۔۔ طبعیت خراب ہو جائے گی۔۔۔ بیڈ ریسٹ کا کہا ہے تمہیں۔۔۔" جمشید اس کے پیچھے آواز لگاتا ہے۔۔۔ "سکون ہی نہیں ہے زندگی میں میری۔۔۔ اپنی عمر سے زیادہ بڑھا ہو گیا ہوں۔۔۔"

"ان سب میں اسکی خوشبو ہے۔" وہ الماری سے کپڑے نکال کر اصلاح کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ سرخ رنگ کے دوپٹے کو اپنی آنکھوں پر رکھ لیتا ہے اور نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ "تمہاری خوشبو مجھے اتنا سکون دے رہی ہے تو تمہاری قربت تو مجھے دوبارہ زندہ کر دے گی !

اصلاح اس کے ساتھ گزارے ہوئے اسکی زندگی کے حسین لمحات کو سوچتی ہے۔ وہ اس وقت کے بارے میں سوچتی ہے جب وہ بحری جہاز پر اسکے ساتھ گئی تھی۔ "کتنا بڑا جہاز ہے یہ ! یہ سچ میں آپ کا ہے وہ اس سے تجسس سے پوچھتی ہے۔ "نہیں تمہارا ! وہ اس کے بالوں سے گرد ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔ "آپ کی دنیا بہت مختلف ہے۔۔ اس دنیا سے جس میں میں نے اپنی زندگی کے پچیس سال گزار دیے۔۔ واقعی یہ میرے لیے ناقابل یقین ہے۔۔۔۔۔ آپ کے ارد گرد ہر چیز بہت با معنی اور

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت ہے۔۔۔ "وہ اس کے لائف سٹائل سے متاثر ہو کر کہتی ہے۔" جیسے کہ تم! وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ پھر وہ اس لمحے کی تصویریں دیکھتی ہے جب ان دونوں نے وہیں پر ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائی اور ہر تصویر ڈلیٹ کر دیتی ہے۔ وہ یہ سب سوچ کر بہت روتی ہے پھر کونٹیکٹس میں جا کر اسکا نمبر نکالتی ہے وہ بارہا کوشش کرتی ہے خود کو اس کا نمبر ڈلیٹ کرنے سے روکنے کی مگر ناکام رہتی ہے۔

شاہ زمان اصلاح کے ساتھ اونچے پہاڑ پر کھڑا اسکی زلفوں کو محسوس کرتا ہے۔۔ وہ نیلی لانگ فرائک میں ملبوس ہوتی ہے اور وہ نیلی شلوار قمیص میں۔ ہر طرف اندھیرا مگر چاندنی رات جو ان دونوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے کے لیے کافی ہے۔

شاہ زمان اس کے مزید قریب جاتا ہے اور وہ اس سے شرماتا ہے۔ وہ اسے بہت ڈھونڈتا ہے مگر اس کی نظر ناکام لوٹتی ہے۔ خواب میں اس منظر کو دیکھتے ہوئے سوتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ وہ اصلاح کا دوپٹہ اپنے سر پر رکھے سو رہا ہوتا ہے۔ "کتنا بے چین ہے یہ۔۔۔" کہیں اس نے آجکل شادی شدہ زندگی گزارنی تھی اور اب! سوچا تھا کہ اسے بیوی کے حوالے کر کے سکون سے اسے اپنی زندگی گزارتے دیکھوں گا۔۔۔ لیکن اس بے چارے کی زندگی میں

Posted On Kitab Nagri

سکون کہاں!۔۔۔ چل جمشید اب واپس اپنے کام پر لگ جا۔۔۔ اسی کام پر جو تو نے اس کے لیے 17 سال پہلے شروع کیا تھا۔۔۔ "وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔" پھر سے اس کے لیے نازک کمر مٹکانے والیاں ڈھونڈتا کہ اسکا دھیان بٹے۔۔۔ یہ خوش تو ہم سب خوش۔۔۔۔۔"

اصلاح اندھیرے گھر میں ادھر ادھر گھومتی ہے مگر کہیں سکون نہ ملتا کبھی اپنے بابا کے ساتھ گزرے وقت سے بارے میں سوچتی ہے تو کبھی شاہ زمان کی یاد آتی ہے۔ وہ اس صوفے پر ہاتھ پھیرتی ہے جس پر شاہ زمان بیٹھا تھا جب وہ اسکے گھر آیا تھا۔ اس کی گہری تھکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور وہ بلا اختیار رو پڑتی ہے۔

شاہ زمان کالی شلوار قمیص میں بیڈ پر لیٹا ہوا ذہنی افیت کا شکار ہوتا ہے۔ اسکے جسم میں اٹھنے والی بے چینی اسے تکلیف میں مبتلا رکھتی ہے۔ وہ اچانک اٹھ کر بیٹھتا ہے۔ "اصلاح۔۔۔۔۔ میری بات سنو" وہ وائس میسج ریکارڈ کرتا ہے۔۔۔۔۔ "میرے اس نمبر کو بلاک مت کرنا۔۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے کہتا ہے "میں بہت مشکل میں ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری جدائی میری لاکھ کوشش کے باوجود میں برداشت نہیں کر پا

Posted On Kitab Nagri

رہا۔۔۔ بہت یاد آتی ہے تمہاری۔۔۔۔ ایسی یاد کہ جس کا کوئی پیمانہ نہیں۔۔۔۔۔ دل بہت بے چین ہے۔۔۔ آج حالت کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔۔۔۔۔ روز روکتا ہوں خود کو کہ اگر تم مجھ سے تعلق نہیں رکھنا چاہتی تو میں تمہیں مجبور نہ کروں۔۔۔۔۔ پر آج میں بے بس ہو گیا۔۔۔۔۔ آج میرا دل بے قابو ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ مرنے کو دل کر رہا ہے پر شاید موت بھی ناراض ہے مجھ سے۔۔۔۔۔ شاید اسی لیے زندہ بچ گیا۔۔۔۔۔ تم سے جدائی برداشت کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ میں جب بیمار ہوا تو مجھے خوشی ہوئی کہ جب تمہیں پتا چلے گا تو تم ضرور آؤ گی مجھ سے ملنے۔۔۔۔۔ لیکن جب جمشید سے پتہ چلا کہ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑا تو مجھے بہت دکھ ہوا۔۔۔۔۔ "وہ اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔" ڈاکٹر نے مجھے خوش رہنے کو کہا ہے۔۔۔۔۔ پر میری ساری خوشی تو تم ہو۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر جینے کا مطلب جیسے سانس کے بغیر زندہ رہنے کی ناکام کوشش کرنا۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ واپس آ جاؤ۔۔۔۔۔ میں پہلے سے بھی زیادہ قدر کروں گا تمہاری۔۔۔۔۔ مجھے اندزہ ہو گیا ہے کہ میں تمہارے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ آ جاؤ اور مجھے اس قربِ مسلسل سے

Posted On Kitab Nagri

نجات دو۔۔۔۔۔ مرتے دم تک صرف تمہاری ہی رہ میں پلکیں بچھیں رہیں گی
میری۔۔۔۔۔ اصلاح میری جان ۔۔۔۔۔ تم جان ہو میری۔۔۔۔۔ تم نہیں تو میں بھی
نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے آنے کی آس میں زندہ ہوں میں۔۔۔۔۔ تمہارا شاہ زمان۔۔۔۔۔ "وہ یہ
کہتے ہوئے پھوٹ کر رو پڑتا ہے۔ اصلاح اس کا میسج سنتی ہے اور سنتے سنتے اسکی آنکھوں سے آنسو
روں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ خود کو مضبوط کرتے ہوئے میسج ٹائپ کرتی ہے۔ شاہ زمان کے موبائل پر میسج
رنگ بجتی ہے۔ وہ بے چینی سے موبائل اٹھا کر میسج پڑھتا ہے۔ میسج میں

"go to hell"

لکھا دیکھ کر اس پر غم و غصے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ "کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا؟ کیوں
۔۔۔۔۔ سمجھتی کیوں نہیں۔۔۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے کمرے میں توڑ پھوڑ شروع کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ "اس
کی چیخیں سن کر اس کے ملازم اس کمرے کی طرف بھاگتے ہیں۔ "اتنی بے رخی۔۔۔۔۔ اتنی نفرت مجھ
سے کرنے لگی ہو تم۔۔۔۔۔ اتنی بے رخی آج تک کسی نے مجھے نہیں دکھائی۔۔۔۔۔ وہ اپنے سر کے بال
زور سے نوچتا ہے۔۔۔۔۔ "کیا سمجھتی ہو خود کو تم" وہ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر پلیز
چھوڑیں۔۔۔۔۔ "اس کا ایک ملازم اس کے ہاتھوں سے اس کے بال چھڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ "چلے جاؤ

Posted On Kitab Nagri

یہاں سے سب چلے جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔ "شاہ زمان نیچے فرش پر لیٹ جاتا ہے۔" جمشید سر پلیز جلدی گھر آئیں سر کی حالت ٹھیک نہیں وہ بہت غصہ کر رہے ہیں۔۔۔۔ "اس کا ملازم اسکو فون پر کہتا ہے۔ باقی ملازم اسے صوفے پر بٹھاتے ہیں اور اسے نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"میرے بچے۔۔ کیا ہو گیا تھا تجھے؟۔۔۔۔ اچھا بھلا تو چھوڑ کر گیا تھا میں تجھے۔۔۔۔ جمشید اس کے برابر بیڈ پر بیٹھے اس کا اداس اور کھویا ہوا چہرا صاف کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔" زرا سی۔۔۔۔ زرا سی محبت بھی نہیں رہی اس کے دل میں میرے لیے جمشید۔۔۔۔ "شاہ زمان درد بھرے لہجے میں اسے کہتا ہے۔" تو نے بات کی اس سے؟ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس سے سوال کرتا ہے۔" کیا کبھی میں کچھ جائز طریقے سے کر پاؤں گا اپنی زندگی میں۔۔۔۔ میری ساری زندگی ناجائز سے بھری ہوئی ہے۔۔۔۔ جائز مجھ سے ایسے دور ہوتا ہے جیسے صحرا کا سمندر پیاسے سے۔۔۔۔ صرف ایک چیز جو میری زندگی میں جائز ہے اور وہ یہ کہ میں اپنے ماں باپ کی جائز اولاد ہوں اور کچھ نہیں۔۔۔۔ باقی ساری زندگی ناجائز سے بھری پڑی ہے۔۔۔۔ کیوں دل لگایا میں نے اس سے تو نے منع کیوں نہیں کیا؟ اس کے ساتھ بھی وہی کرتا جو اپنی زندگی میں آنے والی ہر لڑکی کے ساتھ کیا۔۔۔۔ تو شاید مجھے آج پچھتاوا نہ ہوتا" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے روتے ہوئے کہتا ہے۔" وہ اسی لائق تھی۔۔۔۔ اسی لائق تھی وہ۔۔۔۔ دیکھ "وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ناخنوں سے دکھاتا ہے۔۔۔۔" اس سے ملاقات کے نشانات ختم ہونے والے ہیں۔۔۔۔ مجھے بوتل لا کر دے

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔ "وہ اپنے ہاتھ پر دانت گاڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "اوہ بھائی۔۔۔ مرنا ہے کیا؟ شراب؟ پہلے دل تو سنبھال لے اپنا۔۔۔" وہ لہجے میں زرا سی سختی لاتے ہوئے کہتا ہے۔ "جمشید لا کر دے نہیں تو میں مر جاؤں گا۔۔۔" وہ دیوانہ وار اسی طرح اسے کہتا ہے۔ "ہائے! دیکھ میرے بچے اپنا ہاتھ چھوڑ۔۔۔ چھوڑ اسے" وہ اس کا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہتا ہے۔ "دیکھ ہم مزید کچھ سوچ سکتے ہیں۔۔۔ یعنی تھوڑے اور جھوٹ۔۔۔ کوئی اور منصوبہ۔۔۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "کچھ اور؟ وہ حیرانی سے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں نورِ چشم! لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ تو اپنا پورا دماغ استعمال کرے۔۔۔۔۔ اس کے لیے سب سے پہلے نہانا ضروری ہے۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ "نہانا؟ اس وقت؟ وہ اسکی تسلی اور نہانے کا تعلق سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔ ماں قسم پچھلے 15 دن سے نہیں نہایا تو۔۔۔۔۔" شاہ زمان اپنی قمیص میں ناک ڈال کر بدبو محسوس کرتا ہے۔ "جی جی۔۔۔۔۔ تہذیب زادے آپ سے بالکل بدبو نہیں اٹھ رہی پر اگر آپ دماغ کا بھرپور ساتھ چاہتے ہیں تو ضرور نہالیں۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے تسلی دیتا ہے۔ "ہاں یہ ٹھیک ہے میں نہا لیتا ہوں۔۔۔۔۔ نہالوں گا تو دماغ اپنے پورے آب و تاب سے کام کرے گا۔۔۔۔۔ پھر میں منصوبہ بناؤں گا کہ اصلاح کو کیسے واپس لایا جائے۔۔۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ کتنا میل ہو گیا ہے جسم پر۔۔۔" جمشید باتھ ٹب میں بیٹھے ہوئے شاہ زمان کو اس کے قریب بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ "سر پر پانی ڈال کر اچھا محسوس ہو رہا ہے۔" شاہ زمان ہینڈ ہیسلڈ سے سر پر پانی ڈالتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے اور جمشید باہر جاتا ہے۔ جمشید اپنے ساتھ قاسم کو جو شاہ زمان کا ملازم ہے واش روم میں لے آتا ہے۔ "ہاں بتاؤ" شاہ زمان سر پر ہینڈ ہیسلڈ رکھے ہوئے کہتا ہے۔ "سر۔۔۔" مس ہاجرا آئیں ہیں آپ سے ملنے۔" یہ سن کر شاہ زمان کسی سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "اچھا آتا ہوں" وہ سوچ سے نکلتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر قاسم وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "کچھ بہت بڑا ہونے والا ہے" جمشید اس کے قریب جھکتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس وقت کیا کرنے آئی ہے وہ؟ وہ تجسس بھرے لہجے میں سوال کرتا ہے۔" دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ دیکھ لیتے ہیں "شاہ زمان اسے تسلی دیتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

"شکر آج تو دیدار نصیب ہوا۔۔۔" ہاجرہ شاہ زمان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کہتی ہے۔ جمشید بھی اس کے ہمراہ ہوتا ہے۔ "اتنی رات کو یہاں؟ یقیناً کچھ تو ہے جو صرف ہماری دکان میں ہی میسر ہے۔۔۔۔" وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے اور خود بھی بیٹھ جاتا ہے۔ "خریدار کہہ ہمارے خیالات کی توہین مت کریں شاہ زمان صاحب" وہ شکوہ کرتے ہوئے کہتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "آپ یقیناً یہاں خود کو سونے کا بنانے آئیں ہیں تاکہ کوئی راہ گزر آپ کو معمولی پتھر سمجھ کر ٹھوکر مارتا ہوا آگے نہ بڑھے۔۔۔" شاہ زمان اسکی سوچ کو اسکے سامنے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی کچھ ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔ پر مسئلہ راہ گزینیوں کا نہیں اپنی صف میں موجود غداروں کا ہے۔" وہ اسکی بات پر جواب دیتی ہے۔ "شیر کو بلی سے ہاتھ ملانے پر کیا ملے گا؟ وہ آنکھوں میں تجسس لیے اس سے سوال کرتا ہے۔" تجربہ "وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے کہتی ہے۔" درخت پر چڑھنے کا؟ شاہ زمان پھر اسے سوال میں الجھا دیتا ہے۔ "غلط وقت پر صحیح دواؤ کھیلنے کا" وہ اسے پھر اپنی طرف سے مطمئن کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "میں تمہارا اعتبار کیسے کروں؟ یہ کہ کروہ اسے اصلی آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔" کوئی عورت بے وقوف ہی ہوگی۔۔۔" وہ اسکے قریب آکر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ جمشید حیرت سے اپنے ہونٹ چڑھاتا ہے۔ "جو اس قدر حسین، ذہین، طاقتور اور قابل مرد کا بھروسہ توڑے۔۔۔۔۔" وہ اس کے مزید قریب ہو کر کہتی ہے۔۔۔۔۔ مجھے اگر خدمت کا موقع دیں تو ثابت کر دوں گی۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسکے کان میں کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بدکار عورت کیسے اپنے عورت ہونے کا فائدہ اٹھاتی ہے" جمشید منہ میں اسکی نقل اتارے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان اسے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے انکار نہیں کر پاتا اور ہاں میں ہلکا سا سر ہلا دیتا ہے۔

"دیکھ بھائی سن! زیادہ کے چکروں میں مت پڑ۔۔۔" جمشید شاہ زمان کو جو ہاجرہ کے پاس جانے کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ "بڑی بدکار عورت ہے۔۔۔ ایسی عورت سے پہلے کبھی پالا نہیں پڑا تیرا۔۔۔ اوپر سے تو دل کا مریض۔۔۔ جانے دے بھائی۔۔۔" وہ اسے سمجھاتا ہے۔ "مجھ جیسے مرد سے پہلے کبھی اس کا واسطہ پڑا ہوتا تو مجھے آج اکیلے میں نہ بلاتی۔۔۔ میری فکر مت کر اصلاح سے شادی کیے بغیر میں نہیں مرنے والا۔۔۔ اگر اب اسے جانے دیا تو کل ذیشان میرے حلق کی ہڈی بن جائے گا۔۔۔ بہتری اسی میں ہے کہ اب تھوڑی مشکل برداشت کر لوں۔۔۔"

شاہ زمان لیٹے ہوئے دانتوں میں ناخون دبائے خیال دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ اصلاح کے قریب بڑھتا ہے۔ اصلاح شرماتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ وہ مزید اس کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ اپنے پیچھے میز کو پاتے ہوئے رک جاتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہے۔ شاہ زمان اپنا ایک پیر میز پر رکھتا ہے۔ اچانک ہاجرہ اس کے دانت سے ناخون نکال کر اپنا ناخون دے دیتی ہے اور وہ خیال

Posted On Kitab Nagri

سے باہر آ جاتا ہے۔ شاہ زمان کو دھچکا لگتا ہے۔ وہ انگلی اس کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے اس کے گلے تک پہنچ جاتی ہے اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرٹ کے بٹن کھول دیتی ہے۔

"موٹی بھینس" شاہ زمان سینے میں اٹھنے والے درد کو برداشت کرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ ملتا ہے اور اس کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔ "سوتی رہنا اسی طرح۔۔۔۔۔" وہ اسے سوتا دیکھ کر ہاتھ سے سونے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ مشکل سے میز کی طرف بڑھتا ہے جہاں فائل پڑی ہوتی ہے۔ وہ کوٹ میں سے پیپر نکال کر فائل میں ڈال دیتا ہے۔

اگلی صبح۔۔۔۔

"آپ جیسا قابل اور خوبصورت مرد میں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔۔۔" وہ فائل پڑھتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھے اندازہ تھا کہ آپ میری تعریف کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔۔۔۔۔" شاہ زمان فائل پر دستخط کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "کافی تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں آپ" وہ اسکے سحر میں محو اسے کہتی ہے۔

"اف یہ اب دوبارہ ساری فائل پڑھے گی" شاہ زمان کا رنگ اڑ جاتا ہے وہ دل میں اس سے کہتا ہے۔ "میرے پاس زیادہ وقت نہیں"۔ وہ یہ کہتے ہوئے اس کو پین دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھوتا ہے اور ہاجرہ کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اف شکر میرے بچے تو آگیا ! جمشید شاہ زمان کو جب وہ گاڑی سے باہر نکلتا ہے کہتا ہے۔" تو اور کیا وہیں رہ جانا تھا میں نے۔۔۔؟ شاہ زمان اس سے پوچھتا ہے۔ "نہیں فکر تھی مجھے تیری۔۔۔ ساری رات نہیں سویا میں۔۔۔" جمشید فکر مند ہوتے ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ چلے جاتے نہ اپنی لیلیٰ کے پاس۔۔۔" وہ گھر کے اندر جاتے ہوئے کہتا ہے۔ "دفعہ کر اسے! اگر تو برا نہ مانے تو سوال جواب کا سیشن شروع کروں؟ وہ ڈرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "وہ تو بہت پہلے ہی شروع کر چکا ہے میرے بھائی۔۔۔" شاہ زمان کمرے میں کوٹ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔ "کامیابی ملی؟ وہ اس سے اس کے کمرے میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "شاہ زمان کسی محاذ میں قدم رکھے اور ناکام لوٹے۔۔۔ ایسا کبھی ہوا ہے وہ کوٹ سے کاغذ نکال کر اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہائے! میرے بچے تو تو معجزہ ہے میرے لیے۔۔۔ یہ دستخط اور مہریں کیسے لگوا لیں توں نے۔۔۔۔" وہ اسکے صدقے جاتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "عورت سے بڑا بے وقوف اس دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔۔ میں اسے اپنی ذات میں الجھتا چلا گیا اور وہ الجھتی چلی گئی۔۔۔۔ اور بس اس نے میری تعریفوں کے پل باہندے اور میں کامیابی سے ان پر روانہ ہو گیا" وہ تکبرانہ انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "اس جیسی موٹی بھینس کو قابو میں لانا کوئی آسان بات نہیں۔۔۔ یہ تو کوئی تجھ جیسا صاحبِ حسن و

Posted On Kitab Nagri

مہارت ہی کر سکتا ہے "وہ یہ کہ کرایک بار پھر اس پر رشک کرتا ہے۔" اب تو بوتل پلا دے۔۔۔ دیکھ بڑا مشکل وقت گزار کر آ رہا ہوں۔۔۔ "وہ آواز میں درد لیے اس سے مطالبہ کرتا ہے۔" عزت مآب اگر ایک ہفتہ اور رک جائیں تو بہتر ہو گا۔" وہ اسے یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کرتا ہے۔ "لاتا ہے کہ نہیں؟ شاہ زمان غصے سے اسے کہتا ہے۔ "نہیں! آنکھیں دیکھ۔۔۔ کیسے سیاہ ہلکوں سے بھری پڑی ہیں۔۔۔ پہلے وہ ٹھیک کر لے۔۔۔ ہائے میں تو اس وقت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ جب اس کو پتہ چلے گا کہ وہ کتنی آسانی سے بلیک مارکیٹ سے باہر دھکیل دی گئی ہے۔۔۔۔۔ وہ بھی اپنی بھرپور عقل کے استعمال سے۔۔۔۔۔ پھر اداس ہو گیا تو؟ جمشید شاہ زمان کا اداس چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔ "بس اصلاح کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ بہت یاد آئی کل رات اسکی۔۔۔ سو نہیں پایا میں۔۔۔" وہ قرب میں مبتلا اسے جواب دیتا ہے۔ "بس اسکا بھی حل نکالتے ہیں۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

"آپ کے بابا بہت قابل پولیس آفیسر تھے۔۔۔" وکیل اصلاح کو اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ "جی اسی لیے مجھے ان کی موت پر رشک ہے۔۔۔ پولیس اس بارے میں کوئی مدد نہیں کر رہی۔۔۔ مجھے لگتا کہ ان کی ڈیتھ پلینڈ ہے۔۔۔ اسی لیے میں آپ کے پاس آئیں ہوں کہ

Posted On Kitab Nagri

اس معاملے میں عدالتی کارروائی کروا سکوں "وہ پر جوش انداز میں اسے کہتی ہے۔ "جی۔۔۔ جی۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ میں ہر ممکن آپ کی مدد کی کوشش کروں گا۔۔۔ ویسے آپ کو کس پر شک ہے۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "شک نہیں۔۔۔ یقین۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پیچھے شاہ زمانہ جنموہ ہے۔۔۔" وہ لہجے میں اعتماد لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "جی؟ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔" جی! وہ پر اعتماد لہجے میں کہتی ہے۔ "مس اصلاح ابھی میں نے ایک ہیرنگ کی تیاری کرنی ہے۔۔۔۔۔ تو باقی باتیں بعد میں کریں گے۔۔۔۔۔" وہ شاہ زمانہ کے نام سے ڈرتے ہوئے بات کو ٹالتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی؟" اصلاح حیرانی سے کہتی ہے۔ "ہاں مجھے یاد آیا۔۔۔۔۔ میرا تو اگلے پورے سال تک کاشیڈیول فری نہیں۔۔۔ معذرت کے ساتھ میں اس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ "جی" وہ گھورتے ہوئے اٹھتے ہوئے اسے کہتی ہے۔

"اچھا سہی ہے میں شاہ زمانہ صاحب کو بتاتا ہوں" جمشید یہ کہہ کر فون بند کر دیتا ہے۔ جمشید کھانے کی میز پر شاہ زمانہ کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ "اصلاح ناصر سے ملنے کی تھی۔۔۔ اپنے باپ کے معاملے میں۔۔۔" وہ رازدارانہ انداز میں اسے بتاتا ہے۔ "کون ناصر؟ وہ تجسس سے کھانا چھوڑ کر اس سے پوچھتا ہے۔ "وہی وکیل۔۔۔" شاہ زمانہ اچانک چیخ چھوڑ دیتا ہے اور اس کا چہرہ غم وغصے سے لال

Posted On Kitab Nagri

ہو جاتا ہے وہ اپنے چہرے پر ہاتھ ملتا ہے۔ "میرا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میڈیسن دو کمرے میں آکر" وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔

"ہائے میرے بچے اتنا مت سوچ" جمشید یہ کہتے ہوئے شاہ زمان کے قریب بڑھتا ہے جو اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا اپنے سینے پر ہاتھ مسل رہا ہوتا ہے۔ "تو اور کیا کروں! وہ اچانک اس پر چلاتا ہے۔ جمشید سہم جاتا ہے۔" دوبارہ ہارٹ اٹیک ہو گیا تو بیچ نہیں ہائے گا۔۔۔۔۔" جمشید اسے یہ کہہ کر سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ "جس کے ساتھ دن رات گزارے اب اسے پھانسی چڑھوائے گی وہ؟ اتنی ڈھیل کیسے دے سکتا ہوں میں کسی کو اپنے معاملے میں۔۔۔۔۔ صرف وہی ہے جو میرے سر پر چڑھ کر ناچ رہی ہے۔۔۔۔۔ اور میں اسے کچھ کہ بھی نہیں پارہا۔۔۔۔۔" وہ صوفے سے اٹھتا ہے۔ "کچھ کر۔۔۔۔۔ جمشید۔۔۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ اسے حاصل کیے بغیر ازرا عیل کے ساتھ جانا پڑے۔۔۔۔۔" وہ اسے روتے ہوئے کہتا ہے۔ "دیکھ! مرنے کی باتیں مت کر۔۔۔۔۔ وہی کر جو ہر بار کرتا ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے مسئلے کا حل بتاتا ہے۔ "او نہیں یار۔۔۔۔۔ نہیں ایسے نہیں بھائی۔۔۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔۔۔ میں نے اسکی نظروں میں خود کو بہال کرنا ہے مزید گرنا نہیں۔۔۔۔۔ نہ ہی کبھی ایسا سوچا ہے میں نے کہ اس حد تک گروں" وہ اس کے بتائے ہوئے حل کو مسترد کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بس پھر سینے پہ ہاتھ رکھ کر روتا رہ۔۔۔۔۔ کسی اور

Posted On Kitab Nagri

کے ہتھے چھڑگی تو ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔۔۔ "وہ یہ کہ کر اسے دھمکا دیتا ہے۔" اپنی حد پار مت کیا کرو! وہ اسے غصے سے کہتا ہے۔ "دیکھ۔۔۔ وہ بے سہارا ہے۔۔۔ اسے کسی کی تلاش ہوگی یقیناً۔۔۔ آج نہیں تو کل اسے کوئی نہ کوئی مل ہی جائے گا۔۔۔" وہ بھونچے چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "اف۔۔۔ اف۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔" وہ تمباکو کی موٹی سگریٹ جلا کر اسے پیتا ہے اور دھوواں نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شاہ زمان کی آنکھوں کے گرد ہلکے مزید گہرے ہو چکے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ سگریٹ لیے ہونٹوں سے دھواں نکالتے ہوئے سیڑھیوں پر سے گزرتا ہے۔ دسمبر کی رات اور گھر کے گرد آبادی نہ ہونے کی وجہ سے شدید دھند۔۔۔ وہ چھت پر ایک کونے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔ گزرا ہوا وقت اور اسکی ناکامی سب ایک جھلک میں اس کے ذہن میں دھرایا جاتا ہے۔۔۔ اس سب سے دلبرداشتہ ہو کر وہ زور سے چلاتا ہے۔ اسکی چیخ اور کافی دور مجود فارم میں شیر کی دھاڑ اس کے درد کو چھپا لیتی ہے۔

"تھینکس نوید تم نے میری مدد کی۔۔۔" اصلاح اپنے کلاس فیلو کو چائے کا مگ دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "کوئی بات نہیں اس میں کیا ہے۔۔۔" وہ پینٹنگ بناتے ہوئے کہتا ہے۔ "آج کل کوئی کسی کی ہیلپ نہیں کرتا۔۔۔ کوئی اپنا فن دوسرے سے شئر نہیں کرتا۔۔۔ کہ کہیں دوسرا اس سے آگے نہ نکل جائے۔۔۔ تم نے تو میرے گھر آ کر ہیلپ کی" وہ اسکی احسان مند ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

اچانک دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح دروازہ کھولتی ہے۔ اسکی آنکھیں کھلی رہ جاتیں ہیں جب وہ شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے۔ وہ پہلے سے بہت کمزور ہو چکا ہوتا ہے اسکی آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے اس کا حال کسی منشیات کے عادی انسان کی داستان بتا رہے ہوتے ہیں۔ "تم؟ وہ حیرانی اور غصے کے عالم میں اس سے سوال کرتی ہے۔" مجھے وضاحت کا ایک موقع دے دو اصلاح "وہ فوراً اسکے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔" دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ "وہ دروازہ بند کرنے لگتی ہے۔ پر بیچ میں وہ بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔" ہٹو یہاں سے "وہ اسے حقارت کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔" اصلاح میری بات سن لو ایک بار "وہ اسکے پیر پکڑتے ہوئے روتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اپنا پیر پیچھے کھینچ کر دروازہ بند کرنے لگتی ہے۔ شاہ زمان کا ہاتھ نیچے گر جاتا ہے اور اس پر دروازہ لگ جاتا ہے۔ ہاتھ دروازے میں آنے کی وجہ سے چھل جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر اصلاح پریشانی میں فوراً دروازہ کھولتی ہے۔ "چلے جاؤ" وہ زور سے چلاتی ہے۔ اس کی آواز سن کر نوید باہر آ جاتا ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ شاہ زمان کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ وہ آنکھوں میں غضب لیے زمین سے اٹھتا ہے۔ "کون ہے یہ؟ وہ آنکھوں میں غصے کی لالی لیے اس سے پوچھتا ہے۔" میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہ؟ وہ چلاتے ہوئے اصلاح کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر وہ سہم جاتی ہے پر اس کے سامنے ڈٹی

Posted On Kitab Nagri

رہتی ہے۔ "بتادو کون ہے یہ؟ وہ گن نکال اس کا رخ نوید کی طرف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان کا یہ روپ دیکھ کر وہ ڈر جاتی ہے۔ نوید کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔" میں اس کا کلاس فیلو ہوں۔۔۔ اسکو سکیچ میں میری مدد چاہیے تھی۔۔۔ بس وہی۔۔۔" وہ سہمے انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "بس؟ شاہ زمان گولی چلانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح یہ دیکھ کر اس کے پیروں میں گر پڑتی ہے۔" شاہ زمان چھوڑ دو اسے۔۔۔ چھوڑ دو اسکا کوئی تعلق نہیں مجھ سے۔۔۔ خدا کا واسطہ "وہ روتے ہوئے اس سے منت کرتی ہے۔" تمہاری ہمت کیسے ہوئی اصلاح کے قریب آنے کی۔۔۔ اس کے گھر آنے کی؟ وہ اسی حالت میں اس سے کہتا ہے۔ "اس کو جانے دو۔۔۔ شاہ زمان میں کہ رہی ہوں۔۔۔" وہ روتے ہوئے گن کو سامنے سے اپنے ہاتھوں سے روک لیتی ہے۔۔۔ "جاؤ یہاں سے" وہ نوید کو جانے کا کہتی ہے۔ نوید وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اس کو جانا دیکھ کر اصلاح پھر سے اپنی اکڑ میں آ جاتی ہے۔ "تو مجھ سے دل بھر گیا تھا تمہارا؟ شاہ زمان اس پر زور سے چلاتا ہے۔۔۔" میرے ساتھ رہتے ہوئے فیصلہ نہیں کر پار ہی ہو گی کہ کس کے ساتھ شادی کروں۔۔۔ پھر تمہیں وہ مجھ سے بہتر لگا ہو گا "وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر غصے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ قدم آگے بڑھتا رہتا ہے اور وہ پیچھے ہٹتی جاتی ہے۔ وہ لاؤنج میں اسے اچانک چھوڑ دیتا ہے۔۔۔ وہ صوفے بیٹھ جاتی ہے۔" میں

Posted On Kitab Nagri

بے وقفوں کی طرح سوچتا رہا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور ایک نہ ایک دن مان جاؤ گی۔۔۔۔۔ لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ تمہارے شادی کا ارادہ تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ "اصلاح سکتے میں چپ بیٹھی رہتی ہے۔" میں خوش ہو گیا کہ ایک اکیلی لڑکی میرے ساتھ آدھی رات کو کمرے میں خود کو محفوظ سمجھ رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ مجھ پر اعتبار کرتی ہے۔۔۔۔۔ میں ایک اچھا مرد ہوں۔۔۔۔۔ پر نہیں تم تو ہر کسی پر اعتبار کر لیتی ہو اور رات کو گھر بلا لیتی ہو۔۔۔۔۔ "وہ اپنا غصہ اس پر اس طرح نکالتا ہے۔" بکو اس بند کرو اپنی "وہ یہ کہتے ہوئے زور سے چلاتی ہے۔" میں بکو اس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ اور تم عملاً کیا کر رہی ہو؟ کیوں دھوکا دیا ہے مجھے تم نے؟ وہ نیچے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "میں تمہاری جواب دے نہیں ہوں۔۔۔۔۔ سمگلر! اگر یہ تمہیں دھوکا لگا ہے تو بار بار میں تمہیں ایسا دھوکا دوں گی۔۔۔۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔" اسکے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی اسکے غصے کو مزید بڑھاوا ملتا ہے۔ "اگر ایسا ہے تو پھر مجھے غلط کرنے پر تم نے مجبور کیا ہے۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ غلط کرنے کی ذمہ دار تم خود ہو۔۔۔۔۔" وہ اسکے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کرتا ہے اور اسے اپنے قریب کرتا ہے۔ اصلاح کے حواس گم ہو جاتے ہیں۔ "پھر پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ مجھ سے شادی کر لو۔ اس بار اسکے سوال میں دھمکی ہوتی ہے۔ "نہیں" اصلاح بوکھلاہٹ میں اسے جواب دیتی ہے۔ "اگر تم مجھ سے شادی نہیں کر رہی تو اب میں بھی تمہیں کسی اور کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

تم صرف میرے لیے پیدا کی گئی ہو اصلاح۔۔ میں اپنی کوئی معمولی چیز بھی کسی کے لیے نہیں چھوڑتا تم تو پھر میری من پسند عورت ہو۔۔ "یہ کہتے ہی اسکی آنکھوں میں اصلاح کے لیے اس کا جنون تیر نے لگتا ہے۔ وہ اس کے مزید قریب ہوتا ہے۔۔ اصلاح کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے کہ جیسے اس کا دل پھٹ جائے گا۔ "نفرت ہے مجھے تم سے قاتل" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان غصے میں آنکھیں بند کرتا ہے۔

اصلاح بیڈ پر بیٹھی بکھرے بالوں سے آنکھوں میں شدید غم و غصہ لیے شاہ زمان کی آنکھوں میں دیکھ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان بھی اس کے سامنے کھڑا اثرٹ پہنتے ہوئے اپنا بے تعثر چہرہ لیے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کے قریب ہو کر سائڈ ٹیبل سے گن اٹھاتا ہے۔ اچانک اصلاح اس سے گن چھین لیتی ہے اور اس کا رخ شاہ زمان کی طرف کر دیتی ہے۔ "تم کہو تو میں وصیعت کر دیتا ہوں کہ میرے قتل کے معاملے میں تم آزاد ہو۔۔۔ چلاؤ اسے اصلاح۔۔۔" وہ اپنی ڈھیٹائی پر قائم اسے کہتا ہے۔ وہ گولی نہیں چلا پاتی وہ گن اپنے ہاتھوں میں لیے بازو نیچے کر دیتی ہے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ شاہ زمان اس کے برابر بیٹھ جاتا ہے۔ "دیکھو۔۔۔ تم جان ہو میری۔۔۔۔۔ کبھی خود کو اکیلا مت سمجھنا۔۔۔ ہر مشکل میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔ میرا پر پوزل اب بھی موجود ہے تمہارے

Posted On Kitab Nagri

پاس۔۔۔۔۔ بلکہ ساری زندگی رہے گا۔۔۔ "وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اس کا ہاتھ نیچے جھٹک دیتی ہے۔ وہ ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔ "اسے مجھے دے دو۔۔۔ تمہارے ہاتھ میں اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اس سے گن واپس لے لیتا ہے۔ اور وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے لٹے پاؤں کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ اصلاح خاموش بیٹھی رہتی ہے۔

"ہاتھ پے کیا ہوا ہے؟ یہ خون کیسا؟ جمشید اسے کمرے میں جاتے ہوئے روکتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "دیدار یار کی نشانی ہے۔۔۔۔۔" وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ دیکھو میرے ناخون" وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ناخون اسے دکھاتا ہے۔ "ابھی تک ان پر پچھلی ملاقات کا نشانات باقی ہیں۔۔۔ اور دیکھو آج ایک نیا نشان مل گیا۔۔۔" وہ چہرے پر اطمینان لیے اسے جواب دیتا ہے "تو ملا اس سے؟ جمشید اس کے اطمینان کو دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ "اندر آبتا ہوں!"

"اے دلِ تباہ غم یہ ہے
رسوا ان کی ذات ہوگی"

Posted On Kitab Nagri

مر گئے مریضِ شامِ غم

درد سے نجات ہو گی"

شاہ زمان باتھ روب پہنے ہوئے گیلے بال لیے اور ہاتھ پر پٹی کیے ایک کرسی پر بیٹھا اور دوسری کرسی پر ٹانگیں پھلائے یہ شعر کہتا ہے۔ وہ اداسی میں سگریٹ کا دھواں نکال رہا ہوتا ہے۔

"ساری غلطی میری ہے۔۔۔ میں نے ہی پہلے اس سے اظہارِ محبت کیا تھا۔۔۔ زندگی تباہ ہو گی میری۔۔۔ اب کوئی امید نہیں بچی۔۔۔" اصلاح خاموش کمرے کے ایک کونے میں سمٹ کے بیٹھی ہوئی سوچتی ہے۔۔۔ "سب ختم ہو گیا۔۔۔ سب ختم۔۔۔ مجھے غصہ کیوں نہیں آرہا۔۔۔ کیا میری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کروں اور کیا کرنا چاہیے۔۔۔ جیسا اس کے بارے میں شروع میں سوچا تھا اس کے بالکل الٹ نکلا وہ" وہ کسی ذہنی مریض کی طرح خود سے سوال کرتی ہے۔

شاہ زمان گارڈن میں دھوپ میں نشے کی حالت میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اس کا ملازم اس کی طرف آتا ہے۔ "سر" وہ عاجزانہ انداز میں اسے کہتا ہے۔ "ہاں؟ شاہ زمان غیر دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر دو لڑکیاں آئیں ہیں۔۔۔ کہ رہی ہیں کہ جمشید صاحب کی دوست ہیں۔۔۔" ملازم اسے

Posted On Kitab Nagri

بتاتا ہے۔ "ہاں تو جمشید کو بتاؤ" شاہ زمان سر کو دباتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر وہ گھر پر نہیں۔۔۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ نہیں ہیں۔۔۔ کہنے لگی کہ آپ سے ملو ادوں۔۔۔" وہ اسکے جواب کا منتظر اسے بتاتا ہے۔ "بھججو" وہ اکتائے ہوئے لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "السلام علیکم ! وہ دونوں لڑکیاں اس سے کہتی ہیں۔ "وا علیکم السلام" یہ کہتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "اس کا نام سعدیہ ہے۔۔۔ اور میرا لیلیٰ" لیلیٰ اپنا اور سعدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے کہتی ہے۔ "اچھا تو آپ لیلیٰ ہیں۔ شاہ زمان اس پر نظر ڈالے بغیر کہتا ہے۔

"کہیے خیریت سے آنا ہوا؟ وہ بے رخی سے اس سے سوال کرتا ہے۔ "وہ جمشید نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کے گھر سردی کے موسم میں شیرنی کے بچے پیدا ہوئے ہیں۔۔۔" وہ لہجے میں میٹھاس لیے اسے بتاتی ہے۔ "جی یہ وائلڈ لائف کی طرف سے سپانسر ایکسپیریمنٹ تھا۔۔۔" وہ بے دلی سے جواب دیتا ہے۔ "ویسے تو اپریل سے جون کے درمیان برتھ ہوتی ہے" یہ کہہ کر وہ اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ "وہی دیکھنے آئے تھے ہم کہ تجربے سے پیدا ہونے والے بچے کیسے ہیں؟ وہ اپنی ادائیں دکھاتے ہوئے اسے اگلی بات بتاتی ہے۔ "ٹھیک ہیں۔۔۔ کسی کے ساتھ چلی جائیں اور دیکھ لیں جا کر" وہ اسے اہمیت نہ دیتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ویسے بڑے افسوس کی بات ہے آپ مہمانوں سے چائے

Posted On Kitab Nagri

پانی نہیں پوچھتے۔۔۔ "وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیا لیں گی آپ؟ شاہ زمان ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "بس پانی ہی دے دیں۔۔۔" وہ منہ بنائے جواب دیتی ہے۔ "یہ آپ کے سامنے رکھا ہے پی لیں" وہ میز پر پڑے جگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب مہمان خود چیزیں لیتا ہوا اچھا تھوڑی لگتا ہے۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ شاہ زمان اپنے پیچھے دور کھڑے ملازم سے قریب آنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "پانی ڈال کر دو انہیں" وہ ملازم سے کہتا ہے۔ "اوکے سر۔۔۔" ملازم حکم بجالاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

"کتنا رخ توڑ ہے یہ! سعدیہ وہاں سے اٹھنے کے بعد ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے لیلیٰ سے کہتی ہے۔ "اور اتنا ہی خوبصورت۔۔۔" وہ اسکے سحر میں ڈوبی ہوئی جواب دیتی ہے۔ "مجھے تو کھویا اور سویا سا لگا" سعدیہ اس کے رویے کے بارے میں سوچتے ہوئے کہتی ہے۔ "نشے میں تھا بے وقوف" وہ اسے چپ کرواتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "دن کے اس وقت اتنے نشے میں ہے تو رات میں کتنا نشہ کرتا ہوگا؟ سعدیہ پھر بولتی ہے۔ "تم مارکیٹ میں نئی ہونہ اس لیے تمہیں زیادہ ان چیزوں کی سمجھ نہیں۔۔۔" لیلیٰ اسکو احمق گمان کرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے شہر کے معززین کو میرے شہر کی طوائفوں سے بہتر کوئی نہیں جانتا" شاہ زمان لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا جمشید کو وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔ جمشید یہ سن کر رک جاتا ہے۔ "عزت مآب ضرور کسی گہری بات کے بارے میں بات کر رہیں ہیں۔۔۔ جو میرے متعلق ہے" وہ اسکی طرف آتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہاں بڑی ٹھیک بات کی ہے منٹو نے۔۔۔ بہت گہری بات"۔ جمشید اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔ "یہ نچلا طبقہ بھی امیروں کے لیے بہت اہم ہے۔۔۔ ان کی زیادہ تر ضرورتوں کا حل انہی کے پاس ہوتا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ختم ہو گئے تو ہم جیسوں کا کیا ہو گا؟ جمشید کندھے ہچکائے اسے جواب دیتا ہے۔ "تمہاری طبقاتی تقسیم برحق ہے۔۔۔ ایک ہی چیز کو تین طبقے مختلف نظریوں سے دیکھتے ہیں۔۔۔ ایک طبقہ اسے ضرورت کا نام دیتا ہے دوسرا عیاشی اور تیسرا مجبوری اصل میں یہ دوسرا طبقہ ہی ہے جس نے ہم سب کا بھرم رکھا ہوا ہے۔۔۔" وہ چہرے پر شرافت کا اظہار کرتے ہوئے اس کہتا ہے۔ "عزت مآب، عیاشی کی ضرورت مجبوری سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔۔۔ میرا یہ کہنا ہے۔۔۔" جمشید

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ہمم؟ شاہ زمان اسکے جواب کے متعلق سوچتے ہوئے پوچھتا ہے۔" ہم ! جمشید چہرے پر اطمینان لیے جواب دیتا ہے۔

"میڈم کا خیال رکھنا۔۔۔ وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔۔۔ ہر طرح سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔" جمشید فون پر ایک عورت جس کا نام حمیرا ہے سے بات کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی سمجھ گئی" وہ جواب میں کہتی ہے۔ "کام ہو جائے تو بتا دینا۔۔۔ صاحب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ وہ اسے حکم دیتا ہے۔ "جی ٹھیک ہے" وہ یہ کہ کر فون بند کر دیتی ہے

"کیا کیا کر لیتی ہو؟ اصلاح افسردہ لہجے میں حمیرا سے پوچھتی ہے۔۔۔" باجی گھر کا سارا کام۔۔۔ کھانا پکانے سے لے کر گھر کی مکمل صفائی تک "وہ اسے یہ کہہ کر اپنے سگھڑپن کا یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ "کتنی تنخواہ لوگی۔۔۔ کیوں کہ میں کل سے سٹوڈیو جایا کروں گی تو شام تک رکنا ہو گا تمہیں یہاں۔۔۔" وہ اسکی بات میں دلچسپی لیتے ہوئے کہتی ہے۔ "باجی تنخواہ کی ضرورت نہیں۔۔۔ بس آپ مجھے یہاں دن رات کے لیے رہنے دیں۔۔۔ اور دو وقت کا کھانا۔۔۔" وہ عاجزی کا اظہار کرتے

ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیوں؟ وہ لہجے میں حیرت لیے اس سے سوال کرتی ہے۔" بس باجی میں بانجھ عورت ہوں۔۔۔ سوتن سے لڑ کر میکے آ گئی۔۔۔ اور بھانج سے لڑ کر کام کی

Posted On Kitab Nagri

تلاش میں آپ کے پاس۔۔۔ جب میری بھابھی کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ اب میرا شوہر مجھے لینے نہیں آئے گا تو میں اسکو گھر میں فارغ بیٹھے کھٹکنے لگی۔۔۔ مجھے ایسی نوکری کی تلاش ہے جہاں 24 گھنٹے رہ سکوں۔۔۔ "وہ اسے اپنی دکھ بھری داستان سنا کر موم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔" مجھے بھی ایسی ہی ملازمہ کی تلاش تھی پر کوئی مل نہیں رہی تھی۔۔۔ اصل میں دن تو باہر گزر جاتا ہے پر رات میں اکیلی ہوتی ہوں۔۔۔ تم فکر مت کرو تم یہاں آرام سے رہ سکتی ہے اور تنخواہ بھی ملے گی "وہ اسے یہ کہہ کر تسلی دیتی ہے۔

شاہ زمان شپ کے فار کیسٹل پر کھڑا ارد گرد کا جائزہ لے رہا ہوتا ہے۔ "اصلاح نے رکھ لیا ہے اسے کام پر" جمشید اسے فون پر بتاتا ہے۔ "کیسی ہے وہ؟ وہ لہجے میں اصلاح کی فکر لیے سوال کرتا ہے۔ "تھوڑی پریشان ہے پر وہ سمجھ دار لڑکی ہے سنبھال لیا ہے اس نے خود کو۔۔۔ کہ رہی تھی کہ کل سے سٹوڈیو جایا کرے گی "یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ "یہ اچھا ہے۔۔۔" وہ تھوڑا خوش ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ایسے ہی دل نہیں لگایا میں نے اس سے۔۔۔ بہت بڑا دل ہے اس کا۔۔۔ ہر معاملے کو تحمل سے حل کرتی ہے۔۔۔ فیصلے پر ڈٹی رہتی ہے "وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کہاں ہے تمہارا مالک؟ ہاجرہ زور سے

Posted On Kitab Nagri

چلاتے ہوئے اسے ڈھونڈتی ہے۔ شاہ زمان کے کانوں میں اسکی آواز پڑتی ہے۔ وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے کرسی سے اٹھتا ہے اور جہاز چل پڑتا ہے۔ "لگتا ہے کہ اس دن کا میرا سحر ابھی بھی آپ پر طاری ہے جو مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ لاہور سے یہاں آگئیں" شاہ زمان اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم جیسا گھٹیا دھوکے باز میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔" وہ غصے سے کہتی ہے۔ "اس دن تو آپ مجھ سے کافی خوش تھیں۔۔۔ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ تین دن میں ایسا کیا ہو گیا کہ میرے معاملے میں گل نچھاور کرنے والی زبان آگ اگلنے لگی ! وہ معصومیت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "زبان سے کیوں پھر گئے اپنی؟۔۔۔ میری ہر چیز پر قبضہ کر کے انجان بن گئے ہو۔۔۔ اور یہاں آکر چھپ گئے کہ میں آسانی سے تمہیں چھوڑ دوں گی۔۔۔ سب کو بتاؤں گی تمہاری اصلیت۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے دھمکی دیتی ہے۔ "پہلی بات" وہ کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں زبان سے نہیں پھرا۔۔۔ ہمارا معاہدہ تمہاری مدد کرنا تھا جو کہ میں نے کیا۔۔۔۔۔ فائدہ بانٹنے کا نہیں۔۔۔۔۔ اگلے دو سالوں کا منافع تمہیں مجھے دینا ہو گا۔۔۔ اگر سمجھ میں آتا ہے تو بہت خوب۔۔۔ اگر نہیں تو میرا ایک مشورہ ہے۔۔۔۔۔ شور

Posted On Kitab Nagri

مچانے کی غلطی مت کرنا۔۔ کیا بتاؤ گی لوگوں کو کہ میں شاہ زمان کے گھر گئی اور اسے غلط وقت پر صبح داؤ کھیلنے کا تجربہ دینے کے لیے رات کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔۔ وہ رات کے ایک بجے میرے گھر آیا۔۔ میں نے اس کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا۔۔ یہاں تک کہ میں اسکی اتنی دیوانی ہو گئی کہ بغیر پڑھے پیپرز پر سائن کر دیے۔۔۔ اور کہانی ختم ہونے پر سب تمہارے آنسو پونچھیں گے۔۔۔ اگر تم یہ سوچ رہی ہو تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔ ہاتھی کو پیالی میں بند کرنے کی بیکار کوشش مت کرو۔۔۔ وہ حقارت بھر انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔

"دیکھ لوں گی تمہیں۔۔۔" وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے کہتی ہے۔ "میں اپنے چاہنے والے کو اتنا وقت دیتا ہوں کہ وہ مجھے جی بھر کر دیکھ لے۔۔۔ سب کچھ تو دیکھ چکی ہو تم مجھ میں۔۔۔ میرا نہیں خیال کہ میری طرف سے کوئی کمی رہی ہو۔۔۔ ہاں اگر تمہاری ذاتی خواہش ہے تو اس معاملے میں لا تعلق ہوں۔۔۔" وہ اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ وہاں سے غصے سے چلی جاتی ہے۔ "میڈم کو بوٹ میں واپس چھوڑ کر آؤ۔۔۔" وہ اپنے ملازم سے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کہنے ہیں جناب کے۔۔۔ میری تو پینٹنگز ہی ماند پڑ گئیں آپ کی موجودگی میں" اصلاح شاہ زمان سے جو اس وقت اسکے سٹوڈیو میں موجود ہوتا ہے کہتی ہے۔ "یہ سب جناب محترم کی نظر کا کمال ہے۔۔۔" وہ رو میٹنگ انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "مجھے یہاں کوئی جگہ آپ کے شایانِ شان معلوم نہیں ہو رہی کہ آپ کو بٹھاؤں۔۔۔" وہ ارد گرد نظر دوڑاتی ہے۔ "ایسے کیوں کہ رہی ہو میری جان۔۔۔ اتنی پیاری تو شاپ ہے تمہاری۔۔۔" وہ جو س کے گلاس سے ایک گھونٹ بھر کر کہتا ہے۔ "اف! سٹوڈیو ہے یہ۔۔۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "چلو تمہارے آفس میں چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ نزاکت سے پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "بلکل! وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔" پر میں مین چیر پر بیٹھوں گا۔۔۔" وہ اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ "جی۔۔۔ جی" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہتی ہے۔ "میم؟۔۔۔ میم؟ یہ آواز سنتے ہی وہ اپنے خیال سے باہر نکل آتی ہے۔ "جی؟ اصلاح خیال سے نکلتے ہوئے کہتی ہے۔ "میم کل کے لیے پینٹنگز سلیکٹ کر لی ہیں۔۔۔ ایک مرتبہ آپ آکر دیکھ لیں" اس کے سٹوڈیو میں کام کرنے والی لڑکی اسے جواب دیتی ہے۔ "بس جو سلیکٹ ہو گی ہیں وہی ٹھیک ہیں۔۔۔" وہ بے دلی سے کہتی ہے۔ "میم آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟۔۔۔ بہت کمزور لگ رہی

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔ دودن آئی بھی نہیں آپ؟ لڑکی اس کی حالت دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔ "ہاں میں بیمار تھی اسی لیے نہیں آئی۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

ایگزیمیشن میں اصلاح سب سے الگ ایک کونے میں کھڑی ہو جاتی ہے۔ سب لوگ نمائش میں دلچسپی سے مصروف ہوتے ہیں۔ اچانک اس کی نظر شاہ زمان پر پڑتی ہے۔ اسکے لیے وقت وہیں رک جاتا ہے۔

شاہ زمان جیسے کب سے اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اسے مسلسل دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بھی اسے خالی چہرہ لیے تکتی رہتی ہے۔ "شاہ زمان صاحب بہت شکریا یہاں تشریف آوری کے لیے۔۔۔ پہلی بار

ہماری ایگزیمیشن کو اتنا بڑا سپانسر ملا ہے اور وہ آپ کا ہے۔۔۔ اور آپ گوادر سے سیدھا یہاں آئے بہت خوشی ہوئی۔۔۔" ایگزیمیشن مینیجر یہ کہتے ہوئے اسکا شکریا ادا کرتا ہے۔ "نہیں اب آپ شرمندہ کر

رہے ہیں۔۔۔ میرا مینیجر یہاں آیا تھا ایک بار اس نے بتایا کہ بہت کمال کے فن پارے ہوتے ہیں یہاں۔۔۔ اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ بس ایک بھاری سپانسر کی ضرورت ہے۔۔۔ جو کہ میں نے کیا

۔۔۔ اور کچھ نہیں "شاہ زمان اس سے جان چھوڑواتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "پھر سے بہت شکریا" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ شاہ زمان اصلاح کے قریب آتا ہے۔ وہ اسے اسی انداز میں دیکھتی ہے۔ وہ

بھی اسے دیکھتا رہتا ہے اور اچانک شرمندہ ہو کر نظریں جکھالیتا ہے۔ "اصلاح" وہ آہستہ سے اسے کہتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ شاہ زمان اسکا پیچھا کرتا ہے۔ ہیلو "ایک لڑکا جس کا نام حسن ہے اصلاح سے کہتا ہے۔" ہائے "وہ چہرے پر عارضی مسکراہٹ لیے کہتی ہے۔" آپ کام بہت خوبصورت ہے۔۔۔ بہت باریکی ہے اس میں "لڑکا اسکی پیٹنگز میں دلچسپی کا اظہار لیے کہتا ہے۔" شکریا! ویسے یہ سب میرے اسٹنٹس کا کمال ہے۔۔۔ بس دو پیٹنگز میری ہیں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگتی ہے۔ "ویسے اور کیا کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟ لڑکا اس سے دوبارہ سوال کرتا ہے۔ "کچھ خاص نہیں۔۔۔ وقت ہی نہیں ملتا" وہ تھکان بھرے لہجے میں اسے جواب دیتی ہے۔ "آپ فرسٹ فلور پر جا کر دیکھیں وہاں اور بھی بہت کچھ ہے۔۔۔" وہ اسے اپنے کام کے بارے میں مزید بتاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "مس اصلاح مجھے بھی کچھ ڈسکس کرنا ہے آپ کے ساتھ" شاہ زمان اسے آواز دیتا ہے "شور۔۔۔ حسن اسے جانے کا اشارہ کرتے کہتا ہے۔ "جی؟ اصلاح شاہ زمان کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھتی ہے۔ شاہ زمان دیوار کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے۔ "کیا باتیں کر رہی تھی اسکے ساتھ وہ بھی ہنس ہنس کر "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔ چھوڑ مجھے۔۔۔ تمہاری نظر میں میری کوئی عزت نہیں ہے لیکن ان سب کی نظر میں بہت ہے۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں اپنی عزت بچانے کے کیے تمہارے منہ پر تماچہ دے ماروں اور تمہاری نام

Posted On Kitab Nagri

نہاد عزت کا جنازہ نکل جائے۔۔۔" وہ یہ کہ کراپنا ہاتھ چھڑوا لیتی ہے۔" اوپر آؤ اور میری بات سنو "شاہ زمان اسے حکم دیتا ہے۔" میں تمہاری پابند نہیں ہوں "وہ یہ کہ کرا وہاں سے جانے لگتی ہے۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔" تمہیں میری پابند ہونا پڑے گا نہیں تو یہاں موجود ہر کسی کو چیخ چیخ کر بتاؤں گا کہ اس لڑکی نے مجھے شادی کے خواب دیکھائے اور اب مکر گئی ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے دھمکی دیتا ہے۔" بتاؤ سب کو بتاؤ۔۔۔ میں بھی سب کو بتا دوں گی کہ تم قاتل اور سمگلر ہو۔۔۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔ شاہ زمان غصے سے آنکھوں میں نمی لیے اسکی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ "تم گئی نہیں منگنی کی رسم پر" اصلاح گھر میں پانی پیتے ہوئے حمیرا سے پوچھتی ہے۔ "بس جانے ہی والی ہوں باجی۔۔۔" وہ ہاتھ میں پلیٹ لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "سنو" وہ کسی سوچ میں گھری اسے کہتی ہے۔ "جی؟ حمیرا اگلی بات کی منتظر اس جواب دیتی ہے۔" باہر سے تالا لگا جانا۔۔۔" وہ گلاس کو گھورتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیوں باجی؟ وہ ہلکا سا لہجے میں تجسس لیے اس سے پوچھتی ہے۔" بس پتا نہیں "وہ یہ کہ کرا اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔ گیٹ کو تالا لگا کر حمیرا دور شاہ زمان کے انتظار میں کھڑی ہو جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمانِ اصلاح کے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔۔ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور اسے غور سے دیکھتا رہتا ہے۔ صلاح نماز سے فارغ ہو کر فوراً اسکی طرف مڑتی ہے۔ وہ اسے دیکھ کر چونک جاتی ہے مگر خاموش رہتی ہے۔ دعا مانگ کر نماز مکمل کرتی ہے اور جائے نماز سمیٹتی ہے۔ شاہ زمان اسے دیکھ کر کرسی سے کھڑا ہو جاتا ہے۔

"اب کیا لینے آئے ہو یہاں؟۔۔ اور تم اندر کیسے آئے؟ وہ آواز میں زبردستی غصہ لیے اس سے سوال کرتی ہے۔" اصلاح میری بات سنو "وہ اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔" چھوڑو مجھے۔۔۔ پہلے جو میری تذلیل تم نے کی کیا وہ کم تھی جواب دوبارہ یہاں آگئے ہو۔۔۔ میں کہ رہی ہوں چھوڑو مجھے "وہ یہ کہہ کر اپنی بازو اس سے چھوڑوا لیتی ہے۔" اصلاح "وہ جائے نماز کو پکڑتے ہوئے اسے کہتا ہے۔" مت لگاؤ اپنے ناپاک ہاتھ اسے "وہ جائے نماز اس سے چھڑواتے ہوئے کہتی ہے اور اسے کرسی پر رکھ دیتی ہے۔۔۔۔" کیا چاہیے اب تمہیں مجھ سے؟ وہ اسے ہاتھ سے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہتی ہے۔" شادی، شادی کر لو مجھ سے اصلاح۔۔۔ میں نہیں برداشت کر سکتا تمہیں کسی اور کے ساتھ۔۔۔ میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔۔۔" وہ دوبارہ اس کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔" تم نے مجھے کسی اور کے قابل چھوڑا ہے؟ کیا کروں خود پر ٹیگ لگا لو کہ کوئی مرد مجھ سے بات مت کرے

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ جس شخص نے مجھ سے محبت کے دعوے کیے ہیں وہ ایک نفسیاتی مرد ہے۔۔۔۔۔ وہ مجھے کسی سے بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا " وہ اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "نفسیاتی نہیں ہوں میں۔۔۔" وہ غصے سے کہتا ہے۔ جیسے اس لفظ سے اسے شدید نفرت ہو۔ "تم نفسیاتی ہو۔۔۔" وہ دوبارہ یہ بات دہراتی ہے۔ "اچھا تو میں نفسیاتی ہوں؟ وہ اسے اسکے الفاظوں پر غور کرنے کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔" وہ زور سے چلا کر کہتی ہے "اچھا تو آج تمہیں بتاتا ہوں میں کہ نفسیاتی مرد کہتے کسے ہیں۔۔۔" وہ اسکے ہونٹوں پر زور ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کھینچتا ہے۔

اصلاح اپنے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کرسی کی طرف بڑھتی ہے جہاں فرش پر اس کا دوپٹہ پڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے رو پڑتی ہے اور زمین پر ہی بیٹھ جاتی ہے۔ "کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے۔۔۔۔۔ کچھ۔۔۔ کیا میں اس کا عذاب ایسے ہی برداشت کرتی رہوں گی۔۔۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ کہاں جاؤں۔۔۔ کس کو بتاؤں۔۔۔" وہ پچھلی قیامت سے ایک بار پھر گزرنے کے بعد پریشان حال چہرہ لیے سوچتی ہے۔ وہ آنسو صاف کر لیتی ہے جیسے ہی اس کے کانوں میں واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پڑتی ہے۔ وہ اپنی آنکھوں میں شکوہ لیے اسکی طرف دیکھتی ہے۔ "اب بھی شادی نہیں کرو گی مجھ سے؟ وہ اپنی ڈھیٹائی پر قائم اس سے سوال کرتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

اب ایسا کیا ہو گیا ہے جو میں تم سے شادی کروں۔۔۔۔ پہلے بھی تم نے میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اور میرا جواب نہ میں تھا۔۔۔۔ اب بھی نہ ہی ہے۔۔۔۔ "وہ اس کے سامنے مضبوط بنی اسے جواب دیتی ہے۔"

یعنی تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔۔ شادی تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی اصلاح۔۔۔۔ "وہ بااعتماد لہجے میں اسے کہتا ہے۔" میں ایک بد فعل، بد کردار، قاتل اور سمگلر سے شادی کیوں کروں۔۔۔۔ "وہ اس سے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ یہ سن کر اسکو دھچکا لگتا ہے۔۔۔۔" اصلاح مجھے بد کردار سمجھتی ہے؟ وہ خود سے سوال کرتا ہے۔ "ٹھیک ہے پھر مجھ سے بھاگنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔ قائم رہنا اپنی بات پر" وہ اسے چیلنج کرتا ہے۔ "تم اگر ہزار بار بھی یہاں آؤ تو میں تمہیں ہزار بار یہیں ملوں گی لیکن میں تم سے شادی کبھی نہیں کروں گی۔۔۔۔ یہ تم اپنے ذہن میں بٹھالو۔۔۔۔" وہ اپنی مضبوطی کو قائم رکھے جواب دیتی ہے۔

"دیکھ بھائی جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔۔۔۔ اب پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔" جمشید شاہ زمان کے برابر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ "کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔۔ بیکار میں اتنی محنت کی۔۔۔۔ برا بھی بنا اسکی نظر میں جمشید اس نے مجھے بد کردار کہا" وہ افسردگی میں اسے کہتا ہے۔ "تو اور کیا کہتی وہ تجھے۔۔۔۔ وہ باقی بکی ہوئی لڑکیوں کی طرح نہیں ہے شاہ زمان۔۔۔۔۔۔" وہ

Posted On Kitab Nagri

اسے صورتحال سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "تو نے تو کہا تھا کہ اس کے ساتھ وہی کر جو باقی لڑکیوں کے ساتھ کیا۔۔۔ پھر وہ تجھ سے شادی کے لیے بھیک مانگے گی۔۔۔ پر اس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ اسی لیے اب میں بھی اسے تنگ نہیں کروں گا۔۔۔ نہیں جاؤں گا اس کے پاس۔۔۔ جمشید "وہ اپنے کیے پر شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جمشید؟ وہ اچانک چونکتے ہوئے اسے پکارتا ہے۔ "ہاں نور چشم "جمشید اسکی بات کا منتظر اسے جواب دیتا ہے۔ "کچھ اور سوچ۔۔۔ کچھ بہت بڑا۔۔۔ اتنا بڑا کہ وہ خود چل کر میرے پاس آئے۔۔۔ "شاہ زمان ایک نادان بچے کی طرح اس سے فرمائش کرتا ہے۔ "ہاں میرے بچے آئے گی وہ۔۔۔ ضرور آئے گی "یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔

شاہ زمان گوادری میں اپنی سکیورٹی کے ساتھ بندرگاہ کی طرف بڑھتا ہے۔ "شاہ زمان "اسکے کانوں میں دور سے ایک عورت کی آواز پڑتی ہے اور وہ رک جاتا ہے۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے۔ اس پینتالیس سالہ عورت کی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ وہ اس کے قریب جاتا ہے اور عینک اتار کر اسے دیکھتا ہے۔ "جی؟ وہ یہ کہتے ہوئے اسے پہچان جاتا ہے۔ اور حیران رہ جاتا ہے۔ "سمعیہ؟ اس کے حیران چہرے سے یہ الفاظ نکلتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کتنے بڑے ہو گئے ہو؟ وہ شاہ زمان کے گھر میں صوفے پر بیٹھی اسے کہتی ہے۔" اور آپ بڑھی۔۔۔ "وہ اسے چائے گاگ دیتے ہوئے کہتا ہے۔" تم بھی ہو جاؤ گے۔۔۔ کتنے بچے ہیں تمہارے؟ وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتی ہے۔ "ایک بھی نہیں" وہ مطمئن لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ میرا مطلب خدا نخواستہ کوئی مسئلہ تو نہیں تو ہے نہ تمہارے ساتھ؟ وہ اس کے لیے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "سارے سوال آج ہی پوچھنے ہیں؟.... یہ کیا حالت ہو گئی ہے آپ کی۔۔۔ آپ تو بہت خوبصورت تھیں۔۔۔" وہ اسکی حالت پر افسردہ ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہم جیسی عورتوں کا بس حال ہی ہوتا ہے۔۔۔ حال ہی میں جیتیں ہیں مستقبل کوئی نہیں۔۔۔ ساری زندگی بد فعلی میں گزار دیتیں ہیں اور آخر میں بیماریاں جان لے لیتی ہیں۔۔۔ ایڈز ہو گئی ہے مجھے۔۔۔ بڑھی ہو جانے کی وجہ اب کوئی گاہک نہیں ملتا تھا۔۔۔ کوٹھے کی مالکن مجھے پہلے ہی نکالنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ جب میری بیماری کا پتا چلا تو اس نے مجھے وہاں سے بیدخل کر دیا۔۔۔" وہ یہ سب بتاتے ہوئے رنجیدہ ہو جاتی ہے اور شاہ زمان سن کر۔ "کیا ہوا؟ پریشان کیوں ہو گئے؟ وہ اسکا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ایڈز؟ وہ اپنے سنے پر بے یقینی لیے پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔ بس آخری وقت چل رہا ہے۔۔۔ تمہیں یاد تھی میں یہ جان کر خوشی ہوئی۔۔۔ نہیں تو ہر کوئی پہچان کر بھی انجان بن

Posted On Kitab Nagri

رہا ہے آج کل۔۔۔ "وہ گہری سانس بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" میں کیسے بھول سکتا ہوں آپ کو۔۔۔ لوگوں کی نظر میں آپ بے شک عصمت فروش ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ آپ کا دل شریف ذادیوں سے کہیں زیادہ حسین ہے۔۔۔ آپ نے اس وقت میری سوچ کو بدلاجب میں بھٹکنے کے بہت قریب تھا۔۔۔ آپ میری زندگی میں آنے والی پہلی عورت ہیں۔۔۔ میرے نظریات کو بدلنے والی۔۔۔ "وہ لہجے میں انسیت لیے اسے کہتا ہے۔" لگتا ہے کہ میں کچھ زیادہ ہی کامیاب ہو گئی۔" وہ نیم مسکرائے اپنی آنکھوں سے اسکے وجود کا حصار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔ اس وقت سے اب تک عورتوں کا آنا جانا لگا ہوا ہے زندگی میں۔۔۔" وہ اسے حیران کرتے ہوئے جواب دیتا ہے "ایسے مت کرو۔۔۔ چھوڑ دو یہ سب دیکھو مجھے۔۔۔" وہ خود کو اسکے سامنے بطورِ عبرت ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "چھوڑ دیا تھا۔۔۔ پھر بس۔۔۔" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

"باجی آپ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں جاتیں؟ حمیرا اصلاح سے سوال کرتی ہے جو بیڈ پر بیماری کی حالت میں لیٹی ہوتی ہے۔" زندگی ہوگی تو بیچ جاؤں گی۔۔۔ ورنہ جینے کی کوئی خواہش نہیں مجھے۔۔۔ "وہ بیزاری میں اسے جواب دیتی ہے۔" باجی آپ پولیس کو کیوں نہیں بتاتی اس آدمی کے بارے میں؟ وہ خود کو اسکی فکر مند ظاہر کرتے ہوئے مشورہ دیتی ہے۔ "کیا

Posted On Kitab Nagri

بتاؤ۔۔؟ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں سب میرے بابا کو جانتے ہیں۔۔۔ جب انہیں یہ معلوم ہو گا کہ میں خو جا کر رہ چکی ہوں اسکے گھر تو وہ کیا سوچیں گے میرے بارے میں۔۔۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔۔ بہتری اسی میں ہے کہ لوگوں کے سامنے جو عزت پکی ہوئی ہے اسے قائم رکھوں۔۔۔ "وہ اس پر ہلکا سا غصہ ہوتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

شاہ زمان کیرج کنٹینرز کے بیچ کھڑا ہوتا ہے۔ "میرے بھائی اصلاح کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔" جمشید فون پر شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "کیا ہوا ہے اس؟ شاہ زمان پریشان ہوتے ہوئے۔ "شدید بخار اور کمزوری۔۔۔ ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں جا رہی۔۔۔ ضد میں پڑی ہوئی ہے۔۔۔ مرنا چاہ رہی ہے۔۔۔ تو تو گوادر بیٹھ ہی گیا ہے۔۔۔ آجا اب "وہ اسے صورتحال سے آگاہ کرتا ہے۔ "بس نکلتا ہوں۔۔۔ تم ڈاکٹر بھیجو اس کے گھر اور اسکی حالت کے بارے میں بتاؤ۔۔۔" وہ یہ کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے۔ "پائلٹ سے کہو تیار ہو جائے۔۔۔ لاہور جانا ہے۔۔۔" وہ ملازم سے کہتا ہے۔

شاہ زمان ہسپتال کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے اور اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ سمعیہ کی طرف دیکھتا ہے جو بیڈ پر لیٹی ہوتی ہے۔ سمعیہ کی حالت بالکل تبدیل ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔ لباس مہنگا ترین۔۔۔ سفید بال کالے اور میلا چہرہ شفاف چہرے میں بدل چکا ہوتا ہے۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر چہرے سے آکسیجن ماسک

Posted On Kitab Nagri

اتارتی ہے۔ "میں لاہور جا رہا ہوں" وہ یہ کہتے ہوئے اسکے قریب بڑھتا ہے۔ "وہیں رکو۔۔ اتنا قریب مت آؤ۔۔" وہ اسے جواب میں کہتی ہے۔

وہ وہیں رک کر تھوڑا سا مسکراتا ہے۔ "ارے آپ مجھے ایسے مت دیکھیں جیسے میں دوبارہ آؤں گا تو آپ زندہ نہیں ہوں گی۔۔" وہ اس کی ترسی نظروں کو جواب دیتا ہے۔ "اب مجھے مرنے کا ڈر نہیں ہے۔۔۔ تم نے جو مجھ پر احسان کیا ہے اس نے موت کے ڈر کو میرے دل سے ختم کر دیا ہے۔۔" وہ اسکی مشکور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "دیکھیں اب آپ مجھے جذباتی کر رہی ہیں۔۔" شاہ زمان اپنے احسان کو معمولی ظاہر کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیا واقعی؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "چلیں اب چلتا ہوں۔۔۔ سفیر ہر دس منٹ بعد آکر آپ کو دیکھتا رہے گا" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "خیریت سے جاؤ" وہ اپنی سانسوں کا بوجھ اٹھائے اسے جواب دیتی ہے۔

"کیسی ہے اب وہ؟۔۔ شاہ زمان اصلاح کے گھر پر حمیرا سے پوچھتا ہے۔ "کمزوری ہے بہت۔۔۔ جو ڈاکٹر آپ نے بھیجا تھا اس کی دوا سے کافی فرق پڑا ہے۔۔۔۔۔ پچھلے چھ دن سے تو بہت حالت خراب تھی" وہ اس سے ڈرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "اچھا جا کر دیکھو اگر وہ سو رہی ہے تو میں اسے دیکھ لوں" وہ اسے حکم دیتا ہے۔ "جی" حمیرا سر جھکائے چلی جاتی ہے۔ شاہ زمان اصلاح کو اسکے کمرے کی

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے دیکھتا ہے۔ وہ بہت کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ اس کے ہاتھ پر لگی ڈرپ نیڈل دیکھ کر اسے بہت تکلیف ہوتی ہے پر وہ چپ چاپ وہاں سے چلا جاتا ہے۔

"بھائی تو تو جا کر بیٹھ ہی گیا تھا گوادر میں۔۔۔" جمشید اس کے کمرے میں اسے کہتا ہے۔ "گوادر کے حالات اچھے نہیں ہیں۔۔۔ ہاجرہ لوگ اکٹھے کر رہی ہے۔۔۔ اور" یہ کہتے ہوئے وہ رک جاتا ہے۔ "اور؟ جمشید اس سے سوال کرتا ہے۔ "میں نے شادی کر لی ہے وہاں۔۔۔" شاہ زمان فوراً اسے جواب دے دیتا ہے۔ "شادی؟ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔" کس سے۔۔۔ اصلاح تو یہاں ہے؟ جمشید کچھ نہ سمجھ پاتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "حوصلہ کر۔۔۔ سمعیہ سے کی ہے؟ وہ یہ کہ کر اسے مزید پریشان کر دیتا ہے۔ "اب وہ کون ہے پریشان ہوتے ہوئے۔" وہی جس کے سامنے تو نے مجھے سترہ سال پہلے پھینک دیا تھا۔ ایڈز ہے اسے" وہ اسے مختصر سا جواب دیتا ہے۔ "کیا کیا کیا؟ جمشید حیران اور پریشان ہوتے ہوئے۔ "اس کی یہ آخری خواہش تھی کہ وہ با نکاح ہو کر مرے تو۔۔۔۔" وہ یہ کہ کر اس بات کو معمولی سا ظاہر کرتا ہے۔ "تو تو نے دنیا جہان کی ہمدردیاں اپنے دل میں سمیٹ لیں اور اس بدنام زمانہ سے اپنا نام جوڑ لیا۔۔۔ واہ۔۔۔۔ سچ بتا قریب تو نہیں گیا نہ تو اس کے" وہ نئے خوف سے متعارف ہوتے ہوئے فوراً اس سے سوال کرتا ہے۔ "میں پاگل ہوں۔۔۔۔ ویسے بھی اب وہ بہت بوڑھی ہو چکی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ اور مرنے والی بھی ہے۔۔۔ "وہ یہ کہ کراسے تسلی دیتا ہے۔" یا اللہ۔۔۔ یا اللہ وہ مر جائے نہیں تو میں مر جاؤں گا۔۔۔ وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔

"سیاست دانوں کو برا کر کی یاد آنا بالکل بارش میں چھت کی تلاش کے مترادف ہے۔۔۔" شاہ زمان اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہتا ہے۔۔۔ "بتائے سلیم صاحب اس بار کیا خدمت کر سکتے ہیں؟۔۔۔ وہ اسکی ضرورت کو سمجھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔" ارے خود کو خدمت گار کہ کر ہمیں چھوٹا مت کریں۔۔۔ آجکل دفتر نہیں آرہے ہیں آپ تو سوچا گھر ہی جا کر مل لوں۔۔۔ جب سنا کہ کچھ دن پہلے آپ کو ہارٹ ایٹک ہوا ہے تو فوراً چلا آیا "وہ رسم آسے جواب دیتا ہے۔" ہاں بس زندہ لوگوں کے یہی مسائل رہتے ہیں۔۔۔ "شاہ زمان اسے سرسری جواب دیتا ہے۔" وہ ایک چھوٹا سا کام بھی تھا "سلیم ہمت جمع کرتے ہوئے کہتا ہے۔" جی۔۔۔ جی۔۔۔ "شاہ زمان اسکی عادت سے واقف اسے جواب دیتا ہے۔" وہ پندرہ دن کے لیے پیٹرول سٹور کروانا ہے آپ کے پاس۔۔۔ "وہ منت زدہ لہجہ لیے اس سے درخواست کرتا ہے۔" یعنی بچت کلاس کی چیخیں نکلوا کر حکومت کو ٹارگٹ کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔ "وہ یہ کہ کراسے طعنہ دیتا ہے۔" بچت کلاس؟ سلیم حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "مڈل کلاس۔۔۔" وہ اسکی کم عقلی پر اسے جواب دیتا ہے۔ سلیم یہ سن کر زوردار قہقہہ لگاتا ہے۔ "آپ کے

Posted On Kitab Nagri

مزاج سے بھرپور مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔ جو ایک بار بات کر لے وہ آپ کا دیونہ ہو جاتا ہے۔۔۔ مشکل سے مشکل وقت میں بھی آپ کوئی ایسی بات کر ہی دیتے ہیں کہ مسائل بہت ہلکے معلوم ہوتے ہیں۔۔۔ "وہ اس سے متاثر ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" میں نے ایک سنجیدہ بات کہی تھی "شاہ زمان اسے بے وقوف ظاہر کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ سلیم ہنستے ہوئے رک جاتا ہے۔" کیا اس بار پھر پارٹی بد لنی ہے۔۔۔؟ شاہ زمان اسے ذلیل کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "موجودہ حکومت نے مجھ سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کئے۔۔۔ لہذا یہی مناسب ہے۔۔۔" سلیم پر اعتماد لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "ہر بار کی طرح اس بار بھی میرا منافع میری مرضی کی شرح کا ہو گا۔۔۔" شاہ زمان کڑی شرط رکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کوئی پریشانی نہیں۔۔۔۔۔" سلیم پریشانی چھپائے جواب دیتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اب اس کو گواہ نہیں جانے دینا میں نے۔۔۔" جمشید کھانے کی میز پر کھانا کھاتے ہوئے شاہ زمان کی طرف دیکھ کر سوچ رہا ہوتا ہے۔ "یہ میرا کل سرمایہ ہے۔۔۔ اگر اس فحاشہ نے اسے ہاتھ لگا لیا اور اسے

Posted On Kitab Nagri

بھی۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ اسکو یہاں مصروف کرتا ہوں۔۔۔۔۔ "وہ اسکی صحت کے متعلق فکر مند ہو کر یہ فیصلہ لیتا ہے۔

"کیا کر رہا ہے؟... جمشید شاہ زمان کے کمرے میں داخل ہو کر پوچھتا ہے۔ "کچھ نہیں۔۔۔ بس سونے لگا ہوں۔۔۔ حمیرا سے پوچھو اصلاح کی طبیعت کا۔۔۔ "وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اب کافی بہتر ہے۔۔۔ بخار کم ہوا ہے تو کھانا پینا شروع کیا ہے۔۔۔۔۔ "جمشید اس کو قریب آتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ظاہر ہے ٹھیک تو ہونا تھا اب۔۔۔ جب دوا نہیں لینی تو بیمار ہی رہنا ہے۔۔۔ اوپر سے کچھ کھایا بھی نہیں تو کمزوری ہو گی۔۔۔۔۔ "وہ یہ کہہ کر جیب سے اپنا موبائل نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے۔ "ڈی۔ ایچ۔ اے والے گھر میں جا۔۔۔ وہاں تیرے کچھ ہے۔۔۔ بلکہ بہت کچھ "وہ خفیہ مسکراہٹ لیے کہتا ہے۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ لگتا ہے جمشید کا بڑھاپا اسکے سر پر سوار ہو گیا ہے۔ شاہ زمان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ایک تو شدید سردی میں بھی مچھلی کھا کر اورنج جوس نہ پیو تو 100 ڈگری کے ابال آ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ جیکٹ اتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "نیند تو اڑ ہی گئی ہے تو سوئمنگ کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔ "وہ سوئمنگ پول کی

Posted On Kitab Nagri

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ ہاتھ سوٹ پہن کر سوئمنگ کرتے ہوئے غضب ڈھا رہا ہوتا ہے۔ "اف ! ایک لڑکی شیشے کے پاس لال ساڑھی میں ملبوس قیامت برپا کر رہی ہوتی ہے اور اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ اسے غور سے دیکھتی رہتی ہے۔ اچانک شاہ زمان اپنے پیچھے کسی کو محسوس کرتا ہے۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے۔ اور حیران رہ جاتا ہے۔ وہ لڑکی اسے ادائیں دکھاتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ سوئمنگ پول سے نکل کر ہاتھ روب پہنتا ہے اور اسکے پیچھے چل پڑتا ہے۔ وہ ادھر ادھر اسے ڈھونڈتا ہے۔ اچانک اس کی نظر بڑے سٹینڈمرر پر پڑتی ہے جس میں وہ لڑکی اسے دیکھ کر مسکراتی ہے۔ وہ پلٹ کر اسکی طرف دیکھتا ہے اور وہ دروازے کے پیچھے چھپ جاتی ہے۔ شاہ زمان دروازہ بند کرتا ہے اور اسے دیکھتا ہے۔ "آپ؟ یہ پوچھتے ہوئے شاہ زمان کے چہرے پر کوئی تعثر نہیں ہوتا۔ لڑکی اس کے ہونٹوں پر نظریں جمائے اسکے گال کی طرف بڑھتی ہے اور "آپ کی خدمت گار" اس کے کان میں آہستہ سے کہتی ہے۔

"کیسی لگی روشنا تمہیں؟ جمشید ڈریسنگ روم میں شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔ "کون روشنا؟ شاہ زمان ٹائی لگاتے ہوئے۔ جواب دیتا ہے۔ "ما عقل وہ رات والی لڑکی۔۔۔" جمشید دانت دبائے اسے کہتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "اچھا تو روشن ہے اسکا نام۔۔۔" شاہ زمان عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اتنی جلدی نام بھول گیا؟ جمشید چہرے پر حیرانی لیے کہتا ہے۔ "میں نے پوچھا ہی نہیں تھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ پر اصلاح والی بات نہیں اس میں جمشید "شاہ زمان اصلاح کو ذہن میں رکھ کر جواب دیتا ہے۔ "اتنی گوری، لمبی، پتلی اور تیکھے نقوش والی لڑکی بس ٹھیک ہی ہے؟ وہ بھونیں چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس عمر میں ایسی لڑکیوں سے متاثر ہونا تیرے لیے اچھا نہیں۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے جذباتی نہ ہونے کا مشورہ دیتا ہے۔ "اچھا میں گوادر کے لیے نکل رہا ہوں پھر۔۔۔۔" جمشید اسے الوداعی انداز میں کہتا ہے۔ "مرضی ہے تیری۔۔۔ میں کہہ تو رہا تھا کہ خو چلا جاؤں گا۔۔۔" شاہ زمان اس کے فیصلے پر لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "نہیں۔۔ نہیں میں سنبھال لوں گا۔۔" وہ شاہ زمان کے گوادر جانے سے ڈرتے ہوئے تیزی سے جواب دیتا ہے۔ "ہاجرہ پر اپنی عقابی نظریں جمائے رکھنا۔۔۔" شاہ زمان یہ کہتے ہوئے اسے خاص نصیحت کرتا ہے۔
www.kitabnagri.com
پانچ دن بعد۔۔۔

اچانک دروازے پر زور سے دستک ہوتی ہے جمشید فوراً دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "اٹھ میرے بچے اٹھ۔۔" وہ شاہ زمان کو سوتے ہوئے جھنجھوڑ کر کہتا ہے۔ پھر ایک نظر سوئی ہوئی روشناس پر

Posted On Kitab Nagri

ڈالتا ہے۔ وہ شاہ زمان کو دوبارہ ہلا کر جگانے کی کوشش کرتا ہے۔ "تو؟ شاہ زمان نیم کھلی آنکھوں سے اس سے سوال کرتا ہے۔" ہاں میرے بچے گوادریں بہت قتل و غارت ہو گئی ہے۔۔۔۔ ہاجرہ نے صفدر کے بیٹے نواز کے ساتھ مل کر ہمارے اڈے پر حملہ کر دیا ہے۔" وہ پریشان حال اسے جواب دیتا ہے۔ "کیا؟ شاہ زمان بستر سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے" ہاں میرے بچے بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا ہوں میں وہاں سے۔۔۔۔ ایسی چال چلی کہ ہماری خفیہ ٹیم کو بھنک تک نہ پڑی۔۔۔۔" وہ اپنی نااہلی چھپاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "چل گھر چل کے سوچتے ہیں اس پر" شاہ زمان صوفے سے قمیض اٹھا کر پہنتے ہوئے کہتا ہے۔

دو دن مسلسل شاہ زمان اور صفدر کے آدمیوں میں گوادریں کے اڈے پر شدید جھڑپیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس بار وہ ناکام رہتا ہے۔

"گوادریں نکل گیا ہاتھوں سے۔۔۔۔" شاہ زمان اپنے گھر میں تمباکو نوشی کرتے ہوئے سخت پریشانی میں کہتا ہے۔ "پسنی" کے اڈے کو خالی کروا دو۔۔۔ وہ جمشید کو یہ حکم دیتا ہے۔ "خالی؟ جمشید کو شاہ زمان کا فیصلہ سمجھ نہیں آتا اس لیے سوال کرتا ہے۔" ہاں وہاں کوئی مزاحمت نہ ہو ہماری طرف سے۔۔۔۔" وہ پر اعتماد لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "پر کیوں میرے بچے۔۔۔ وہاں جو مال پڑا

Posted On Kitab Nagri

ہے اس میں اربوں مالیت کے ہیرے ہیں۔۔۔ "جمشید پریشانی میں دوبارہ سوال کرتا ہے۔" خالی جگہ اپنی وقعت کھودیتی ہے جمشید۔۔۔۔۔ وہاں کوئی قبضہ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ ہیرے اپنی جگہ محفوظ رہیں گے۔۔۔۔۔ بجائے کہ ان کی حفاظت میں ہم انکو گنوا بیٹھیں۔۔۔۔۔ وارث کو کہو کہ پشاور میں تین ہزار کی خفیہ سکیوٹی ترتیب دے۔۔۔۔۔ اور ان کی توجہ اپنی طرف کرے۔۔۔۔۔ "وہ اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ "جمشید اسکے فیصلے کو درست تسلیم کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔"

سات دن بعد۔۔۔۔۔

"اس دولت کو پانی کی طرح بہاؤ تاکہ ہم اس میں تیر کر کانٹوں بھری زمین کو پار کر سکیں۔۔۔۔۔" شاہ زمان اندھیرے سٹور نما کمرے میں پیسوں کی بوریوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جمشید سے کہتا ہے۔ "گھر کے باہر پہرا لگائے ساٹھ لوگوں کو منتشر کر دیا ہے۔۔۔۔۔ پر باقی ہلنے کا نام نہیں لے رہے۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات پر جواب دیتا ہے۔ "آنے دوا نہیں۔۔۔۔۔ ہمارے شیر بھی پچھلے تین دن سے بھوکے ان کے اندر آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" شاہ زمان اپنی پریشانی چھپائے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو کہتا ہوں ان سب پر فائر کھول دو" جمشید رات کو شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "یہ بلوچستان نہیں پنجاب ہے۔۔۔۔۔ ارد گرد آبادی ہے تمہیں پتہ بھی ہے کیا ہوگا۔۔۔۔۔" وہ کیمرہ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اور ویسے بھی اگر ہم ان کو مار دیں تو ان کی جگہ کوئی اور آ جائے گا لیکن اصل مسئلہ ہاجرہ اور نواز کو مارنا ہے۔۔۔۔۔ جتنے زیادہ آدمی ڈر کر اور تھک کر بھاگ جائیں گے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔

باقی جو اندر آنے کی کوشش کریں گے وہ شیروں کی خوراک بنیں گے۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے تسلی دیتا ہے۔

شیروں کے پہرے نے ہاجرہ اور نواز کے آدمیوں کو گھر میں داخل ہونے سے روک رکھا ہوتا ہے۔

"سب شیر بے ہوش ہو گئے ہیں شاہ زمان انہوں نے نشا ملا کر گوشت دیوار کے اس پار پھینکا تھا۔۔۔۔۔ وہ گھر میں داخل ہونے والے ہیں۔۔۔ اور وہ تعداد میں بھی دگنے ہو گئے ہیں۔۔۔" جمشید اسے کمرے میں آکر بتاتا ہے۔ "یعنی ہمارے سارے آدمی مارے جائیں گے" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ اتنے میں قاسم کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "خفیہ جگہیں سنبھال لو اپنی۔۔۔ مزاحمت مت کرنا" وہ قاسم سے کہتا ہے۔ "پر سر؟ قاسم پریشان حال اس سے سوال کرتا ہے۔" اگر مزاحمت کرو

Posted On Kitab Nagri

گے تو مارے جاؤ گے۔۔ مجھے یہ جگہ اپنے قبضے میں چاہیے۔۔ ان کے نہیں۔۔۔ کچھ گھنٹوں بعد شجاع اور اس کا خاندان سب سنبھال لے گا۔۔ اور یہ دیکھو بدر تو میرے ساتھ ہی کھڑا ہے۔۔۔ "یہ کہ کر شاہ زمان اسے تسلی دیتا ہے۔ "سرا گرا نہوں نے زہر دیا ہو تو؟ قاسم اپنی تسلی کے لیے اس سے سوال کرتا ہے۔ "قیمتی چیزوں کی ایک بات مجھے بہت پسند ہے۔۔ چاہے دشمن کی ہوں پھر بھی قیمتی ہی رہتی ہیں۔۔۔ اگر 8 گھنٹوں میں باقی شیر نہ اٹھے تو رستم کو کھول دینا۔۔ اس سے کوئی نہیں بچ پائے گا۔۔ اب جاؤ۔۔" وہ یہ کہ کر اسے جانے کا اشارہ کرتا ہے۔ "او کے سر" قاسم اس کے جواب پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب تم بھی نکلو" شاہ زمان جمشید سے کہتا ہے۔

"یہ لے۔۔۔ یہ مالی کی خالہ کے بیٹھے کے بھانجے کا فون ہے۔۔۔ میں اس پر رابطہ کروں گا تجھ سے۔۔۔" جمشید اسے فون دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "اصلاح کو بتا دینا کہ میں "جیونی" میں چھپا بیٹھا ہوں۔۔ تاکہ میں اسے ثابت کر دوں کہ اب بھی وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔" سب کی جان پر بنی ہوتی ہے اور شاہ زمان کے دماغ پر اب بھی اصلاح ہی سوار ہوتی ہے۔ یہ سن کر جمشید خاموش رہتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ "بدر؟ شاہ زمان بڑے مان سے بدر کو پکارتا ہے۔ بدر اس کے سامنے اس کی بات سننے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ "جو میرے پیچھے آئے اسے روک دینا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" وہ یہ کہ کر کھڑکی کی

Posted On Kitab Nagri

طرف بڑھتا ہے اور رسی نیچے پھینک دیتا ہے۔ چار آدمی کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور بدران پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ شاہ زمان نیچے رسی کی مدد سے کود پڑتا ہے۔ "گرم آنڈے" کی آواز لگتا ہوا شاہ زمان سائیکل پر واٹر کولر رکھے ان سب سے جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسکا ہیلی کاپٹر تیار کھڑا ہوتا ہے۔

گلے دن۔۔۔

"باجی آج آپ جلدی گھر آگئیں؟ حمیرہ اصلاح سے گھر میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" ہاں طبعیت کچھ عجیب سی ہو رہی ہے" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "ٹانگوں میں بہت درد ہے۔۔۔" وہ درد برداشت کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کمزوری کی وجہ سے ہو گا۔۔۔ کچھ کھانے کو لے آؤں؟ وہ اسکے قریب آکر پوچھتی ہے۔ "نہیں کچھ کھانے کو دل نہیں چاہ رہا۔۔۔ سوچ کر ہی الٹی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ اپنی ٹانگیں دباتے ہوئے کہتی ہے۔ "اورنج جو س لے آؤں؟ حمیرا اسکی طبعیت دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ہاں وہ صحیح رہے گا"

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔" اصلاح بیڈ پر لیٹے ہوئے سوچتی ہے۔۔۔ "ہر چیز پر بلاوجہ غصہ آرہا ہے۔۔۔ عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے۔۔۔ کہیں۔۔۔ کہیں میں پریگنٹ تو نہیں ہوں۔۔۔؟ وہ یہ سوچتے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔" استغفر اللہ۔۔۔ اچھا اچھا سوچو اصلاح۔۔۔ کیا کروں گی میں۔۔۔ وہ پریشانی میں ادھر ادھر چکر لگانا شروع کر دیتی ہے۔

پتھیر لیے علاقے کی سنسان جگہ میں ایک غار ہے۔ غار کے باہر ایک سولر پینل بڑے خفیہ طریقے سے رکھا ہوتا ہے۔ غار کے اندر ایک کونے میں میسرئیس، منرل واٹر کے کینز، ٹن پیک فوڈ کے کارٹن اور بہت کچھ۔ شاہ زمان اندھیری غار سے باہر نکلتا ہے۔ "بکواس۔۔۔ ہر چیز بکواس۔۔۔ سب بکواس ہے یہاں۔۔۔ پتا نہیں کیسے گزرے گا یہ وقت ابھی تو دو دن ہی ہوئے ہیں اور حالت ایسی ہے جیسے صدیوں سے غاروں کا باسی ہوں۔۔۔" وہ غار کے دہانے پر کھڑا یہ سب سوچتا ہے۔

"اصل میں میرے husband دو بئی میں ہوتے ہیں۔۔۔" اصلاح گانا کالوجسٹ کے کلینک میں بیٹھے ہوئے اسے کہتی ہے۔ "اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ اب آپ کو ریگیولر چیک اپ کے لیے آنا ہو گا۔۔۔ شروع کے تین مہینے بہت کریٹیکل ہوتے ہیں۔۔۔ دوائیں وقت پر لیں اور اپنا خیال

Posted On Kitab Nagri

رکھیں۔۔۔ "ڈاکٹر پریسکرپشن اسے دیتے ہوئے کہتی ہے۔" جی۔۔۔ "وہ یہ کہ کر وہاں سے اٹھ جاتی ہے۔"

"شاہ زمان! شاہ زمان۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے باہر کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ "تم تو پیچھے ہی پڑ گئے ہو میرے۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ پانگل ہو جاؤں گی میں سوچ سوچ کر۔۔۔" وہ شدید غصے کہ حالت میں یہ سب سوچتی ہے۔

"بابی وہ جمشید آیا تھا۔۔۔" حمیرہ اصلاح کو پانی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ اصلاح ایک گہری سوچ میں گہری ہوتی ہے۔ "بابی؟ حمیرا اسے سوچ میں گھرا دیکھ کر پوچھتی ہے۔ "ہاں؟ وہ خیال سے باہر آتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "جمشید آیا تھا آج۔۔۔ کہ رہا تھا کہ شاہ زمان پر مشکل وقت ہے۔۔۔ وہ اس وقت "جیونی" میں میں روپوش ہے۔۔۔ آپ سے ملنے نہیں آسکتا۔۔۔ آپ یہ مت سمجھیں کہ وہ بھول گیا ہے آپ کو "حمیرا جمشید کا پیغام اسے پہنچا دیتی ہے۔" اگلی بار اسے گھر مت گھسنے دینا۔۔۔ ایسا نہ ہو شاہ زمان کے دشمن میرے پیچھے پڑ جائیں۔۔۔۔" وہ اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح اپنے کمرے میں بیٹھی پانی کا گلاس لیے ایک گولی کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ وہ اسے کھانے کے لیے اپنا منہ کھولتی ہے۔

"نہیں۔۔۔۔۔ یہ میں کیا کر رہی ہوں؟۔۔۔ اتنی خود غرض نہیں ہو سکتی میں کہ میری۔۔۔ میری اولاد سے محبت اس وقت ہوگی جب بچہ میرے شوہر سے ہوگا۔۔۔ ورنہ میں اسکی جان اپنے ہاتھوں سے لے لوں گی۔۔۔۔۔ اتنی خود غرض نہیں ہوں میں۔۔۔ اور ویسے بھی یہ گناہِ کبیرہ ہے۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے رک جاتی ہے۔

ایک ماہ بعد۔۔۔۔۔

شاہ زمان آدھا جنگلی بن چکا ہوتا ہے۔۔۔ اس کے ناخون میل سے بھر چکے ہیں۔ وہ غار کے ایک کونے میں سورج کی روشنی سے روشن جگہ پر بیٹھا گرد کے اڑتے زروں کو اپنی مٹھی میں بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ "سوچتا ہوں کہ انسان کو اپنے لیے تو کچھ درکار ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسے جو چاہیے دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے چاہیے۔۔۔۔۔ اب مجھے یہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تو میں نے ایک ماہ سے کپڑے ہی تبدیل نہیں کئے۔۔۔ نہ ہی دانت صاف"

Posted On Kitab Nagri

"سر ہاجرہ کے آدمیوں کا رخ پشاور کی طرف ہو گیا ہے اب۔۔۔ ہماری ایک ہزار کی خفیہ فورس پیچھے سے حملہ کرنے کے لیے تیار کھڑی ہے۔۔۔" ایک آدمی جس کا نام امجد ہے یونیفارم میں موجود جمشید سے کہتا ہے۔ "اگر منصوبے کے مطابق کام ہو گیا تو ہم نواز کے آدمیوں میں موجود ہاجرہ کے آدمیوں میں پھوٹ ڈلوا کر ان دونوں کو الگ کر سکتے ہیں۔۔۔" جمشید کچھ بڑا سوچتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا سر" یہ کہہ کر امجد اسے تسلی دیتا ہے۔ "پسنی کی کیا خبر ہے؟ جمشید اس سے سوال کرتا ہے۔ "صبح فون آیا تھا اب تک کسی نے قبضہ نہیں کیا اس پر۔۔۔ نہ ہی ان کے پاس اتنے آدمی بچے ہیں اب" امجد پر اعتماد لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "جی میں سمجھ گیا کہ شاہ زمان جیسے زہریلے سانپ نے آپ کو بھی ڈسا ہے" ایک آدمی سوٹ میں ملبوس اصلاح کے گھر میں صوفے پر بیٹھا کہتا ہے۔ "اسی لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ کو معلوم ہے کہ وہ کہاں چھپا بیٹھا ہے تو ہمیں ضرور بتائیں۔۔۔" آدمی بڑے یقین سے اس سے سوال کرتا ہے۔ "نہیں باجی ایسا مت کرنا۔۔۔ مت بتانا کہ صاحب کہاں چھپے ہوئے ہیں۔۔۔" حمیرا اصلاح کے پیچھے کھڑی اپنے دل میں اسے کہہ رہی ہوتی ہے۔ "دیکھیں علی صاحب وہ کہاں ہے کیا کر رہا ہے۔۔۔ کب یہاں سے بھاگا مجھے کچھ پتا نہیں۔۔۔ البتہ آپ لوگوں کو مل جائے تو مجھے ضرور بتائے

Posted On Kitab Nagri

گا۔۔۔ کچھ حساب کرنا ہے میں نے اس سے۔۔۔ "وہ اسے اپنا دشمن ظاہر کرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "شکر" یہ سن کر حمیرا خود سے کہتی ہے۔ "باجی اب بھی محبت کرتی ہیں شاہ زمان صاحب سے" حمیرا اصلاح کے جواب پر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

دوپہر کا وقت ہوتا ہے۔ شہد کی مکھیوں کا ایک جھنڈا اس غار کی طرف آتا ہے جس میں شاہ زمان سو رہا ہوتا ہے۔ ان کی تیز آواز سے اسکی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ ان کی طرف دیکھتا ہے۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ انہیں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ وہ تھیلے میں سے ایک شرٹ نکال کر اسے ہلاتا ہے اور انہیں بھگانے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ مکھیاں اس کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ وہ ان سے بچنے کے لیے غار کے مزید اندر بھاگتا ہے۔ پر وہ اسے کاٹ لیتیں ہیں۔

"اف! اتنے گھنٹے ہو گئے پر دردا بھی بھی ختم نہیں ہوا۔۔۔ وہ اپنی ایک سوچی گال اور ہاتھ لیے کہتا ہے۔ وہ ادھر ادھر دیکھ کر غار سے باہر نکلتا ہے۔ "جس کی جیب میں شہد ہو مکھیاں اسی کے پیچھے آتی ہیں۔۔۔ جمشید یہ مجھے اکثر میرے لیے عورتوں کو تڑپتا دیکھ کر کہا کرتا تھا۔۔۔" وہ غار کے باہر مکھیوں کا چھتا بنا دیکھ کر کہتا ہے۔ "لیکن یہ مکھیاں تو خود شہد بنا لیتی ہیں۔۔۔ یہ میرے پیچھے کیوں پڑ

Posted On Kitab Nagri

گئیں؟.... کیسے بھگاؤں انہیں۔۔۔ آگ بھی نہیں جلا سکتا ان کو بھگانے کے لیے۔۔۔۔ دھواں دور تک دکھے گا۔۔۔ "وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک ماہ بعد۔۔۔۔۔

رات کا وقت غار میں خالی بوتلوں اور فوڈ کین کا امبار لگا ہوتا ہے۔ شاہ زمان کی حالت مزید خراب ہو چکی ہوتی ہے۔ بال اور داڑھی لمبی اور منہ نہ دھونے کی وجہ سے شکل پہچاننا تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ شاہ زمان سو رہا ہوتا ہے۔ اس کے پیر پر ایک مکوڑہ چل رہا ہوتا ہے اور اسے کاٹ لیتا ہے۔ "آااا۔۔۔۔۔" وہ چلاتے ہوئے اٹھتا ہے۔ "کیا تھا پیر پر؟ وہ ایمر جنسی لاسٹ اپنے پیر پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

اگلی صبح۔۔۔

"اس کا بایاں پیر سوچ چکا ہوتا ہے۔۔۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سورج کو طلوع ہوتے دیکھتے ہوئے کہیں دور سوچوں میں نکل جاتا ہے۔

"چمن" کا دیہات۔۔۔ ایک عام چھوٹا سا گھر۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی دیر لگا دی آنے میں" پانچ سالہ شاہ زمان کی امی جس کا نام روبینہ ہے اس سے پوچھتی ہے۔ "عرفان اور اس کے دوست میری باری ہی نہیں آنے دیتے۔۔۔ اسی لیے دیر ہو گئی۔۔۔" وہ نل سے ہاتھ دھوتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ اس لیے نہیں آنے دیتے کہ وہ میرے شہزادے سے ڈرتے ہیں۔۔۔ کہ نہ تم آؤٹ ہو گے نہ ان کی باری آئے گی۔۔۔" وہ چار پائی پر روٹی اور سالن رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "امی؟ شاہ زمان اپنی میٹھی آواز میں اپنی ماں کو پکارتا ہے۔" جی امی کی جان "اسکی ماں روٹی کو چھوٹے چھوٹے ٹکروں میں توڑتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" میں بڑا ہو کر اچھا کر کٹر بنوں گا نہ؟ وہ معصومانہ انداز میں سوال کرتا ہے۔ "ضرور۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ بلکہ سب سے اچھا اور سب سے خوبصورت۔۔۔ سب میرے شہزادے کو دیکھتے ہی رہ جایا کریں گے۔۔۔" وہ سالن کی کٹوری اسکے آگے رکھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "امی۔۔۔ یہ خوبصورت کیا ہوتا ہے؟ یہ سن کر روبینہ مسکرا دیتی ہے۔ "خوبصورت نہیں میرے بچے خوبصورت۔۔۔" خوبصورت کا مطلب اچھی شکل والا۔۔۔۔۔ خوب یعنی اچھی اور صورت یعنی شکل "وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" امی کیا واقعی میری شکل بہت اچھی ہے۔۔۔؟ وہ کھانا کھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں میرے بچے تو اس دنیا میں سب سے زیادہ پیارا ہے۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا کھانے کے بعد۔۔۔

"بس امی میں نے کھالیا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کٹوری اپنی امی کی طرف کر دیتا ہے۔ "چلو پھر دعا مانگ کر اللہ کا شکر ادا کرو" اسکی ماں برتن سمیٹتے ہوئے کہتی ہے۔ "یا اللہ آپ کا شکر ہے۔۔۔" وہ دعا کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔ "چلو۔۔۔ پھر ایک اور دعا کرو۔۔۔" اسکی ماں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔ "وہ کیا۔۔۔؟ شاہ زمان لہجے میں تجسس لیے سوال کرتا ہے۔ "کہو۔۔۔ یا اللہ۔۔۔" شاہ زمان اسکے پیچھے پیچھے بولتا ہے۔ "مجھے ایک پیاری سی بہن دے۔۔۔" یہ سن کر شاہ زمان وہیں رک جاتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ بہن نہیں چاہیے۔۔۔" وہ منہ بنائے کہتا ہے۔ "کیوں؟ روبینہ اسکی بات پر غور کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "امی وہ ہر وقت اپنی گڑیا کے ساتھ کھیلتی رہے گی۔۔۔ میرے ساتھ تو کھیلے گی ہی نہیں۔۔۔ مجھے بھائی چاہئے جو میرے ساتھ کھیلے۔۔۔" وہ اپنی ماں کو جواب دیتا ہے۔ "بس اس کو اپنی پڑ گئی۔۔۔" شاہ زمان کے ابو جن کا نام عاطف ہے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔ "ابو" شاہ زمان اسکی آواز سن کر اس کی طرف لپکتا ہے۔ وہ اسے گود میں اٹھالیتا ہے۔ "سائیکل لایا ہوں میں اپنے بیٹے کے لیے۔ وہ اسے اٹھائے ہوئے دروازے سے سائیکل اندر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان خوشی سے اپنے باپ کی گود سے اتر جاتا ہے اور سائیکل کو ہاتھ لگا کر دیکھتا ہے۔ "تمہاری

Posted On Kitab Nagri

طبعیت کیسی ہے؟ عاطف روبینہ سے پوچھتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ دائی کے پاس گی تھی کہ رہی تھی کہ سب ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اسے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

دو دن بعد۔۔

"آپ کی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے آج نہ جائیں۔۔۔ اب اگلے ہفتے آئیں گے آپ۔۔۔ اگر طبعیت زیادہ خراب ہو گی تو" روبینہ عاطف کو رخصت کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہوں میں اب۔۔۔ مال بھی تو پہنچانا ہے۔۔۔ تم اپنا اور شاہ زمان کا خیال رکھنا۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

دو ماہ بعد۔۔۔

"میں گھر نہیں بچوں گا۔۔۔ ٹرک بیچ دیتا ہوں۔۔۔" عاطف بستر پر بیمار پڑا روبینہ سے کہتا ہے۔ "گھر کا کیا ہے یہ دوبارہ بن جائے گا ٹرک کی کمائی سے۔۔۔" وہ افسردہ لہجے میں کہتی ہے۔ "میں بلڈ کینسر کا مریض ہوں۔۔۔ تم سمجھ کیوں نہیں رہی۔۔۔ میرے جانے کے بعد تمہارے اور بچوں کے پاس چھت تو ہو۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ "یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔ اس حالت میں میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ رو پڑتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان کے والد اپنی بیوی اور شاہ زمان کو لے کر اپنے بھائی کے گھر چلے جاتے ہیں۔ ان دنوں اسکی امی کی ڈلیوری قریب ہوتی ہے۔ ایک رات شاہ زمان کے کانوں میں اچانک سب کے رونے کی آوازیں پڑتی ہیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ بھاگ کر کمرے میں جاتا ہے۔ جہاں اس کی ماں اور نو مولود بہن دونوں مرچکے ہوتے ہیں۔

چھ ماہ بعد۔۔۔۔

"اگلے ہفتے ڈاکٹر نے خون لگاوانے کو کہا ہے۔۔۔۔" عاطف بستر پر لیٹا اپنی بھابھی جس کا نام حسینہ ہے سے کہتا ہے۔ "بس بھائی قسمت کی بات ہے۔۔۔۔ جو پیسے تم نے اپنے بھائی کو سعودیہ جانے کے لیے دیے تھے علاج تو انہی سے ہونا تھا نہ۔۔۔۔ بد بختی تو یہ ہے کہ اسے وہاں کوئی ڈھنگ کا روزگار نہیں ملا۔۔۔۔ جو پیسے آرہے ہیں اس سے گھر کا خرچ بھی نہیں چل پارہا۔۔۔۔" حسینہ ایک مکار عورت ہے۔ وہ اپنے شوہر کی کمائی پر سانپ بنے بیٹھ جاتی ہے۔ عاطف یہ سن کر چپ ہو جاتا ہے۔

"بس اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔۔ شاہ زمان کے والد کا جانے والا جس کی شکل بہت مشکوک ہوتی ہے اور نام حاکم ہے اسے کہتا ہے۔" اچانک شاہ زمان اسکے سامنے سے گزرتا ہے اور وہ اسے سر سے لے کر پیر تک غور سے دیکھتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بس بھائی گھر کا گزارا بہت مشکل ہے۔۔۔ اوپر سے ایک مریض بھی ہے گھر میں۔۔" حسینہ نقاب کئے ہوئے حاکم کو کہتی ہے۔ "اسی لیے تو کہ رہا ہوں کہ عاطف کے بیٹے کو کام میں ڈالیں۔۔۔ بچپن میں ہی کام سیکھ جائے گا تو آگے آسانی ہی آسانی۔۔۔" وہ حسینہ سے ہمدردی کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بھائی بس وہ۔۔۔" حسینہ عاطف کے بارے میں سوچتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ حاکم اس کو ہزار کے نوٹ دیتا ہے اور وہ خاموشی سے لے لیتی ہے۔ خون نہ لگنے کی وجہ سے عاطف کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے اور شاہ زمان صبح سے لے کر شام تک اپنا وقت ٹرک ورکشاپ میں گزار دیتا ہے۔

ایک رات۔۔۔

"تمہارے ابو کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔ اسے میرے ٹرک میں ہسپتال لے جا رہے ہیں۔۔۔ تم بھی آ جاؤ۔۔۔" حاکم شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "جی۔۔ مجھے بھی لے کر چلیں۔۔۔" شاہ زمان پریشانی میں کہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

فجر کی اذان ہو رہی ہوتی ہے۔ حاکم شاہ زمان کو زیادتی کا نشانہ بنا کر ٹرک کے پیچھلے حصے سے نیچے زمین پر دھکا دیتا ہے۔ شاہ زمان روتے ہوئے اپنے گھر کی طرف بھاگتا ہے۔ وہ روتا چلا جاتا ہے اور بھاگتا چلا جاتا ہے۔ کافی طویل مسافت کے بعد جب وہ ہانپتا ہوا گھر پہنچتا ہے تو گھر کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ جاتے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔ "بس بیچارہ بڑی مشکل میں تھا۔۔۔" شاہ زمان اپنے باپ کی لاش کے پاس بیٹھے ہوئے کسی عورت کے منہ سے یہ الفاظ سنتا ہے تھوڑی دیر بعد ایک رشتہ دار مرد اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔ شاہ زمان چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے اور اس سے ڈر کر دوسرے کمرے میں بھاگ جاتا ہے۔ "کہاں رہ گیا تھا تو ساری رات؟ اسکی چچی اس سے پوچھتی ہے اور عجیب نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔" وہ۔۔۔۔ "شاہ زمان یہ کہتے ہوئے رو پڑتا ہے۔" چچی ادھر آئیں۔۔۔۔ "وہ اپنی چچی کو ایک کونے میں لے جاتا ہے اور اپنی حالت دکھاتا ہے۔

"آآآآآآ۔۔۔۔ اس کی چچی اسکی حالت دیکھ کر بے ساختہ زور سے چلاتی ہے۔" یہ کس نے کیا تیرے ساتھ؟ وہ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "وہ جو ایک آدمی ابو سے ملنے آیا تھا گھر پر اس نے۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "چل۔۔۔۔ بس۔۔۔۔ یہی خاموش ہو جا۔۔۔۔ کسی کو مت بتانا۔۔۔۔؟

پندرہ دن بعد۔۔۔۔۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اے انعام۔۔۔۔۔" حسینہ اپنے بیٹے کو غصے سے اپنے پاس بلاتی ہے جو شاہ زمان کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہے۔ "جی امی۔۔۔۔۔" انعام اپنی امی کے پاس آکر کہتا ہے۔ "تجھے کتنی بار منع کیا ہے کہ اس کے پاس نہ بیٹھا کر۔۔۔۔۔ تجھے بھی اپنے جیسا بنالینا ہے اس نے۔۔۔۔۔" وہ اپنے بیٹے پر غصہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "اور تو۔۔۔۔۔" وہ شاہ زمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔۔ "تو کل سے کام پے

Posted On Kitab Nagri

جائیں۔۔۔۔ بہت منالیا سوگ۔۔۔ سارے رشتہ دار اپنے اپنے گھروں کو نکل گئے ہیں۔۔۔۔ کل تو بھی نکل جائیں۔۔۔۔ "وہ توہین آمیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔" "میں نہیں جاؤں گا کام پر۔۔۔" "وہ فریاد کرتے ہوئے کہتا ہے۔" "کیوں؟ حسینہ اسے انہونی بات گمان کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔" "میں بڑے مردوں کے بیچ میں کام نہیں کر سکتا۔۔۔۔" "وہ یہ کہ کر اس سے فریاد کرتا ہے۔" "پہلے ہی تیرے باپ کے مرنے کی وجہ سے اتنا خرچہ ہو گیا ہے۔۔۔۔ اوپر سے نواب کہ رہا ہے کہ کام نہیں کرے گا۔۔۔۔ واہ بھی۔۔۔۔ میں بھی دیکھتی ہوں کل تو تیرے بڑے بھی جائیں گے کام پر۔۔۔۔" "وہ اسکی بات کو چیلنج سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔"

"چل میرے ساتھ۔۔۔۔" "رات کے وقت بڑی سڑک پر حاکم شاہ زمان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان کے ہاتھ میں سے چاول کا ساپرنیچے گر کر پھٹ جاتا ہے۔ وہ ساپر کو پھٹتا دیکھ کر رونے لگتا ہے۔ شاہ زمان شور مچاتا ہے اور وہاں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ حاکم وہاں سے ڈر کر بھاگ جاتا ہے۔"

"بچے کیا مسئلہ تھا؟ ایک آدمی شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔" "وہ مجھے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔۔" "وہ سہمے ہوئے انداز میں جواب دیتا ہے۔" "یہ ٹرک ڈرائیور ہے۔۔۔۔ اسکے اڈے پر جا کر اسکی شکایت کریں گے۔" "دوسرا آدمی سب سے کہتا ہے۔ شاہ زمان سڑک سے چاول چننے میں مصروف ہو جاتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"چل کام پر چل" حسینہ شاہ زمان کو بازو سے پکڑ کے گھر سے باہر نکالتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں میں نہیں جاؤں گا۔۔۔" شاہ زمان روتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اسے گھر سے باہر گھسیٹتی ہے۔ "یہ کیا کر رہی ہو تم؟ ایک عورت اس سے پوچھتی ہے۔" کام پر نہیں جا رہا یہ۔۔۔۔ "وہ اپنا لہجہ درست کرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "ابھی اس کی عمر ہے کام کرنے کی۔۔۔؟ عورت اسکی بے حسی پر سوال کرتی ہے۔ "یہی عمر ہے۔۔۔۔ نہیں تو آوارہ ہو جائے گا۔۔۔۔" وہ اپنے کئے پر پردہ ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔ "ارے بہن ایسا ظلم مت کرو۔۔۔ اسکے ماں باپ بھی نہیں ہیں۔۔۔ اندر لے کر جاؤ اسے" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شاہ زمان ٹاٹ پر سکول میں بیٹھا سبق پڑھ رہا ہوتا ہے۔۔۔ پہلی صف میں بیٹھا بڑا لڑکا دوسرے لڑکے سے لڑائی کرتا ہے۔ "شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔ کیوں لڑ رہے ہو؟ کلاس کی استانی اسے ڈانٹتی ہے۔" اتنا بڑا قد ہے تمہارا جاؤ جا کر پیچھے بیٹھو۔۔۔۔ وہ لڑکا شاہ زمان کے برابر بیٹھ جاتا ہے۔ جگہ کم ہونے کی وجہ سے وہ اپنا گھٹنا شاہ زمان کے گٹھنے پر رکھ دیتا ہے۔ شاہ زمان اس سے ڈر جاتا ہے اور سرک کر اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کی طرف ہو جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"آگیا ہے تو؟ حسینہ گھر واپسی پر شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔" جی "شاہ زمان پنجنوں پر اوپر اٹھتے ہوئے تختی کمرے میں پیٹی پر رکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" یہ کیا؟ بوٹ پھاڑ دیا تو نے۔۔۔ "وہ اسکا بوٹ انگوٹھے سے پھٹا دیکھ کر کہتی ہے۔" چھوٹا ہونے کی وجہ سے پھٹ گیا۔۔۔ انگلی میں بھی کافی درد ہے۔۔۔ "وہ انگوٹھے کو ہلا کر درد کی شدت بتاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" چل۔۔۔ تجھے کام پر چھوڑ کر آؤں۔۔۔ " وہ چارپائی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔" میں نے نہیں کرنا بڑے آدمیوں کے پاس کام۔۔۔ "شاہ زمان باضدا سے جواب دیتا ہے۔" ہاں پتا ہے۔۔۔ اسی لیے ایک عورت کے گھر کام ڈھونڈا ہے تیرے لیے۔۔۔ زربی بی نام ہے اسکا۔۔۔ تنخواہ بھی زیادہ دے گی۔۔۔ گلدانوں پر شیشے لگانے کا کام ہے۔۔۔ اور بھی عورتیں آتی ہیں وہاں۔۔۔ ایک کونے میں بیٹھ کر آرام سے اپنا کام کرنا۔۔۔ " عورتوں کا سن کر شاہ زمان کو تسلی ملتی ہے۔

www.kitabnagri.com

نوسال بعد۔۔

شاہ زمان پندرہ سال کا ہو چکا ہوتا ہے۔ بہت محتاط طبیعت کا مالک ڈراڈر اسار ہوتا ہے۔

تم لوگ کیا ہر وقت لڑکیوں کے بارے میں باتیں کرتے رہتے ہو۔۔۔ "شاہ زمان کلاس میں موجود اپنے برابر بیٹھے لڑکوں کو کہتا ہے۔" تو لڑکوں کے بارے میں کریں؟ ایک

Posted On Kitab Nagri

لڑکا اسے جواب میں کہتا ہے۔ "ہاں" شاہ زمان کو کیوں کہ اب یہی صحیح لگتا ہے اس لیے اسے جواب دیتا ہے۔ باقی لڑکے چونک جاتے ہیں۔ "او۔۔۔ تو تو چپ ہی ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں بولے گا تو کچھ نہیں بولے گا۔۔۔ اگر بولے گا تو ایسی بات کرے گا کہ بس۔۔۔۔۔" دوسرا لڑکا جس کا نام شاہ زمان ہے اسے کہتا ہے۔ "آ۔۔۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ لڑکیوں کے بارے میں کیوں باتیں کرنی چاہیں۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے خفیہ انداز میں اسے کہتا ہے۔ "نہیں مجھے نہیں جاننا" شاہ زمان کو یہ بات اچھی نہیں لگتی اسی لیے ایسا جواب دیتا ہے۔ "ایک بار سن تو سہی اچھا لگے گا تجھے۔۔۔"

ابھی تنخواہ نہیں ملی تجھے؟ حسینہ شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔۔۔ "یا اپنی مجبوریوں کے رونے رو کر خود ہی لے کر ہڑپ کر لی۔۔۔" شاہ زمان کی چچی اسے گھورتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"آپا کہ رہیں تھیں کہ اس ہفتے کی ادائیگی پر تنخواہ دے دیں گی۔۔۔" شاہ زمان کام پر جانے کے لیے تیار ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "سیدھا لا کر مجھے دینا" وہ جھڑکتے ہوئے کہتی ہے۔ "جی" شاہ زمان یہ کہ کر باہر چلا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے یہ سامان تو یہیں رہ گیا" زرببی بی جو چالیس سالہ عورت ہے شاہ زمان سے کہتی ہے۔ "شاہ زمان؟ وہ اسے پکارتی ہے۔" جی؟ شاہ زمان اسے عزت سے جواب دیتا ہے۔ "بچے یہ بھاگ کر دلاور کو دے آؤ ابھی وہ گھر پر ہی ہو گا۔۔۔" وہ اسے شفقت بھرے انداز میں کہتی ہے۔ "ابھی تک کام پر رکھا ہوا ہے اسے۔۔۔ اتنا بڑا ہو گیا ہے۔۔۔" زرببی بی کی رشتہ دار اسے کہتی ہے۔ "ارے بہن۔۔۔ لڑکیوں جیسا ہی ہے یہ۔۔۔ الٹا مردوں سے بات کرتے وقت گھبرا جاتا ہے۔۔۔ کسی لڑکی نے آج تک اسکی شکایت نہیں کی۔۔۔" زرببی بی اسکے برابر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "6 سال کا تھا جب میرے پاس آیا تھا۔۔۔ اپنے بچوں جیسا ہی ہے۔۔۔"

"میں خود رکھ لوں گا۔۔۔" شاہ زمان اپنے ساتھ کام کرنے والی لڑکی جس کا نام سویرا ہے کو نظریں جکھائے کہتا ہے جو اسے کارٹن اٹھانے میں مدد کرنے لگتی ہے۔ "یہ گلدان بہت نازک ہیں۔۔۔ اکیلے رکھو گے تو ٹوٹ جائیں گے۔۔۔" وہ سولہ سالہ لڑکی اس پر مرتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم سائیکل پکڑ لو۔۔۔ میں خود رکھ لوں گا۔۔۔" وہ اس سے تھوڑا محتاط ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ سائیکل پر سامان رکھ

Posted On Kitab Nagri

کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "اسے کیا ہوا؟ سویرا کی دوست اس سے پوچھتی ہے۔" سمجھ دار ہو گیا ہے۔۔۔ "سویرا شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

شاہ زمان گھر میں سامان اتار کر سائیکل سیدھا کرتا ہے۔ "ارے بچے۔۔۔" ایک آدمی اسکی طرف بھاگ کر آتے ہوئے کہتا ہے۔

"میرے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔۔ میری مدد کرو" وہ شاہ زمان سے کہتا ہے۔ شاہ زمان فوراً سائیکل وہاں پھینک کر اسکی مدد کے لیے اس کے گھر دوڑتا ہے۔

"یہاں تو کوئی آگ نہیں لگی ہوئی" شاہ زمان اسکے گھر میں آگ کو نہ پا کر حیرانی سے سوال پوچھتا ہے۔ "تم اندر چلو دیکھتا ہوں۔۔۔۔" شاہ زمان وہاں سے بھاگنے لگتا ہے۔ لیکن حاکم اس کا راستہ روک لیتا ہے۔ شاہ زمان اس کو دیکھ کر اپنے حواس کھو دیتا ہے۔ وہ اور اسکا ساتھی اسے زیادتی کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔

"اگر تو نے باہر جا کر بتایا کہ تیرے ساتھ یہاں کیا ہوا۔۔۔۔۔ تو مجھ سے تو بچ کر کہیں جا نہیں سکتا۔۔۔ لیکن پھر تیرا جو حشر ہو گا کہ بد بختی بھی تجھ سے پنا مانگے گی۔۔۔۔" شاہ زمان غصے سے اسکی

Posted On Kitab Nagri

طرف دیکھتا ہے مگر خاموش رہتا ہے۔ اسکی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ ایک آدمی اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہے اور دروازے میں ادھر ادھر دیکھ کر باہر پھینک دیتا ہے۔

رات کو شاہ زمان گھر میں قالین بچھے کمرے میں نیچے دیوار کی طرف منہ کیئے رضائی لیے غم وغصے کا شکار ہوتا ہے۔ "اے۔۔۔ چل اٹھ قہوہ کے لیے پتی ختم ہو گئی ہے۔۔۔ جالے کر آ۔۔۔" حسینہ اسے حقارت سے کہتی ہے۔ وہ خاموشی سے اسکی بات نظر انداز کر دیتا ہے۔ "سنا نہیں تو نے۔۔۔" وہ اسے ٹھوکر لگا کر کہتی ہے۔۔۔ شاہ زمان یہ سب برداشت کر لیتا ہے۔ "اتنی رات کو میں اکیلا باہر نہیں جاؤ گا۔۔۔" وہ اپنے جسم میں اٹھنے والی تکلیف دبائے کہتا ہے۔ "او۔۔۔ ہو۔۔۔ تو تو بڑی فی جوان ہوئی کنواری لڑکی ہے نہ جسکو میں سنبھال کر رکھوں گھر پر تعویز میں بند کر کے کہ کل کو شوہر کی طرف سے کوئی گلہ نہ ملے۔۔۔" وہ اسکی رات والی بات کا مذاق بنائے کہتی ہے۔ "اے۔۔۔ بس کر۔۔۔" وہ غصے سے اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "تنگ آگیا ہوں میں تیری اس بکو اس سے۔۔۔ اپنے بیٹے کو کہ یا اسکے لیے بھی شوہر کی متلاشی ہے تو۔۔۔" وہ بے قابو ہوتے ہوئے اس پر چلاتا ہے۔ "تیری یہ مجال۔۔۔ کہاں سے لگی ہے تجھے اتنی لمبی زبان۔۔۔ رک تو۔۔۔" وہ باہر سے

Posted On Kitab Nagri

جھاڑولاتی ہے اور شاہ زمان کی کمر پر چلاتی ہے شاہ زمان اسے غصے سے دھکا دیتا ہے۔ وہ دیوار میں لگتی ہے اور اسکا سر پھٹ جاتا ہے۔ اسکی حالت دیکھ کر وہ ڈر کے مارے گھر سے فرار ہو جاتا ہے۔

وہ باہر سنسان جگہ پر ادھر ادھر بھٹک رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ دو لوگ آکر اسے بے حوش کر دیتے ہیں اور وگن میں ڈال کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

گہری کالی رات میں آسمان ستاروں سے بھرا ہوتا ہے۔ غار میں رات کو بولنے والے مکڑوں کی آواز گونج رہی ہوتی ہے۔

شاہ زمان کو غار میں اب تین ماہ ہو چکے ہیں۔ پیر میں شدید درد کی وجہ سے وہ سو نہیں پاتا۔ "یہ درد جان لے لے گا میری۔۔۔۔۔ آہ ! وہ درد سے پریشان ہو کر اٹھ کر بیٹھ

جاتا ہے۔۔۔۔۔" پتا نہیں کب جان چھوٹے گی یہاں سے۔۔۔۔۔ میں کس سے باتیں کر

رہا ہوں؟۔۔۔۔۔ اپنی روح سے۔۔۔۔۔ میری روح۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے اپنی روح

سے۔۔۔۔۔ اچھا اچھا سوچو شاہ زمان۔۔۔۔۔ کس چیز کے بارے میں سوچوں؟.... اچھے وقت

کے بارے میں۔۔۔۔۔ مجھے تو اپنی زندگی میں کوئی اچھا وقت نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ نہ آگے

Posted On Kitab Nagri

نہ پیچھے۔۔۔۔۔ اصلاح کے ساتھ گزرے اچھے وقت کے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔ نہیں وہ
تو زبردستی کا اچھا وقت ہے۔۔۔۔۔ لعنت ہو تم پر۔۔۔۔۔"
اگلی صبح۔۔۔۔۔

"کہاں رکھ دی تھی رات کو سپرٹ کی بوتل۔۔۔۔۔" شاہ زمان پیر پر موٹی شرٹ کا کپڑا باندھے ہوئے
چھڑی سے کاڑٹن کو ادھر ادھر اچھالتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ اسکا حلیہ کسی بھکاری کی مانند لگ رہا ہوتا
ہے۔ "کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔" وہ زور سے چلاتے ہوئے اپنا پیر زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اسکا ہاتھ دیوار کے
ساتھ پڑی پیسوں سے بھری بوری سے لگتا ہے اور وہ نیچے گر جاتی ہے۔۔۔۔۔ "کیا فائدہ ان پیسوں
کا۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔" وہ چھڑی سے بوری میں سے پیسے اچھالتے ہوئے کہتا
ہے۔ "آاااا۔۔۔۔۔ ہااااا۔۔۔۔۔ مر گیا میں۔۔۔۔۔" وہ درد سے چلاتے ہوئے کہتا ہے۔ اتنی تکلیف تو
حاملہ عورت کو پیدائش کے وقت نہیں ہوتی جتنی مجھے ایک لمحے میں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ "کیا کروں کیا
کروں؟۔۔۔۔۔ وہ وہیں بیٹھ کر زور سے چلاتے ہوئے کہتا

ہے۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت گندی بدبو اٹھ رہی ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنے پیر کی پٹی پر پانی ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔۔۔ اپنا دل مضبوط کر لے۔۔۔۔۔" وہ پٹی کی گرہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اپنی پٹی کھولتا ہے۔ اس کے پیر کا نچلا حصہ پس سے بھر کر مکمل پیلا ہو چکا ہوتا ہے۔ "اسکی صفائی کر لے شاہ زمان۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ تیرے پیر کے گوشت کا صفایا ہو جائے۔۔۔۔۔ بہت تکلیف دے عمل ہے یہ۔۔۔۔۔" وہ آنکھیں بند کر کے پیر کو دباتے ہوئے کہتا ہے۔ "گزری ہوئے زندگی میں سوچا کرتا تھا کہ میں سکارپین ہوں۔۔۔۔۔ بچھو مجھے کبھی نہیں کاٹے گا تو باقی کیڑے مکوڑوں کی کیا اوقات۔۔۔۔۔ لیکن یہ مکوڑا تو بچھو سے بھی جان لیوا ثابت ہوا۔۔۔۔۔ بچھو کے کاٹنے سے مر کر تکلیف کم ہو جاتی۔۔۔۔۔ پر اس کے کاٹنے سے میں پل پل مر رہا ہوں۔۔۔۔۔ امی!۔۔۔۔۔ امی یاد آرہی ہیں بہت مجھے۔۔۔۔۔" وہ پیر پر دوا لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شام کا وقت۔۔۔۔۔

"جمشید کا کوئی فون آیا؟ اصلاح حمیرا سے سکیج بک پر سکیج بناتے ہوئے پوچھتی ہے۔ وہ پورے صفحے پر شاہ زمان کے چہرے کے چھوٹے چھوٹے سکیج بناتی ہے۔ "نہیں باجی۔۔۔۔۔" وہ اسے جواب دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت گندی بدبو۔۔۔۔۔ اتنی گندی بدبو تو جنگلوں میں پائے جانے والے مور نما جانور سے بھی نہیں اٹھتی ہوگی۔۔۔۔۔ نہیں میرے خیال سے وہ جانور شتر مرغ نما ہے۔۔۔۔۔ یا پھر مرغی نما۔۔۔۔۔ بہت گندی بدبو ہے۔۔۔۔۔ اگر کوئی بدبو مانپنے کا پیمانہ ہوتا تو وہ بھی اسکی شدت کی وجہ سے ٹوٹ جاتا۔۔۔۔۔ جتنے دن سے میں اس بدبو مشتمل درد میں مبتلا ہوں۔۔۔۔۔ اگر میں محنت کرتا تو بدبو مانپنے کی کوئی ایکویشن ایجاد کر لیتا اور نوبل پرئز حاصل کر لیتا۔۔۔۔۔" وہ غار میں لیٹا یہ سب سوچ رہا ہوتا ہے۔

"آپ اگر میرا کھویا ہوا مقام مجھے واپس دلا دیں تو میں ضرور آپکی پیشکش پر عمل کرتے ہوئے آپ سے ایک ہفتے کے لیے شادی کروں گی۔۔۔۔۔" ہاجرہ نواز سے گاڑی میں سفر کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "شاہ زمان کی کوئی خبر نہیں ملی اب تک۔۔۔۔۔ میرے مطابق اب تک تو وہ جہاں کہیں بھی چھپا ہو گا مرچکا ہو گا۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ "ہاں لیکن اب تک ہم نے منہ ہی کی کھائی ہے۔۔۔۔۔ کوئی خاطر خواہ پیش رفت بھی تو نہیں ہوئی۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات پر عدم اطمینان ظاہر کرتی ہے۔ "بڑی چیزوں کے لیے جدوجہد ہمیشہ دیر پا ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن نتیجہ فرحت بخش ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے ہی اسکے آلہ کاروں کو معلوم ہو گا کہ وہ مارا گیا ہے۔۔۔۔۔" اسی وقت گاڑی میں بلاسٹ ہوتا ہے اور ان دونوں کے ٹکڑے ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح شاہ زمان کے گھر جاتی ہے۔ "آئیں میڈم۔۔۔ اندر آئیں۔۔۔۔۔" ایک ملازم اسے کہتا ہے۔ "جمشید سے ملنا ہے مجھے شاہ زمان کا پوچھنا ہے مجھے اس سے" وہ باہر ہی ر کے اسے جواب دیتی ہے۔ "وہ سر کو ہی لینے گئے ہیں۔۔۔۔۔" ملازم اسے خوش ہوتے ہوئے بتاتا ہے۔ "اسکے دشمنوں کا کیا ہوا؟ اصلاح بے یقینی سے پوچھتی ہے۔ "سب مارے گئے۔۔۔ آپ نے خبریں نہیں سنی؟۔۔۔ ایک کار بلاسٹ میں سر کے دشمنوں کی ہلاکت کی تصدیق ہو گئی ہے۔" یہ سن کر وہ بھونچے چڑھائے واپس چل پڑتی ہے۔

شاہ زمان اپنی زندگی سے تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سر جکھائے بیٹھا ہوتا ہے۔ غار کے باہر گاڑیوں کی قطار لگ جاتی ہے مگر وہ ان سے بیگانہ ہو کر اپنے آپ میں مگن رہتا ہے۔ جمشید غار کے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ اسے پہچان نہیں پاتا اور ادھر ادھر دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ "اے بھکاری۔۔۔۔۔ تین ماہ پہلے یہاں ایک نوجوان آیا تھا۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسکے قریب جاتا ہے مگر بدبو کی شدت اسے روک دیتی ہے۔ "نوجوان نہیں۔۔۔۔۔ جوان۔۔۔۔۔" شاہ زمان اپنا چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھتا ہے اور جمشید اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بس پھر اسی رات سے اس افیت میں مبتلا ہوں۔۔۔" شاہ زمان جمشید کا سہارا لیے غار سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہائے میرے بچے۔۔۔ تو نے تو بالکل ہمایوں کی طرح اپنی بادشاہت دوبارہ حاصل کی۔۔۔۔۔ یہ کیا؟" وہ غار کے باہر مکھیوں کا چھتہ بنا دیکھ کر کہتا ہے۔ "بس بھائی وقت وقت کی بات ہے۔۔۔ انسان پر جب اچھا وقت ہو تو فرشتے بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور جب برا ہو تو معمولی حشرات العرض اسکی جان لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ غار سے نکل کر ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ "تیرے لیے ایک خوشخبری بھی ہے میرے پاس۔۔۔ جو تیری تمام اذیتوں کا مداوا کر دے گی۔۔۔" جمشید گاڑی کے پاس اس کے سامنے آکر اسے کہتا ہے۔۔۔ "کونسی ایسی خبر ہے جو مجھے خوش کر دے گی؟ وہ اسکی بات کو مذاق بناتے ہوئے کہتا ہے۔ "ما عقل تو باپ بنے والا ہے۔۔۔" جمشید خوشی سے اچھلتے ہوئے اسے بتاتا ہے۔ "بکواس ہے یہ" وہ زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس روشنی کو میں نے اتنی حیثیت نہیں دی تھی۔۔۔۔۔ بلکہ کبھی کسی عورت کو اتنی حیثیت نہیں دی سوائے اصلاح کے۔۔۔۔۔ روشنی کو لگا ہوگا کہ اب تک میں مر چکا ہوں گا تو کیوں نہ میری جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے تجھے بے وقوف بنایا جائے۔۔۔۔۔" وہ اسکی خوشی کو بے وقوفی

Posted On Kitab Nagri

گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "پہلی بات اسکا نام روشنا تھا۔۔۔ دوسری بات۔۔۔ ما عقل اصلاح ہی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔" وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیا یہ سچ ہے جمشید؟ یہ کہتے ہوئے شاہ زمان کی آنکھیں خوشی اور حیرت کے مارے وہیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔۔۔" اگر یہ جھوٹ ہوا تو تیری جان لے لوں گا۔۔۔" وہ آنکھوں میں غضب لیے اسے دھمکی دیتا ہے۔ "عزت ماب۔۔۔ بلکل سچ ہے۔۔۔ تین مہینے پورے ہو گئے ہیں۔۔۔" وہ اس کے شک کو یقین میں بدلتے ہوئے کہتا ہے۔ "تین ماہ؟ تین ماہ ہو گئے یہاں مجھے جمشید۔۔۔"؟ شاہ زمان حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں میرے بچے۔۔۔ میں بہت اداس تھا۔۔۔" جمشید اداس ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اصلاح کیسی ہے؟ وہ چہرے پر خوشی لیے سوال کرتا ہے۔" بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ حمیرا بتا رہی تھی کہ پہلے تو کھانے پینے کا خیال نہیں کرتی تھی۔۔۔ لیکن اب بہت توجہ کرتی ہے۔۔۔" یہ کہ کر جمشید اسے تسلی دیتا ہے۔ "مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔" وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "پیر کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔۔۔ اگر ہڈی کو نقصان ہوا ہوگا تو پیر کاٹنا پڑے گا۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان ڈاکٹر کی طرف غصے سے دیکھتا ہے۔ "پہلے ایکس رے تو

Posted On Kitab Nagri

کر لو پھر ہی فتویٰ لگانا۔۔۔ "جمشید توہین آمیز لہجے میں اسے کہتا ہے۔" لوگوں کا نزلہ کھانسی
ٹھیک کرنے اور بچے کی پیدائش کروانے کے علاوہ کچھ اور بھی آتا ہے تمہیں؟ شاہ زمان
ڈاکٹر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں پس خشک کرنے کا انجیکشن لگا رہا
ہوں۔۔۔ باقی۔۔۔" ڈاکٹر کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے پیر کی ڈرینگ مکمل کرتے ہوئے کہتا
ہے۔ "تو بس پیٹی کر دے۔۔۔ باقی واقعی رہنے دے۔۔۔ لاہور جا کر کروالیں گے علاج۔۔۔"
جمشید ڈاکٹر کو کہتا ہے۔

اگلی صبح۔۔۔

شاہ زمان کی حالت بالکل بدل چکی ہوتی ہے۔ وہ گہری نیلی ٹی شرٹ ، بلیک پینٹ ، پیلی
جیکٹ اور ہاتھ میں سپورٹ سٹک لیے قبرستان میں کھڑا ہوتا ہے۔ بالکل اپنے پہلے والے
روپ میں۔ "سمعیہ بی بی زوجہ شاہ زمان عاطف جنجوعہ" وہ تختی پر یہ عبارت لکھی ہوئی
قبر پر جمشید کے ساتھ فاتح پڑ رہا ہوتا ہے۔

لاہور۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گوشت کو کافی نقصان ہوا ہے۔۔۔ مگر پیر کی ہڈی اس سب میں محفوظ رہی۔۔۔ ایکس رے رپورٹ تو ٹھیک ہے بلکل۔۔۔" ڈاکٹر شاہ زمان کی رپورٹ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "شاہ زمان صاحب سرجری رکوائڑڈ ہے۔۔۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اگلے ہفتے آپریشن کر لیں۔۔۔ اس پورا ہفتہ آپ کو میڈیسن کھانا ہوگی۔۔۔" ڈاکٹر اسکی رپورٹ کو لفافے میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ نے اس چیز کو پڑھا ہے۔۔۔ آپ بہتر جانتے ہیں۔۔۔ جو کہیں گے وہ کر لیں گے۔۔۔ اب بدبو کی نوعیت کچھ کم ہے ورنہ پہلے تو جمشید بھی دور کھڑا ہو کر بات کرتا تھا۔۔۔ شاہ زمان ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔۔۔" بس پیر ٹھیک ہر حال میں ہونا چاہیئے۔۔۔ "وہ رعبوب سے ڈاکٹر سے کہتا ہے۔

شاہ زمان سپورٹ سٹک کا سہارا لیے کمرے سے باہر جمشید کے ساتھ چل رہا ہوتا ہے اسکے ہمرہ چار گارڈ بھی ہوتے ہیں۔ "شکر ہے بھائی بدبو تو کم ہوئی۔۔۔" جمشید اسکے پیر کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔ "درد بھی۔۔۔ ساری ساری رات نیند نہیں آتی تھی۔۔۔" شاہ زمان اپنے پچھلے وقت کے بارے میں سوچتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ویسے تجھے تو عادت ہو جانی چاہیے تھی اس بدبو کی" جمشید حیرانی کا اظہار

Posted On Kitab Nagri

کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "عادت ہو جاتی اگر بدبو کی نوعیت ایک جیسی رہتی۔۔۔ دن بدن نوعیت بڑھنے کی وجہ سے ناک کا عادی ہونا مشکل تھا۔۔۔" وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک ماہ بعد۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔ ابھی تو نکلوا یا ہے نیا ماڈل۔۔۔" اصلاح سڑک پر کھڑی گاڑی کا بونٹ کھولے اس کا معائنہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ بونٹ بند کر کے اپنا بیگ اٹھا کر گاڑی لاک کر دیتی ہے اور سڑک پر رکشا کا انتظار کرتی ہے۔ اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے سے 7 گاڑیوں کا ریلو تیزی سے گزرتا ہے۔ اس کی نظر درمیان والی گاڑی پر پڑتی ہے جس میں شاہ زمان بیٹھا ہوتا ہے۔ وہ تیزی سے اس کے پاس سے گزر جاتا ہے۔ وہ اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔

شاہ زمان اصلاح کے سٹوڈیو میں آتا ہے۔ وہ کیمرو میں اسے دیکھ لیتی ہے۔ وہ اپنا پیٹ چھپانے کے لیے کرسی سے اٹھتی ہے اور گاؤن پہن لیتی ہے اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر اسکا بے چینی سے انتظار کرتی ہے۔ اس کے آفس کے دروازے پر ناک ہوتی ہے۔ "آجائیں۔۔۔" وہ فوراً جواب دیتی ہے۔ "میم وہ مسٹر زبیر آئیں ہیں۔۔۔" اسکی ملازمہ اسے بتاتی ہے۔ "ہاں بھیج۔۔۔" وہ بے دیہانی میں سن کر کہتے ہوئے رک جاتی ہے۔۔۔ "کون؟ وہ حیران ہوتے ہوئے دوبارہ پوچھتی ہے "میم مسٹر زبیر۔۔۔" لڑکی دوبارہ

Posted On Kitab Nagri

اسے جواب دیتی ہے۔ "رہنے دو۔۔ کہو کہ مصروف ہوں میں۔۔۔۔۔" وہ شاہ زمان کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتی اس لیے یہ جواب دیتی ہے۔ "اوکے۔۔۔" لڑکی یہ کہ کر چلی جاتی ہے۔

شاہ زمان آفس میں داخل ہوتا ہے۔۔ اسکا پیر بلکل ٹھیک ہو چکا ہوتا ہے۔ "السلام وعلیکم۔۔" وہ چہرے پر شرافت لیے اس سے سلام کرتا ہے۔ "والعلیکم السلام۔۔۔" اصلاح ان جان بنی اسے جواب دیتی ہے۔ "آپ تو بلکل مصروف نہیں ہیں۔۔۔۔۔" وہ اسکی ٹیبل کے قریب آکر کہتا ہے۔ "زبیر صاحب میں مصروف ہوں۔۔۔ لیکن اگر آپ آہی گئے ہیں تو بیٹھیں۔۔۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "اصل میں میرا نام زبیر نہیں ہے۔۔ شاہ زمان ہے۔۔۔۔۔" زبیر اس لیے بتایا تھا کہ شاید آپ کو میرا نام پسند نہ آئے اور آپ مجھے وقت دینے سے انکار کر دیں۔۔۔۔۔" وہ چہرے پر معصومیت سجائے اسے کہتا ہے۔ "جی فرمائیں۔۔۔ کیا خدمت کر سکتی ہوں میں آپ کی؟ شاہ زمان اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہے وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہتی ہے۔ شاہ زمان شرمندہ ہو کر نظریں جکھالیتا ہے۔ "وہ مجھے سکیچ بنوانا تھا۔۔۔۔۔" وہ اپنی شرمندگی چھپائے کہتا ہے۔ "بس اتنی سی بات ہے۔۔۔۔۔" زبیر اندر آئیں۔۔۔ "وہ فون پر کہتی ہے۔ "جی" زبیر آفس میں آکر کہتی ہے۔ "ان کا سکیچ بنادیں۔۔۔ اصلاح شاہ زمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔ یہ سنتے ہی شاہ زمان کا منہ اتر جاتا

Posted On Kitab Nagri

ہے اور لڑکی کا چہرہ کھل جاتا ہے۔۔۔ "آجائیں سر" وہ شرماتے ہوئے کہتی ہے۔ اصلاح کو یہ بات پسند نہیں آتی وہ یہ سب دیکھ کر جل جاتی ہے۔ "آپ جائیں میں بلا لوں گی۔۔۔" اصلاح لڑکی کو جانے کا کہتی ہے۔ "چلیں شاہ زمان صاحب میں بنا دیتی ہوں آپکا سکیچ۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ جاتی ہے۔

"کیسے بیٹھا رہوں گا اسکے سامنے اتنی دیر۔۔۔" شاہ زمان کرسی پر بیٹھے سوچتا ہے۔ "غصہ کیوں نہیں کر رہی مجھ پر۔۔۔ اب یہ اسکی کون سی فی ادا ہے۔۔۔" وہ اسے سکیچ بورڈ ٹھیک کرتے اور سامان اکٹھا کرتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اتنی زیادہ شرمندگی مجھے کبھی کسی کے سامنے نہیں ہوئی۔۔۔ انسان جتنا بھی طاقت ور بن جائے لیکن کوئی نہ کوئی کمزوری اسے جکھنے پر مجبور کر ہی دیتی ہے اور میری کمزوری تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے بات شروع کروں کہ یہ مجھے اپنے بارے میں بتائے۔۔۔ چاہے لڑائی کرے لیکن کچھ کہے تو۔۔۔" وہ کرسی سے اٹھ جاتا ہے۔ "مس اصلاح۔۔۔ اگر آپ کو یاد ہو تو پہلے بھی آپ نے میرا سکیچ بنایا تھا۔۔۔" وہ اسکے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی یاد ہے۔۔۔" وہ اسکی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "پہلے آپ نے سکیچ سوٹ میں بنایا تھا۔۔۔ اب میں کچھ اور چاہ رہا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔۔۔"یعنی؟ اصلاح اسے گھورتے ہوئے پوچھتی ہے۔" تھوڑا بولڈ "شاہ زمان ڈھیٹ بنے اسے جواب دیتا ہے۔" وہ کیسے؟ وہ اسی انداز میں اس سے سوال کرتی ہے۔ شاہ زمان یہ کہہ کر اپنی شرٹ اتار دیتا ہے اور کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ "بس یہی رہ گیا تھا" وہ دل ہی دل میں سوچتی ہے۔ "آپ پلیز شرٹ پہن لیں۔۔۔" وہ اسے شرم دلاتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیوں میرا جسم میری مرضی۔۔۔ مجھے ایسی ہی پینٹنگ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنی ڈھیٹائی پر قائم رہے اسے جواب دیتا ہے۔ "آپ کو شرٹ پہننے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔" اصلاح نظریں سکیچ بورڈ پر گاڑھے اسے کہتی ہے۔ "شرٹ مجھے نہیں آپ کو اپنی آنکھوں پر پہننے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔" برائی میرے جسم میں نہیں آپ کی سوچ میں ہے۔۔۔۔۔" وہ معصومانہ انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔ "بلکل۔۔۔" اصلاح گہرا سانس بھرتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ اسکا سکیچ بنانے کی عادی اصلاح اسکی طرف دیکھے بغیر ہی اس کا چہرہ بنا ڈالتی ہے۔ "میری طرف تو دیکھ ہی نہیں رہی۔۔۔" اس کو مصروف دیکھتے ہوئے شاہ زمان یہ سب سوچتا ہے۔

آدھے گھنٹے بعد۔۔۔۔۔

شاہ زمان کا چہرہ عدم توجہ کی وجہ سے مرجھا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"شاہ زمان صاحب آپ کا سکیچ مکمل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔۔" وہ اس کے سکیچ کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "واقعی؟ شاہ زمان خوشی سے کہتے ہوئے اٹھتا ہے۔ وہ سکیچ دیکھنے کے لیے اصلاح کے بالکل قریب کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب اسکا بازو اصلاح کی بازو سے لگتا ہے تو وہ دو قدم دور ہو جاتی ہے۔ سکیچ میں جب وہ اپنے چہرے پر نظر ڈالتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اچانک ہی اسکا چہرہ اتر جاتا ہے جب اسکی نظر بندر کے جسم پر پڑتی ہے جو اسکے چہرے کے نیچے بنا ہوتا ہے۔ "یہ تو بندر کا دھڑ ہے؟ شاہ زمان حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "حیران کیوں ہو رہے ہیں شاہ زمان صاحب۔۔۔۔۔ بلکل ایسے ہی تو ہیں آپ۔۔۔۔۔ چہرے سے تاثر انسانوں والا اور حرکتیں بلکل جانوروں والی۔۔۔۔۔ ایک آرٹسٹ ہونے کے ناطے بس انسان کے روپ میں جانور دکھانے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی۔۔۔۔۔ ویسے بھی آپ کو آرٹ سے بہت لگاؤ ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس تصویر کو سمجھنے میں زیادہ مشکل ہوگی آپ کو۔۔۔۔۔" وہ اسکی حیرانی پر جواب دیتی ہے۔ "جی۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ بہت اچھی کوشش ہے۔۔۔۔۔ ویسے آپ نے انسان کو حیوان سے نسبت دی۔۔۔۔۔ جو کہ ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔ حیوان انسان سے زیادہ بہتر ہیں۔۔۔۔۔ کیوں کہ آج کل حیوان بھی انسان سے محفوظ نہیں۔۔۔۔۔" وہ خود کو نارمل رکھتے ہوئے اس کی کاوش کو سراہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جمشید۔۔۔۔۔جمشید۔۔۔۔۔"شاہ زمان اسے خوشی سے ڈھونڈتا ہوا پورے گھر میں آوازیں لگاتا ہے۔جمشید کچن میں شراب پیتے ہوئے اسکی آواز سنتے ہی شراب سنک میں گرا دیتا ہے۔"ادھر ہوں نور چشم۔۔۔۔۔"باورچی خانے میں۔۔۔۔۔عزت مآب آج سخت مزاج سے شیریں دہاں کیسے بن گئے۔۔۔۔۔"جمشید اسے اندر آتے ہوئے کہتا ہے۔"خوش ہوں میں بہت۔۔۔۔۔"شاہ زمان پر جوش ہوتے ہوئے اسے بتاتا ہے۔"یقیناً کوئی عام بات نہیں ہوگی۔۔۔۔۔"جمشید اسکے جوش کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔"اصلاح سے ملنے گیا تھا۔۔۔۔۔اس نے بہت اچھی طرح سے بات کی مجھ سے اور لڑائی بھی نہیں کی۔۔۔۔۔"وہ اسے خوش ہوتے ہوئے بتاتا ہے۔"بچے کے بارے میں بات کی اس نے۔۔۔؟جمشید اس سے تجسس سے پوچھتا ہے۔"اس بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں اس نے۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ اداس ہو جاتا ہے۔"مطلب ہمارے بیچ ماضی میں جو ہوا کسی چیز پر بات نہیں کی اس نے۔۔۔۔۔سوچ رہا ہوں کہ جب اس کا دل میرے لیے تھوڑا نرم ہو گیا ہے تو کیوں نہ اسے شادی کے لیے کہوں۔۔۔۔۔؟ وہ کسی سوچ میں گھرتے ہوئے کہتا ہے۔"وہ بہت ڈھیٹ ہے شاہ زمان۔۔۔۔۔کوئی عام لڑکی نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔عام لڑکی ہوتی تو تمہارے پیروں میں بیٹھ کر شادی کے لیے بھیک مانگتی۔۔۔۔۔بلکہ یہاں تک نوعبت ہی نہ آتی بچہ گرا چکی ہوتی اب تک۔۔۔۔۔لیکن اگر تو پر

Posted On Kitab Nagri

امید ہے تو تیری مرضی۔۔۔۔۔ "وہ کندھے ہچکائے کہتا ہے۔" میں پر امید نہیں ہوں
جمشید۔۔۔۔۔ بس کوشش کر رہا ہوں اپنے بچے کا مستقبل بہتر کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ تاکہ۔۔۔ تاکہ کل
کو وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کرے۔۔۔۔۔ "شاہ زمان لہجے میں پچھتاوا لیے کہتا ہے۔

"یہ اینویٹیشن کارڈ میڈم کو دے دینا۔۔۔" جمشید اصلاح کے گھر پر حمیرا کو کارڈ دیتے ہوئے کہتا
ہے۔ "مجھے نہیں لگتا کہ میڈم آئیں گی۔۔۔" وہ ناامید ہوتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "اسے کہنا
کہ شاہ زمان کی شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔۔۔ اسی سلسلے میں تقریب ہے۔۔۔ پھر دیکھنا کہ کیسے
بھاگتے ہوئے آئے گی۔۔۔۔۔" وہ اسے اپنی طرف سے ایک کارآمد مشورہ دیتا ہے۔ "جی یہ ٹھیک رہے
گا۔۔۔" یہ بات حمیرا کے دل کو لگتی ہے۔

"شادی؟ اپنے کمرے میں یہ کہتے ہوئے اصلاح کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔" یہ کیسا مذاق ہے۔۔۔۔۔
میں تمہیں خود سے زیادہ جانتی ہوں شاہ زمان لیکن میں ضرور جاؤں گی۔۔۔۔۔" وہ فیصلہ کر لیتی ہے۔
اصلاح بلیک ڈریس پہن کر بہت اچھی طرح تیار ہوتی ہے۔

شاہ زمان کے گھر پہنچ کر گاڑی سے تحفہ نکالتی ہے اور گھر کے اندر داخل ہوتی ہے۔ "یہاں تقریب ہے
بھی یا نہیں۔۔۔ باہر بھی کوئی نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔۔" وہ گھر میں ایک ملازم سے پوچھتی ہے۔ "جی میڈم

Posted On Kitab Nagri

اوپر چھت پر اریجنٹ ہے پارٹی کا۔۔۔ "ملازم اسے جواب دیتا ہے۔" اوکے "یہ کہتے ہوئے وہ گفٹ ملازم کو دے دیتی ہے۔" پارٹی۔۔۔ مجھے لگا کہ مجھے جلانے کے لیے آج شادی ہی کر لے گا وہ۔۔۔ جذباتی ہے نہ بہت۔۔۔ میں بھی پیچھے نہیں ہٹی مسٹر شاہ زمان تمہاری بیوی کے لیے تحفہ لائی ہوں۔۔۔ "وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے سڑھیاں چڑھتی ہے۔

چھت پر کینڈل لائٹ ڈنر کا انتظام ہوتا ہے۔۔۔ ہر طرف موم بتیوں کی روشنی پھیلی ہوتی ہے جس سے ماحول بہت خوشگوار ہو جاتا ہے۔ "ویلم مس بیوٹی فل "شاہ زمان گرل کے پاس کھڑا اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "ویسے آپ کم خوبصورت بھی لگ سکتی تھیں۔۔۔ اتنا قہر ڈھانے کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ ایک ہی جان ہے جو آپ پہلے ہی لے چکی ہیں۔۔۔ اب اس بندہ حقیر کے پاس کچھ نہیں۔۔۔ " وہ اسکی خوبصورتی میں محو ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "تمہاری شادی نہیں تھی آج۔۔۔؟ دلہن کہاں ہے تمہاری۔۔۔؟ اصلاح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کے قریب جا کر پوچھتی ہے۔ "شادی۔۔۔ دلہن؟ شاہ زمان کے چہرے کی مسکراہٹ حیرانی اور پریشانی میں بدل جاتی ہے۔ "ہاں تم ہی نے پیغام بھیجوا یا تھا نہ کہ تمہاری شادی کا کوئی معاملہ ہے۔۔۔ ویسے جتنے تم جذباتی ہو مجھے لگا کہ آج تمہاری شادی ہوگی۔۔۔ " وہ اس سے لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "یعنی

Posted On Kitab Nagri

تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟ وہ لہجے میں غصہ لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "فرق؟ مجھے تو محسوس بھی نہیں ہوا کچھ۔۔۔۔۔" یہ کہ کروہ اسے مزید پریشان کرتی ہے۔ "کیسے کر لیتی ہو ایسی باتیں جو میرے دل کو جا کر چھلنی کر دیں۔۔۔۔۔" وہ آواز میں شکوہ لیے کہتا ہے۔ "تم ایسی حرکتیں کرو جس سے میرا دل دکھے اور میں بات بھی نہ کروں۔۔۔۔۔ واہ مسٹر شاہ زمان آپ کے انصاف کا پیمانہ دوسروں کے معاملے میں کچھ زیادہ تنگ نہیں۔۔۔۔۔" وہ طنزیہ لہجے میں اسے جواب دیتی ہے۔ "شادی کرو مجھ سے اصلاح" وہ غصے سے اس کے بازو پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں تمہاری ملازم نہیں ہوں۔۔۔۔۔ حکم مت چلاؤ مجھ پر۔۔۔۔۔" اس بار جواباً وہ اس پر غصہ کرتی ہے۔ "دوبارہ پوچھ رہا ہوں؟ وہ یہ کہتے ہوئے اسے گرل سے لگا دیتا ہے اور خود اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ "نہیں۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں نفرت لیے جواب دیتی ہے۔ "شادی کرو لو مجھ سے۔۔۔۔۔ کیوں ہمارے معصوم بچے کا تماشہ بنانے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔۔۔" وہ اسکی منت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں کروں گی شاہ زمان کبھی نہیں۔۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر قائم سخت لہجے میں اسے دوبارہ یہی جواب دیتی ہے۔ "سوچ لو" اسکی عاجزی غصے میں بدل جاتی ہے۔ "نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ تم سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں خود کشی کر لوں اور روز اپنی موت کا عذاب چکھوں۔۔۔۔۔" وہ پھر اس کے پرپوزل کو ریجکٹ کر دیتی ہے۔ "مرو

Posted On Kitab Nagri

پھر۔۔۔" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان سے گرل سے دھکا دے دیتا ہے۔ وہ نیچے گرنے لگتی ہے۔ اصلاح کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ شاہ زمان اچانک اسے پکڑ لیتا ہے اور وہ بچ جاتی ہے۔ وہ یہ بھی چپ چاپ سہ لیتی ہے شکایت نہیں کرتی۔ شاہ زمان کرسی پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔" کسی دیوار سے بھی اتنا سر پٹخوں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گی مگر تم پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو۔۔۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔ اصلاح کو اسکی حالت پر ترس آتا ہے۔ وہ اسکے قریب جاتی ہے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بالوں کو پکڑ لیتی ہے اور اس کے برابر بیٹھ جاتی ہے۔ شاہ زمان اسکی طرف حیرانی سے دیکھتا ہے۔ وہ اسکی طرف اور وہ اسکی طرف دیکھتا ہے اور شرمندگی سے نظریں جکھالیتا ہے۔" تم مجھ سے شکایت نہیں کرو گی؟ وہ سوالیہ نظریں لیے پوچھتا ہے۔" کیا شکایت؟ وہ انجان بنے پوچھتی ہے۔" ہر چیز کی۔۔۔ اتنا برا کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔ اصلاح تمہیں اندازا نہیں ہے کہ بہت کچھتا وا ہے مجھے۔۔۔ اور ابھی دھکا بھی دینے والا تھا میں تمہیں۔۔۔" وہ چہرے پر شرمندگی لیے پوچھتا ہے۔" میں سمجھ گئی ہوں تمہیں۔۔۔ تم جذباتی ہو۔۔۔ سوچتے کچھ اور ہو اور کر کچھ اور لیتے ہو۔۔۔ تم سے کیا شکایت کروں۔۔۔ غلطی ہی ساری میری ہے۔۔۔ سارا دن اپنا کام چھوڑ کر تمہارے ساتھ اس گھر میں گھسے رہنا۔۔۔ رات دیر تک یہاں بیٹھے رہنا۔۔۔ تمہیں اپنے گھر بلانا۔۔۔ اگر تم میرے بارے میں غلط

Posted On Kitab Nagri

سوچ رکھتے تو تمہارے پاس پورا موقع تھا۔۔۔ میں ہی تمہارے قریب آئی۔۔۔ تمہیں اپنی عادت ڈال کر چھوڑ دیا۔۔۔ ہر جگہ غلطی میری ہے۔۔۔ "وہ پر سکون لہجے میں اسے واضح کرتی ہے۔ شاہ زمان حیرانی سے اسکی طرف دیکھتا ہے۔ "شاہ زمان؟ تمہارے اسی جذباتی پن کی وجہ سے آج ہم اس جگہ موجود ہیں۔۔۔ تم مجھے بتاتے۔۔۔ بتاتے نہ تم مجھے کہ تمہارے اور بابا کے درمیان تعلقات اچھے نہیں۔۔۔ تم ایک کریمنل ہو۔۔۔ میں منالیتی بابا کو یار۔۔۔ بس اتنا ہی جان پائے تھے تمہارے لیے میری محبت کو۔۔۔ تمہارے لیے تو میں پوری دنیا سے لڑنے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔۔۔ لیکن تم نے تو جان ہی لے لی ان کی "وہ اس سے شکوہ کرتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ اصلاح میں نے نہیں مارا ان کو۔۔۔" وہ وضاحت دیتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ "اس گناہ کی سزا مجھے مت دو جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ میں کریمینل ہوں۔۔۔ لیکن مجھے امید تھی کہ تم میری اصلاح کرو گی۔۔۔ مگر تم مجھے مزید بٹھکنے کے لیے چھوڑ گئی۔۔۔" وہ شکایت بھرے لہجے میں کہتا ہے۔ "میں تمہیں چھوڑنے کے لیے مجبور ہوں شاہ زمان۔۔۔ سمگلنگ تک تو ٹھیک تھا۔۔۔ لیکن کیا منہ دکھاؤں گی میں اپنے باپ کو کہ میں ان کے قاتل سے شادی کرنیوالی تھی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے ذہنی افیت کا شکار کر دیتی ہے۔ "کہاں سے سیکھا ہے یہ ذہنی تشدد تم نے؟ نہیں مارا میں نے یا نہیں۔۔۔ کیسے یقین

Posted On Kitab Nagri

دلاؤں؟ وہ صورتحال سے پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم یقین نہیں دلا سکتے اور میں تمہارا یقین کر نہیں سکتی۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاتی ہے۔ "ہمارے بچے کا کیا ہوگا۔۔۔" شاہ زمان حتیٰ فیصلہ کے انتظار میں سوالیہ نظریں لیے پوچھتا ہے۔ "مجھے کسی اور سے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ عمر بھر شادی نہیں کروں گی۔۔۔ تم اور ہمارا بچہ مجھے ہر وقت اپنے پیچھے کھڑا پاؤ گے۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے چل پڑتی ہے۔ "اصلاح۔۔۔ اصلاح۔۔۔" شاہ زمان اسے روکنے کے لیے اس کے پیچھے چلتے ہوئے آواز دیتا ہے۔ وہ روکے بغیر آگے بڑھتی ہے اور تیزی سے سڑھیاں اترتی ہے وہ بھی اس کے پیچھے ہوتا ہے۔ اصلاح کا پاؤں مڑ جاتا ہے اور گر پڑتی ہے۔ "آاا۔۔۔" اصلاح پیٹ پر ہاتھ رکھ کر درد سے کہتی ہے۔ "تم ٹھیک ہو؟ شاہ زمان پریشانی میں اس سے پوچھتا ہے۔ "پتا نہیں۔۔۔" اصلاح خود کو بہال کرتے ہوئے کہتی ہے۔ اتنے میں جمشید بھی وہاں پہنچ جاتا ہے۔ "اٹھو ہاسپٹل چلیں۔۔۔" شاہ زمان اسے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں گاڑی نکالتا ہوں۔۔۔" جمشید یہ کہ کر باہر کی طرف بھاگتا ہے۔ "میرے ساتھ پہلے بھی ایسا ہوا تھا۔۔۔" ٹھیک ہو گئی تھی تھوڑی دیر میں۔۔۔ "وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔" اصلاح ہاسپٹل چلو "وہ فکر مند ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں یہاں لیٹ جاتی ہوں تھوڑی

Posted On Kitab Nagri

دیر۔۔۔ اگر ٹھیک نہ ہوئی تو چلیں گے۔۔۔ "وہ صوفے پر لیٹے ہوئے کہتی ہے۔" چلو لے آؤ اسے۔۔۔ "جمشید شاہ زمان کو دور سے آواز دیتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان اس کے قریب جاتا ہے۔" وہ کہہ رہی ہے کہ وہ تھوڑی دیر دیکھ لے پھر چلے گی۔۔۔ پتا نہیں کیا کہ رہی ہے میری سمجھ سے تو باہر ہے۔۔۔ "شاہ زمان صورتحال کو نہ سمجھ پاتے ہوئے کہتا ہے۔" میں کیا بولوں۔۔۔ "جمشید بھونپیں چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"لاؤ مجھے دے دو" شاہ زمان ملازم سے جو س پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اسکی طرف بڑھتا ہے۔ "اصلاح۔۔۔ کیسی طبعیت ہے اب؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے اس پوچھتا ہے۔" ٹھیک ہوں اب۔۔۔ "وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے کھوئے ہوئے انداز میں جواب دیتی ہے۔" چلو اٹھ کر بیٹھو اور جو س پی لو۔۔۔ "اصلاح آہستہ سے اٹھ کر بیٹھنے لگتی ہے۔ شاہ زمان جو س کا گلاس میز پر رکھ کر اسکی اٹھنے میں مدد کرتا ہے اور وہ اس کا ہاتھ پیچھے کر دیتی ہے۔" اندر چل کے لیٹ جاؤ۔۔۔ "وہ اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔" نہیں ٹھیک ہوں میں اب۔۔۔ "وہ گلاس اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان اسے گلاس اٹھا کر دیتا ہے وہ اسکی طرف دیکھتا رہتا ہے مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھتی اور چپ چاپ سارا گلاس ختم کر دیتی ہے۔ وہ وہاں سے اٹھنے لگتی ہے۔" کہاں جا رہی ہو؟ شاہ زمان اسکی فکر میں پوچھتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "واش روم جانا ہے مجھے" اصلاح ماتھے پر شکن لیے جواب دیتی ہے۔ "اچھا" یہ کہتے ہوئے اسکی نظر اسکے جوتے پر پڑتی ہے۔۔۔ "اوہ۔۔۔ تمہارا تو جوتا بھی ٹوٹ گیا ہے۔۔۔" وہ اسے بتاتا ہے۔ "اسکی کثر رہ گئی تھی۔۔۔" وہ اکتاتے ہوئے کہتی ہے۔ "تمہارے کافی جوتے پڑے ہیں گھر پرے۔۔۔" وہ اسکے مسئلے کو حل کر دیتا ہے۔

واش روم میں اسکی نظر اسکے برش پر پڑتی ہے جو وہیں کا وہیں پڑا ہوتا ہے پھر وہ الماری کی طرف بڑھتی ہے وہ اپنا سارا سامان جو یہاں چھوڑ گئی تھی بالکل ترتیب سے رکھا ہوتا ہے اس کا دلہن کا لباس زیورات وہ وہاں سے نیا جوتا نکال کر پہنتی ہے اور ٹوٹا ہوا الماری میں رکھ دیتی ہے پھر اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی لپ سٹک پر پڑتی ہے جو اس کے استعمال میں ہوتی ہے وہ اسکے قریب جا کر اسے چھوتی ہے اور اسے دراز میں رکھنے کے لیے دراز کھولتی ہے دراز میں سے وہ ایک پیکٹ باہر نکالتی ہے جس میں اسکا استعمال شدہ ہیر برش ہوتا ہے برش میں اسکے ٹوٹے ہوئے بال موجود ہوتے ہیں یہ دیکھ کر اسکی آنکھیں بھر آتی ہیں۔ "تم نے مجھ سے سچی محبت کی ہے۔"

شاہ زمان۔۔۔ کوئی اور مرد ہوتا تو بچے کا سن کر مجھے میرے حال پر چھوڑ دیتا اور اسے کسی اور کا قرار دے کر پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔۔ تم تو الٹا مجھے شادی کا کہہ رہے ہو۔۔۔۔" لیکن اچانک اسے وہ لمحہ یاد آتا ہے

Posted On Kitab Nagri

جب وہ اسی کمرے میں بیٹھے اپنے باپ کی ڈائری پڑھ رہی ہوتی ہے پھر سے وہی غم اس پر طاری ہو جاتا ہے۔ وہ کمرے سے باہر نکلتی ہے۔ شاہ زمان اسکے انتظار میں کھڑا ہوتا ہے۔ "ٹھیک ہونہ تم؟ وہ اسکے لیے پریشان ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں" وہ خالی چہرہ لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "چلو آ جاؤ پھر کھانا کھا لو۔۔۔" وہ اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔ جو س پی لیا ہے اس لیے۔۔۔ ویسے بھی میں رات میں کھانا نہیں کھاتی۔۔۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے اس لیے۔۔۔" وہ اسے یہ کہہ کر انکار کرتی ہے۔ "تو ساری رات بھوک کی پڑی رہتی ہو؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ دودھ پیتی ہوں رات کو۔۔۔ تین گلاس۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتی ہے۔ "ماشاء اللہ۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔ اور کیا کیا کھاتی ہو؟ وہ اسکی ڈائری کے بارے میں مزید جاننا چاہتا ہے اس لیے سوال کرتا ہے۔ "بس اس کو انگلی پکڑادو یہ ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔" وہ دل میں خود سے کہتی ہے۔۔۔ "صبح میں جو س۔۔۔ اور آفس جانے سے پہلے شیک۔۔۔ پھر ناشتہ۔۔۔ بس چلتا رہتا ہے ایسے ہی۔۔۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "اچھا" یہ سن کر اسے تھوڑا بہتر محسوس ہوتا ہے۔ "میں چلتی ہوں" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے۔ "اور رک جاتی۔۔۔۔۔" وہ لہجے میں اداسی لیے کہتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ اب چلنا چاہیے مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس وقت اکیلے جانا ٹھیک نہیں۔۔۔ تم ڈرائیور لے جاؤ میرا۔۔۔" شاہ زمان اصلاح سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "راستہ تھوڑا سناں ہے پر اتنا بھی نہیں۔۔۔ بلکہ جہاں تم ہوتے ہو وہ جگہ محفوظ نہیں ہوتی۔۔۔" وہ یہ کہ کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ اسے دیکھتا رہتا ہے۔

"اب تو ساری باتیں چھوڑ اور اپنی اولاد کے بارے میں سوچ۔۔۔ اسی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لے۔۔۔" جمشید صوفے پر بیٹھے ہوئے شاہ زمان کو کہتا ہے۔ "چلو شکر ہے کوئی تو مقصد ملا۔۔۔ کسی کے لیے میں بھی اہم ہوں گا۔۔۔" وہ کسی گہری سوچ سے باہر آتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "سر میم یہ گفٹ لائیں تمہیں۔۔۔" ایک ملازم شاہ زمان کو تحفہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "دکھاؤ۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اس سے ڈبہ پکڑ لیتا ہے۔ وہ زور لگا کر ڈبہ پکڑتا ہے مگر ڈبہ ہلکا ہونے کی وجہ سے اس کا ہاتھ ان بیلینس ہو جاتا ہے "مسز شاہ زمان" وہ تحفے پر لگی چٹ کو دیکھ کر کہتا ہے۔ "یہ میری بیوی کے لیے ہے۔۔۔ اور میری بیوی تو وہی ہوگی۔۔۔ جب شادی ہو جائے گی تب اسی کو دے دوں گا۔۔۔" یہ دیکھ کر وہ اسے نہ کھولنے کا ارادہ کرتا ہے۔ "ما عقل دوبارہ بند کر دینا کھول کر تو دیکھ کیا لائی ہے تیری بیوی کے لیے۔۔۔" جمشید اسے کھولنے کا مشورہ دیتا ہے۔ "یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔" شاہ

Posted On Kitab Nagri

زمان اپنا ارادہ بدلتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ بڑے تجسس سے ڈبہ کھولتا ہے۔۔ جمشید بھی چوکنا ہو جاتا ہے۔ "کیا ہے یہ؟ وہ ڈبے میں سے بیلن نکالتے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید یہ دیکھ کر بھونک چڑھتا ہوا دوبارہ صوفے سے ٹیک لگالتا ہے۔

شاہ زمان ڈبے میں سے ایک کاغذ نکالتا ہے۔ "دن میں دو مرتبہ اپنے شوہر پر استعمال آپ کی بہترین ازدواجی زندگی کا ضامن ہے۔۔۔" وہ اسے پڑھ کر اپنا منہ عجیب سا کیے ہوئے جمشید کی طرف دیکھتا ہے۔ جمشید کی ہنسی نکل جاتی ہے۔

"کتنا خوبصورت ہے یہ" پارٹی میں چار عورتیں شاہ زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔ وہ ان کے سامنے سے گزر جاتا ہے۔ مگر ان عورتوں کی نظریں اسی کے ساتھ مڑتی رہتیں ہیں۔ "بدکردار۔۔۔"

سب بدکردار ہیں یہاں۔۔۔ "وہ ایک کونے میں جا کر ہر مرد اور عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "سب کی نظروں میں آکر جناب یہاں سب سے بچ کر کھڑے ہو گئے ہیں؟ ایک

خوبصورت عورت شاہ زمان کے قریب کھڑے ہو کر کہتی ہے۔ "چھپی ہوئی چیزیں تلاش کرنا ضرور آپکی ضرورت کے مطابق ہوگا۔۔ مس؟ وہ نیم مسکراتا چہرہ لیے جواب دیتا ہے۔ لڑکی یہ سن

کر ہنس دیتی ہے۔۔۔ "انمول... انمول نام ہے میرا۔۔۔ آپ یقیناً یہاں کچھ اور تلاش کر رہے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔" وہ دلکش ادا لیے کہتی ہے۔ "میری تلاش بے نام و نشان ہے۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اگر اتنا کٹھن سفر نہ کرنا ہو تو میرا مشورہ ہے کہ راستے میں کسی سایہ دار درخت کی پناہ لے لینی چاہیے۔۔۔" وہ آنکھوں میں شرارت لیے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھتی ہے۔ "کیا ایسا ہے۔۔۔؟ وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

اگلے دن دوپہر کے دو بج جاتے ہیں۔۔۔

"آگیا تو۔۔۔؟ جمشید شاہ زمان سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ میرا ہمدات ہے۔۔۔" شاہ زمان گردن بائیں جانب جکھائے ہوئے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا ہوا تجھے؟ جمشید اسکی حالت دیکھ کر پوچھتا ہے۔ "مت پوچھ بھائی۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اندر کی طرف چلتا ہے۔ "ہائے بھائی۔۔۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ کچھ کر۔۔۔ گردن سیدھی نہیں ہو رہی میری۔۔۔" شاہ زمان بیڈ پر لیٹے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید اس پر کمبل ڈالتا ہے۔ "تجھے کس نے کہا تھا کہ اسکی بازو پر سر رکھ کر اتنی دیر سوتا رہ۔۔۔ مڑگی نہ اب۔۔۔ کیا ہے ڈاکٹر کو فون آتا ہے ابھی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ "مجھے تو لگ رہا ہے کہ ہڈی ہی ٹوٹ گئی ہے گردن کی۔۔۔ ہا۔۔۔ ہائے۔۔۔ میں مر گیا جمشید۔۔۔" وہ گردن ہلانے کی کوشش کرتا ہے۔ "پتا نہیں کیا

Posted On Kitab Nagri

گھول کر پلایا تجھے کوئی ہوش ہی نہیں رہی۔۔۔ اگر وہ تیرا گلاب دیتی تجھے تو پتا ہی نہ چلتا۔۔۔۔ "وہ اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "چپ ہو جا۔۔۔۔ چپ۔۔۔" شاہ زمان تکلیف برداشت کرتے ہوئے۔

"دیکھیں۔۔۔ ان کا مسل بری طرح سے سٹر پیچ ہو گیا ہے رات میں ایک ہی پوزیشن میں سونے کی وجہ سے۔۔۔ ہارٹ پشینٹ کے ساتھ ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔ بس خیال کریں کی تکیہ نرم ہو اور زیادہ موٹا نہ

ہو۔۔۔" یہ سن کر جمشید شاہ زمان کی طرف دیکھتا ہے اور وہ اسکی طرف۔ "دواؤں کی وجہ سے اکثر

ہوش نہیں رہتی۔۔۔ انجیکشن لگا دیا ہے کچھ گھنٹوں میں فرق پڑ جائے گا۔۔۔ اگر فرق نہ پڑا تو میں

اپنے ساتھ فیزیو تھیراپسٹ لاؤں گا۔۔۔" ڈاکٹر یہ کہہ کر اپنا سامان اکٹھا کرتا ہے۔ "میل

فیزیو تھیراپسٹ "شاہ زمان سخت تکلیف میں بھی باز نہ رہتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی ٹھیک ہے۔۔۔"

ڈاکٹر اسے شریف گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"کچھ کھا لے تو۔۔۔ کل شام سے کھایا ہوا ہے۔۔۔" جمشید اسکے منہ میں نوالا ڈلاتے ہوئے کہتا

ہے۔ "بھائی گردن اوپر نہیں ہو رہی۔۔۔ کھاؤں گا کیسے؟ وہ مایوس لہجہ لیے جواب دیتا ہے۔ "پھر بھوکا

بیٹھا رہے گا؟۔۔۔" کوشش کر۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے اسکے منہ میں نوالہ ڈال دیتا ہے۔ "کہیں مجھے فالج تو

نہیں ہو گیا؟ وہ چونکتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔ آئندہ کبھی کسی

Posted On Kitab Nagri

لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھوں گا۔۔۔ سوائے اصلاح کے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی گردن کو جھٹکا لگتا ہے۔ "ہائے۔۔" وہ درد سے چلاتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ بلکہ اصلاح کو بھی نہیں تنگ کروں گا میں اب۔۔۔ بس مجھے فالج نہ ہو۔۔۔" وہ نوالہ منہ میں ہی رکھے کہتا ہے۔ "ہائے میرے بچے۔۔۔ اتنے بڑے بڑے وعدے نہ کر۔۔۔ جن سے بعد میں پھر جائے۔۔۔ اگر اب تو کچھ نہیں کھائے گا نہ تو واقعی تجھے فالج ہو جائے گا۔۔۔" وہ اسے یہ کہ کر مزید ڈرا دیتا ہے۔ "کھاتا ہوں کھاتا ہوں۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ نوالہ چبانہ شروع کر دیتا ہے۔

"اب فرق پڑا ہے نا۔۔۔ یا بس مجھ سے جان چھڑانے کے لیے کہ رہا ہے؟ جمشید رات کو شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔ "ہاں بھائی۔۔۔" شاہ زمان بیڈ پر لیٹے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "ہو جائے گا ٹھیک۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "پتا نہیں کیا ہے؟ روز ہی بچے کے سر پر نی مصیبت آ جاتی ہے۔ دودن بعد شاہ زمان کی گردن بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔"

"آج دفتر سے سیدھا گھر ہی آ جانا۔۔۔ کسی پارٹی میں مت چلے جانا۔۔۔ کیوں کہ تیرے جانے کا پتا ہوتا ہے آنے کا نہیں۔۔۔ آرام کرنا گھر بیٹھ کے۔۔۔" جمشید کھانے کی میز پر شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "توبہ کر بھائی۔۔۔ توبہ کر لی میں نے۔۔۔" شاہ زمان لہجے میں خوف لیے کہتا ہے۔ "اتنی جلدی؟ جمشید

Posted On Kitab Nagri

حیرانی میں پوچھتا ہے۔ "بس بھائی۔۔۔ جب سے بچے کا سنا ہے تو عجیب سا ڈر لگا رہتا ہے۔۔۔ اوپر سے مجھے یہ ڈر لگ گیا تھا کہ کہیں فالج نہ ہو جائے۔۔۔ اور میں ہوں بھی دل کا مریض۔۔۔ اور پھر اللہ سے وعدہ بھی تو کیا ہے۔۔۔ زندگی میں پہلی بار وعدہ کیا ہے تو پورا تو کروں گا۔۔۔" اس بار اس نے تھوڑی مختلف بات کی مذاق سے ہٹ کر۔ "حیرت ہے۔۔۔ ویسے بچے کے بارے میں ڈر کس بات کا؟ جمشید تجسس سے پوچھتا ہے۔ "مرنے کا ڈر۔۔۔ یہی کہ کہیں اسے اکیلا روتا ہوا چھوڑ کر نہ چلا جاؤں۔۔۔" شاہ زمان اداس چہرہ لیے جواب دیتا ہے۔ "بے شک اولاد انسان کو بدل دیتی ہے۔۔۔ ویسے تو تو کہتا تھا کہ پہلے مردوں کی چھوڑی ہوئی عورتوں کے پاس نہیں جاتا تو۔۔۔ ہاجرہ کی تو سمجھ ہے لیکن اب کیا ہو گیا تھا؟ جمشید اس بات پر بھی حیران تھا کیوں کہ یہ بات شاہ زمان کے اصول کے خلاف تھی۔ "کھھرائے جانے کا درد جب سے سہا ہے تو نظریات بدل گئے ہیں۔۔۔" وہ اسے سنجیدہ جواب سے ایک بار پھر اسے حیران کر دیتا ہے۔ "ہمم؟ جمشید حیرانی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے۔ "ہمم! وہ اپنے جواب پر مطمئن ہو کر کہتا ہے۔

دن گزرتے رہتے ہیں۔ شاہ زمان کی طبیعت میں اداسی بھی بڑھنے لگتی ہے۔ موت کا خوف اسے اندر سے کمزور کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس بار وہ اکیلا نہیں ایک رشتہ اس سے منسلک ہونے لگتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہو گیا ہے بھائی تجھے۔۔۔؟ جمشید لان میں بیٹھے ہوئے شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔" پتا نہیں! شاہ زمان اداس لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔ "تو ڈپریشن کا شکار ہو گیا ہے۔۔ اتنا سوچے گا تو پاگل ہو جائے گا۔۔" جمشید اسے اپنا تجزیہ بتاتا ہے۔ "پتہ نہیں کیوں۔۔ ہر وقت اپنے گناہ یاد آتے رہتے ہیں۔۔۔" وہ اپنی کیفیت سے پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "دوشیزاؤں کے معاملے میں اتنی جلدی تو بہ نہیں کرنی تھی۔۔۔ انسان کا دل بہل جاتا ہے۔۔ تیرے کونسا بیوی بچے ہیں۔۔۔ تنہائی انسان کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتی ہے۔۔۔" وہ اسے پہلے جیسا بننے کی تلقین کرتا ہے۔ "بس تنہائی ختم ہو ہی جائے گی۔۔۔ جب بچہ آجائے گا۔۔۔" وہ اسکے مشورے پر جواب دیتا ہے۔ "ابھی بہت دیر ہے بھائی۔۔۔ اتنی دیر میں پاگل ہو جائے گا تو۔۔۔" وہ پھر سے وہی کوشش کرتا ہے۔ "عورتوں میں دلچسپی نہیں رہی اب۔۔۔ فضول۔۔۔۔" وہ اسکے مشورے پر بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ "اسی لیے پہلے بھی سمجھاتا تھا کہ شادی کر لے۔۔۔ خود پر قابو کر لے گا تو گھر بس جائے گا۔۔۔ لیکن تو نے ایک نہیں سنی۔۔۔ آج تیرے چار پانچ بچے ہوتے تو تیرا دیھان بھی بٹا رہتا" وہ اسے بے وقوفی کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرے بچے کیا تو نے عورتوں کے معاملے میں دل سے توبہ کر لی ہے؟" جمشید کو کیوں کہ یقین نہیں آتا اس لیے بار بار تصدیق کرتا رہتا ہے۔ "پتہ نہیں۔۔۔ شاید" شاہ زمان

Posted On Kitab Nagri

اس بارے میں کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچا اس لیے یہ جواب دیتا ہے۔ "اگر تو نے دل سے کر لی ہے تو تیرا مشکل وقت شروع۔۔۔"

"ایک ویران تپتے صحرا میں شاہ زمان اکیلا بھاگتا چلا جاتا ہے۔ پچاس سے ساٹھ لڑکیاں اس کا پیچھا کر رہی ہوتی ہیں۔۔۔ اس کی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ وہ بھاگتا چلا جاتا ہے۔ لڑکیاں بھی اس کا پیچھا کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگتی ہیں۔ لڑکیاں بالکل جنگلی پن میں اسے مارنے کے لیے بے تاب ہوتی ہیں۔ شاہ زمان کے سامنے آگ کا سمندر ہوتا ہے اور پیچھے بھانک شکلوں والی لڑکیاں وہ لڑکیوں سے بچنے کے لیے آگ میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔"

شاہ زمان اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے یہ خواب دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا جسم پسینے سے بھرا ہوتا ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں وہ ساری رات بغیر آنکھیں بند کئے گزار دیتا ہے۔

اگلی صبح۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تو اٹھا نہیں ابھی تک؟ جمشید شاہ زمان کے کمرے میں آکر پوچھتا ہے۔" "نہیں" وہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے آنکھوں پر ہاتھ ملتے ہوئے کہتا ہے۔ "تجھے کیا ہوا؟ جمشید اسکی حالت دیکھ کر پوچھتا ہے۔" "نیند نہیں آئی ساری رات" وہ بھاری پن محسوس کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" "عجیب و غریب خواب آتے ہیں رات میں۔۔۔" وہ پریشانی کے عالم میں جواب دیتا ہے۔ "کافی دنوں سے تو یہی شکایت کر رہا ہے۔۔۔" جمشید اسکی حالت پر فکر مند ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں بھائی۔۔۔ جیسے ہی آنکھیں بند کرتا ہوں بس وہی سلسلے دوبارہ شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔" وہ اس پریشانی میں ڈوبے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اگر تو مانے تو تعویذ لے آؤں تیرے لیے۔۔۔؟" "نہیں بھائی۔۔۔ ایسے ہی مولانا تیری شکل دیکھ کر تیری غلط کاریاں جان جائیں گے اور تو وہاں سے جوتے کھاتا ہوا واپس آئے گا۔۔۔۔۔" وہ مولانا سے ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیوں؟ مسجد کسی کے باپ کی جاگیر تھوڑی نہ ہے۔۔۔۔۔" جمشید اسکی بات پر جواب دیتا ہے۔ "لیکن وہ ہم جیسوں کے لیے بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا بھائی۔۔۔ چل اٹھ ناشتا کر لے پھر تو نے دل کی دوا بھی لینی ہے۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شاپنگ مال میں اصلاح ایلویٹر سے نیچے آرہی ہوتی ہے اچانک اسکی نظر شاہ زمان پر پڑتی ہے۔ وہ اوپر جا رہا ہوتا ہے۔ وہ بھی اس کی طرف دیکھتا ہے مگر نظریں نیچے کیے ہوئے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اصلاح اس کا یہ رویہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے اور تھوڑی دکھی بھی۔ "ایسے اگنور نہیں کرنا چاہیے تھا اسے مجھے۔" شاہ زمان خود سے کہتا ہے۔۔۔ "کیا سوچے گی وہ۔۔۔ کہ کوئی فکر نہیں مجھے اسکی۔۔۔ پر کیا کروں میں جب وہ ہی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔" اصلاح کو وہیں اسکی دوست جس کا نام نور ہے مل جاتی ہے۔ ارے اصلاح کیسی ہو؟ مبارک ہو تمہیں بچے کی۔۔۔ بتایا ہی نہیں کہ شادی کر لی۔۔۔ "وہ اسکے پیٹ کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔" ہاں دسمبر میں ہوئی تھی شادی۔۔۔ بس جلدی میں ہوئی بتا ہی نہیں سکی کسی کو۔۔۔ "وہ اپنا پیٹ چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔" husband کیا کرتے ہیں تمہارے۔۔۔؟ وہ لہجے میں خوشی لیے سوال کرتی ہے۔ "اصل میں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے۔ "I'm her husband" شاہ زمان اصلاح کا ہاتھ پکڑ کر اسکی دوست کو کہتا ہے۔ وہ حیران رہ جاتی ہے اور تھوڑا خوش بھی۔ "نور یہ شاہ زمان ہیں۔۔۔" وہ نور سے اسکا تعارف کرواتا ہے۔۔۔ "شاہ زمان یہ نور۔۔۔ میری دوست" اور یہ کہتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

نور کا شاہ زمان سے۔ "ماشاء اللہ بہت خوبصورت کپل ہے آپ دونوں کا۔۔۔" وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر خوش ہو جاتی ہے۔ "تھینکس" شاہ زمان اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ "آپ دونوں آئیں نہ کبھی میری طرف۔۔۔ میری شادی ہے اس پر ضرور آئیے گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے نور اسرار کرتی ہے۔ "ضرور" شاہ زمان مسکرا کر اسے جواب دیتا ہے۔ "اوکے پھر ملیں گے۔۔۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ اگر زندگی موقع دے تو انسان کو اسے آسان کر لینا چاہیے۔۔۔۔ "وہ اصلاح کے سامنے آکر کہتا ہے۔" کیا تمہارے ساتھ رہنے میں میرے لیے آسانی ہے۔۔۔؟ وہ سوالیہ نظریں لیے پوچھتی ہے۔ "شاید" وہ اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے یہ جواب دیتا ہے۔ "ایسی آسانی پر لعنت بھیجتی ہوں میں۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ "تم نے ثابت کر دیا کہ تم پولیس آفیسر کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔" بلکل اس کی طرح جیسے وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے سارے جرائم ایک ہی مجرم پر ڈال دیتا ہے۔۔۔۔۔ بلکل ویسے ہی تم میرے ساتھ کر رہی ہو۔۔۔۔۔" شاہ زمان پیچھے سے آواز لگا کر اسے کہتا ہے۔

رات کا وقت۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چل کھانے کے بعد تھوڑی شراب پی لے۔۔۔ نیند آجائے گی۔۔۔" جمشید کھانا کھاتے ہوئے اسے کہتا ہے۔ میں کوئی پہلی بار شراب پیوں گا جو پی کر سو جاؤں گا؟ شاہ زمان اس کے مشورے کو بے وقوفانہ گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اگر تو نے دوشیزاؤں کے معاملے میں سچ میں توبہ نہیں کی تو بتا پھر؟ وہ لا تعلقی سے ہاتھ ہلائے کہتا ہے۔ "پچھتا رہا ہوں بھائی۔۔۔ توبہ کر کے۔۔۔" مجھے تو نازک بدن کی خوشبو کے حصار میں سونے کی عادت ہے۔۔۔۔۔ کہا وہ نزاکت اور کہاں یہ خار دار بستر۔۔۔۔۔" وہ چہرے پر بیزاری لیے جواب دیتا ہے۔ "تو کہے تو لیلیٰ سے بات کروں ابھی کے لیے۔۔۔۔۔ بتا رہی تھی کہ نئی لڑکیاں لائے ہیں۔۔۔۔۔ ٹریننگ ہو رہی ہے ابھی ان کی۔۔۔۔۔" وہ اسے خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ "کہاں سے آ جاتی ہیں ہر چھ ماہ بعد انکے پاس نئی لڑکیاں؟ وہ حیرانی میں اس سے سوال کرتا ہے۔ "بھائی غربت بڑھ گئی ہے۔۔۔۔۔ مجبور ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ بیچاریاں۔۔۔۔۔" جمشید ترس کھانے والے انداز میں جواب دیتا ہے۔ "کہیں اتنی غربت کہ جسم فروشی پر مجبور۔۔۔۔۔ پھر اتنی لالچ کہ پیسے کے انبار بھی انکا دوزج جیسا نفس نہیں بھر سکتے۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات کو صحیح نہ مانتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "جب تک لٹانے والے ہیں لوٹنے والیاں بھی رہیں گی۔۔۔۔۔" وہ کندھے ہچکائے کہتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "ساری دنیا کے لٹانے والے بھی ان پر اپنا سب کچھ ختم کر دیں مگر پھر بھی یہ سیر نہیں ہوں گی۔۔۔۔۔ یہ بکنے کے لیے تیار اپنے خریدار کو آہستہ آہستہ دیمک کی طرح چاٹ کر اگلے درخت کا رخ کر لیتیں ہیں۔۔۔۔۔ لٹانے والے تو ختم ہو سکتے ہیں مگر لوٹنے والیاں نہیں۔۔۔۔۔" وہ اپنا فلسفانہ انداز اپنائے کہتا ہے۔ "بلکل" جمشید اسکی بات کو بلکل صحیح سمجھتے ہوئے کہتا ہے۔ "زندگی میں توبہ کرنے میں جلدی مت کرنا۔۔۔۔۔ ورنہ ساری زندگی وعدہ خلافی میں گزر جائے گی۔۔۔۔۔ مجھے اگر اپنے بچے کی فکر نہ ہوتی تو آج جو میں محسوس کر رہا ہوں ضرور وعدہ خلافی کرتا۔۔۔۔۔" وہ اپنی طبعیت میں اٹھی بے چینی کے اظہار میں کہتا ہے۔ ابھی اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ اسے اچانک اپنے دائیں جانب سے آگ کا گولا اسکی طرف اڑتے ہوئے نظر آتا ہے۔ "آااا۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے کرسی پر نیچے جھک جاتا ہے۔ "کیا ہوا تجھے۔۔۔؟ جمشید اسکی طرف اٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "آگ تھی یہاں پر۔۔۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ اور دیوانہ وار ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ "کون سی آگ؟ جمشید اسکے پیچھے اسکے کندھوں کو پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔" مجھے تو نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔" وہ اسکی کیفیت کو وہم گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اندھا ہو گیا تھا تو؟ یہ کہتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اس پر چلاتا ہے۔ "ما عقل ! اگر آگ تھی تو کہاں چلی گی؟ جمشید بھی اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"آ لیٹ جا یہاں۔۔۔" جمشید اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ آگ تجھے کیوں نہیں دکھی جمشید؟ شاہ زمان چہرے پر حیرانی لیے پوچھتا ہے۔ "ہائے میرے بچے۔۔۔۔۔ تو اتنی راتوں سے سویا نہیں۔۔۔ اسی لیے تجھے ایسا محسوس ہو رہا ہو گا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ ایسا کچھ نہیں۔ "میں کوئی ستر سالہ بڑھا نہیں ہوں جو جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھوں۔۔۔۔" شاہ زمان اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ عزت مآب یقیناً میں نے ہی نظر انداز کر دیا ہو گا۔ "جمشی اسے پرسکون کرتا ہے۔

شاہ زمان خواب دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اسکا پورا جسم پسینے سے شرابور ہوتا ہے۔ وہ خواب میں ایک آدمی کا گلہ دبا رہا ہوتا ہے۔ آدمی سخت جان ہونے کی وجہ سے اسے مارنے میں اسے کافی تنگی ہوتی ہے۔ وہ بڑی مشکل سے اسے مار دیتا ہے اور وہاں سے جانے لگتا ہے۔ آدمی دوبارہ اپنی بیھانک آنکھیں کھول کر اسے پیچھے سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر شاہ زمان کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ پریشانی کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

اسی کشمکش میں دن گزرتے رہتے ہیں۔ اسکی طبیعت میں بے چینی بڑھتی رہتی ہے۔ "چل آ کرے سے باہر نکل۔۔۔" جمشید شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "نہیں میں یہاں سے نیچے نہیں اتروں گا۔۔۔" وہ

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ کیا تختِ سلیمانی ہے؟ کچھ نہیں ہو گا تجھے۔۔۔۔۔ اٹھ۔۔۔" وہ اسے زبردستی کھڑا کر لیتا ہے۔۔۔۔۔ "ارے بھائی مت لے میرا امتحان۔۔۔" شاہ زمان اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرے پیر ٹوٹ جائیں گے ان پتھروں پر چلتے چلتے۔" کہاں ہیں پتھر؟.... جوتی پہن لے پھر کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ "جمشید اسے یہ کہہ کر تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔ "نہیں مجھے نہیں پہننے آگ کے تندور اپنے پیروں میں۔۔۔۔۔" وہ اپنا سارا بوجھ اس پر ڈالے کہتا ہے۔

"لے بھی آ اب کافی" شاہ زمان لاؤنج میں بیٹھے جمشید سے کہتا ہے۔ "ارے بھائی مشین پھنس گئی ہے۔۔۔۔۔" جمشید اسے کچن سے جواب دیتا ہے۔ "اوپر نیچے کر اسکا فلٹر۔۔۔۔۔ مکے وکے مارا اسکے سٹیم کنٹرولر پر چل پڑے گی۔۔۔۔۔" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ ملتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اوہ بھائی نہیں ہو رہی ٹھیک۔۔۔ تو کہے تو شبیر کو اٹھا دوں بنادے گا وہ صحیح سے۔۔۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ "اس کی تو۔۔۔۔۔ نہیں بچے گی میرے ہاتھ سے۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے غصے سے اٹھتا ہے۔ جمشید اسے غصے میں دیکھ کر پیچھے ہو جاتا ہے۔ شاہ زمان کرسی کھینچ کر مشین میں زور زور سے مارتا ہے۔ مشین کا ستیاناس ہو جاتا ہے لیکن وہ اسے نہیں چھوڑتا "میرے بچے کیا ہو گیا ہے چھوڑ دے

Posted On Kitab Nagri

اسے۔۔۔۔ "جمشید اس سے کرسی چھڑواتے ہوئے کہتا ہے۔" "نہیں چھوڑوں گا میں
اسے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" "یہ کہتے ہوئے شاہ زمان کی حالت جنگلیوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

"اب تو شراب بھی نہیں پیتا۔۔۔۔" "جمشید گھر پر ڈاکٹر سے کہتا ہے۔" "شاہ زمان صاحب شدید ذہنی دباؤ
کا شکار ہیں۔۔۔۔ ان کی جو کیفیت ہے اس وجہ سے یہ شیزوفرینیا کا شکار ہو گئے ہیں۔۔۔۔" "ڈاکٹر جمشید کو
اسکی حالت کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔" "یہ کیا بلاء ہے؟ کوئی محلق بیماری تو نہیں؟ جمشید پریشانی میں پوچھتا
ہے۔" "نہیں یہ بیماری جان لیوا تو نہیں لیکن پیشنٹ اپنی جان لینے کی کوشش کر سکتا ہے۔۔۔۔ اصل میں
اس میں پیشنٹ کو وہم ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ اپنے ارد گرد ماحول کو اپنے لیے غیر محفوظ سمجھتا ہے۔۔۔۔ آپ
کل انہیں میرے کلینک لے آئیں وہاں میں انہیں ارلی تھیراپی دوں گا۔۔۔۔" "ڈاکٹر اسے یہ
کہہ کر خطرے سے آگاہ کرتا ہے۔" "آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔۔۔۔ قابو کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے
اسے۔۔۔۔" "جمشید سوتے شاہ زمان کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔" "انجیکشن لگا دیا ہے ساری رات سوتے
رہیں گے۔۔۔۔ اگر پھر بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتا دیے گا۔۔۔۔"

اگلی صبح۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اٹھ جا میرے بچے۔۔۔۔۔ چل اب" جمشید اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان آنکھیں کھول کر اسے بے یقینی سے دیکھتا ہے۔ "کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ میں جمشید۔۔۔۔۔ نور چشم۔۔۔۔۔" وہ اسکی بے یقینی کے جواب میں کہتا ہے۔ "اچھا۔۔۔۔۔" شاہ زمان پر سکون ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "مولانا سے وقت لیا ہے۔۔۔۔۔ آج عصر کی نماز کے بعد چلیں گے ان کے پاس۔۔۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان چونک جاتا ہے۔ "میں مولانا کے پاس نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔ میرے سارے کالے کرتوتوں کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتا ہے۔ "ما عقل! وہ مولانا ہے کوئی ولی نہیں۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا بھی گیا جیسا تو سوچ رہا ہے تو کیا کر لے گا وہ؟ جمشید اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

"جمشید۔۔۔۔۔ میں مسجد کے اندر نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔" شاہ زمان مسجد کے باہر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ "کیوں میرے بچے۔۔۔۔۔" جمشید اسکے انکار پر سوال کرتا ہے۔ "مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ اگر میں اندر جا کر مر گیا تو؟ شاہ زمان چہرے پر موت کا خوف لیے جواب دیتا ہے۔ "ارے بھائی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ میں بھی تو تیرے ساتھ ہر گناہ میں شریک رہا ہوں۔۔۔۔۔" شاہ زمان جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتا ہے اس کو ایک عجیب سا قلبی سکون ملتا ہے۔ اسکے دل کا وحشت زدہ ماحول گلزار میں بدل جاتا ہے۔ شاہ زمان مولانا کا روشن چہرہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور مولانا اسکی حیرانی کو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ "مولانا

Posted On Kitab Nagri

صاحب میں نے بتایا تھا نہ ایک بچے کے بارے میں --- یہ وہی ہے۔۔۔ "جمشید آگے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ادھر آؤ۔۔۔ وہاں کیوں کھڑے ہو گئے۔۔۔" مولانا شاہ زمان کو دور سہا ہوا کھڑا دیکھ کر کہتے ہیں۔ "السلام علیکم" شاہ زمان قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔ "والعلیکم السلام۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔۔ یہ شاہ زمان ہے۔۔۔؟ مولانا جمشید سے پوچھتے ہیں۔ "جی" جمشید بڑی تمیز سے جواب دیتا ہے۔ "یہ بچہ تو نہیں ہے۔۔۔ ماشاء اللہ کافی سمجھدار ایک جوان مرد ہے۔۔۔ کیا کرتے ہو بچے۔۔۔ چلو میں بھی بچہ ہی کہ لیتا ہوں۔۔۔" شاہ زمان یہ سن کر مسکرا دیتا ہے۔ "جی میں کاروبار کرتا ہوں۔۔۔" وہ مولانا کو جواب دیتا ہے۔ "کیا کیا محسوس کرتے ہو۔۔۔؟ مولانا ہاتھ میں تسبیح لیے پوچھتے ہیں۔ "محسوس تو بہت کچھ کرتا ہو۔۔۔ مگر بتانے والا نہیں۔۔۔" وہ دل میں سوچتا ہے۔ "رات میں عجیب خواب آتے ہیں۔ سارا دن وہم ہوتے ہیں۔۔۔ جمشید کے مطابق۔۔۔ پر مجھے حقیقت میں لگتا ہے سب" وہ محتاط انداز میں جواب دیتا ہے۔ "ہمم۔۔۔" یہ کہتے ہوئے مولانا آنکھیں بند کر کے تسبیح کے دانے گھماتے ہیں۔ "سب جان جائیں گے مولانا سب کچھ پتا چل رہا ہے میرے بارے میں" شاہ زمان پریشان ہوتے ہوئے سوچتا ہے۔ اسکے چہرے کے رنگ اڑے ہوتے ہیں۔ مولانا کچھ آیات پڑھ کر اس پردم کرتے ہیں۔ شاہ زمان کی بے چینی سکون میں بدل جاتی ہے۔ "شاہ زمان؟ مولانا نرم لہجہ لیے کہتے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔ "جی؟ وہ ڈرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" دیکھو بچے۔۔۔۔ نماز پڑھا کرو۔۔۔ تم نماز نہیں پڑھتے جو بالکل ٹھیک نہیں۔۔۔۔ دل کا سکون اگر عارضی چیزوں میں تلاش کرو گے تو بہک جاؤ گے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ "یہ کہتے ہوئے مولانا سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔" اور؟ اسکے پیروں تلے زمین نکل جاتی ہے جب وہ پوچھتا ہے۔ "اپنا قرض ادا کرو" مولانا یہ کہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

"قرض؟ شاہ زمان اپنے کمرے میں کھڑکی سے باہر دیکھتے اور سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

شاہ زمان رات کو پول لاؤنچ چیر پر بیٹھا ایک سوچ میں طویل مسافت طے کرتا ہے۔ "دیکھنا میری بددعا لگے گی تمہیں کبھی سکون نہیں ملے گا تمہیں زندگی میں۔۔۔" ایک لڑکی بہت خراب حالت میں شاہ زمان کو بددعا دے رہی ہوتی ہے۔ "ارے جا جا بہت دیکھیں ہیں تیرے جیسی۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے سونے لگتا ہے۔ "ذلیل گھٹیا انسان میں تیری جان لے لوں گی۔۔۔" وہ غصے سے اسکی طرف بڑھتی ہے۔ شاہ زمان غصے میں بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ "چل۔۔۔ چل تجھے عزت راس نہیں۔۔۔" وہ لڑکی کا بازو پکڑ کر اسے کمرے سے باہر دھکا دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "باہر پھینکو اسے" وہ اپنے ملازموں سے کہتا ہے۔ وہ لڑکی کو آہ و پکار کرتے ہوئے سخت سردی میں گھر سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ شاہ زمان اپنا ماضی سوچ کر بہت پریشان ہو جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سب لڑکیاں جو اسکی بد فعلی کا شکار ہو چکی ہوتی ہیں اس کے خوابوں میں آکر اسے بے چین کرتی ہیں۔
شاہ زمان واش روم میں اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالتے ہوئے بے چینی کے عالم میں
مبتلا ہوتا ہے۔ جمشید اس کے قریب خوشی سے آتا ہے۔ "میرے بچے شیرنی کے پانچ بچے
پیدا ہوئے ہیں۔۔۔ اتنے موٹے اور پیارے ہیں کہ بس۔۔۔ جلدی آ اور دیکھ۔۔۔" وہ
اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "زندگی کا سب سے بھانک پہلو اس میں رونما ہونے والی
تبدیلی ہے۔۔۔۔ ایک رات بند کی ہوئی آنکھ صبح کھولو اور برپا شدہ تبدیلی کو معمول سمجھ کر اپنا
لو۔۔۔ سوچتا ہوں جب میں مر گیا تب بھی تبدیلی بنا کر کے میرے بغیر برپا ہوتی رہے گی۔۔۔۔" وہ
اپنے چہرے کو غور سے آئینے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ارے بھائی تیرے فلسفے میری سمجھ سے باہر
ہیں۔۔۔ چل آجانہ جلدی کر" جمشید اسے چلنے پر زور دیتا ہے۔ "میں کیا ڈیلوری مینیجر ہوں جو جا
کر ان کی ناف کاٹوں۔۔۔ اتنی خوشی انکے باپ کو نہیں ہوئی ہوگی جتنی تجھے۔۔۔ ابھی
انکی آنکھیں پوری طرح کھلی نہیں اور تو ان کے سر پر سوار ہو گیا۔۔۔" شاہ زمان اسے
کے اسرار پر چڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "کبھی تو خوش ہو جایا کر۔۔۔ ہر وقت غصہ اور پریشانی بھی
اچھی نہیں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے جمشید اس سے شکوہ کرتا ہے۔ "جنس بتا؟ وہ وہیں کھڑے اس سے

Posted On Kitab Nagri

پوچھتا ہے۔ "دو مادہ اور تین نر" وہ رسم جواب دیتا ہے۔ "یہ کیسا مذاق ہے۔۔۔۔۔ ویسے انسانوں کے مقابلے جانوروں کا نظام الٹ ہے۔۔۔۔۔ جانوروں میں سب مادہ بچے چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"

شاہ زمان اس سب سے بیزار ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "ویسے تجھ سے زیادہ تو یہ بدر ہی تیز نکلا۔۔۔۔۔ تین ماہ میں پانچ بچوں کا باپ بن گیا۔۔۔۔۔ اور ایک تو ہے انتظار کر کر کے سوکھ گیا ہے۔۔۔۔۔" وہ بھنوائیں چڑھائے شکوہ کرتا ہے۔ "کیا میں واحد باپ ہوں جس کا بچہ نو ماہ لے رہا ہے۔۔۔۔۔ یا تو تیسرے ماہ ہی پیدا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔" وہ واش روم سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہائے گا نہیں تو؟ جمشید اسکی اس عادت سے بیزار ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "دل نہیں چاہ رہا۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ کھڑکی سے باہر جھانکتا ہے۔ "چل نہا لے بھائی۔۔۔۔۔ دفتر ہی چلا جا تھوڑا دیھان ہی بٹ جائے گا تیرا۔۔۔۔۔" جمشید اسکی منت کرتا ہے۔

www.kitabnagri.com

اگلی رات۔۔۔

شاہ زمان کو پھر وہی بھانک خواب آتے ہیں۔۔۔ ایک لڑکی کا چہرہ بہت واضح ہوتا ہے۔ وہ شاہ زمان کا گلہ دبا رہی ہوتی ہے۔۔۔ وہ اس سے اپنا آپ چھڑانے کی بہت کوشش کرتا ہے۔ اتنے میں اسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ پسینے میں شرابور اپنی دائیں جانب

Posted On Kitab Nagri

دیکھتا ہے۔ وہاں کوئی نہیں ہوتا جیسے ہی وہ بائیں جانب دیکھتا لڑکی اس کے برابر بیٹھی
اپنی بھیانک نظروں سے اسے گھور رہی ہوتی ہے۔ وہ اسے دیکھ کر زور سے چلاتا ہے اور
وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

"جمشید --- جمشید ---" شاہ زمان جمشید کے کمرے میں اس کو جگانے کے لیے جنبھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "آج سونے دو لیلیٰ" وہ نیند میں کہتا ہے۔ "لعنت ہو تم پر۔۔۔ پاگل میں ہوں۔۔۔" شاہ زمان غصے میں اس پر چلاتا ہے۔ یہ سنتے ہی جمشید کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔۔۔ "تو؟ جمشید حیران ہوتے ہوئے کہتا ہے "وہ مجھے مار دے گی۔۔۔" وہ ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔ "کون؟ جمشید پریشان ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "پتہ نہیں۔۔۔ دیکھ چل کر میرے کمرے میں۔۔۔"

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

منت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں پتہ ہے۔۔۔ تیری بوڑھی ہڈیوں میں ہمت نہیں۔۔۔ مگر تو یہ کرے گا۔۔۔"

گھر کے لان میں عورتوں کی قطار لگی ہوتی ہے۔ کچھ کے پاس بچے ہوتے ہیں اور کچھ اکیلی۔

"میرے بچے۔۔۔ کیا یہ بچے تیرے تو نہیں؟ جمشید دوسری منزل پر کھڑے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ مجھے عورت کی ضرورت ضرور ہے پر اسے پا کر اپنے حواس نہیں کھو دیتا۔۔۔" وہ اسکو احمق گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "پھر بھی کچھ بھی ممکن ہے۔۔۔" وہ کندھے چڑھائے کہتا ہے۔ "نہ ہی ہر عورت میری نظر میں اصلاح ہے اور نہ ان عورتوں کی نظر میں میں شاہ زمان کہ وہ اسکی ناجائز اولاد پیدا کر ڈالیں۔۔۔" وہ پراعتما دلہجے میں جواب دیتا ہے۔

شاہ زمان کا ملازم ان عورتوں میں لاٹری کی صورت میں چیک تقسیم کرتا ہے۔۔ اچانک ایک عورت دوسری عورت کو اسکے بچے سمیت دھکا دے دیتی ہے اور اسکا چیک ہتھیا

Posted On Kitab Nagri

لیتی ہے۔ اس بات کی وجہ سے وہاں ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے۔ شاہ زمان کے ملازم عورتوں کو قطار میں کھڑا کر کے معاملہ سلجھا دیتے ہیں۔

"یہ رقم آپ سب کو شاہ زمان جنجوعہ کی طرف سے دی گئی ہے۔۔۔" جمشید عورتوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ عورتوں کو یہ نام سن کر کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ وہ اس نام سے واقف ہی نہیں ہوتیں۔ لاٹری کی صورت میں دی گئی اس رقم کو دینے کی وجہ آپ سب سے معافی کی درخواست ہے جو شاہ زمان صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔۔۔ "یہ سن کر عورتیں حیران ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتی ہیں۔ اچانک شاہ زمان ان سب کے سامنے آتا ہے اور وہ اسے پہچان لیتی ہیں۔ وہ اسے دیکھ کر اپنے آپ سے باہر ہو جاتی ہیں سوائے چند ایک کے۔ "ذلیل۔۔۔ کمینے۔۔۔ تو نے زندگی تباہ کر دی میری" دہائیوں کی تعداد میں یہ آوازیں ماحول میں ایک دم سے گونجتی ہیں۔ وہ سب اس پر جھپٹنے کے لیے اسکی طرف بڑھتی ہیں۔ شاہ زمان شیزوفرینیا کا شکار ان کے خالی ہاتھوں کو ڈنڈوں سے لدا ہوا تصور کرتے ہوئے دیواد سے ڈر کر لگ جاتا ہے۔ اسکی سکیورٹی ان عورتوں کو اسکی طرف بڑھنے سے روکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شام کے وقت تقریباً ساری عورتیں بھاری معاوضہ لے کر اسے معاف کرتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہیں۔ "میرا شوہر ہر وقت مجھ پر شک کرتا ہے۔۔۔" ایک خوبصورت لڑکی شاہ زمان کو اپنی دکھ بھری داستان سناتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم نے اسے کہا نہیں کہ جو تمہارے ساتھ ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔۔" وہ اسکی داستان سن کر اداس ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ میرا کزن ہے۔۔۔ اسے سب معاملے کا پتا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ میری ویسی عزت نہیں کرتا جیسی ایک عام شریف عورت کو ملتی ہے۔۔۔ کہتا ہے کہ تم بھی شامل ہوگی اس کے ساتھ۔۔۔ اب تو میرا بڑا بیٹا بھی جوان ہو گیا ہے۔۔۔ پھر بھی ساری زندگی ذلت سے ہی گزر رہی ہے۔۔۔" وہ یہ کہ کر رو پڑتی ہے۔ "میں دل سے شرمندہ ہوں۔۔۔ جو رقم تمہیں دی گئی ہے شاید اس سے تمہارے دکھوں کا مداوا ہو سکے۔۔۔ ہرچیک کی تاریخ مختلف ہے اس لیے پریشان مت ہونا۔۔۔ بس تم مجھے معاف کر دو۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے شرمندہ تو ہوتا ہے مگر سنجیدہ نہیں۔ "میرے گردے کا آپریشن ہونا ہے۔۔۔ پیسے نہیں تھے۔۔۔ لیکن تم فرشتہ بن کر آئے۔۔۔ یہ اٹھارہ کروڑ جو تم نے مجھے

Posted On Kitab Nagri

دیے ہیں ان کے بدلے میں تمہیں معاف کرتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

اس کے جانے کے بعد دوسری لڑکی اندر آتی ہے۔ "مجھے معاف کر دو" شاہ زمان اسکے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری وجہ سے زندگی تباہ ہو گئی میری۔۔۔ شادی کی رات ہی طلاق ہو گئی تھی مجھے۔۔۔۔۔" وہ لڑکی وہیں رک کر اسے کوسے ہوئے کہتی ہے۔ "شرمندہ ہوں میں بہت۔۔۔ جو رقم میں نے تمہیں دی ہے وہ تمہارے دکھوں کو کم کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ میں جو کر سکتا ہوں وہ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔" پیسوں کا ذکر سن کر اس لڑکی کا غصہ کم ہو جاتا ہے۔ "میں بس تم سب سے معافی کا طلب گار ہوں۔۔۔۔۔" لڑکی اسکے قریب آتی ہے اور اسکی ندامت کو غور سے دیکھتی ہے۔ معاف نہیں کیا تمہیں۔۔۔۔۔" وہ دیکھی آواز میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ یہ وہی لڑکی ہوتی ہے جسے شاہ زمان نے سردی میں رات کو گھر سے باہر پھینک دیا تھا۔ "نام کیا ہے تمہارا؟ شاہ زمان اس لڑکی کے معافی قبول نہ کرنے کی وجہ سے اسے یاد رکھنا چاہتا ہے۔" آفرین "لڑکی اسے جواب دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"پیسے میں بہت طاقت ہے۔۔۔ آج رونما ہونے والے واقعات نے مزید میرا ایمان اس چیز پر مضبوط کر دیا۔۔۔" جمشید کھانے کی میز پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "جس بستی میں لالچ ہو وہاں پیسہ ہی دین بھی ہوتا ہے اور ایمان بھی۔۔۔ اور ہم جیسوں کی بدکاری وہاں سکھ بن کر عزت سے گھومتی ہے۔۔۔" شاہ زمان اپنی گھٹیا سوچ سے مجبور یہ جواب دیتا ہے۔ "چھوڑ جو بھی تھا۔۔۔ تجھے تو معافی مل گئی نہ۔۔۔" جمشید اسے تسلی دیتا ہے۔ "ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ صدیوں سے میرے کندھوں پر ایک بوجھ تھا۔۔۔ جو دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ آج کافی سکون ملا ہے۔۔۔ کچھ لڑکیوں نے خودکشی کر لی۔۔۔ اگر وہ زندہ ہوتیں تو ان کی طرف سے بھی حساب صاف کر لیتا۔۔۔" وہ افسردہ لہجے میں جواب دیتا ہے۔ "ارے بھائی۔۔۔ ان لڑکیوں کی بہنوں یا ماؤں نے پیسے وصول کر تو لیے۔۔۔" جمشید اس کو تسلی دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ خود معاف کر دیتیں تو زیادہ بہتر ہوتا۔۔۔" وہ اس سب سے زیادہ مطمئن نہیں ہوتا۔ "ہمم؟ جمشید اس سے پوچھتا ہے۔ "ہمم ! وہ اسے جواب دیتا ہے۔

اگلی شام مغرب کی اذان شاہ زمان کے کانوں میں پڑتی ہے۔ اس پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے جیسے اسے کسی چیز نے جکڑ لیا ہو۔ "جمشید؟" ہاں۔۔۔ نور چشم؟ وہ اس کے نزدیک جکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "چل نماز ادا

Posted On Kitab Nagri

کریں۔۔۔۔۔"وہ اسے حکم دیتا ہے۔"کیا؟ جمشید کو یقین نہیں آتا اس لیے پوچھتا ہے۔"نماز۔۔"وہ اسے دوبارہ جواب دیتا ہے۔"کیا؟ جمشید کو لگتا ہے کہ اس بار بھی اس نے غلط سنا ہے اس لیے دوبارہ تصدیق کرتا ہے۔"بہرہ ہو گیا ہے"شاہ زمان غصے سے اسے جواب دیتا ہے۔

"عزت مآب۔۔۔۔۔جائے نماز تو لے آیا ہوں لیکن نماز کے لیے وضو درکا ہے۔۔۔۔۔اور میں اتنا بوڑھا ہو گیا ہوں کہ تیس سال پہلے کی بات یاد رکھنے سے قاصر ہوں۔۔۔"جمشید واش روم میں شاہ زمان کے قریب جا کر کہتا ہے۔"ابھی صرف منہ ہاتھ ہی دھو لیتے ہیں۔۔۔۔۔"وہ نل کھول کر کہتا ہے۔"نا۔۔۔نا حضور یہ تو یہودیت کے زمرے میں آجائے گا۔۔۔اتنا چھوٹا اور نامعقول وضو۔۔۔۔۔"جمشید اس کی بات کو گناہ کبیرا گمان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"تم عشاء کے وقت بھی آنا اور وضو سکھا دینا۔۔۔۔۔"شاہ زمان اپنے ملازم سے کہتا ہے۔"او کے سر"وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔"جمشید؟ شاہ زمان جائے نماز اٹھائے اسے پکارتا ہے۔"ہاں نور چشم"وہ اسے جواب دیتا ہے۔"قبلہ کس طرف ہے؟ شاہ زمان چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔"میرے خیال سے اس طرف ہے۔۔۔۔۔"وہ اپنے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔"اچھا۔۔۔تو اسکا مطلب ہم اس طرف پیر کر کے سوتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔؟ شاہ زمان اسے شرم

Posted On Kitab Nagri

دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ شاید اس طرف ہے۔۔۔" وہ اپنے بائیں جانب اشارہ کرتا ہے۔ "میرے پیچھے نماز پڑھ لے۔۔۔ کیوں کہ تو بالکل فارغ ہے۔۔۔" وہ جائے نماز پر کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

"بس یہیں باہر ہی بیٹھ جاؤ" شاہ زمان کا باورچی اپنی بیٹی جس کا نام آئمہ ہے کو باہر بیچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی" وہ یہ کہتے ہوئے بیٹھ جاتی ہے۔ "شبیر یہ بچی کون ہے؟ جمشید اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔" جمشید صاحب یہ میری بیٹی ہے۔۔۔ آج یونیورسٹی میں دھرنا تھا جس کی وجہ سے بس نہیں چلنی تھی۔۔۔ زیادہ حالات خراب نہ ہو جائیں اسی لیے جلدی لینے چلا گیا۔۔۔ پھر سر کے کھانا کھانے کا وقت دیکھا تو سیدھا یہیں لے آیا۔۔۔" وہ ہلکا سا پریشان ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "بچی۔۔۔ تم اندر چل کر بیٹھ جاؤ۔۔۔" یہ سن کر شبیر کو اچھا لگتا ہے۔ "چلو آ جاؤ پھر۔۔۔" وہ اپنی بیٹی کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "زیادہ ادھر ادھر مت گھومنا ٹھیک ہے۔۔۔ سر کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے کہیں غصہ نہ ہو جائیں" شبیر آئمہ کو صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ لڑکی سہمی ہوئی چال میں صوفے کے ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اچانک اسکی نظر شیشے کے اس پار چلتے ہوئے شاہ زمان کی طرف پڑتی ہے۔ "کتنا خوبصورت ہے یہ" وہ اسے دیکھتے ہوئے حیرانی میں کہتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "ادھر مت آنا پلیز۔۔۔ ادھر مت آنا۔۔ میں بات نہیں کر پاؤں گی۔۔۔" وہ اسے انکور کرنے کے لیے موبائل میں مصروف ہو جاتی ہے۔ شاہ زمان اسے وہاں بیٹھے دیکھ لیتا ہے۔ وہ تجسس سے آگے بڑھتا ہے۔ وہ بھی اسکی طرف دیکھتی ہے۔ شاہ زمان اسکا چہرہ غور سے دیکھتا ہے۔ "آپ شبیر صاحب کی بیٹی ہیں۔۔؟ وہ کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "جی" حیران ہوتے ہوئے۔۔ "لیکن آپ کو کیسے پتا چلا؟" فیس سے۔۔ سارے کا سارا شبیر کا ہی ہے۔۔۔ شبیر کا فیملی وریشن۔۔۔ "یہ سنتے ہی لڑکی زوردار قہقہہ لگاتی ہے۔ شاہ زمان اسے ہنستا دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ "اور بیٹا کیا کرتی ہو آپ؟ شاہ زمان اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بی۔ ایس۔ سی پیٹرولیم اینجینئرنگ" لڑکی فخر سے جواب دیتی ہے۔ "گڈ" وہ اس سے متاثر ہو کر کہتا ہے۔ "سیکنڈ سیمسٹر چل رہا ہے۔۔۔" لڑکی مزید بتاتی ہے۔ "چلیں میری دعا ہے کہ آپ جب تک آپ کی ڈگری مکمل ہو تب تک ملک میں تیل کے نئے ذخائر نکل آئیں۔۔۔" وہ اسے خوش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "آمین آمین۔۔۔" لڑکی یہ کہتے ہوئے ہنس دیتی ہے کیوں کہ اسے سمجھ آ جاتا ہے کہ شاہ زمان کو اندازہ ہے کہ پاکستان میں اس ڈگری کا سکوپ نہیں۔ ان دونوں کے درمیان کافی دیر گفتگو ہوتی ہے۔ "یہ بچہ پہلی بار میرے گھر آیا ہے تو اس لیے اسے یہ رکھنا ہو گا۔۔۔" شاہ زمان کھڑا ہو کر اسکے قریب جھکتا ہے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پانچ

Posted On Kitab Nagri

ہزار کانوٹ اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ آئمہ کی نظر اس کے سر اور داڑھی میں دو سفید بالوں اور آنکھوں کے گرد ہلکی ہلکی جھریوں پر پڑتی ہے اور وہ بغیر انکار کئے پیسے رکھ لیتی ہے۔ "میری اگلے ماہ شادی ہے۔۔۔ اوہ نہیں بلکہ منگنی ہے۔۔۔" وہ گبھراتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "آپ آئے گا۔۔۔" وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے مزید کہتی ہے۔ "اچھا۔۔۔ واہ۔۔۔ مبارک ہو پھر تو بہت بہت آپ کو۔۔۔" وہ جیب سے والٹ نکالتا ہے اور اس کے ہاتھ میں جتنے پیسے آتے ہیں وہ بغیر گنے اسے دینے لگتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ اسکی ضرورت نہیں۔۔۔" لڑکی شرماتے ہوئے کہتی ہے۔ "رکھو انہیں۔۔۔ میری طرف سے اچھا سا ڈریس بنوا لینا۔۔۔ امی کو نہ دے دینا۔۔۔" وہ اسکی شرم کو ختم کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں" وہ شرماتے ہوئے پیسے لیتے ہوئے کہتی ہے۔

"امی۔۔۔ امی۔۔۔" آئمہ اپنے گھر گھستے ہی زور زور سے آوازیں لگاتی ہے۔ "تم اتنی جلدی۔۔۔؟ اس کی ماں اس سے پوچھتی ہے۔" جی بابا جہاں کام کرتے ہیں ان کا ڈرائیور چھوڑ گیا مجھے۔۔۔" وہ گھر میں خوشی سے داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ اندر اسکا بھائی بھی موجود ہوتا ہے۔ "تم گئے نہیں آفس آج؟ وہ اپنے بڑے بھائی سے پوچھتی ہے۔" سڑکیں بلاک تھیں ڈائین "اسکا بھائی اسے جواب میں کہتا ہے۔" پتہ ہے میرے ساتھ اتنا اچھا ہوا آج۔۔۔" وہ اپنی خوشی پر قابو پاتے ہوئے بتاتی ہے۔ "کیا ہوا؟

Posted On Kitab Nagri

اسکی ماں تجسس سے پوچھتی ہے۔ آئمہ شاہ زمان سے ملاقات کی ساری روداد اپنی امی اور بھائی کو سنا دیتی ہے۔ "کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے امی؟ اوپر سے انکے سر اور داڑھی میں سفید بال اور آنکھوں کے گرد جھریاں اتنے ڈیسنٹ اور ایلگنٹ لگ رہے تھے وہ۔۔۔" وہ اسکی خوبصورتی سے بے پناہ متاثر ہو کر کہتی ہے۔ "جیسے تو بد صورت۔۔۔" اسکا بھائی اسے جلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں مجھے تو اتنی شرم آئی ان سے پیسے لیتے ہوئے جب میرے ہاتھ ان کے مقابلے میں کالے لگ رہے تھے۔۔۔ وہ تو شکر ہے کہ میرے کپڑے اور جوتے کافی مہنگے تھے اس لیے عزت رہ گئی میری۔۔۔ بس رنگ بھی گرمی کی وجہ سے کالا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ بھائی جب انہوں نے والٹ نکالا تو میں بتاؤ کہ سارے نوٹ ہزار اور پانچ ہزار والے تھے اور بغیر گنے ہی مجھے انکے ہاتھ میں پہلی بار جتنے آئے اتنے ہی دے دیے۔۔۔" وہ اسکی شخصیت میں گم بولتی چلی جاتی ہے۔ "یہ لڑکی مر جائے گی سوچ سوچ کے۔۔۔" اسکا بھائی اسکی حالت دیکھ کر سوچتا ہے۔ "ویسے مجھے دیکھ کر اتنا دکھ ہوا کہ نہ انکی ابھی تک شادی ہوئی اور نہ ہی بچے ہیں۔۔۔۔۔ کیوں چھوڑ گئی وہ لڑکی انہیں جن سے وہ شادی کرنے والے تھے۔۔۔۔۔ وہ ایک شعر ہے نہ کہ "وہ بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں۔۔۔۔۔" آج سمجھ آئی مجھے اس شعر کی۔۔۔۔۔ ان کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے کچھ مت بناؤ۔۔ میں چاکلیٹ کیک آڈر کر رہی ہوں بہت دل چاہ رہا ہے۔۔۔" اصلاح
حمیرا سے کہتی ہے۔ "جی بابی" اسی وقت دروازے کی بیل بجتی ہے۔ حمیرا دروازے سے کیک اور گفٹز
لاتی ہے۔ اصلاح اس سے سامان لے لیتی ہے جس میں چاکلیٹ کیک ہوتا ہے پھر وہ گفٹ کو دیکھتی ہے۔
گفٹ پر

happiest your first birthday in my life... My imaginary "
"wife

یہ دیکھ کر اسکی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

رات کو شاہ زمان پول میں پیر ڈال کر بیٹھا ہوتا ہے۔ "سر مس آفرین آئیں ہیں۔۔" شاہ
زمان کا ملازم اسے آکر بتاتا ہے۔۔ "یہیں بھیج دو" وہ حیران ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان جوتا
پہن کر اس کے انتظار میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ ہاتھ میں گلدستہ لیے اسکی طرف آتے ہوئے بہت حسین
لگ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسکی طرف حیرت سے دیکھتا ہے۔ "السلام علیکم" شاہ زمان اسے حیرت
سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "والسلام"۔۔۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں یہاں کیوں آئیں
ہوں۔۔۔ اور وہ بھی ایسے۔۔۔ "لڑکی اسکی حیرانی دیکھ کر جواب دیتی ہے۔ "بلکل" شاہ زمان اسکے بے

Posted On Kitab Nagri

تکلف لہجے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھ سے شادی کر لو شاہ زمان۔۔۔ میں تمہیں معاف کر دوں گی۔۔۔" وہ اچانک وہ کہ ڈالتی ہے جس کی اسے امید نہیں ہوتی۔ شاہ زمان یہ سن کر ساکن اور حیران رہ جاتا ہے۔ وہ گلہ ستہ اسے دیتی ہے۔ شاہ زمان گلہ ستہ اس سے لے کر میز پر رکھ دیتا ہے۔ "پر میں شادی کر چکا ہوں

"and we are expecting a child"

یہ سنتے ہی آفرین کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ جیسے اسکی بہت بڑی امید ٹوٹ گئی ہو۔ "میں بہت اکیلی ہوں۔۔۔ اپنے بھائی کا بیٹا پال رہی ہوں۔۔۔ سارا دن کام کر کے تھک جاتی ہوں۔۔۔ مجھے بھی کوئی چاہیے جس کے کندھے پر سر رکھ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اس کے قریب آتی ہے۔۔۔ "جس سے مجھے سکون ملے۔۔۔ تھوڑی جگہ مجھے بھی دے دو اپنی زندگی میں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسکی منت کرتی ہے۔ "میں مجبور ہوں۔۔۔ اس سے بہت محبت کرتا ہوں میں۔۔۔ اسکے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا" یہ کہہ کر وہ اسے صاف انکار کر دیتا ہے۔ یہ سنتے ہی لڑکی پر جنون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ "اگر تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے تو میں جو تم سے کہتی ہوں وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔۔۔" وہ اسکو بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم مجھ سے وہ کہ

Posted On Kitab Nagri

رہی ہو جس کی میں تم سب سے معافی مانگتا پھر رہا ہوں۔۔۔" وہ اپنے بازو چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔ "پلیز! وہ روتے ہوئے اسکی منت کرتے ہوئے اسکے پیروں میں بیٹھ جاتی ہے۔" تم کیوں اپنی تذلیل کروارہی ہو مجھ جیسے دو ٹکے کے انسان سے۔۔۔۔" وہ اسے ایسا نہ کرنے کا کہتا ہے۔ "میں مجبور ہوں۔۔۔۔۔ تھک چکی ہوں میں برداشت کرتے کرتے۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسکی ٹانگ پکڑ لیتی ہے۔ "تم۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے قصور وار ٹھہرا دینا۔۔۔ میں قبول کروں گی اپنی غلطی تم پر ایک حرف نہیں آنے دوں گی۔۔۔ پر پلیز۔۔۔ احسان کرو مجھ پر۔۔۔۔" وہ ایک بار پھر اس کے سامنے گڑ گڑاتی ہے۔ "اس معاملے میں میرا ایمان ایک نو مسلم کی طرح ہو چکا ہے جو سخت گرمی اور جنگ کی حالت میں بھی روزہ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔" وہ پتھر بنے اسے جواب دیتا ہے۔ وہ خاموشی سے وہاں سے کھڑی ہو جاتی ہے اور اسکی طرف دیکھتی ہے۔ وہ اچانک اسکے سینے سے لگ جاتی ہے۔ وہ اسکے بدن کہ سختی اور حرارت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے جسم میں دوڑتی بے قراری سے اسے مزید مضبوطی سے پکڑ لیتی۔ ان سب چیزوں کا عادی ہوتے ہوئے شاہ زمان کو زرا بھی فرق نہیں پڑتا۔ "تم اب جاؤ یہاں سے۔۔۔" شاہ زمان اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ نظریں جکھائے اسکے سامنے کھڑی رہتی ہے۔ "انسان اپنے جذبات میں بہتے ہوئے کبھی ایسے کنارے پر پہنچ جاتا ہے جو اسکی منزل ہوتا ہی

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔ "وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔" مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا "وہ اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے کہتی ہے۔" تمہیں پڑے گا۔۔۔ تم مجھے کچھ وقت دو میں تمہاری زندگی بدلنے کی کوشش کروں گا۔۔۔۔۔ "یہ سنتے ہی وہ وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ تھوڑا آگے جا کر رکتی ہے اور مڑ کر اسے دیکھتی ہے۔ شاہ زمان اسے دیکھ کر مسکرا دیتا ہے اور جواب میں وہ بھی مسکرا دیتی ہے۔

میرے بچے۔۔۔ "یہ کہتے ہوئے جمشید شاہ زمان کے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ شاہ زمان عشاء کی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتا ہے اور اس کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ شاہ زمان نماز مکمل کر کے اٹھتا ہے۔ "تو تو پکا نمازی بن گیا" جمشید اس کی نماز کی پابندی دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب اتنی سمجھ آگئی ہے کہ سجدہ اور رکوع کہاں کرنا ہے۔۔۔ کل سے مسجد چلیں گے۔۔۔" وہ اس معاملے میں سنجیدگی ظاہر کرتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" جمشید خوش ہوتے ہوئے کہتا ہے "کیسا رہا ڈنر؟ وہ جمشید سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہائے میرے بچے وہ انمول بھی آئی ہوئی تھی وہاں۔۔۔ ایسے ارد گرد دیکھ رہی تھی میرے کے کہیں سے تو نکل آئے گا۔۔۔ کیا جادو کرتا ہے تو عورتوں پر؟ وہ اس پر صدقہ واری جاتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے پوچھتا ہے۔ "اس عمر میں وہ جادو چلائے گا تو تیری گردن نہیں مڑے گی بلکہ لاش واپس آئے گی۔۔۔"

"شکر ہے آج تو کام پر جائے گا۔۔ نہیں تو گھر بیٹھ بیٹھ کر عورتوں کی طرح نفسیاتی ہوتا جا رہا تھا تو۔۔" جمشید ناشتے کی میز پر اسے کہتا ہے۔ "میرے لیے کسی استاد محترم کا انتظام کرو۔۔" وہ اسکی بات کے جواب میں کہتا ہے۔ "استاد۔۔۔ وہ بھی محترم؟ جمشید اسکی بات میں استاد کے لیے عزت سنتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "جو مجھے دین سکھائے۔۔" وہ اسے مزید واضح کرتا ہے۔ "اچھا۔۔ اچھا۔۔۔ کس مسلک کا؟ جمشید اسکی بات کو سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "مسلک؟ وہ اس لفظ سے ناواقف اس سے سوال کرتا ہے۔ "یعنی فرقہ؟ وہ اس لفظ کے متبادل لفظ بتا کر پوچھتا ہے۔ "فرقہ؟ وہ اس لفظ سے بھی صحیح طرح واقف نہیں اس لیے سوال کرتا ہے۔ "ما عقل۔۔۔ دین مختلف حصوں میں بانٹ لیا ہے دین کے خود ساختہ ٹھیکیداروں نے۔۔۔ ہر کوئی اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔ کچھ احمق لوگوں کو اکھٹا کر کے ان پر اپنی حکومت کر رہے ہیں۔۔۔ وہ احمق آگے بچوں کی پیداوار بڑھا کر اپنے فرقے کو پھیلا رہے ہیں۔۔۔ کیا صحیح ہے کیا غلط بہت جاننے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔۔۔۔۔ اس

Posted On Kitab Nagri

لیے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا میں تو۔۔۔ اور گناہ پہ گناہ کیے جا رہا ہوں کیوں کہ ان لوگوں کی وجہ سے اب تو آخرت پر بھی ایمان کمزور ہو گیا ہے میرا۔۔ اتنی بڑی بڑی ہستیوں کو چیلنج کیا ہوا ہے کہ کیا بتاؤں۔۔۔ ان ہستیوں کے سامنے ان ملاؤں کی کیا اوقات جو اپنے اپنے طرز میں چندہ بنانے کے بہانے ہمیں ڈراتے پھر رہے ہیں۔۔۔ اگر وہ ہستیاں چیلنج ایل ہیں تو یہ مولانا کیوں نہیں۔۔۔ یہاں بھی عیاشی نہ کرو۔۔۔ آگے بھی کچھ نہ ملے۔۔۔۔۔ ایسے ایسے لوگوں سے چندے کے لیے ہاتھ ملایا ہوا ہے جو پچھلی حکومت کو الٹنے کے لیے بم دھماکے کر رہے تھے۔۔۔۔۔ "جمشید اسے وضاحت دیتا ہے۔" "دین بٹنے سے پہلے بھی تو کوئی حیثیت رکھتا ہوگا کہ نہیں۔۔۔ یا میں ہی پاگل ہوں کہ دوشیزاؤں سے میل جول میں توبہ کر کے اللہ اللہ کر رہا ہوں۔۔۔ کیوں کہ جو حالات تو بتا رہا ہے اس لحاظ سے تو سب ہی ایک دوسرے کو چونا لگا کر کمائی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" "شاہ زمان لہجے میں معصومیت لیے پوچھتا ہے۔" "ہے میرے بچے کیوں نہیں۔۔۔" "یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔" "بس میرے لیے وہی مولانا لاؤ جو دورِ نبوی ﷺ کے دین کی پیروی کرتا ہو۔۔۔ کیوں کہ دورِ نبویٰ میں دین مکمل ہو چکا ہے۔۔۔ باقی ان رنڈی رونوں کی میرے

Posted On Kitab Nagri

نزدیک کوئی اہمیت نہیں نہ ہی اتنا وقت ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ جتنی مشکل سے میں نے گناہوں سے توبہ کی ہے ان کم عقلوں کی وجہ سے وہ کھٹائی میں پڑ جائے۔۔۔" وہ حتیٰ فیصلہ لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہمم؟ جمشید اسکی بات سن کر پوچھتا ہے۔ ہم! وہ پر اعتماد لہجے میں جواب دیتا ہے۔ "بلکہ تو میرے لیے کسی عربی زبان سکھانے والے کا بندوبست کر۔۔۔" اب وہ اس سے ایک اور مطالبہ کرتا ہے۔ "عربی زبان؟ اسے یہ بات تھوڑی عجیب لگتی ہے اس لیے سوال کرتا ہے۔ "ہاں۔۔۔۔ عربی زبان سیکھنے کے بعد قرآن پڑھنا بھی نہیں سیکھنا پڑے گا۔۔۔۔ نہ ہی اسکا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ اس طرح وقت بھی بچ جائے گا اور کسی مولانا کے خاص فرقے کی پیروی کیے بغیر خود ہی قرآن اور سنت کی پیروی بہتر طریقے سے کر لوں گا۔۔۔۔ اب یہ مت کہنا کہ سنت اور قرآن کو چیلنج کر دیا ہے خاص فرقہ پرستوں نے۔۔۔ یا اس میں تبدیلی کر دی ہے۔۔۔۔ میری امید ختم ہو جائے گی اور میں دوبارہ گناہ کرنا شروع کر دوں گا۔۔۔۔" وہ بالکل ایک غیر مسلمان کی طرح پوچھتا ہے جو مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ "نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میرے بچے اتنا غلط مت سوچ۔۔۔ قرآن بالکل اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔۔۔ اسکی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود

Posted On Kitab Nagri

لیا ہے۔۔۔ تو فکر مت کر اس معاملے میں۔۔۔ اگر قرآن اور سنت کی پیروی کر لے تو وہی کافی ہے۔۔۔۔۔"

"کیسی جا رہی ہے تیری پڑھائی؟ جمشید سٹڈی روم میں شاہ زمان سے پوچھتا ہے۔" ارے بھائی یہ عربی زبان تو بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ میں کتاب لیے کہتا ہے۔" ہاں بھائی۔۔۔۔۔" جمشید اسے ایسے جواب دیتا ہے جیسے صدیوں سے عربی زبان سیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔" آج ایک بات پتا چلی مجھے "شاہ زمان گہرا سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔" وہ کیا میرے بچے؟ وہ تجسس سے پوچھتا ہے۔" کہ اصلاح کی میرے ساتھ شادی کیوں نہیں ہوئی۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ افسردہ ہو جاتا ہے۔" کیوں؟ جمشید اسکی بات میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔" کیوں کہ قرآن میں لکھا ہے کہ پاک مرد پاک عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔۔۔۔۔ ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے اور ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے۔۔۔۔۔" وہ اداس ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔" میں اسکے لائق ہی نہیں۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔" اف ہو۔۔۔۔۔ اس دن دیکھا تو پیسے کے بل بوتے عورت کی نظر میں ایک پل میں درندہ سے فرشتہ

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا۔۔۔۔ لوگوں نے تجھے معاف کر دیا میرے بچے اللہ بھی دیکھ رہا ہے نہ اب تیرے دل کو تو دیکھنا سب بہتر ہو گا۔۔ انشاء اللہ۔۔ "یہ کہ کروہ اسے تسلی دیتا ہے۔" انشاء اللہ۔۔۔

شاہ زمان اپنے گھر کے جم میں اسپیلیٹر پر واک کر رہا ہوتا ہے۔ "میرے بچے۔۔۔ میرے بچے۔۔" اچانک جمشید یہ آواز لگاتا ہوا اندر آتا ہے۔ شاہ زمان اسکی بات سننے کے لیے نیچے اترتا ہے۔ وہ

جمشید کا چہرہ خوش دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ "ہاں بول؟ وہ اسے خوش دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" لڑکا

ہو گا تیرے۔۔۔ "جمشید ہواؤں میں اڑتے ہوئے اسے بتاتا ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان کا چہرہ اتر جاتا

ہے۔ "تجھے خوشی نہیں ہوئی؟ جمشید اس کے چہرے کے تعثر کو دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ "نہیں" وہ

فوراً جواب دیتا ہے۔ "کیوں گوشہ قلب؟ وہ حیران ہوتے ہوئے سوال کرتا ہے۔" لڑکا نہیں چاہیے تھا

مجھے جمشید "وہ اس بات پر غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔" ہائے۔۔۔ ایسے کفرانِ نعمت تو نہ کر۔۔۔ "وہ

اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اگر میں مر گیا اور اس کے ساتھ وہی ہوا جو میرے ساتھ

ہوا پھر؟ وہ آنکھوں میں نمی لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "ایسا کیوں سوچ رہا ہے تو۔۔۔ اتنے سال لگا دیے

میں نے تیری سوچ بدلنے میں۔۔۔ عورت کو اتنا حقیر کر دیا میں نے تیرے سامنے مگر آج بھی تو وہیں

کھڑا ہے۔۔۔۔ تو باپ ہے اسکا۔۔۔ وہ شاہ زمان کی اولاد ہے۔۔۔ اگر تجھے کچھ ہو بھی گیا تو اسکی ماں

Posted On Kitab Nagri

کسی سے کم ہے؟۔۔۔ اتنی امیر ہے وہ ماعقل۔۔۔ ایسے مت سوچ۔۔۔ منہ مت لٹکا خوش ہو جا۔۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔" بد قسمتی امیری غریبی نہیں دیکھتی۔۔۔ بس دعا ہے کہ وہ میرے طرح بد قسمت نہ ہو۔۔۔ "وہ لہجے میں اپنے بچے کے لیے فکر لیے کہتا ہے۔

اصلاح بہت تنگی میں ہسپتال میں کرسی پر بیٹھی ہوتی ہے وہ حمیرا کے انتظار میں اسکی راہ دیکھتی ہے۔ اچانک اسکی نظر ایک حاملہ عورت پر پڑتی ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ ڈاکٹر کے روم سے باہر آتی ہے یہ دیکھ کر اسکی آنکھیں محرومی کے آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ "چلیں باجی آجائیں۔۔۔" حمیرا اسکے قریب آتی ہے اور اسے اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "انسان جس چیز سے اپنی زندگی میں بھاگے وہی اس کے مقدر پر ایسے چپک جاتی ہے جیسے چپک کے داغ چپک زدہ کے منہ پر۔۔۔" شاہ زمان گھر کے ایک کونے میں کھڑا کھڑکی سے باہر سڑک پر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ اچانک اسکی نظر بانیک پر جاتے میاں بیوی پر پڑتی ہے۔ بچوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ بانیک روک لیتا ہے۔ یہ دیکھ کر شاہ زمان کی دلچسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔ آدمی پیچے سے اٹھا کر ایک اور بچہ آگے بٹھالیتا ہے اور اپنی بیوی کے لیے جگہ بنالیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنا خوش ہیں اپنی زندگی میں یہ لوگ۔۔۔ ان کے پاس میرے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ پھر بھی اتنے خوش کیسے ہو سکتے ہیں یہ۔۔۔ کیوں ہیں یہ خوش۔۔۔ کیوں۔۔۔ مجھے خوش ہونا چاہیے میرے پاس سب کچھ ہے" وہ یہ کہتے ہوئے دیوار پر زور زور سے مکے مارتا ہے۔ آخر وہ تھک کر دیوار کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے بال نوچتے ہوئے باہر دیکھتا ہے۔ "میرے بچے؟ جمشید اس کی طرف آتا ہوا اسے آواز دیتا ہے۔" جمشید جاؤ یہاں سے۔۔ "شاہ زمان خوف کو سنبھالتے ہوئے کہتا ہے۔" تجھے کیا ہوا۔۔۔ یہاں کیوں کھڑا ہے۔۔۔۔ "وہ اسکے لیے پریشان ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔" سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔ جا یہاں سے۔۔۔۔ "وہ غصے سے اسے کہتا ہے۔ جمشید وہاں سے جانے لگتا ہے۔ شاہ زمان میز سے پانی کا گلاس اٹھاتا ہے۔ "میرے بچے" جمشید یہ کہتا ہوا پھر اسکی طرف بڑھتا ہے۔ "تو ایسے نہیں جائے گا۔۔" شاہ زمان یہ کہتے ہوئے پانی کا گلاس اس کی طرف پھینکتا ہے جو جمشید کے سر میں لگتا ہے۔ اسکا سر خون سے لت پت ہو جاتا ہے اور وہ اسے وہاں کھڑا خاموشی سے دیکھتا ہے۔ شاہ زمان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ پھر کھڑکی میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ جمشید اس کا یہ رویہ دیکھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اسکا ملازم اس کے پاس آتا ہے۔ "سر جمشید صاحب کا انتقال ہو گیا۔۔" وہ بوکھلاہٹ کا شکار اسے کہتا ہے۔ "کیا؟ یہ سنتے ہی اسکے پیروں تلے زمین نکل جاتی ہے۔ وہ فوراً صدمے

Posted On Kitab Nagri

میں وہاں سے بھاگتا ہے۔ جمشید کے کمرے میں ملازموں کا رش لگا ہوتا ہے۔ سارے ملازمین اسے دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ شاہ زمان حیرت اور پریشانی میں اسے دیکھتا ہے۔ "میرے بھائی۔۔۔۔۔" وہ اسکی طرف جھکھتا ہے اور یہ کہتے ہوئے رو پڑتا ہے۔۔۔۔۔ "جمشید ایسے مت کر میرے ساتھ۔۔۔۔۔ مر جاؤں گا تیرے بغیر۔۔۔ آنکھیں کھول۔۔۔۔۔" وہ اسے یہ کہتے ہوئے جمبھوڑتا ہے۔ "قسم سے تو اب جان بھی مانگے گا نہ میں دے دوں گا ایک حرف نہیں نکالوں گا منہ سے۔۔۔" وہ اپنے کیے پر ملامت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "سچی؟ جمشید یہ کہتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دیتا ہے۔ شاہ زمان اسے زندہ دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔۔۔ "لعنت ہو تجھ پر۔۔۔ ڈرا دیا مجھے۔۔۔ دیکھ میری ٹانگیں سن ہو گی ہیں۔۔۔ میرا بھائی۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اس کا سراپے سینے سے لگا لیتا ہے۔

شاہ زمان کے گھر میں دو بڑی گاڑیاں داخل ہوتی ہیں۔ شاہ زمان کسی کے انتظار میں کھڑا ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ گاڑیاں دیکھتا ہے اسے کچھ برا محسوس ہوتا ہے۔ گاڑی میں سے ایک مشہور مفتی نکلتا ہے جس کا شاہ زمان بے صبری سے انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ باقی اس کی سکیورٹی اسکے ساتھ ہوتی ہے۔ "السلام علیکم مفتی صاحب خوش آمد دید" شاہ زمان مفتی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان اسے لے کر باہر لان میں بیٹھ جاتا ہے "آپ کی آمد کا سن کر بہت خوشی ہوئی مفتی صاحب۔۔۔" یہ کہہ کر وہ مفتی کا شکریہ ادا

Posted On Kitab Nagri

کرتا ہے۔ "میرے لیے بھی یہاں تشریف آوری باعثِ فخر ہے۔۔۔۔" ان دونوں کے درمیان بہت دیر تک دلچسپ گفتگو چلتی رہتی ہے۔ "جی مجھے معلوم ہے کیسے آپ لوگوں نے دن رات ایک کرتے ہوئے دین کی خدمت کی ہے اور مدرسے قائم کر کے بچوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دے رہے ہیں۔۔۔" وہ اسکی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "آپ کی کاوش بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔ آپ کی امداد کی زیرِ تعمیر مسجد کو بھی بہت داد مل رہی ہے۔۔۔ اسے سلسلے میں ہمیں آپ کی مدد چاہیے۔۔۔ یعنی ہم دو مدرسے شہر سے باہر کھولنے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔ اگر آپ تعاون کریں تو کام بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔۔۔ ایک لنگر خانہ بھی ہے اس کے لیے بھی امداد کریں۔۔۔" مفتی ہاں کی امید لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "یہ میرے لیے باعثِ فخر ہے۔۔۔ میں ضرور آپ کی مدد کروں گا اگر آپ مجھے ضمانت دیں کہ میری امداد سے پڑھنے اور پلنے والے بچے کسی خاص مسلک سے نہیں ہوں گے۔۔۔ نہ ہی ان کے ذہنوں میں دوسروں کے خلاف خناس بھرا جائے گا۔۔۔" وہ کڑی شرط رکھتے ہوئے رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ "یعنی آپ کا تعلق اس ٹولے سے ہے جو فرقہ واریت سے پناہ کا ڈرامہ رچا کر دین سے دوری کے بہانے تلاش کرتا ہے۔۔۔۔۔ یہ فرقہ واریت دین میں دلچسپی لینے والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔" مفتی فوراً اپنا رویہ بدل لیتا ہے۔ "قرآن میں کسی فرقے کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔ لکھا ہے کہ جو ٹولہ فرقہ

Posted On Kitab Nagri

واریت پھیلائے اس سے علیحدگی اختیار کرو کیوں کہ ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔۔۔ اور وہ جان جائیں گے کہ وہ غلطی پر ہیں۔۔۔ "شاہ زمان پر اعتماد لہجے میں مضبوط دلیل دیتا ہے۔" یہ تو حدیث مبارکہ ہے کہ قیامت سے پہلے 72 فرقے ہوں گے۔۔۔ کیا آپ منکر حدیث ہیں؟ وہ اپنی بات کا وزن بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "تو کیا آپ منکر قرآن ہیں۔۔۔ اپنے مطلب کی حدیث پر عمل کرنا اور باقی کو اہمیت نہ دینا کیا یہ آپ کا خاصہ ہے؟ اپنے آخری خطبہ میں آپؐ نے کیا نہیں فرمایا تھا کہ میرے بعد ٹکڑے ٹکڑے مت ہو جانا۔۔۔" شاہ زمان اپنے علم میں اضافے کی وجہ سے کافی کانفیڈنٹ ہوتا ہے۔ "آپ جیسے کم عقلوں سے بحث کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔۔۔ نہ ہی آپ کی حرام کی کمائی چاہیے مجھے۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ "میرے پاس حرام کی کمائی ہے لیکن تمہاری بڑی گاڑیوں، لنگر خانوں میں منشیات نوشوں اور خاص فرقہ پرستوں کا پیٹ بھرنے کے لیے نہیں بلکہ ضرورت مند کی مدد کرنے، بے روزگار کو روزگار دینے اور جسم فروشی سے عورتوں کو ہٹا کر گھروں کی زینت بنانے کے لیے ہے۔۔۔" وہ اسے پھر لاجواب کر دیتا ہے۔ "آپ جیسے دجالی کارندو سے اللہ کی پناہ جو اپنی اچھی شکل سے لوگوں کو اپنے فتنوں میں الجھاتے ہیں۔۔۔" اب وہ اسکی خوبصورتی پر وار کرتا ہے۔ "دعا ہے کہ آپ اور آپ جیسے باقی فرقہ پرستوں کا حال ایسا نہ ہو کہ جن لوگوں کو آڑ بنا کر آپ نے اپنا مسلک بنالیا

Posted On Kitab Nagri

ہے وہ آپ سے بروزِ محشر لا تعلقی کا اظہار کر دیں۔۔۔۔۔ بلکل نصرانیوں جیسا جو عیسیٰ عیسیٰ کر رہے ہیں اور عیسیٰ ان کے ساتھ ایسا ہی کر نیوالے ہیں۔۔۔۔۔"

"عمرہ کرنے کا کیا ہوا؟ شاہ زمان جمشید سے حدیث کی موٹی کتاب پڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" آجائے گی بھائی منظوری ہماری بھی۔۔۔۔۔ چل اٹھ کہیں باہر چلیں۔۔۔۔۔ لیلیٰ کی طرف فنکشن ہے چل۔۔۔۔۔" وہ اسے گھر سے باہر نکلنے کو کہتا ہے۔ "توبہ توبہ کر بھائی۔۔۔۔۔" شاہ زمان پر ہیزگاری اپناتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "تو کر پھر میں تو جا رہا ہوں دم گھٹ رہا ہے میرا تو۔۔۔۔۔ شکر ہے میں نے اب تک توبہ نہیں کی بس تھوڑی تھوڑی کی ہے۔۔۔۔۔" وہ وہاں سے جاتے ہوئے یہ کہتا ہے۔ "اس کا کچھ نہیں ہو سکتا" شاہ زمان خود سے کہتا ہے۔ جمشید ملازم سے ایک لفافہ پکڑ کر دیکھتا ہے۔ جس میں عمرہ کے لیے کنفرمیشن لیٹر ہوتا ہے۔ وہ خوش ہوتا ہوا شاہ زمان کی طرف بھاگتا ہے۔ "میرے بچے۔۔۔۔۔" بس اس کی زبان سے اتنے ہی الفاظ نکلتے ہیں اور وہ خاموشی سے زمین پر گر پڑتا ہے۔ "جمشید؟ جمشید؟ شاہ زمان یہ کہتا ہوا اس کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ پانی کا گلاس اٹھاتا ہے اور اس کی طرف بڑھتا ہے لیکن وہ منہ نہیں کھولتا کیوں کہ وہ مرچکا ہوتا ہے۔

اٹھارہ سال پہلے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے معاف کر دو بیٹا آج تم میری وجہ سے زمین تلے سو رہے ہو۔۔۔ میں ہی تمہارا صحیح سے علاج نہیں کروا سکا۔" جمشید رات کو اپنے بیٹے کی قبر کے سرہانے بیٹھے ہوئے روتے ہوئے کہتا ہے۔ "لیکن دیکھو میں اپنے بیٹے کو اکیلا چھوڑ کر نہیں گیا۔۔۔ یہیں رہوں گا تمہارے ساتھ۔"۔۔ کافی دیر بعد ماحول میں عجیب سی تبدیلی ہوتی ہے۔ جمشید وہاں سے اٹھ کر مسجد کی طرف بڑھتا ہے۔ اچانک اسکی نظر دور بارہ سے تیرہ لوگوں کے گروہ پر پڑتی ہے شروع شروع میں اسے سمجھ نہیں آتی کہ کیا ہو رہا ہے لیکن جیسے ہی اسے سمجھ آتی ہے تب اسکے پیروں تلے زمین نکل جاتی ہے وہ اپنے حواس پر قابو رکھتا ہے اور سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شور مچانے کی بجائے ان آدمیوں پر چھپ کر پتھر پھینکتا ہے کسی کے آنے کے ڈر سے وہ سب وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔ کافی انتظار کرنے کے بعد جمشید وہاں پڑے ہوئے لڑکے کی طرف بڑھتا ہے۔ لڑکے کے ہاتھ پاؤں اور منہ بھاندا ہوا ہوتا ہے۔ جمشید اس لڑکے کو پلٹ کر اپنی طرف کرتا ہے۔ وہ شاہ زمان ہوتا ہے وہ اس کا منہ کھولتا ہے۔ ساری رات کس کر منہ باندھنے کی وجہ سے اس کے ہونٹوں پر بدترین نشان پڑ چکے ہوتے ہیں۔ شاہ زمان کا دماغ شدید نشے سے سن ہونے کی وجہ سے وہ کوئی حرکت نہیں کر پاتا بس بے بسی سے اسکی طرف دیکھتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنا بڑا ظرف ہے خدا کا کہ قیامت نہیں آتی جب یہ سب ہو رہا ہوتا ہے۔ جمشید اپنے گھر میں بیٹھے چائے بناتے ہوئے چار پائی پر لاچاروں کی طرح لیٹے ہوئے شاہ زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید کا گھر بہت خستہ حال ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ترتیب۔ جسم میں شدید نشہ ہونے کی وجہ سے شاہ زمان کی زبان بند ہو جاتی ہے اور گردن بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ جمشید اسکی گردن اٹھا کر اس کے منہ میں چائے کے چمچ ڈالتا ہے۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہائے دیکھو تو کتنا خوبصورت بچہ ہے۔۔۔ میرے سعید کا ہم عمر ہے۔۔۔ اور اس کے کپڑے تو اس پر ایسے لگ رہے ہیں جیسے اسی کے کپڑے ہوں۔۔۔" شاہ زمان کو شدید درد کا دورہ پڑتا ہے۔ شاہ زمان گنگوں کی طرح درد سے چلاتے ہوئے اپنی اڑھیاں چارپائی پر زور زور سے رگڑتا ہے۔ "ہائے کیا کروں میں اب کہیں یہ مرنے والا تو نہیں۔۔۔ کیا کروں؟ جمشید پریشان ہوتے ہوئے خود سے پوچھتا ہے۔۔۔" ہسپتال نہیں لے جاسکتا اسے پولیس میرے پیچھے پڑی ہے۔ جمشید فوراً اسکی ٹانگیں دباتا ہے لیکن شاہ زمان کی تکلیف کی شدت کم نہیں ہو پاتی۔

www.kitabnagri.com

جمشید اپنا منہ چادر سے چھپائے شاپر میں دوائیں لے کر گھر واپس آتا ہے۔ اچانک اسکے ہاتھ سے شاپر چھوٹ جاتا ہے جب وہ شاہ زمان کو خاموش لیٹے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ مر چکا ہے وہ اسکی طرف لپک کر اسکی سانس دیکھتا ہے جو چل رہی ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ہے لیکن وہ تکلیف کی شدت کے مارے بے ہوش ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ سکھ کا سانس لیتا ہے۔

"کیسے کیسے لوگ ہیں اس دنیا میں" وہ شازمان کے پیروں پر مرہم لگاتے ہوئے کہتا ہے جو رسی باندھنے کی وجہ سے چھل چکے ہوتے ہیں۔ "بیچاری اسکی ماں بہت پریشان ہوگی کہ اسکا بچہ کہاں چلا گیا۔۔۔ میں کسی کو بتا بھی نہیں سکتا اسکے بارے میں۔۔۔ زبان بھی بند ہے اسکی۔۔۔ پتا نہیں کیا ہوتا ہے آگے۔۔۔"

پندرہ دن بعد۔۔۔

جمشید صبح کا ناشتا بناتے ہوئے پان کی پچکاری زمین پر مارتا ہے۔

"انسان جس جگہ پر رہے اس کو صاف بھی رکھے" شاہ زمان اسکو چارپائی پر بیٹھے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید یہ سن کر پراٹھا تو لے کر پر اٹھا تو لے کر اسکی طرف لپکتا ہے۔ "اؤے۔۔۔ تو بول سکتا ہے؟ جمشید اسکے برابر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے "ہاں" یہ کہتے ہوئے شاہ زمان اس سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ "تیرے گھر والے کدھر ہیں؟ جمشید اس

Posted On Kitab Nagri

بارے میں فکر مند ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "مر گئے ہیں سارے۔۔۔" وہ لہجے میں تلخی لیے جواب دیتا ہے۔

دن گزرتے رہتے ہیں لیکن شاہ زمان بس ہر وقت چارپائی پر لیٹا رہتا ہے۔ "بس بیٹے کے علاج کے لیے چوری کی تھی اسی وقت سے پولیس سے بچ کر یہاں گھر میں ہی بیٹھا ہوں۔۔۔" جمشید شاہ زمان کو چائے کی پیالی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ جگہ چھوڑ دو۔۔۔" شاہ زمان اب ایک پختہ سوچ کا مالک ہے اس لیے اسے یہ مشورہ دیتا ہے۔ "تو چلے گا میرے ساتھ؟ جمشید بڑے مان سے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں"

ایک ماہ بعد۔۔۔۔

"تیرا شہر چھوڑنے کا فیصلہ بہتر تھا۔۔۔ دیکھ یہاں کام مل گیا مجھے اب فاقوں کے دن گئے۔۔۔ پر بہت دن ہو گئے اپنے سعید کو ملنے نہیں گیا میں۔۔۔۔" شاہ زمان اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ وہ اپنے بال نوچ رہا ہوتا ہے۔ "تو سن رہا ہے نہ؟ جمشید اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آنے پر پوچھتا ہے۔ "ہم؟ وہ بس یہ جواب دیتا ہے۔" کیا سوچ رہا ہے؟ جمشید اسکی حالت دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "مجھے برقع لا کر دو۔۔۔" وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر اس سے

Posted On Kitab Nagri

یہ مطالبہ کرتا ہے۔ "برقع؟ وہ حیرانی میں پوچھتا ہے۔" میرا گھر بیٹھے بیٹھے دم گٹھنے لگا ہے باہر جانا چاہتا ہوں میں۔۔۔ "وہ لہجے میں بیزاری لیے جواب دیتا ہے۔" ارے بے وقوف باہر جا، سو مرتبہ جا۔۔۔ تو تو قمیص اتار کر جاسکتا ہے۔۔۔ برقع کیوں پہننا ہے؟ وہ اسکی سوچ کو بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں نہیں چاہتا کہ کوئی مرد میری طرف دیکھے۔۔۔" وہ اپنے ساتھ بیٹے برے وقت کے بارے میں سوچتے ہوئے کہتا ہے۔ "پھر تیری وہی باتیں۔۔۔۔۔ کتنا سمجھاتا ہوں میں تجھے۔۔۔ میرے بچے مرد اور مرد کے درمیان ایسا کچھ نہیں کہ تو باقیوں سے چپھتا پھرے۔۔۔" وہ اسکو بہتر انداز میں سوچنے کی تلقین کرتا ہے۔ "مجھے مرد نہیں بننا عورت بننا ہے۔۔۔۔۔" وہ اب بھی اپنے موقف پر باضد ہے۔ "کیا کروں میں اس کا یہ تو نہیں چل سکتا اس دنیا میں" وہ برتن دھوتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر سوچتا ہے۔

"میری سولہ سال کی عمر میں شادی ہوگی۔۔۔۔۔ اٹھارہ میں سعید پیدا ہو۔۔۔۔۔ میری بیوی کے کسی اور مرد سے تعلقات تھے۔۔۔ جب مجھے پتا چلا تو میں نے اسے طلاق دے دی اور اپنے بیٹے کو لے کر چمن آگیا" جمشید کھانا کھاتے ہوئے شاہ زمان کو بتاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"مرد اور عورت کے تعلقات بھی ہوتے ہیں؟ شاہ زمان گہری سوچ سے نکل کر حیرت سے جمشید سے پوچھتا ہے۔" مرد اور عورت کے ہی تو ہوتے ہیں پاگل۔۔۔" جمشید اس کے نظریات کو غلط ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "یعنی مجھے اب عورت بننے کی بھی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ نہیں تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔۔۔" وہ اس کی بات کو اب بھی جھوٹ گمان کرتا ہے۔

دن گزرتے رہتے ہیں شاہ زمان کی طبیعت میں بہتری آنے کی بجائے مزید بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ بات بات پر غصہ اور غیر ارادی سوچیں اسے ایک تنگ دل اور سخت انسان بنا دیتی ہیں۔

"تم یہیں رکو میں برتن خالی کر کے لاتا ہوں۔۔۔" جمشید ایک بچے سے جو اسکے گھر نیاز لاتا ہے کہتا ہے۔ "شاہ زمان اپنی ذہنی پسماندگی سے مجبور اس بچے کو گھورتے ہوئے اپنی طرف کھینچتا ہے۔" چھوڑو مجھے۔۔۔" بچہ زور سے چلاتا ہے۔ جمشید فوراً اسکی آواز سن کر باہر آتا ہے۔ "تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ وہ بچے کو شاہ زمان سے چھین کر اسے باہر بھگاتے ہوئے کہتا ہے اور اس کے منہ ہر زور دار تماچا دیتا ہے۔" لوگ اپنی لڑکیاں یہاں

Posted On Kitab Nagri

نہیں بھیجتے۔۔۔ اور تو؟ جمشید کو اسکی اس حرکت پر بہت افسوس ہوتا ہے۔ "جو میرے ساتھ ہوا وہ سب کے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔" شاہ زمان آنکھوں میں غضب لیے جواب دیتا ہے۔

"اتنا کم عمر لڑکا میں نہیں لیتی لڑکیوں کے لیے" کوٹھے کی بائی جمشید کو انکار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "میں سمجھ رہا ہوں مورنی بائی آپ کی بات۔۔۔ پر مجبور ہوں۔۔۔ وہ دن بدن نفسیاتی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ اگر اسے اب سمجھ نہیں آئے گی تو بھٹک جائے گا معاشرے کے لیے ناسور بن جائے گا۔۔۔" جمشید اس کی منت کرتا ہے۔

"میں رکھنے کو تیار ہوں اپنے ساتھ اسے۔۔۔" سمعیہ کمرے سے باہر آکر جمشید سے کہتی ہے۔ اس کی عمر اس وقت 28 سال ہوتی ہے۔۔۔ وہ کمال کی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔ "لیکن جو مسئلہ تم بتا رہے ہو وہ کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں۔۔۔ ایک ماہ تک رکھوں گی اپنے پاس۔۔۔" وہ پر اعتماد لہجے میں جمشید کا مسئلہ حل کر دیتی ہے۔ "چل۔۔۔ لڑکی راضی ہے۔۔۔ پر چار گنا زیادہ لوں گی میں۔۔۔" مورنی جمشید کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شرط رکھتی ہے۔ "اب۔۔۔ ب۔۔۔ تھوڑا کم کر لو۔۔۔ میں کیا خود فاتے کروں گا۔۔۔" وہ چار گناہ کا حساب لگا کر کہتا ہے۔ "پھر مرضی ہے تیری۔۔۔" مورنی منہ بنائے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک ماہ بعد میں خود تجھے لینے آؤں گا۔۔۔ پریشان نہ ہونا۔۔۔" جمشید بیگ میں شاہ زمان کے کپڑے رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "پر میں ایک مہینہ وہاں کروں گا کیا۔۔؟ شاہ زمان جمشید کی جلدی دیکھ کر سوال کرتا ہے۔ "وہ تیرے سوچنے کا کام نہیں۔۔۔ بس تجھے جیسے جیسے کہا جائے ویسے ویسے کر لینا" یہ کہ کر جمشید اپنی جان چھڑا لیتا ہے۔ "جیسے جیسے۔۔۔ ویسے ویسے؟ شاہ زمان خود سے پوچھتا ہے۔

20 دن بعد۔۔۔۔

"یاد کیا تھا تم نے مجھے؟ سمعیہ شاہ زمان سے بیڈ پر اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "بہت" شاہ زمان اسکی زلفوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔۔۔ "یہ دو دن دو صدیوں کی طرح گزرے ہیں میرے آپ کے انتظار میں۔۔۔۔" سمعیہ کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب وہ کم عمر لڑکا نہیں رہا۔ "جب تم آئے تھے تو بالکل کسی اسکول کے بچے کی طرح جیسے وہ اپنے پہلے دن کلاس میں روتا ہے رو رہے تھے۔۔۔۔ تمہیں موم کر لیا تو اپنے آپ کو تجربہ کار سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔" وہ اسکی ناک پر نظر جمائے کہتی ہے۔ "کہیں آپ کو میری ناک آپ کے سب سے پسندیدہ ٹی سیٹ کی پیالی کی دستی کی طرح تو نہیں لگ رہی۔۔۔۔ اگر ایسا ہے تو میرے کان کو مشابہت دیں لیں۔۔۔۔ کہیں میرا سانس بند نہ ہو جائے۔۔۔۔" وہ شرارتی نظروں سے اسے جواب دیتا ہے۔ سمعیہ یہ سن کر زوردار قہقہہ

Posted On Kitab Nagri

لگاتی ہے "لگتا ہے تم نے منٹو کے سارے افسانے دو ہی دن میں پڑھ ڈالے۔۔۔" وہ اس کی گردن سے لے کر سینے تک اپنا ناخون پھیر کر پوچھتی ہے۔ "میں نے تو بس آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی ضرورت کے سمندر کو پار کرنے کی ایک کوشش کی۔۔"

جمشید بیماری کی وجہ سے اسے ایک ماہ پورا ہونے کے بعد لینے نہ جاسکا اس لیے شاہ زمان خود ہی گھر چلا گیا۔

شاہ زمان گھر میں داخل ہوتا ہے۔۔ جمشید کے کمرے میں جاتا ہے جہاں وہ بیماری کی حالت میں پڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ اس کا دوست بھی موجود ہوتا ہے۔

"چار لاکھ کہاں سے لائیں گے ہم۔۔۔" شاہ زمان دروازے پر جمشید کے دوست سے جس کا نام شفقت ہے کہتا ہے۔ "ڈاکٹر نے کہا کہ کے کینسر تیزی سے پھیل رہا ہے۔۔۔ اگر دیر ہوگی تو گلہ بری طرح سے

متاثر ہو جائے گا اور موت واقع ہو سکتی ہے۔۔۔ میں نے تو جمشید کو بہت سمجھانے کی کوشش کی "یہ کہ

کہ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ "کیا؟ وہ تجسس سے پوچھتا ہے۔ "کام کے بارے میں بتایا ہے پہلی ہی باری

میں 2.5 لاکھ ملیں گے۔۔۔" وہ شاہ زمان کو مسئلے کا حل بتاتا ہے۔ "میں ہر کام کرنے کے لیے تیار

ہوں۔۔۔ کیا کام ہے۔۔۔؟ وہ اب کسی مسئلے سے نہیں ڈرتا اس لیے پوچھتا ہے۔ "ہیر وین سمگل کرنی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ میں افغانستان سے آیا ہوں۔۔۔ جمشید کا بھائی بھی وہاں بہت بڑا سمگلر ہے لیکن جمشید نے اس سے لا تعلقی کی ہوئی ہے۔۔۔ اسکا وہاں بہت بڑا سمگلنگ کا کام ہے مگر جمشید نے اسکی امداد لینے سے انکار کر دیا۔۔۔ اگر تم حامی بھرتے ہو تو کام بہت ہے۔۔۔ مگر احتیاط کے ساتھ " یہ کہ کروہ اسے نئی امید دیتا ہے۔ " تم مجھے یہ بتاؤ کہ کب اور کہاں مال ہچکانا ہے باقی مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔ "

شاہ زمان رات کے وقت بھیکاری بن کر سمگلنگ کے کام کا آغاز کرتا ہے۔۔۔۔۔ ہوٹلوں پر چرس کے پیکٹ بانٹتا ہے اور دن کے وقت خوش شکل سٹوڈنٹ کے روپ میں پبلک ٹرانسپورٹ کے اندر ہیر و سٹین سپلائی کرتا ہے۔

جمشید موت کے منہ سے شاہ زمان کی وجہ سے باہر آ جاتا ہے۔ حرام کی کمائی کی لت دونوں کو ایسی لگتی ہے کہ وہ گھٹنوں تک اس کام میں دھنس جاتے ہیں۔

تین سال بعد

گواہ اور۔۔۔۔۔

"یہ تو ویسا گھر ہے جیسا امیروں کے پاس ہوتا ہے ٹی وی ڈراموں میں۔۔۔" جمشید ایک خوبصورت گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ کچھ بھی نہیں آگے آگے دیکھو۔۔۔" شاہ زمان اسکی حیرت کو

Posted On Kitab Nagri

معمولی کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہائے تو تو معجزہ ہے میرے لیے۔۔۔۔۔۔ کہاں میں لوگوں کے گھر
رنگتے رنگتے کینسر کا مریض بن گیا اور کہاں یہ زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔"

کچھ دن بعد۔۔

"منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟ شاہ زمان جمشید سے جب وہ گھر میں داخل ہوتا ہے پوچھتا ہے "کچھ نہیں" اسکے مختصر جواب پر وہ تھوڑا پریشان ہو جاتا ہے۔ "اب بیویوں کی طرح نخرے نہ کر۔۔" شاہ زمان اس پر زور ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔ "مالک نے بے عزتی کی ہے۔۔ اب تو یہ روز کا معمول ہے۔۔۔ لگتا ہے کہ بیزار ہو گیا ہے مجھ سے" وہ افسردہ لہجے میں اپنی پریشانی اسے بتاتا ہے۔ "کیوں؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "آنکھ لگ گئی تھی میری۔۔ کلائنٹ انتظار کرتے کرتے چلا گیا اور پیچھے شکایت چلی گئی۔۔۔" "ہمم! وہ کچھ بہت بڑا سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

شاہ زمان اور جمشید کے مالک نے ایک بڑی دعوت رکھی ہوتی ہے۔۔۔ ہر طرف رنگینی، خوبصورت چہرے، شراب اور عیاشی کی انتہا۔ "تم اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتے ہو؟ شاہ زمان اپنے مالک کو دیکھتے ہوئے جمشید سے پوچھتا ہے۔ "میرے چاہنے سے کیا ہوگا؟ جمشید منہ بنائے کہتا ہے۔ "سب چاہنے سے ہی تو شروع ہوتا ہے۔۔۔" شاہ زمان آنکھوں میں شرارت لیے کہتا ہے۔ "اوبھائی۔۔۔ کیا سوچ رہا

Posted On Kitab Nagri

ہے تو؟ جمشید اس کی اس بات کو سمجھ نہیں پاتا۔۔۔ "کافی دنوں سے اسکی مشکوک حرکات چل رہی ہیں۔۔۔" جمشید اسکی طرف دیکھ کر سوچتا ہے۔ "بادشاہت۔۔۔" وہ کم عمر لڑکا پر اعتماد لہجے میں کہتا ہے۔ "میں تجھے مرنے نہیں دوں گا۔۔۔" جمشید اس کے بارے میں پریشان ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں تو بہت پہلے کا مرچکا ہوں جمشید۔۔۔"

کھانے کا وقت ہوتا ہے سب کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اچانک ہر طرف سے شور برپا ہو جاتا ہے۔ شاہ زمان کا مالک مرچکا ہوتا ہے۔ "یہ کیا ہے؟ جمشید یہ پوچھتے ہوئے شاہ زمان کی طرف بڑھتا ہے۔ "میرا دور شروع ہوا ہے۔۔۔" شاہ زمان سکون سے کیک کھاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیا؟ کیا؟ کیا؟ حیرانی جمشید کی آنکھیں کھول دیتی ہے۔ "ایسا ہی ہے؟ وہ چیخ کر نیپکین سے منہ صاف کرتا ہے۔ "تو بہت کم عمر ہے۔۔۔ اگر یہ سچ ہے تو تو آج سے میرا مالک۔۔۔" جمشید اس سے متاثر ہو کر کہتا ہے۔ "یعنی تو نے مذاق سمجھ لیا سب؟ شاہ زمان مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

چھ ماہ بعد۔۔۔۔۔

شاہ زمان اپنے مالک کی ہر چیز پر قبضہ کر چکا ہوتا ہے۔ اس نے اپنے مالک اور اس کے وفاداروں کو ان کے اہلخانہ سمیت اہم راز جان کر اور ہر چیز اپنے نام کر وا کر قتل کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے بچے۔۔۔ تو اب تک 604 قتل کر چکا ہے۔۔" جمشید یہ کہتے ہوئے شاہ زمان کے قریب بڑھتا ہے۔ شاہ زمان اپنے مالک کے گھر جواب اس کا ہو چکا ہوتا ہے کی چھت پر کھڑا در گرد کا معائنہ کر رہا ہوتا ہے۔ "تیرے پاس کوئی ثبوت؟ شاہ زمان اسکو دیکھے بغیر سگریٹ جلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔" ثبوت تو شیروں کی گندگی کے ذریعے بھنگ کے پھولوں میں شامل ہو کر افغانستان چلے گئے۔۔۔" ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ یہ لوگ اتنی جلدی تیرے غلام بن جائیں گے۔۔۔" وہ حیران ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ لوگ پیسے کی غلامی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ عماد الدین محمد ابن قاسم نے اس قوم کو آزاد تو کروا دیا مگر افسوس کہ ان شودر غلام ذہنیت رکھنے والوں کی سوچ نہیں بدل سکا۔۔۔۔۔ پانچ ہزار سالوں سے غلامی ان کے خون میں ہے۔۔۔ غلامی کرنے کے لیے بے تاب یہ نسلی غلام ہمیشہ اپنے لیے نئے مالک کی تلاش میں ہوتے ہیں اور جوان میں اس سے انکار کرے اسے خوف زمان دلا کر غلامی میں ڈال دیتے ہیں۔۔۔۔۔ خود بھی مطمئن ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ لہجے میں حقارت لیے کہتا ہے۔ "یوں کہنا مناسب ہے کہ غلامی میں ہی انکا اطمینان ہے۔۔۔۔۔" جمشید تمسخرانہ انداز میں کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اکتوبر کی گرد آلود ہوا چل رہی ہوتی ہے۔ ہلکے ہلکے بادل ماحول کو مزید افسردہ کر دیتے ہیں۔ جمشید کو مرے بیس دن گزر جاتے ہیں۔ شاہ زمان سوئمنگ پول کی راہ داری میں دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا ہوتا ہے اس کا دل بہت افسردہ ہوتا ہے۔ اس کے کانوں میں پڑنے والی ظہر کی اذان اسے مزید افسردہ کر دیتی ہے۔

"سراٹھیں یہاں سے کھانا کھالیں۔۔۔" قاسم شاہ زمان کے برابر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ اذان کی آواز کیسی ہے؟... ایسا لگ رہا ہے کہ سب ختم ہونے والا ہے۔۔۔" وہ پتھر بنے جواب دیتا ہے۔ "جی سر۔۔ دکھی آواز ہے۔۔۔ سراٹھیں پھر آپ نے دوا بھی لینی ہے۔۔۔" وہ بات بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ "تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔" وہ اسی انداز میں کہتا ہے۔ "جی" وہ یہ کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ شاہ زمان کی نظر اصلاح پر پڑتی ہے جو سامنے سے آرہی ہوتی ہے۔ وہ اسے فوراً دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ "ایک اور گناہ جو میں نے کیا ہے۔۔۔ ندامت۔۔۔ پتا نہیں کیسے نظریں ملا لیتا ہوں میں اس سے؟ وہ اپنے چہرے پر پشیمانی کا پسینہ لیے ندامت کا گھونٹ گلے سے اتارتے ہوئے اسے وہیں کھڑا دیکھتا رہتا ہے۔ اصلاح بھی جمشید کی موت کا سن کر اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان واپس زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ صلاح اس کے قریب آتی ہے۔ "بہت افسوس ہوا جمشید کا سن کر۔۔ ابھی پتا چلا۔۔" وہ اسکے غم میں شریک ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھے بھی۔۔" وہ بس اتنا سا جواب دیتا ہے۔ "تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" یہ کہہ کر وہ دل پر پتھر رکھتے ہوئے اسے تسلی دیتی ہے۔ "ہم" وہ اس کی تسلی پر بھی اتنا ہی جواب دیتا ہے۔ "اسے کیا ہوا؟ وہ دل میں سوچتی ہے اور اس کے برابر بیٹھ جاتی ہے۔ "تم ٹھیک ہو؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔ "ہاں۔۔۔ تم؟ وہ گہرا سانس بھر کر جواب کے ساتھ سوال کرتا ہے۔ "ہاں۔۔۔ بیٹا ہو گا ہمارے" وہ اسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔" شاہ زمان کو پہلے سے پتا ہوتا ہے اس لیے بس یہی جواب ہوتا ہے اسکے پاس۔ یہ سن کر اصلاح کو اچھا نہیں لگتا "اس جمعے ڈلیوری ہے سیزیرین سے ساڑھے دس بجے۔۔۔ تم دس بجے آجانا۔۔۔ پیپر ورک کے لیے۔۔" وہ اسکے رویے پر تھوڑا آبرہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیا اس جمعے؟ وہ اس سے مزید کنفرم کرتا ہے۔ "ہاں" وہ یہ سن کر سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "مجھے لگ رہا ہے کہ یہ کوئی بہانا بنا کر پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔ ویسے ایسا تو نہیں ہے یہ۔۔۔" وہ یہ سب سوچتی ہے۔ "ایک بات کہوں؟ اگر تم مانو۔۔" وہ ڈرتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ "پہلے تم سب مجھ سے پوچھ کر کہتے اور کرتے ہو۔۔۔ بتاؤ؟ وہ اسکا ماضی اسے یاد دلاتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم 9:45 پر تیار

Posted On Kitab Nagri

رہنا میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں ہاسپٹل۔۔۔" وہ آنکھوں میں امید لیے اس سے درخواست کرتا ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے" میں کتنی غلط تھی اسکے بارے میں۔۔۔" یہ سوچ کر وہ ہلکا سا نادام ہوتی ہے۔

"اس سب کی کیا ضرورت تھی؟ شاہ زمان لاؤنج میں اصلاح کالایا ہوا سامان دیکھ کر کہتا ہے۔" یہ میرا فرض ہے۔۔۔ اگر پسند آئے تو یہ کپڑے پہنا دینا اسے۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگتی ہے۔ "اصلاح؟ اسکے نام کی پکار اسکے قدم روک دیتے ہیں۔" ہاں؟ وہ پلٹ کر پوچھتی ہے۔ "وہ۔۔۔" یہ کہہ کر وہ انکار کے ڈر سے رک جاتا ہے۔ "ہاں بولو؟ وہ دوبارہ پوچھتی ہے۔" میرا ڈرائیور رکھ لو اپنے ساتھ۔۔۔ اس طرح ڈرائیو کرنا ٹھیک نہیں۔۔۔ اور تمہیں کبھی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔" وہ نظریں جھکائے درخواست کرتا ہے۔ یہ سن کر اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"شاہ زمان اداسی میں کھڑکی سے باہر لان میں دیکھتا ہے۔ باہر کرسی پر ایک خوبصورت بچہ بیٹھا ہوتا ہے وہ اپنے دل کو بہلانے کے لیے باہر جاتا ہے۔" السلام علیکم ! شاہ

Posted On Kitab Nagri

زمان بچے کے قریب جا کر کہتا ہے۔ بچہ اسے دیکھ کر اٹھنے لگتا ہے۔ "ارے بیٹھو بیٹھو۔۔۔"

شاہ زمان بیٹھتے ہوئے کہتا ہو۔ "والیکم السلام" بچہ بیٹھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔۔ "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے اور اسکول کی یونیفارم پہن کر یہاں پڑھائی کیوں کر رہے ہیں؟ وہ بچے سے دل بہلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں اویس ہوں۔۔۔" بچہ پر اعتماد لہجے میں جواب دیتا ہے۔ "تھوڑا بڑا نام نہیں ہے یہ؟ وہ بچے سے مذاق کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا تو ہے۔۔۔" بچے کو اسکا مذاق پسند نہیں آتا۔ "میں نے برا تو نہیں کہا؟ شاہ زمان مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "میرے بابا یہاں کام کرتے ہیں۔۔۔ گھر پر میں اکیلا تھا تو مجھے یہاں لے آئے۔۔۔" بچہ اپنی موجودگی کی وضاحت دیتا ہے۔ "آپ کی امی کہیں گی ہوئی ہیں؟۔۔۔ آپ کو بھی لے جاتی اپنے ساتھ۔۔۔" وہ بہت فارغ ہے اس لیے مزید تفتیش کرتا ہے۔ "وہ فوت ہو گئی ہیں۔۔۔" بچہ فوراً اسے جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان کو بہت افسوس ہوتا ہے۔ "چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ جیسے وہ آپ سے پہلے یہاں تھیں ویسے ہی وہ آپ سے پہلے آپ کو جنت میں ملیں گی۔۔۔ ہوتا ہے ایسا۔۔۔ کیا پڑھ رہے ہو؟ وہ بات بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ "سائنس۔۔۔" وہ خالی چہرہ لیے جواب دیتا ہے۔ "تم آیا کرنا جب دل کرے۔۔۔ بلکہ تم فرائیڈے کو آنا۔۔۔ میرے بے بی سے کھیلنا۔۔۔" شاہ زمان پر جوشی میں اسے دعوت دیتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "اب کہاں ہے وہ؟ بچہ آواز میں خوشی لیے پوچھتا ہے۔" اب؟ یہ پوچھتے ہوئے وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "اپنی امی کے پاس ہے۔۔۔" اسے بس یہی جواب سمجھ آتا ہے۔ "آپ کی مسز مجھے کھیلنے دیں گی اس سے؟ وہ منہ بنائے پوچھتا ہے۔" نہیں وہ ابھی نہیں آئے گی تو تم دل بھر کے کھیل لینا۔۔۔" وہ اداس ہوتے ہوئے اسے تسلی دیتا ہے۔ "اوکے! بچہ بے یقینی میں اسے جواب دیتا ہے۔" میں آپ کو ایک ایڈوائس دیتا ہوں کہ کبھی کوئی اجنبی انکل آپ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا تو مت چلنا اوکے؟ شاہ زمان اپنا ماضی سوچتے ہوئے اسے سمجھاتا ہے۔ "ماما نے بھی یہی کہا تھا مجھ سے۔۔۔" اسے یہ سن کر تسلی ملتی ہے۔ "چلو پھر آؤ شاپنگ پر چلیں۔۔۔" شاہ زمان کرسی سے اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاپنگ؟ وہ حیرانی میں سوال کرتا ہے۔" ہاں بے بی کے لیے کرنی ہے بہت ساری۔۔۔" وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "لیکن ابھی تو آپ نے مجھے کہا تھا کہ سٹریچ انکل کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔" یہ سن کر وہ ہنس پڑتا ہے۔ "تمہارے بابا سے پوچھ لیتے ہیں۔۔۔ کیا نام ہے ان کا؟ وہ اسکو ساتھ لیے پوچھتا ہے۔" جمیل۔۔۔" بچہ جواب دیتا ہے۔

شاہ زمان بچے کے لیے بہت سی چیزیں خریدتا ہے۔ "یہ ایر وپلین کیسا ہے؟ شاہ زمان مال میں کھلونوں کی دکان میں اوپس سے پوچھتا ہے۔" ہم بس ٹھیک ہی ہے۔۔۔" وہ منہ چڑھائے جواب دیتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "تمہارے ناک کے نیچے کچھ آئے گا بھی؟ شاہ زمان بھنویں چڑھائے جواب دیتا ہے۔ "یہ کون سا میرے لیے ہے؟ بچہ اسکے ری ایکشن میں کہتا ہے۔ "تمہارے لیے ہی کہ رہا ہوں اور میرا بیٹا تو اڑانے سے رہا اسے۔۔۔۔ "وہ اسے واضح کر دیتا ہے۔ "نہیں میں ویڈیو گیم لوں گا۔۔۔۔ "وہ ناک چڑھائے جواب دیتا ہے۔ "اچھا یہ بھی لے لو وہ بھی لے لینا۔۔۔۔ "شاہ زمان اسے تسلی دیتا ہے۔ "نہیں مجھے اس میں انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔ "وہ اسے لینے سے صاف انکار کر دیتا ہے کہ جیسے وہ لے کر اسکی ذات پر احسان کرے گا۔ "ہیں؟ شاہ زمان حیرت سے۔

"اپنے بابا کو تنگ مت کرنا۔۔۔۔ "اصلاح ہسپتال کے بیڈ پر بیٹھے ہوئے اپنے بچے کو پیار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں داخل ہوتے یہ سن کر رک جاتا ہے "اور نہ ہی ان کی طرح بن جانا۔۔۔۔ دوسروں کی سیلف ریسپیکٹ کا خیال رکھنا۔۔۔۔ اپنے بابا کو سیدھا رستہ دکھانا۔۔۔۔ بس یہ پہلی اور آخری بار برائی کر رہی ہوں میں تمہارے بابا کی تم سے۔۔۔۔ ان سے بہت پیار کرنا۔۔۔۔ عزت کرنا۔۔۔۔ نیک انسان بننا۔۔۔۔ ہمیشہ دوسروں کے کام آنا۔۔۔۔ میں ہر ہفتے آیا کروں گی اپنی جان سے ملنے۔۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑتی ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "یہ لو "اصلاح بچہ شاہ زمان کو دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "گھر چلو اصلاح۔۔۔۔ "شاہ زمان بچہ اٹھائے آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

میں منت لیے اسے کہتا ہے۔ "کون سا گھر؟ وہ روتے ہوئے پوچھتی ہے۔" تمہارا گھر۔۔۔۔۔ میرا گھر۔۔۔۔۔ ہمارے بچے کا گھر۔۔۔۔۔ "وہ آنکوں میں نمی لیے جواب دیتا ہے۔" چلے جاؤ اس کو لے کر یہاں سے شاہ زمان۔۔۔۔۔ مجھے مزید مت آزماؤ۔۔۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑتی ہے۔" جاؤ اسے گھر لے جاؤ۔۔۔۔۔ "وہ اس سے منہ پھیر لیتی ہے۔" اص۔۔۔۔۔ "وہ پھر کچھ کہنے لگتا ہے۔" احسان کرو مجھ پر۔۔۔۔۔ "وہ اسکے سامنے ہاتھ باندھے کہتی ہے۔

"اگر عورت ایک بار انکار کر دے اور ڈٹی رہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا ارادہ نہیں بدل سکتی۔۔۔۔۔ کیسے خیال رکھوں گا میں اس کا؟ شاہ زمان گاڑی میں بیٹھا باہر دیکھتے ہوئے سوچ رہا ہوتا ہے۔" اتنا کمزور ہے یہ۔۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آ رہا مجھے تو کچھ بھی۔۔۔۔۔ "وہ بچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شاہ زمان فل پروٹوکول میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔ سارے ملازمین اس پر پھول پھینک کر بچے کا استقبال کرتے ہیں۔

"یہ کیا کہ رہے ہو قاسم ابھی تک ایک بھی فی میل کیر ٹیکر کا انتظام نہیں ہوا؟۔۔۔۔۔ کب سے کہا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔" شاہ زمان اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے بچے

Posted On Kitab Nagri

اٹھائے اس سے کہتا ہے۔ "سر معزرت خواہ ہوں عورتیں اتنا دور کام کرنے پر کترا رہی ہیں۔۔۔ آس پاس کوئی زیادہ آبادی بھی نہیں۔۔ ایک عورت آمادہ ہو گئی تھی پر وہ کہہ رہی ہے کہ پرسوں سے آئے گی اس کی ساس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ اسے جب پتا چلا کہ باقی عورتیں یہاں کام کرنے سے مکر گئیں ہیں تو اس نے بھی خرے دکھانے شروع کر دیے۔۔۔۔" قاسم شرمندہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھے اب سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کروں تم پرسوں کی بات کر رہے ہو۔۔۔" شاہ زمان صورتحال سے پریشان ہو کر کہتا ہے۔ "سر اگر آپ کہیں تو اپنی بیوی کو بلا لوں۔۔۔" قاسم اسے نیا مشورہ دیتا ہے۔ "ہاں بھائی جلدی کرو اس سے پہلے کہ یہ رونا شروع کر دے۔۔۔" وہ اس کے مشورے کو مان لیتا ہے۔ "جی" وہ یہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ "یہ فیڈر آگیا۔۔۔" شبیر یہ کہتے ہوئے کمرے میں آتا ہے۔ شاہ زمان اس سے فیڈر لیتا ہے۔ "اتنا گرم؟ شاہ زمان ہاتھ سے چیک کرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "جی سر موسم بھی تو سرد ہے۔۔ میں نے سوچا گرم گرم پی لے گا تو سکون سے سویا رہے گا۔۔۔" شبیر بھرپور عقل کا استعمال کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "یہ کچھ گھنٹوں کا بچہ ہے شبیر اس کی نازک زبان کا تمہاری ساٹھ سالہ زبان سے کیا مقابلہ؟ وہ

Posted On Kitab Nagri

غصے سے اسے کہتا ہے۔ "جی سر ٹھنڈا کر کے لے آتا ہوں۔۔۔" وہ اس سے فیڈر لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس میں بھینس کا دودھ تو نہیں ہے نہ؟ وہ اسے سے فیڈر واپس لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نہیں نہیں سر اسی دودھ کے ڈبے میں سے لایا ہوں جو آپ ہسپتال سے لائے ہیں۔۔۔" شبیر اپنے عقل مند ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں ٹھیک ہے۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "اف سارے ہی پاگل اکٹھے ہو گئے ہیں یہاں۔۔۔ جمشید ہوتا تو کوئی پریشانی نہ ہوتی۔۔۔" شاہ زمان کو جمشید کی کمی بہت محسوس ہوتی ہے۔

"ہاتھ تو صاف ہیں نہ تمہارے؟ شاہ زمان شبیر کو بچہ دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "جی۔۔۔ جی۔۔۔ سر" شبیر قمیص سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے۔ "چلو صحیح سے بیٹھ جاؤ ادھر۔۔۔" شاہ زمان اسے بچہ دے کر صوفے پر بیٹھنے کے لیے کہتا ہے۔

"ہاں ایسے ہی گردن اٹھا کر پلاؤ اور ہضم یاد سے کروادینا۔۔۔" وہ واش روم میں جاتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی سر۔۔۔" وہ بچے کو فیڈر پلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "کتنا کمزور ہے۔۔۔" وہ بچے کو دیکھ کر سوچتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کا خیال رکھنا۔۔۔ مجھے کوئی شکایت نہ ملے۔۔۔ اور اب سدھر جاؤ شاہ زمان اب تم ایک بچے کے باپ ہو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دشمنوں سے پھر چھپنا پڑ جائے۔۔۔" شاہ زمان چلتے شاور کے نیچے کھڑا ہوا اصلاح کی کہی باتوں کو سوچ رہا ہوتا ہے۔

"اس کے ہاتھ تو میری طرح ہیں بالکل۔۔۔ اور ناخون اپنی امی جیسے۔۔۔" وہ اپنے بیٹے کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور مسکرا دیتا ہے۔ "تم تو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو بیٹا۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اتنے میں قاسم اندر آتا ہے۔ "سر یہ میری بیوی۔۔۔ امبرین" وہ اپنی بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "السلام علیکم بھابھی۔۔۔" وہ اس کی بیوی کو عزت دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "وا علیکم السلام" وہ صحت مند اور پر اعتماد عورت اسے جواب دیتی ہے۔ "یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔ آپ کی بہت مہربانی ہو گی اگر آپ دو دن اس کا خیال رکھ دیں۔۔۔" وہ لہجے میں التجا لیے کہتا ہے۔ "کوئی بات نہیں بھائی۔۔۔ مجھے بتایا ہے میرے شوہر نے میں رکھ لوں گی اس کا خیال۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "جی۔۔۔ چلیں میں آپ کو اس کا کمرہ دکھا دوں وہاں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں کیسا ہوگا میرا بیٹا؟ اصلاح ہسپتال میں لیٹے ہوئے حمیرا سے کہتی ہے۔" باجی ابھی تو چار ہی گھنٹے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ جب سے بچہ گیا ہے تب سے آپ یہی بات پوچھ رہی ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ "حمیرا اسکی ٹانگیں دباتے ہوئے کہتی ہے۔" مجھے فکر ہو رہی ہے اسکی۔۔۔۔۔ "وہ لہجے میں فکر لیے جواب دیتی ہے۔" باجی آپ مان کیوں نہیں جانتیں؟۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ چلی جاتیں۔۔۔۔۔ "حمیرا اسے رضامند کرنے کی کوشش کرتی ہے۔" ان کے ساتھ جانے کا مطلب وہ شادی کا کہ رہا تھا میں مجبور ہوں۔۔۔۔۔ تم مجھے اپنی جگہ رکھ کر تو سوچو۔۔۔۔۔ اور کیا کروں میں۔۔۔۔۔ "وہ بے بسی میں روتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" باجی اگر آپ کی جگہ میں ہوتی تو بچہ پیدا ہی نہ کرتی۔۔۔۔۔ اگر کر لیتی تو اس کا حق ادا کرتی۔۔۔۔۔ "وہ اسے آمادہ کرنے کی پھر کوشش کرتی ہے۔" تم کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔ "اصلاح بڑی ہمت کر کے شاہ زمان کو میسج کرتی ہے۔ شاہ زمان میسج پڑھتا ہے۔ اصلاح کا نمبر اس نے ظالم کے نام سے سیو کیا ہوتا ہے۔" میرا بیٹا کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ تصویر بھیجوا اسکی۔۔۔۔۔ "اسے فوراً اوکے کا میسج ملتا ہے۔ اصلاح بچے کی تصویر دیکھ کر بہت خوش ہو جاتی ہے۔ وہ دوبارہ میسج لکھتی ہے۔" ماشاء اللہ بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ "وہ بھی فوراً ماشاء اللہ کا میسج بھیج دیتا ہے۔ اور خوشی سے ساری چیٹ دوبارہ پڑھ رہا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح بچے کہ تصویر زوم کر کے دیکھتی ہے اس کے کپڑوں پر ٹیگ لگا ہوتا ہے۔۔ وہ اسے زوم کر کے پڑھتی ہے جس پر قیمت آٹھ ہزار لکھی ہوتی ہے۔۔ وہ دوبارہ میسج ٹائپ کرتی ہے "ٹیگ تو ہٹا دیا اسکے کپڑوں سے۔۔" شاہ زمان کو میسج فوراً رسیو ہو جاتا ہے جیسے وہ ان باکس کھول کر ہی بیٹھا ہو۔ "وہ قاسم کی بیوی نے پہنائے ہیں۔۔ اسے یاد نہیں رہا ہو گا میں اتارتا ہوں۔۔۔" اصلاح اوکے کا میسج ٹائپ کرتی ہے مگر ڈلیٹ کر دیتی ہے۔۔ شاہ زمان اس کے میسج کا انتظار کرتا ہے مگر کوئی میسج نہیں آتا۔

شاہ زمان جمشید کے کمرے میں جاتا ہے۔ اسکے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے دراز کھولتا ہے جس میں سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالتا ہے۔ "یہ کس کا ہے۔۔؟ شاہ زمان جمشید کے کمرے میں اس کے ہاتھ میں کڑا دیکھ کر اس سے پوچھتا ہے۔ "یہ کڑا تیرے بیٹے کے لیے ہے۔۔" جمشید خوش ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "دکھا۔۔ یہ تو پلیٹینم ہے۔۔۔" وہ اس سے کڑا لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں اور تیرے بیٹے کو لوہے کا دوں۔۔" وہ بھنوائیں چڑھائے جواب دیتا ہے۔ "کہیں کوئی میرے بچے کی بازو کاٹ کر نہ لے جائے۔۔" وہ اپنے بچے کے لیے فکر مند ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "ما عقل۔۔ وہ کوئی گلیوں میں گھومے گا یہ پہن کر۔۔۔" کیا واقعی تو اب سمگلنگ نہیں کرے گا؟ جمشید کو اس بات پر ابھی تک یقین نہیں ہوتا اس لیے پوچھتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ دوبارہ مشکل میں پڑوں اور مارا

Posted On Kitab Nagri

جاؤں۔۔۔ زندگی بار بار موقع نہیں دیتی جمشید۔۔۔ "شاہ زمان اپنے فیصلے پر ڈٹے جواب دیتا ہے۔" نام سوچا کچھ؟ اسکا جواب سن کر وہ مسکرا دیتا ہے اور دوبارہ سوال کرتا ہے۔ "ہاں۔۔۔ آج کل عمر ابن الخطاب کو پڑھ رہا ہوں۔۔۔ سوچ رہا ہوں عمر رکھ دوں۔۔۔ لیکن ان کی طبعیت کی سختی سے اس نام سے تھوڑا محتاط ہو گیا ہوں۔۔۔" شاہ زمان نام کے متعلق سوچتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "حسین رکھ دے۔۔۔ اپنے نام کی لاج رکھے گا۔۔۔ باقی اسکی پرورش کیسے کرنی ہے یہ مجھ پر چھوڑ دے۔۔۔" جمشید خود پر یقین رکھے کہتا ہے۔ "اللہ ایسا دن نہ لائے اس پر۔۔۔" شاہ زمان اسکی بات پر اسے کہتا ہے۔

ہسپتال میں اصلاح سو رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں آتا ہے اس کا ملازم بھی اسکے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے۔ "یہاں رکھ دو۔" وہ ملازم سے سامان میز پر رکھواتے ہوئے کہتا ہے۔ سامان رکھ کر ملازم وہاں سے چلا جاتا ہے۔ وہ اس کے جاگنے کا انتظار کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھنے لگتا ہے لیکن اسے دیکھتے ہوئے رک جاتا ہے اور اسکی طرف بڑھتا ہے۔ وہ اسکے تکیے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دیکھتا ہے۔ "اتنی قریب سے ایسے کبھی نہیں دیکھا تمہیں۔۔۔ خاموش۔۔۔ نہیں تو ہر وقت غصے سے دیکھتی رہتی ہو۔۔۔" وہ اسے کافی دیر ایسے ہی کھڑا دیکھتا رہتا ہے۔ "اگر میرے پاس دس آنکھیں ہوں

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔ ان سب سے تمہیں ساری زندگی دیکھتا رہوں پھر بھی میرا دل نہیں بھرے گا۔۔۔ "اصلاح
تھوڑی سی حرکت کرتی ہے وہ ڈر کر واپس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔ "تم؟ اصلاح اٹھنے کی کوشش کرتے
ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں میں کھانا لایا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔" وہ اسکی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہوا
جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ بیگانگی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیوں کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟
اسکو اسکا سوال اچھا لگتا اس لیے کہتا ہے۔ "حمیرا کی ہوئی ہے گھر بنانے۔۔۔۔۔" وہ اسے صاف انکار کرتے
ہوئے کہتی ہے۔ "اور تم لاوارثوں کی طرح یہاں اکیلی لیٹی ہو۔۔۔۔۔ اٹھ کر بیٹھو اور سوپ پی
لو۔۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر قائم اسے کہتا ہے۔ "میں پی لوں گی۔۔۔ تم گھر جا کر بچے کو دیکھو۔۔۔۔۔" وہ اٹھ
کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ "وہ سو رہا ہے۔۔۔۔۔" شاہ زمان اسکی مدد کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ "کیا حالت
ہوئی وی ہے تمہاری۔۔۔۔۔؟ وہ اسکے بالوں میں سے پونی نکال کر بال سلجھاتا ہے اور دوبارہ پونی ڈال دیتا
ہے۔ اصلاح اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔ منہ بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے ہفتوں سے نہیں دھویا۔۔۔۔۔ وہ اس
کے منہ پر وائپ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ دیکھو کیسے چمک گیا ہے۔۔۔۔۔! وہ اپنی مہارت دکھاتے
ہوئے کہتا ہے۔ "ہو گیا؟ وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں اب سوپ پی لو۔۔۔۔۔" یہ سن
کر وہ بے بسی میں آنکھیں بند کرتی ہے۔ "ہاں لاؤ وہ بھی پی لو نہیں تو تم زبردستی میرے معدے میں

Posted On Kitab Nagri

ڈال دو گے۔۔۔ "وہ اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" کیا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔؟ شاہ زمان اپنی ہنسی پر قابور کھے جواب دیتا ہے۔

شاہ زمان رات کو کمرے میں سو رہا ہوتا ہے۔ اچانک اس کا ملازم اسے پریشانی میں آکر اٹھاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلا جاتا ہے۔

ہسپتال میں اسکے بیٹے کو وینٹیلیٹر پر ڈالتے ہیں۔ وہ اس تکلیف دہ عمل کو خاموشی سے برداشت کر رہا ہوتا ہے۔ "میں نہیں دیکھ پا رہا یہ سب۔۔۔" شاہ زمان ڈاکٹر سے کہتا ہے۔ "سر بچہ بہت کمزور ہے جس کا افیکٹ اسکی ریسپیریٹری سسٹم پر ہے۔۔۔ آپ فکر مند نہ ہوں۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

ہسپتال میں اصلاح اور حمیرا سو رہی ہوتی ہیں۔ ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے وہ دونوں جاگ جاتی ہیں۔ حمیرا دروازہ کھولتی ہے۔ شاہ زمان کا ملازم اندر آتا ہے اور اسے ساری بات بتاتا ہے۔ "لے کر چلو مجھے میرے بچے کے پاس کون سے ہسپتال میں ہے وہ۔۔۔؟ وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔" میڈم بچوں والے۔۔۔" ملازم اسے جواب

Posted On Kitab Nagri

دیتا ہے۔ "چلو" اصلاح بیڈ سے نیچے اترنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔ اس کے آپریشن کو ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ حمیرا اسے بڑی مشکل سے کھڑا کرتی ہے۔

وہ گرتی پڑتی ہسپتال پہنچتی ہے۔۔ شاہ زمان اسکی طرف بڑھتا ہے۔

"کیا کیا ہے تم نے اسکے ساتھ؟ اچھا بھلا دیا تھا تمہیں میں نے ایک دن نہیں سنبھال پائے۔۔۔" وہ بچے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ سن کر شاہ زمان کو غصہ آجاتا ہے۔ "کیا تو تم نے ہے۔۔۔۔۔ تمہاری دشمنی میرے ساتھ تھی۔۔۔ اس سے کیوں بدلہ لیا۔۔۔ جس تکلیف سے وہ گزر رہا ہے اس سے

بہتر ہے کہ اسے پیدا ہی نہ کرتی تم۔۔۔" وہ غصے میں دانت بھینچے جواب دیتا ہے۔ "میں

نے؟ کونسا بدلہ؟۔۔ دماغ تو ٹھکانے پر ہے نہ۔۔۔۔۔" وہ حیران ہو کر پوچھتی ہے۔ "ہاں تم

نے۔۔۔ اگر اسے پیدا کرنے کا سوچ ہی لیا تھا تو پوری ذمہ داری سے فرض ادا

کرتی۔۔۔ اتنا کمزور بچہ۔۔۔۔۔ کیوں نہیں کھایا پیا۔۔۔؟ وہ غصے میں شکوہ لیے کہتا ہے۔ "میں

نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ عام ماں سے بھی زیادہ خیال رکھا میں نے اپنی خورک

کا۔۔۔ کیوں کہ مجھے پتا تھا کہ تم ایسی ہی بکواس کرو گے۔۔۔۔۔ جب مجھے ڈاکٹر نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

کہ بچہ کمزور ہے اسی دن ڈانٹ پلان بنوا لیا لیکن پھر بھی اس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔ اور تم مجھ سے اس سے زیادہ کیا توقع کرتے ہو اپنی ناجائز اولاد کے لیے۔۔؟ یہ سن کر شاہ زمان آپ سے باہر ہو جاتا ہے اور اسے کرسی پر دھکا دے دیتا ہے۔ اصلاح کے سٹیجیز میں ناقابل برداشت درد اٹھتا ہے اور اس کا سانس میں سانس نہیں ملتا۔ یہ سارا تماشہ وہ اپنے بچے کے سر پر کھڑے لگاتے ہیں۔

"اگلی دفعہ اگر ایسی کوتاہی ہوئی تو ٹانگے پھٹ جائیں گے۔۔۔" ڈاکٹر اصلاح کو کہتی ہے۔ "جی" اصلاح بیڈ پر لیٹے ہوئے شاہ زمان کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان شرمندگی سے اپنی نظریں جکھائے کھڑا ہوتا ہے۔

"شاہ زمان صاحب جس بات کا خدشہ تھا وہی ہوا۔۔ آپ کے alcoholic ہونے کی وجہ سے بچہ بہت کمزور ہے۔۔۔" ڈاکٹر شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "کیا؟ یہ سن کر اسکے ہوش اڑ جاتے ہیں۔" ایسے بچوں میں مینٹل ڈیولپمنٹ بہت افیکٹ ہوتی ہے۔۔۔" ڈاکٹر اسے نئی پریشانی سے آگاہ کرتا ہے۔ "وہ ٹھیک تو ہو جائے گا نہ؟ وہ حقیقت سے نظریں چوراتے ہوئے سوال کرتا ہے۔" انشاء اللہ۔۔۔" ڈاکٹر اسے تسلی دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پھر آگئی۔۔۔؟ شاہ زمانِ اصلاح کو بچے کے کمرے میں آتا دیکھ کر کہتا ہے۔ آااا میرا بچہ۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے روتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اور اسے سنٹیلیٹر کے باہر سے دیکھتے ہوئے مزید روتی ہے۔ "کیا کہ رہا ہے ڈاکٹر؟" ٹھیک ہو جائے گا یہ۔۔۔۔۔ اب کیا لینے آئی ہو میری ناجائز اولاد کے پاس؟ وہ اسکے جذبات سے کھیلنے لگتا ہے۔ "کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے میری اولاد ہے یہ۔۔۔۔۔ ماں اپنے بچے کو دل سی کچھ نہیں کہتی۔۔۔۔۔ تم میری جگہ ہوتے اور میں تم پر شک کرتی تو تمہیں غصہ نہ آتا؟ وہ یہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ "اچھا چلو ادھر آؤ۔۔۔" شاہ زمان اپنی بازو اسکی طرف پھیلانے اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ "مت رو اس طرح سے تمہیں پتا ہے کہ مجھے دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے چپ کرواتے ہوئے کہتا ہے۔ "میڈم سر سے عشق کرتی ہیں۔۔۔ نہیں تو جو آج سرنے ان کے ساتھ کیا لوگوں کی تو لڑائی ہو جاتی ہے ان باتوں پر اور یہ ابھی ابھی ان کے ساتھ کھڑی ہیں۔۔۔۔۔" حمیرا دل میں سوچتی ہے۔ "چلو جا کر آرام کر لو اب" شاہ زمان اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ آنسو پونچھتے ہوئے کہتی ہے۔ "بچوں کی طرح ضد مت کرو اصلاح۔۔۔۔۔ میری پریشانیوں میں مزید اضافہ مت کرو۔۔۔۔۔ حمیرا لے کر جاؤ

Posted On Kitab Nagri

اسے۔۔۔۔۔ "وہ اسے حکم دیتا ہے۔" جی۔۔۔ "وہ سر جھکائے کہتی ہے۔" میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ اگر تم میری جگہ ہوتے تو جاتے؟ وہ اپنی ضد پر قائم رہتی ہے۔" ہاں۔۔۔ چلو جاؤ نہیں تو میں تمہیں اٹھا کر چھوڑ کر آؤں گا۔ ایک قدم بھی خود سے رکھا نہیں جا رہا اور یہاں کھڑے ہونا ہے۔۔۔۔۔ "وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔" شاہ زمان۔۔۔ میرا بھی یہیں بندوبست کر دو۔۔۔۔۔ "وہ اسکی منت کرتی ہے۔" کیا؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "تم کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔۔۔۔۔" وہ اسے راضی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ "اصلاح یہ چلڈرن ہاسپٹل ہے میٹرنٹی ہوم نہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کہ رہی تھی کہ طبیعت سنبھل جائے تو واپس اسی ہاسپٹل میں لے جائیں جہاں آپریشن ہوا تھا۔۔۔۔۔" یہ کہ کروہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ "میں کہیں نہیں جانے والی۔۔۔۔۔" وہ غصے سے کہتی ہے۔ "یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔۔" شاہ زمان اسے زبردستی اٹھا کر اسکے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر پھینک دیتا ہے۔ "ہلنا نہیں یہاں سے اب۔۔۔۔۔" وہ اسے غصے سے لپٹے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔ حمیرا بھی اسکے پیچھے آ جاتی ہے۔ "اب یہ یہاں سے باہر نہ نکلے۔۔۔۔۔" شاہ زمان حمیرا کو وارننگ دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ میرے لیے کام کرتی ہے تمہارے لیے نہیں۔۔۔۔۔" وہ زور سے چلاتی ہے۔ "کیا واقعی؟ شاہ زمان اسکی بے وقوفی پر کہتا ہے۔" میں تمہاری غلام نہیں ہوں۔۔۔۔۔ مجھے میرے بچے سے زبردستی دور

Posted On Kitab Nagri

کر دیا تم نے اے پتھر دل انسان۔۔۔ اٹھاؤ مجھے مدد کرو میری۔۔۔ "وہ حمیرا سے کہتی ہے۔۔۔ شاہ زمان کمرے کو باہر سے کنڈی لگا کر چلا جاتا ہے۔ "بد تمیز۔۔۔" وہ بے بسی میں واپس لیٹتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔ وہ حسین شاہ زمان کے نام پر لنگر خانوں میں بکرے اور بھینسیں ذبح کر کے بچھوا دو۔۔۔" شاہ زمان فون پر کہتا ہے۔ "اوکے سر۔۔۔" ملازم اسے جواب میں کہتا ہے۔ شاہ زمان اپنے بچے کے پاس جاتا ہے۔ "میری ساری زندگی کوتاہیوں سے بھری پڑی ہے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ میری اولاد کو میری وجہ سے اتنی تکلیف جھیلنی پڑے گی۔۔۔ اگر اس کی ماں کو پتا چل گیا تو وہ میری جان لے لے گی۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر اداس ہو جاتا ہے۔

ایک دن بعد۔۔۔

"ڈاکٹر کہ رہا تھا کہ شام تک اسے ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔" شاہ زمان اصلاح سے جو بچے کے قریب کرسی پر بیٹھی ہوتی ہے کہتا ہے۔ "شکر ہے اللہ کا۔۔۔" وہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم اب اپنے گھر جاؤ گی؟ وہ آنکھوں میں امید لیے پوچھتا ہے۔ یہ سن کر اصلاح شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے اور پھر بچے کی طرف اور کسی سوچ میں پڑ جاتی ہے۔ "کیا سوچ رہی ہو؟ وہ اسے سوچ میں ڈوبادیکھ کر پوچھتا ہے۔ "تمہارے

Posted On Kitab Nagri

گھر چلوں گی۔۔۔۔۔ "وہ اچانک اسے جواب دیتی ہے۔ "میرے گھر؟ خوش اور حیران ہوتے ہوئے۔ "ہاں میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔ تم نکاح خواں کو لے آؤ میں ابھی شادی کروں گی تم سے۔۔۔۔۔ "وہ اسے اپنا فیصلہ سنا دیتی ہے۔ "کیا؟ شادی تم سچ کہہ رہی ہو نہ؟ اسے اپنے سنے پر یقین نہیں آتا۔ "ہاں میں نے اپنے بچے سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ ٹھیک ہو جائے گا تو تم سے شادی کروں گی۔۔۔۔۔ "وہ غم آنکھوں سے کہتی ہے۔ "جلدی کرو اس سے پہلے کہ میرے باپ کا دکھ میری اولاد کی محبت پر بھاری پڑ جائے۔۔۔۔۔"

شاہ زمان اور اصلاح ہسپتال میں ہی نکاح کر لیتے ہیں۔ سارے گواہان اور نکاح خواں ہسپتال میں جمع ہوتے ہیں۔

"مجھے اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا؟ شاہ زمان بچے کا سامان پیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔۔۔" اصلاح اسے واش روم سے باہر آتے ہوئے پکارتی ہے۔ شاہ زمان اسکی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے اور اسے صوفے پر بٹھاتا ہے۔ اس کے چہرے پر ایک عجب سی مسرت ہوتی ہے۔ "حمیرا کے لیے ڈرائیور بھیج دیا تھا؟ وہ اس سے سوال کرتی ہے۔ "ہاں وہ سارا سامان پیک کر کے گھر پہنچ چکی ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنی خوشی چھپائے جواب دیتا ہے۔ "وہ بہت اکیلی ہے اس لیے

Posted On Kitab Nagri

میں اسے نہیں چھوڑ سکی۔۔۔" اصلاح شاہ زمان کے گھر میں حمیرا کی موجودگی کو لے کر پریشان ہوتی ہے اسی لیے سوال کرتی ہے۔ "نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔" ویسے بھی کوئی ملازمہ نہیں تھی گھر پر۔۔۔"

شاہ زمان کیری کوٹ میں بچہ اٹھائے اصلاح کو ساتھ لیے بڑی شان سے ہسپتال سے باہر نکلتا ہے۔ اصلاح کو گاڑی میں بٹھاتا ہے اور بچہ ملازم کو دے دیتا ہے۔ "ایکسیکوزمی سر۔۔۔" ہسپتال کے سٹاف کی ایک لڑکی پیچھے سے اسے آواز دیتی ہے۔ "جی؟ وہ اسکی طرف بڑھتا ہے۔" سر آپ کا موبائل کاؤنٹر پر ہی رہ گیا تھا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسے بہت غور سے دیکھتی ہے جو اصلاح کو بالکل پسند نہیں آتا۔ "خوشی کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ تھیکنس۔۔۔"

شاہ زمان اصلاح کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر کے اندر لاتا ہے مگر وہ وہیں رک جاتی ہے۔ "کیا کر لیا تم نے یہ اصلاح؟۔۔۔" بابا کبھی معاف نہیں کریں گے تمہیں۔۔۔" وہ یہ سب سوچتی ہے۔ "کیا ہوا؟ رک کیوں گی؟ شاہ زمان اسے رک دیکھ کر سوال کرتا ہے۔ "تو نہ کریں۔۔۔" وہ یہ سوچ کر آگے بڑھ جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ساراسامان میرے کمرے میں سیٹ کر دواسکا۔۔" اصلاح اپنے بیٹے کے کمرے میں ملازمہ سے کہتی ہے۔ اتنی دیر میں شاہ زمان بھی وہاں آجاتا ہے۔ "سر آپ کے کمرے میں کہاں رکھوں۔۔؟ ملازمہ شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔ "میرے کمرے میں۔۔ جو رائیٹ سائیڈ پر ہے۔۔ سر کے نہیں۔۔۔" وہ سخت لہجے میں کہتی ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان بہت دکھی ہو جاتا ہے۔ "جی۔۔۔" یہ کہ کر ملازمہ کام میں لگ جاتی ہے۔ وہ چہرہ لٹکا کر کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ اصلاح اسکے افسردہ چہرے کو دیکھ کر ارادہ بدل لیتی ہے۔ "تمہیں کیا لگا کہ میں تمہارے روم میں رہوں گی۔۔۔" وہ اس کو حقارت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔ "میرے بچے کو ماں مل گئی ہے میرے لیے بس یہی کافی ہے۔۔۔ باقی ہر چیز پر راضی ہوں میں۔۔۔" وہ افسردگی چھپائے جواب دیتا ہے۔ "یہ سامان سر کے کمرے میں رکھ دو۔۔۔ وہیں رہوں گی میں۔۔۔" یہ کہ کر وہ اسے حیران کر دیتی ہے۔ شاہ زمان اسے بے یقینی سے دیکھتا ہے۔

www.kitabnagri.com

اصلاح شاہ زمان کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھے بچہ اٹھائے کمرے کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ "یہ سوپ پی لو۔" شاہ زمان سوپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے اور اسکے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ "مجھے معاف کر دو اصلاح۔۔۔" وہ چہرے پر ندامت لیے کہتا ہے۔ "اب کس بات پر؟ وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

پوچھتی ہے۔ "ہر بات پر۔۔۔" وہ آنکھوں میں نمی لیے کہتا ہے۔ "شروع میں مجھے تم پر غصہ آتا تھا۔۔۔ کیوں کہ تم میری امیدوں پر پورا نہیں اترے تھے۔۔۔ لیکن اب تم میری امیدوں پر پورا اترتے ہو۔۔۔ ایسے ہی پیچ پن کی امید ہوتی ہے مجھے تم سے ہمیشہ جس پر تم پورا اترتے ہو۔۔۔ کیوں کہ یہی تمہاری فطرت ہے۔۔۔ اپنی فطرت پہ معافی مانگنا بالکل بے کار ہے کیوں کہ وہ نہیں بدل سکتی۔۔۔۔۔" اتنے میں بچہ رونے لگتا ہے۔ "ڈائپر اٹھا کر دو مجھے۔۔۔" وہ اس پر حکم چلاتی ہے۔ "اچھا۔۔۔" وہ اسکی تلخ کلامی کے اثر سے باہر آتے ہوئے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ ڈریسنگ روم میں جا کر الماری سے ڈائپر نکال کے اسے دیتا ہے اور جائزہ لینے کے لیے اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ بدبو محسوس ہونے کی وجہ سے وہ شرٹ کے کالر میں اپنا ناک دے دیتا ہے۔ "اگر اتنا برا لگ رہا ہے تو باہر چلے جاؤ۔۔۔۔۔" اسے اس کی یہ حرکت بہت بری لگتی ہے اور بچے کی صفائی کرتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔ وہ نہ میں سر ہلاتے ہوئے ناک باہر نکال لیتا ہے۔ "یہ کیا؟ اتنا بڑا ڈائپر۔۔۔" وہ ڈائپر کو کھول کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیوں کیا ہوا؟ وہ ڈائپر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "میڈیم سائز ہے یہ۔۔۔ میں بھی کہوں بچے کے کپڑے کیوں خراب ہو جاتے ہیں۔۔۔ اوپر سے ڈائپر الٹا لگایا ہوا تھا۔۔۔ نیو بورن سائز کالے کر آؤ۔۔۔" وہ حاکمانہ انداز میں کہتی ہے۔ "نیو بورن سائز۔۔۔؟ وہ حیرت

Posted On Kitab Nagri

میں پڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "سمجھ نہیں آرہی ایک بار میں۔۔" وہ اسکی کم عقلی پر چلاتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔ ہاں سمجھ گیا۔۔۔ جب تم دادی بن جاؤ گی تب بھی تمہارے پوتے کے لیے نیو بورن سائیز ہی لاؤں گا پر اب معافی دے دو مجھے۔۔" وہ کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہتا ہے۔ "پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ پتا نہیں کون سے شوہر ہوتے ہیں جو سارا دن اپنی بیوی سے بے عزتی کرواتے ہیں اور پھر بھی جی حضوری کرتے ہیں۔۔۔ آج سمجھ آ گیا۔۔۔ خاموشی میں ہی بچت ہے۔۔" وہ اپنے ملازم کو آواز دیتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"دادی؟ دادی بنوگی میں؟ کیا سچ میں۔۔ سوچ کر ہی اچھا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ بچے کو پیار کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہ واش روم ہے؟ اصلاح حیران ہوتے ہوئے سوچتی ہے۔ شاہ زمان کا واش روم بہت عالیشان ہوتا ہے۔ بلیک ٹائلز اور گولڈن سلور ورک سے غضب کی خوبصورتی جھلک رہی ہوتی ہے۔" میں پچھلی ساری زندگی خود کو بہت پیسے والی سمجھتی رہی لیکن شاہ زمان سے ملنے کے بعد خود کو غلط سمجھ رہی ہوں "واش روم کے آخری کونے میں شیشے کی الماریاں اور دراز ہوتے ہیں جن میں اسکے کپڑے بہت سلیقے سے رکھے نظر آرہے ہوتے ہیں وہ دراز کھولتی ہے۔ "یہ کیا ہے۔۔۔؟ وہ دراز میں مہنگے ترین کف لنکس دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "کہیں انکی چمک سے میں اندھی نہ ہو جاؤں۔۔۔۔۔ میرے دیے ہوئے کف لنکس کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں انکے سامنے۔۔۔ پھینک دیے ہوں گے اس نے۔۔۔ ڈیڑھ لاکھ کے

Posted On Kitab Nagri

تھے وہ۔۔۔۔۔ "وہ یہ سب دیکھ کر سوچ میں پڑ جاتی ہے۔" ویسے بہت ہی خود پرست انسان ہے یہ ایسے ایسے کا سیمیٹکس تو لڑکیاں استعمال نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ کیا خوشبو ہے انکی۔۔۔۔۔ "وہ اسکے کلیننگ پراڈکس کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔ اچانک اسے باہر شور کی آواز آتی ہے دو ملازم ڈائپر کے بڑے بڑے کارٹن اٹھائے اندر آتے ہیں "میڈم یہ کہاں رکھیں۔۔؟" یہاں۔۔ "ڈریسنگ روم میں اصلاح فرش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔" میڈم سرکہ رہے تھے کہ اب سائیز چیک کر لیں۔۔ اگر ٹھیک نہیں تو بتا دیں۔۔۔ "یہ سن کر وہ بھنویں چڑھا لیتی ہے۔" ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ "اصلاح کارٹن کے باہر لکھے سائز کو پڑھتے ہوئے کہتی ہے۔ ملازم سامان رکھ کر چلے جاتے ہیں۔" اب اتنے زیادہ ڈائپر بھی نہیں کہا تھا میں نے۔۔۔ ہر چیز کو دل پے لے لیتا ہے وہ۔۔۔۔۔

رات کو اصلاح بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہے۔ اسے کمرے کی طرف آتے قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔ وہ اپنے بال سیٹ کرتی ہے۔ دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ ایک ملازم کمرے کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ "میڈم اندر آجاؤں؟ اسے دیکھ کر وہ اچھا محسوس نہیں کرتی۔" جی۔۔۔ "وہ تھکے ہوئے لہجے میں اسے اجازت دیتی ہے۔" سر کے کپڑے رکھنے تھے اندر۔۔۔ "ملازم سہمے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔" رکھ دیں۔۔۔ ہر کسی نے راہداری بنا لیا ہے کمرے کو۔۔۔۔۔ "وہ اسے سناتے ہوئے کہتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ ملازم ڈریسنگ روم میں کپڑے رکھ کر باہر آتا ہے۔ "بات سنیں۔۔۔" اصلاح ملازم سے کہتی ہے۔ "جی میم؟ ملازم اسکے سامنے ادب سے کھڑا کہتا ہے۔ "اب پہلے والی بات نہیں ہے۔۔۔ اگر کمرے میں کوئی کام ہو تو حمیرا یا فرح سے کہ دیا کریں۔۔۔" وہ نرم لہجے میں اسے سمجھا دیتی ہے۔ "جی میڈم میں سمجھ گیا۔۔۔ معذرت۔۔۔" ملازم اسکی بات سمجھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کوئی بات نہیں۔۔۔" ملازم کمرے سے نکل کر سکھ کا سانس لیتا ہے۔ "کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟ شاہ زمان اسکو پریشان حال دیکھ کر پوچھتا ہے۔ "داخلہ ممنوع ہو گیا ہے آپ کے کمرے میں سر۔۔۔ پہلے کہ رہی تھیں کہ اس کمرے کو ہر کسی نے راہداری بنا لیا ہے۔۔۔" ملازم اسے ساری روداد بیان کرنے لگتا ہے۔ "کیا؟ ہنستے ہوئے۔" اب کہ دیا ہے کہ کمرے میں مت آیا کرو۔۔۔" یہ کہ کر ملازم اپنی بات مکمل کرتا ہے۔ "فرمانبرداری ہم سب پر فرض ہے۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتا ہے۔

"یہ 16 فیڈر ہیں۔۔۔ ہر فیڈر کو دھونے کے بعد ابالنا ہے اور دھوپ میں خشک کرنا ہے سمجھ گئی۔۔۔" اصلاح فرح سے کہتی ہے۔ شاہ زمان یہ سن کر باہر ہی رک جاتا ہے۔ "جی۔۔۔؟ فرح اسے جواب دیتی ہے۔ "میرا بیٹا بہت کمزور ہے میں نہیں چاہتی کہ وہ دوبارہ بیمار ہو۔۔۔" وہ اسے تاکید کرتی ہے۔ "جی ٹھیک ہے میڈم۔۔۔" فرح عاجزانہ لہجے میں کہتی ہے۔ "شبیر صاحب وہ شام والے پھیکے

Posted On Kitab Nagri

سوپ کی طرح مت بنائے گا اب تھوڑا نمک ڈلیے گا۔۔۔ "اصلاح شبیر کو کہتی ہے۔" میڈم سرنے ہی منع کیا تھا۔۔۔ کہ رہے تھے کہ آپ کو بلڈ پریشر کا مسئلہ ہے۔۔۔ "شبیر اسے اصل بات بتاتا ہے۔" "ٹھیک ہوں میں اب۔۔۔" وہ سخت لہجے میں اسے جواب دیتی ہے۔ یہ سن کر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "کیسی رونق ہو گئی ہے اصلاح اور حسین کے آنے سے۔۔۔ ہر چیز روشن ہو گئی ہے۔۔۔" وہ لاؤنج میں ٹی وی دیکھتے ہوئے سوچتا ہے۔

"یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اصلاح شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔" ایسے ہی "شاہ زمان ٹی وی بند کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" مجھے کچھ کام ہے حمیرا سے کہو کہ کچن میں آئے تم بچے کے پاس بیٹھ جاؤ۔۔۔" وہ نرم لہجے میں اسے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے عاجزانہ انداز میں جواب دیتا ہے۔

"بیٹا تمہاری امی کا رویہ تمہاری وجہ سے میرے ساتھ اچھا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ میں تمہاری وجہ سے کافی خوش ہوں۔۔۔" تھیکنس بیٹا مجھے اپنا ڈیڈ چننے کے لیے۔۔۔ "شاہ زمان بچے سے بات کرتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح کمرے میں آتی ہے۔ وہ شاہ زمان کو دیکھتے ہوئے اسکے سامنے بیٹھ جاتی ہے۔ شاہ زمان اسے ایسے دیکھ کر گبھرا جاتا ہے۔۔ اتنے میں اسکے فون کی رنگ بجتی ہے۔ وہ فون سنتے ہوئے وہاں سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ "ہاں تھر سڈے کو آؤں گا آفس۔۔ میرے بیٹا پیدا ہو ہے اچھا سا۔۔" وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا سا؟ اصلاح حیران ہوتے ہوئے خود سے پوچھتی ہے "یہ اچھا سا کیا ہوتا ہے۔۔؟ وہ یہ سوچتے ہوئے کشمکش کا شکار ہو جاتی ہے۔ شاہ زمان فون جیب میں ڈالتا ہے اور اسکی طرف مڑتا ہے۔ "شام سے کمرے میں نہیں آئے۔۔ گھر پر ہی تھے۔۔ یہاں کیوں نہیں آئے؟ وہ اسکے اس رویے کے متعلق سوال کرتی ہے۔ "میں نے سوچا کہ تم یہ نہ کہو کہ میں تمہارے سر پر سوار ہو گیا ہوں۔۔" وہ چہرے پر افسردگی لیے کہتا ہے۔ "نہیں میں اتنا چھوٹا نہیں سوچتی۔۔ اگر سوچتی تو یہاں نہ ہوتی۔۔ یہ تمہارا گھر ہے۔۔ تمہارا کمرہ ہے۔۔ تمہارا بیٹا ہے جہاں دل چاہے وہاں بیٹھو۔۔ جو دل میں آئے کرو۔۔ بھلا تم اپنے بچے سے دور اور کہاں جاؤ گے؟۔۔ آئندہ مجھ سے چھپنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں شاہ زمان۔۔" وہ اس سے عشق کرتی ہے محبت نہیں اسے اس بات کا اندازہ اپنی مرضی کے خلاف اس کے حق میں چلنے والی زبان سے ہوتا ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان جذباتی ہو جاتا ہے اور اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی ہے "کھانا لاتا ہوں تمہارے لیے۔۔" وہ یہ کہ کر کمرے سے باہر چلا جاتا

Posted On Kitab Nagri

ہے اور وہیں رک جاتا ہے۔ "کیسے زندگی مہربان ہو رہی ہے مجھ پر۔۔۔ یقین نہیں آ رہا۔۔۔ میرا پسندیدہ انسان مجھے ایک بار پھر پسند کرنے لگا ہے۔۔۔" وہ اپنے آنسوؤں پر بند باندھے کہتا ہے۔

اصلاح صوفی پر بیٹھی کھانا کھا رہی ہوتی ہے شاہ زمان پانی کا گلاس بھر کر اسکے سامنے میز پر رکھتا ہے اس نے اپنی قمیص میں وہی کفلنکس لگائے ہوتے ہیں جو اصلاح نے اسے دیے ہوتے ہیں۔ "نہیں اس نے

پھینکے نہیں۔۔۔ میں ہمیشہ غلط سوچتی ہوں اسکے بارے میں۔۔۔" وہ یہ سب سوچتی ہے "تو؟ شاہ زمان

ہمت کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "تو؟ وہ اس سے سوال کرتی ہے۔" میں کہاں سوؤں گا؟ بچے کو جھولا

دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "وہیں جہاں ہم سوئیں گے۔۔۔" وہ بغیر سوچے سمجھے فوراً جواب دے دیتی

ہے۔ "تم مجھے کچھ نہیں کہو گی؟ وہ چہرے پر معصومیت اور حیرت لیے پوچھتا ہے۔ "زیادہ سٹار پلس کا

ہیر و بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔؟ اسے لگتا ہے کہ اس نے اسے کافی چھوٹ دے دی ہے اسی لیے

سخت لہجہ استعمال کرتی ہے۔ "وہ کیا ہے؟ وہ پھر اس سے سوال کرتا ہے۔" ٹی وی چینل ہے

ایک۔۔۔ چھوڑو تمہاری عقل میں نہیں آئے گی بات۔۔۔ یہیں سو جانا ہمارے ساتھ۔۔۔" وہ اس سے

جان چھڑاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اپنی خوشی چھپائے جواب دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے دو بج رہے ہوتے ہیں۔۔ بچے کے رونے کی وجہ سے اصلاح کی آنکھ کھلتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں موجود نہیں ہوتا۔ کافی دیر بعد وہ واش روم میں اسے دیکھنے جاتی ہے۔ "شاہ زمان کیا تم اندر ہو۔۔؟" مگر واش روم سے کوئی آواز نہیں آتی۔ وہ دروازہ نوک کرتی ہے۔ "ٹھیک ہے میں اندر آرہی ہوں پھر" مگر وہ وہاں بھی نہیں ہوتا۔۔ وہ سارے گھر میں اسے ڈھونڈتی ہے اور اسے ڈھونڈتے ہوئے سٹی روم چلی جاتی ہے جہاں وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے وہ اسکے برابر بیٹھ جاتی ہے۔ شاہ زمان نماز ختم کر کے اسکی طرف دیکھتا ہے۔ "اس وقت کونسی نماز پڑھ رہے ہو؟ وہ اس سے متاثر ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "شکرانے کی۔۔۔ میں نے اللہ سے کہا تھا کہ جس دن تمہاری مجھ سے شادی ہوگی ساری رات عبادت کروں گا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ وہ یہ سب سن کر اس سے مزید متاثر ہوتی ہے مگر کچھ کہے بغیر آنکھوں میں نمی لیے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

www.kitabnagri.com

تین دن بعد۔۔۔۔۔

صبح کا وقت ہوتا ہے شاہ زمان وائٹ سوٹ پہنے ہوئے صوفے پر بیٹھا ہوتا ہے۔۔ کمرے میں آتی سورج کی روشنی اس کے حسن کو مزید نمایاں کر دیتی ہے۔۔۔ اصلاح کمرے

Posted On Kitab Nagri

میں آتی ہے اور اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان خاموشی کافی دیر حائل رہتی ہے۔ "کہاں جارہے ہو؟ اصلاح اس کی کشش سے باہر آتے ہوئے پوچھتی ہے اور خاموشی توڑتی ہے۔ "آفس۔۔۔ یہ تم کہاں صبح سے گھوم پھر رہی ہو؟ وہ اسے کافی دیر سے کمرے میں نہ پاتے ہوئے سوال کرتا ہے۔ "میرے پیر میری مرضی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھتی ہے اور اپنے بیٹے کو جھولے میں سے دیکھتی ہے۔ "اس کا نام کیا رکھنا ہے؟ وہ اچھے موڈ میں اس سے پوچھتی ہے۔ "رکھ لیا ہے میں نے۔۔۔ لیکن جو تمہیں پسند ہو وہی رکھ لیں گے۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ "کیا؟ اسے یہ بات اچھی نہیں لگتی۔" حسین۔۔۔" یہ نام سنتے ہی اسکے چہرے کا تعثر بدل جاتا ہے۔ ہاں یہ سب سے اچھا ہے۔۔۔" وہ اپنی رضامندی کا اظہار کرتی ہے۔ "تم نے کیا سوچا تھا؟ وہ اسکی پسند جاننا چاہتا ہے۔" کیا اسکو بدلوں گی اب میں؟ وہ؟ حیرانی کا اظہار کرتی ہے۔ "اب سکون سے ایک جگہ بیٹھ جانا ادھر ادھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" شاہ زمان صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اصلاح جیسے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لیے اس سے جگھڑتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں مجھے ہی ہے تکلیف کیوں کہ مجھے لگتا ہے تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔۔۔ ابھی دو ماہ پہلے

Posted On Kitab Nagri

میرے ڈرائیور کی بیوی کا سزیرین ہوا تھا سارا ماہ لیٹی رہی گھر کا کوئی کام نہیں کرتی تھی۔۔۔۔ اس کے میلے یونیفارم سے پتا چلا۔۔۔ اور ایک تم ہو جو ٹک کر نہیں بیٹھ رہی۔۔۔ "وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔" کیونکہ میں اکتا جاتی ہوں لیٹے لیٹے۔۔۔ "وہ یہ کہہ کر بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ میڈیسن لی ہیں؟ وہ تسلی کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔" نہیں۔۔۔ "وہ اب ضد میں آچکی ہے۔" کیوں؟ اب اس کے بھی لہجے میں غصے کا تعثر ہوتا ہے۔ بس دل بھر گیا ہے میرا۔۔۔ "وہ اسے منع کرتی ہے۔" یعنی تم میڈیسن دل کے چاہنے سے کھاتی ہو؟ وہ تفتیشی لہجے میں دوبارہ سوال کرتا ہے۔ وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اور وہاں سے ایک گولی نکالتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کو بہت غور سے دیکھتی ہے۔ "یہ لو" وہ گولی اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھے نہیں لینی۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ کو پیچھے کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان پانی کا گلاس بھرتا ہے اور دوبارہ دوا اس کی طرف بڑھاتا ہے۔ "کہا نہ نہیں لینی۔۔۔" اصلاح اسے غصے سے انکار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "میں نے پوچھا تم سے؟ وہ اس پر دھونس جماتے ہوئے کہتا ہے۔" کیا کرو گے؟ زبردستی میرے معدے میں ڈال دو گے؟ وہ اس کے غصے کی

Posted On Kitab Nagri

پرواہ نہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں! وہ پر اعتماد لہجے میں کہتا ہے۔ اصلاح اسے غصے میں دیکھتے ہوئے اس سے دوا لے لیتی ہے اور چپ چاپ کھا لیتی ہے۔

"آج ڈاکٹر کے پاس اپائنٹمنٹ ہے تمہارا۔۔" وہ بچے کو پیار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "نہیں جاؤں گی۔۔" اسے پھر غصہ دلانے کے لیے کہتی ہے۔ "میری ہر بات نامانے کی قسم کھالی ہے کیا تم نے؟ وہ اسکے بار بار انکار پر پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ چھت کی طرف آنکھیں گاڑھے جواب دیتی ہے۔ "لیکن یہ میری طرف سے نہیں ہے۔۔ ڈاکٹر کی طرف سے ہے چیک اپ کرونا ضروری ہے۔۔ حسین کو گھر چھوڑ کر جانا۔۔" وہ یہ کہ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔ "ہمم۔۔" وہ منہ بنائے کہتی ہے اور کھڑکی کی طرف بڑھتی ہے اور اسے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھتی ہے۔

شاہ زمان اسے دیکھ لیتا ہے۔ وہ فوراً پردے کے پیچھے چھپ جاتی ہے۔ "یہ کیا کر رہی تھی میں۔۔؟ کیا سوچ رہا ہو گا وہ کہ اب بھی مرتی ہوں میں اس پر؟ پاگلوں والی حرکتیں مت کیا کرو اصلاح۔۔۔ مجھے اس پر غصہ کرنا ہے اور بس۔۔۔"

حمیرا اور اصلاح بچے کے کپڑے تبدیل کر رہی ہوتی ہیں۔ "باجی یہ دیکھیں یہ جرسی بیس ہزار نو سو کی ہے۔۔ کیا بچوں کے کپڑے بھی اتنے مہنگے ہوتے ہیں۔۔ ان پیسوں سے تو بڑے آدمی کے ایک

Posted On Kitab Nagri

سیزن کے کپڑے بن جائیں۔۔۔۔ "وہ حیرانی میں کہتی ہے۔" "ہمم۔۔۔ ٹھیک ہی ہے بس کچھ خاص نہیں۔۔۔" "اصلاح کپڑے کی کوالٹی چیک کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔" "ویسے جو میں نے کپڑے دیے تھے وہ کہاں ہیں۔۔۔" "وہ حیران ہوتے ہوئے خود سے پوچھتی ہے اور بیڈ سے کھڑی ہو جاتی ہے۔" "کون سے کپڑے باجی؟ وہ تجسس سے پوچھتی ہے۔" "میں نے دیے تھے شاہ زمان کو۔۔۔" "وہ ڈریسنگ روم میں الماریاں کھول کر دیکھتی ہے۔۔۔" "کہاں رکھ دیے کہیں پھینک تو نہیں دیے اس نے۔۔۔۔" "وہ جذباتی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" "نہیں باجی سراپے نہیں ہیں۔۔۔۔" "حمیرا اسکے پاس آتے ہوئے کہتی ہے۔" "کونے کی دائیں ہاتھ والی الماری کھولنے سے اچانک اسکی دی ہوئی ساری چیزیں دھڑام سے نیچے گرتی ہیں۔" "ہا! اتنی بے دردی سے رکھی ہوئیں ہیں میری چیزیں اس فاسق انسان نے۔۔۔۔۔ میری دی ہوئی چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں؟ وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔" "آلینے دو آج اسے گھر۔۔۔" "اتنے میں اسکے فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ شاہ زمان کی کال دیکھ کر اسے مزید غصہ آ جاتا ہے۔" "کیا ہے؟ وہ غصے میں چلاتی ہے۔" "کیا ہوا؟ وہ حیرانی اور پریشانی میں پوچھتا ہے۔" "کام بولو؟ وہ خود پر قابو رکھ کر جواب دیتی ہے۔" "ہاں وہ ملازم کمرے میں آئے گا تو اسے آنے دینا۔۔۔" "شاہ زمان اسکے رویے کو برداشت کرتے ہوئے کہتا ہے۔" "کیوں؟ وہ اسی انداز میں دوبارہ پوچھتی ہے۔" "پیکنگ کرنی ہے اسنے

Posted On Kitab Nagri

میری۔۔۔ "وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیوں۔۔۔ کہیں یہ دوسرے کمرے میں تو شفٹ نہیں ہو رہا؟ وہ خود سے پوچھتی ہے "چھوڑو میں بھی نہیں پوچھتی ایسے ہی سر پر چڑھ جائے گا۔۔۔" وہ یہ سوچتے ہوئے خاموش رہتی ہے۔ "تم سن رہی ہو؟ وہ کوئی جواب نہ پاتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں ٹھیک ہے۔۔۔" یہ کہ کر وہ فون کاٹ دیتی ہے۔ "کمال ہے کوئی فرق ہی نہیں پڑا مطلب پوچھا ہی نہیں کہ کہاں جا رہے ہو؟ وہ اسکے رویے سے حیران ہو کر سوچتا ہے۔

ملازم شاہ زمان کا سامان پیک کر رہا ہوتا ہے۔ اصلاح اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔ "اس سے پوچھوں؟۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔" یہ اسے بتادے گا۔۔۔ ویسے کہاں جانا ہو گا اسے؟ کہیں گھر چھوڑ کر تو نہیں جا رہا۔۔۔ یا اللہ میں پاگل ہو جاؤں گی سوچ سوچ کر۔۔۔۔۔"

شام کو شان زمان گھر آتا ہے اور کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "کیسا ہے یہ؟ شاہ زمان اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے؟ وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیا کروں کیسے پوچھوں اس سے؟ کپڑوں کے بہانے لڑائی ڈالتی ہوں باقی خود بتادے گا۔۔۔ نہیں نہیں ابھی تو آیا ہے وہ اور ابھی لڑنا شروع کر دوں۔۔۔" وہ اسی کشمکش میں سوچتی رہتی ہے۔ "کہاں جانا ہے تم نے؟ اصلاح اپنی انا کو توڑتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "کراچی۔۔۔" وہ اسکے سوال پر بس اتنا ہی جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ تفتیشی

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں دوبارہ سوال کرتی ہے۔ "کام ہے وہاں۔۔۔" وہ پھر مختصر جواب دیتا ہے۔ "کتنی دنوں کے لیے؟ یہ سن کر اسکے گلابی چہرے کا تعثر بدل جاتا ہے اور اسکے لال کان دور سے اصلاح کو بھی دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بچے کو چھوڑ کر اسکے سامنے احترام کھڑا ہو جاتا ہے۔ "ایک ہفتہ۔۔۔" وہ اسے پھر مختصر جواب دیتا ہے۔ "کہیں تم سمگلنگ کرنے تو نہیں جارہے؟ وہ اسے کٹھرے میں کھڑا کر دیتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ وہ چھوڑ دی میں نے۔۔۔" وہ اپنا دل مضبوط کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "پھر کیا کرنے جارہے ہو؟ وہ اسکے چہرے پر نظریں گاڑھے پوچھتی ہے۔ "سٹیل انڈسٹری کے حوالے سے قطر کی ایک کمپنی سے معاہدہ ہوا تھا ایکسپورٹ کے لیے۔۔ معاہدے کے اگلے دن مارکیٹ میں ایک روپیہ ریٹ گر گیا۔۔ اب وہ کمپنی اگلے دن پر معاہدہ ڈال رہی ہے۔۔ جس سے مجھے نقصان ہوگا۔۔ بس اسی سلسلے میں جانا ہے۔۔۔" وہ یہ سن کر سوچ میں پڑ جاتی ہے۔ "تو پورا ہفتہ رکنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ پھر اسی انداز میں سوال کرتی ہے۔ "اف! گھر میں انکوائری کمیٹی بٹھالی ہے میں نے اپنے۔۔" وہ اسکے سوالوں سے اکتا کر سوچتا ہے۔ "قانونی کارروائی ہوگی۔۔۔ اور بھی کافی پیچیدہ کام ہیں اس لیے۔۔۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ایک روپے سے کتنا نقصان ہو جائے گا جو اتنے جتن کرنے پڑ رہے ہیں؟ وہ کوئی نہ کوئی نکتہ نکالتے ہوئے بحث کرتی ہے۔ "اربوں کا۔۔۔" وہ خوش مزاجی سے جواب

Posted On Kitab Nagri

دیتا ہے۔ "مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم کوئی اور کام بھی کرتے ہو سمگلنگ کے علاوہ۔۔۔" وہ حیرانی کا اظہار کرتی ہے۔ "تو تمہیں کیا لگتا تھا کہ جو پورٹ پر اتنے بڑے بڑے کنٹنر میں امپورٹ اور ایکسپورٹ کرتا ہوں ان سب میں کوکین بھری ہوتی ہے۔۔۔" وہ اس کے سوالوں پر جواب دینے کا عادی بغیر کچھ سوچے سمجھے یہ جواب بھی دے ڈالتا ہے۔ "یعنی منشیات سمگل کرتے ہو تم۔۔۔" اسے آخر کار بات مل ہی جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی شاہ زمان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ اپنا اقرارِ جرم اس کے سامنے کر لینے سے اسے بہت دھچکا لگتا ہے۔ وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے واش روم کی جانب بڑھتا ہے۔ "کبھی کسی پولیس اوفیسر کی بیٹی سے ایک مجرم کو محبت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کئے واش روم کے دروازے سے ٹیک لگائے کہتا ہے۔

اگلی صبح اصلاح شاہ زمان کو جانے کے لیے تیار دیکھ رہی ہوتی ہے۔ "ہائے کیوں جارہے ہو؟ وہ اسکی دوری سے خوفزدہ ہو کر سوچتی ہے۔ "چلو چلتا ہوں میں اب۔۔۔" وہ بچہ اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں سوچ رہی تھی کہ تم واپس آؤ تو اسکا عقیقہ کر لیتے ہیں۔۔۔" وہ لہجے میں نرمی لیے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" قاسم کو یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اسے کہ دینا جو چیزیں چاہیں ہوں باقی انتظام وہ کر لے گا۔۔۔" وہ اسکی بات پر رضامند ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "اب جمشید ساتھ نہیں ہوتا تمہارے تو

Posted On Kitab Nagri

اسے لے جاتے ساتھ اپنے۔۔۔۔ "وہ اداس ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" اسکا یہاں ہونا زیادہ ضروری ہے۔۔۔ یہاں سے بھی کافی ملازم جارہے ہیں ساتھ اور کراچی میں بھی ہیں۔۔ "یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتا ہے۔" چلو میں تمہیں باہر تک چھوڑ دوں۔۔۔ "اصلاح بچے کو جھولے میں لٹاتے ہوئے کہتی ہے۔" نہیں تم اسکے پاس رکو۔۔ نہیں تو جانے کو دل نہیں کرے گا میرا۔۔۔ "یہ کہہ کر وہ جانے لگتا ہے۔" وہ؟ اصلاح اسے کچھ کہنے لگتی ہے۔ "ہاں؟ شاہ زمان مڑ کر پوچھتا ہے۔" انہیں کہو کہ فارم کا دروازہ بند رکھیں۔۔۔ تم نہیں ہو گے تو مجھے اور ڈر لگے گا۔۔ "یہ سنتے ہی وہ مسکرا دیتا ہے۔" جب سے حسین گھر آیا ہے تب سے کسی اور کا تو کیا بدر کا داخلہ بھی نہیں ہے گھر میں۔۔۔ "یہ سن کر اسے تسلی ملتی ہے۔" اپنا خیال رکھنا۔۔۔ "وہ اداسی چھپاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔" تم بھی۔۔۔۔ "وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے۔"

ایک دن بعد ہی اصلاح کا دل شاہ زمان کے لیے بے چین ہو جاتا ہے۔۔ وہ اسکی غیر موجودگی کو ہر طرف محسوس کرتی ہے۔ وہ رات کو لان میں کھڑی ہو کر فارم سے آنے والی خوفناک آوازوں کو سنتی ہے اور سہم جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو ایک دن ہوا ہے۔۔ باقی چھ دن کیسے گزریں گے میرے۔۔۔۔ میں تم سے بات کروں یا نہ کروں لیکن تمہاری موجودگی میرے لیے بہت اہم ہے۔۔ بہت اکیلا محسوس کر رہی ہوں خود کو۔۔" وہ دیوار پر لگی اپنے ہاتھوں سے بنائی اسکی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "تم اور حسین میرے لیے ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔۔ ہر رشتے سے۔۔۔ میں عشق کرتی ہوں تم سے اور تم سے وابستہ ہر رشتے سے۔۔۔ میں تمہاری ذات کی خامیوں کو دور کروں گی۔۔۔ تمہاری آخرت سنواروں گی۔۔۔"

رات کو اصلاح اپنے بیٹے کے ساتھ سو رہی ہوتی ہے اچانک شیر کی زوردار دھاڑ اسکے کانوں میں پڑتی ہے اور وہ ڈر کر اٹھ جاتی ہے۔ "توبہ۔۔۔۔ ان کا بندوبست بھی کرواتی ہوں میں۔۔۔ رات کو بھی سکون نہیں انہیں۔۔۔ اسکی موجودگی میں بہت پر سکون ہو کر سوتی ہوں۔۔۔ پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔"

ایک ہفتہ پورا ہو جاتا ہے اصلاح بہت خوش ہوتی ہے سارے گھر کی صفائی اچھی طرح کرواتی ہے "کھانا میں خود بناؤں گی شبیر صاحب۔۔۔" وہ کچن میں جا کر کہتی ہے۔ شاہ زمان گھر واپس آتا ہے۔ اصلاح دروازے کی طرف لپکتی ہے مگر خود کو روک لیتی ہے اور کمرے میں چلی جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کھانے کے ذائقے کے سامنے کراچی کے سارے کھانے بد مزاج ہو گئے۔۔۔" شاہ زمان کھانا کھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں نے بنایا ہے۔۔۔" اصلاح اسے جواب دیتی ہے۔ "میرے لیے؟ وہ لہجے میں تجسس لیے پوچھتا ہے" نہیں۔۔۔ مطلب ویسے ہی بنایا ہے۔۔۔ حسین کے بابا "وہ اپنے ضمیر سے مجبور اسے چڑاتے ہوئے کہتی ہے۔" یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے میرا اپنا نام بھی برا نہیں۔۔۔" وہ کچھ نہ سمجھ پاتے ہوئے کہتا ہے۔ "تمہارے اور میرے درمیان کچھ پہلے جیسا نہیں۔۔۔ میں تمہارا نام اپنی زبان سے بار بار نہیں لینا چاہتی۔۔۔ اسی لیے۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ "بلکہ یہ تو اور بھی اچھا ہے حسین کی ماں۔۔۔ اس طرح سے تم سب کو بتایا کرو گی کہ تمہارا بیٹا مجھ سے ہے۔۔۔ اور میں لوگوں کو بتاؤں گا کہ میرا بیٹا تم سے ہے۔۔۔" وہ چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لیے جواب دیتا ہے اور اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ جاتا ہے۔

گھر میں عقیقہ کا فنکشن ہوتا ہے۔ مہمان آچکے ہوتے ہیں اصلاح ڈریسنگ روم سے باہر آتی ہے۔ شاہ زمان اسکی طرف دیکھتا ہے اور وہ اسکی طرف۔ "حسین کی ماں یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ اتنا سادہ ڈریس۔۔۔" شاہ زمان آگے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹھیک تو ہے۔۔۔ حسین کے بابا۔۔۔" وہ اپنا ڈریس دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں ہے یہ ٹھیک۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے

Posted On Kitab Nagri

الماری کی طرف لے کر چلتا ہے۔ "یہ پہنو۔۔۔" وہ الماری سے ڈارک پریل ڈریس نکال کر کہتا ہے۔ "اتنا فینسی! شاہ زمان میرا ولیمہ نہیں ہے آج۔۔۔" وہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھے یہی پسند ہے۔۔۔ پہلی بار دعوت دی ہے میں نے اپنے ملازموں کو اور میری بیوی نے اتنا لائٹ کلر پہن لیا ہے۔۔۔ جاؤ جا کر ان کی بیویوں کو دیکھو۔۔۔۔" وہ اسے رومینٹک انداز میں سمجھاتا ہے۔ "اب پہن لیا ہے میں نے اور میک اپ بھی کر لیا ہے اسی حساب سے۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے انکار کر دیتی ہے۔ "میک اپ؟ وہ زور دار قبضہ لگاتا ہے "اسے میک اپ کہتے ہیں؟ تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا۔۔۔" وہ اسے انکار کر دیتا ہے۔ "کیا؟ وہ حیرانی میں غصہ شامل کیے کہتی ہے۔ "زیادہ سوال مت کرو اور جاؤ۔۔۔ نہیں تو میں زبردستی پہنا دوں گا۔۔۔" وہ اسے واش روم کی طرف دھکیلتے ہوئے کہتا ہے۔ "استغفر اللہ" اصلاح اندر جاتے ہوئے کہتی ہے۔ ڈارک پریل گولڈن امبرائیڈڈ ڈریس میں اصلاح بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے شیشے کے سامنے لے آتا ہے۔ "اب ٹھیک ہے؟ اصلاح اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھتی ہے۔ "نہیں۔۔۔" اس میں محو شاہ زمان اسے جواب دیتا ہے اور ریڈ لپسٹک اس کے ہونٹوں پر لگانے لگتا ہے۔ اسکی قربت کو محسوس کرتے ہوئے وہ اسکی جھیل نما آنکھوں کے سحر میں گم ہو جاتی ہے۔ "ہو گیا" شاہ زمان اسے کہتا ہے۔ "کیا؟ وہ

Posted On Kitab Nagri

چونکتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "تمہارا میک اپ۔۔۔" وہ خود کو آئینے میں دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ شاہ زمان نے بہت خوبصورتی سے اسکے ہونٹوں کو لال لپسٹک سے سجا دیا ہوتا ہے۔ "تم سے زیادہ اچھا میک اپ تو میں کر لیتا ہوں۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں مجھے نہیں آتا صحیح سے۔۔۔۔۔ تھینکس۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو اسکے سحر سے باہر نکلتے ہوئے کانوں کے پیچھے لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تقریب بہت شاندار ہوتی ہے ہر کوئی لطف اندوز ہوتا ہے۔ "تمہارا کوئی دوست نہیں آیا یا اسکی بیوی؟ اصلاح شاہ زمان کے قریب ہو کر اس سے پوچھتی ہے۔ "میرا کوئی دوست ہے ہی نہیں" وہ اسے مسکرا کر جواب دیتا ہے "تو تم اپنے مسائل کس سے ڈسکس کرتے ہو؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "پہلے جمشید سے اور اب خود سے۔۔۔۔۔" وہ گہرا سانس بھر کر کہتا ہے۔ "اچھا۔۔۔"

پارٹی ختم ہو جاتی ہے اور اصلاح اپنے بیٹے کو سلانے کی تیاری کرتی ہے۔ "تمہاری وجہ سے میری زندگی کتنی اچھی ہو گئی ہے بیٹا۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسے پیار کرتی ہے۔ "میں خوش رہنے لگی ہوں اب۔۔۔ مجھے اچھا لگ رہا ہے خوش رہنا۔۔۔ اور میں خوش رہنا چاہتی بھی ہوں۔۔۔" اتنے میں شاہ زمان ڈریسنگ روم سے باہر آتا ہے اور کمرے سے باہر جانے لگتا ہے۔ "کہاں جا رہے ہو؟ وہ اسکو باہر جاتا

Posted On Kitab Nagri

دیکھ کر سوال کرتی ہے۔ "نماز پڑھنے۔۔۔ مغرب کی بھی رہ گئی۔۔۔" وہ یہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ "کتنے روپ ہیں اسکے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

شاہ زمان اور اصلاح بچے کا روٹین چیک اپ کرواتے ہیں اور ڈاکٹر کے کمرے سے جانے لگتے ہیں۔ "شاہ زمان صاحب۔۔۔" ڈاکٹر اسے آواز دیتا ہے۔ "تم اسے لے کر چلو میں آتا ہوں۔۔۔" شاہ زمان اصلاح سے کہتا ہے۔ "کیوں کیا ہوا؟ وہ اسے پوچھتی ہے۔" کچھ نہیں بس ابھی آتا ہوں۔۔۔" وہ حسین کی بیماری کی بات اس سے چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں ہلکی سی پریشانی لیے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ "ہاں بولو؟ شاہ زمان ڈاکٹر سے پوچھتا ہے۔" بیٹھیں۔۔۔" شاہ زمان بیٹھ جاتا ہے۔ "شاہ زمان صاحب بچے کی فیزیکل گروتھ روکی ہوئی ہے۔۔۔ وہ آج بھی بالکل ویسا ہی ہے جیسے پیدا ہوا تھا۔۔۔۔۔" یہ خبر شاہ زمان پر بم کی طرح گرتی ہے۔ "کیا؟ وہ کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔" جی۔۔۔۔۔ میں میڈیسن تبدیل کر رہا ہوں اس بار۔۔۔۔۔ آپ نے وہ اسے پندرہ دن دینی ہیں پھر دوبارہ میرے پاس لائیے گا۔۔۔۔۔ پھر دیکھیں گے کے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔" ڈاکٹر پریسکریشن لکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ بچ تو جائے گا نہ۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گا یہ پہلے بتا رہا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔۔" وہاں کی امید لیے پوچھتا ہے۔ ڈاکٹر اسکی حالت دیکھ کر خاموش رہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان مسجد میں بیٹھا دعا کرتا ہے۔ "یا اللہ میرے بیٹے پر اپنا کرم کر۔۔۔ وہ میرے جینے کا سہارا ہے۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں اور اسکی ماں مر جائیں گے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

"یہ اب کونسی دوائیں ہیں؟ اصلاح بیڈ پر بیٹھے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑے دواؤں کے شاہر کو دیکھتے ہوئے شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔

شاہ زمان اپنے بیٹے کی فکر میں محو ہوتا ہے اور کوئی جواب نہیں دیتا۔ "شاہ زمان؟ وہ اسے دوبارہ آواز دیتی ہے۔" ہاں؟ شاہ زمان اپنی سوچ سے باہر آتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "یہ کس چیز کی دوائیں ہیں؟ وہ دواؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "وزن بڑھانے کی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ "ہاں بہت کم وزن ہے اسکا۔۔۔ کیا ہوا تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ اس نے اسے اس طرح سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا اس لیے پریشان ہو جاتی ہے۔" نہیں۔۔۔ کچھ نہیں بس نیند آرہی ہے۔۔۔ "وہ بیڈ کر طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنے بیٹے پر ہاتھ رکھ کر اسکی طرف لیٹ جاتا ہے۔ "دروازہ تو بند کرنے کا پتا ہی نہیں ہے نہ ہمیں۔۔۔" وہ کھلا دروازہ دیکھ کر کہتی ہے اور بیڈ سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیتی ہے اور واپس لیٹ جاتی ہے۔ "بہت خوش ہوں میں اب اپنی زندگی میں تم دونوں

Posted On Kitab Nagri

کی وجہ سے۔۔۔ پر بابا؟۔۔۔ مجھے اب اس بارے میں نہیں سوچنا۔۔۔ "وہ شاہ زمان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔ "کیسے بتاؤں اسے؟ شاہ زمان اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "پر حسین کو ملک سے باہر لے جانے کے لیے بتانا بھی ضروری ہے۔ کیا کروں۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ ڈاکٹر کو یہیں نہ بلا لوں؟ اچھا لیتا ہوں صبح تک کوئی ڈیسیرشن۔۔۔ "وہ ذہنی کشمکش کا شکار ہوتا ہے۔ "اسے کیا ہوا؟ اتنا پریشان کیوں ہے وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوچتی ہے اور اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہر چیز برباد کر دی میں نے۔۔۔ ہر چیز۔۔۔ "وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے سے کھینچ کر کروٹ بدل لیتا ہے۔ اصلاح اسکے اس رویے سے پریشان ہو جاتی ہے۔ شاہ زمان آنکھوں میں نمی لیے سوچوں میں بہت دور نکل جاتا ہے۔

آدھی رات کو شاہ زمان کو کمرے میں کچھ عجیب و غریب محسوس ہوتا ہے۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے مگر کچھ نظر نہیں آتا اور دوبارہ سو جاتا ہے۔

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد۔۔۔

"شاہ زمان۔۔۔ شاہ زمان" اصلاح پریشانی میں اسے اٹھاتی ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ اس سے پوچھتا ہے۔" یہ سانس نہیں لے رہا دیکھو اسے۔۔۔" وہ اسے بچہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیا؟ اس

Posted On Kitab Nagri

سے بچہ لیتے ہوئے اسکے ہاتھ کانپتے ہیں۔ وہ اس کی سانس دیکھتا ہے جو بند ہوتی ہے پھر وہ اسکی دل کی دھڑکن کو محسوس کرتا ہے اور سکتے میں چلا جاتا ہے۔ "کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ اصلاح اسے جھنجھوڑتے ہوئے پریشانی میں پوچھتی ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے "تم سے پوچھ رہی ہوں میں بتاؤ۔۔۔" وہ چلاتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "یہ مر چکا ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس کی بائیں آنکھ سے ایک موٹا آنسو نکلتا ہے۔ "کیا؟ تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں ہو سکتا ایسا۔۔۔" وہ اسکو گریبان سے پکڑ کر کہتی ہے۔

شاہ زمان وہاں سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے اور زور سے چلاتا ہے۔ حسین کے ماں باپ بے بسی سے رو رہے ہوتے ہیں۔



اگلادن دپہر کا وقت۔۔۔

گھر میں لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ شاہ زمان کمرے میں آتا ہے بہت شکستہ دل خود کو سمیٹے ہوئے اصلاح فرش پر ٹیک لگائے اپنے بیٹے کو اٹھائے بیٹھی ہوتی ہے۔ "میرے بیٹے کو بھوک نہیں لگی ابھی تک شاہ زمان۔۔۔ اسے بھوک کیوں نہیں لگ رہی؟ یہ سو کیوں رہا ہے ابھی تک؟ صدمے نے اس کے دماغ کو بند کر دیا ہے۔" اسے مجھے دے دو اب۔۔۔" شاہ زمان اسکی بات کاٹتے ہوئے اپنے آنسو چھپائے اسے

Posted On Kitab Nagri

کہتا ہے۔ "نہیں تمہیں نہیں دوں گی میں۔۔۔" وہ بچے کو اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھے دے دو۔۔۔" وہ خالی چہرہ لیے فرش پر نظریں گاڑھے دوبارہ کہتا ہے۔ "نہیں دوں گی میں۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے اس کے بال بکھرے اور حالت بری ہوتی ہے۔ "اسکے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔۔۔ وہ اس سے زبردستی بچہ چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ اصلاح کمرے سے باہر بھاگتی ہے۔ شاہ زمان بھی اسکے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ دوسرے کمرے میں جا کر دروازہ بند کرنے لگتی ہے لیکن شاہ زمان اندر آ جاتا ہے۔ "میرے قریب مت آنا۔۔۔ میں نہیں دوں گی تمہیں اسے۔۔۔" وہ دیوانوں کی طرح چلاتے ہوئے کہتی ہے اور کانچ کا گلدان فرش پر پھینک دیتی ہے۔ "میں اس پر پیر رکھ دوں گی۔۔۔ اگر تم نہیں گئے تو۔۔۔" وہ اسے دھمکاتی ہے اور اپنا پیر کانچ کے ٹکڑے پر رکھنے لگتی ہے۔ "اچھا۔۔۔ اچھا جارہا ہوں۔۔۔ نہیں لوں گا اسے تم سے۔۔۔" وہ یہ کہہ کر خود پر قابو پاتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اصلاح دروازہ لگانے کے لیے دوڑتی ہے اور کانچ اس کے پیر میں لگ جاتا ہے لیکن اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ دروازہ بند کر دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"حمیرا وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ لوگوں کو ظہر کا وقت کہا تھا۔۔۔ مغرب ہو گئی ہے۔۔۔" وہ اس سب سے بیزار ہو کر کہتا ہے۔ "جی سر پر وہ کسی کی نہیں سن رہیں۔۔۔" حمیرا ناکام لوٹنے کے بعد اسے جواب دیتی ہے۔ "یہ لو" وہ اسے نشے کی دوا تھماتے ہوئے کہتا ہے۔ "باجی جو س لائی ہوں آپ کے لیے اور حسین کے لیے فیڈر۔۔۔ دروازہ کھولیں۔۔۔" حمیرا ٹرے میں جو س کا گلاس اور فیڈر اٹھائے اسے کہتی ہے۔ "فیڈر۔۔۔ فیڈر لائی ہو تم؟ اصلاح خوش ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "جی۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتی ہے۔ "اچھا۔۔۔" کانچ چھنے کی وجہ سے خون بہت بہ چکا ہوتا ہے وہ بڑی مشکل سے دروازہ کھولتی ہے "لاؤ فیڈر دو مجھے۔۔۔" اصلاح اسے باہر سے ہی کہہ دیتی ہے۔ "باجی پہلے آپ تو کچھ پی لیں پھر بچے کو بھی دے دینا وہ سوراہے سکون سے۔" کیا واقعی وہ سوراہے نہ؟ اصلاح گزرے ہوئے وقت کو ڈراؤنہ خواب سمجھ کر پوچھتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ اسے پھر تسلی دیتی ہے۔ اصلاح اس سے جو س کا گلاس لے کر پی لیتی ہے۔۔۔ حمیرا کمرے میں پھیلا خون دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے "آپ اسکو لے کر کرسی پر بیٹھ جائیں جب یہ روئے تو اسے فیڈر دے دینا۔۔۔" وہ اسے بٹھاتی ہے۔ "تم جاؤ یہاں سے اب۔۔۔" اصلاح اسکی موجودگی کو اچھانہ سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اپنے بچے کی آخری رسومات ادا کر کے گھر آتا ہے۔۔۔ بہت درد میں خود کو سنبھالے وہ اصلاح کے پاس آتا ہے جو بے ہوش پڑی ہوتی ہے اس کے پیر میں سے کانچ نکالتے ہوئے وہ بلا اختیار رو پڑتا ہے۔ اتنے میں حمیرا بھی وہاں آ جاتی ہے۔ "سر لائیں میں کر دوں آپ رہنے دیں۔۔" وہ شاہ زمان کو تکلیف میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے اور دروازہ بند کر کے نیچے فرش پر بیٹھ جاتا ہے اور بہت تکلیف میں روتا ہے کہ اسکے گھر کے ملازم بھی اسکی آواز سن کر رو پڑتے ہیں۔ کافی دیر بعد اصلاح کمرے کے دروازے پر آتی ہے اور دروازہ زور زور سے پیٹتی ہے۔ شاہ زمان وہیں بیٹھا ہوتا ہے۔ "کہاں چھپایا ہے تم نے میرے بچے کو؟ باہر آؤ جواب دو۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔ تم منحوس ہو جب سے میری زندگی میں آئے ہو تب سے سب غلط ہو رہا ہے۔۔۔ پہلے میرے باپ کو مارا۔۔۔ اب میرے بچے کو مار دیا۔۔۔ دروازہ کھولو جواب دو مجھے۔۔۔" وہ روتے اور چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ "جواب دو۔۔۔۔" یہ کہ کر روتے ہوئے وہ وہیں بیٹھ جاتی ہے۔ شاہ زمان یہ بھی برداشت کر لیتا ہے۔

"کتنا بد بخت انسان ہوں۔۔۔ میری اولاد بھی میرے شر سے محفوظ نہیں رہی۔۔۔۔ لوگوں کو قتل کرتے کرتے اپنی اولاد کو بھی قتل کر ڈالا میں نے۔۔۔ لعنت

Posted On Kitab Nagri

ہے ساری زندگی پر میری۔۔۔" وہ سینے میں اٹھنے والی تکلیف کو اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دباتے ہوئے کہتا ہے۔ "محشر میں میری اولاد کا مجھ سے کیے جانے والا سوال سب پر بھاری ہوگا۔۔۔ میں اندھا ہو جاؤں گا حسین تمہارے لیے روتے روتے مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔"

اصلاح اپنے نصیب کو تسلیم کرتے ہوئے خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسکے لیے کھانا لے کر جاتا ہے اصلاح اسکی خوشبو میں اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کرتی ہے۔ "حسین۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اپنا چہرہ اٹھا کر دیکھتی ہے۔ "میں ہوں۔۔۔" شاہ زمان کھانے کی ٹرے اس کے برابر رکھتے ہوئے کہتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے۔ "شاہ زمان؟ وہ ایک سوچ میں ڈوبے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ہاں؟ وہ بھی ایک طویل سوچ میں گھرا جواب دیتا ہے۔ "میں کتنی بری ماں ہوں۔۔۔ دیکھو میرے آنسو خشک ہو گئے۔ وہ ایک عذاب میں مبتلا ہوئے کہتی ہے۔ "تم بہت اچھی ماں ہو۔۔۔ تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ پیٹ بھر کر کھا لو گی تو آنکھ بھر کر رو سکو گی۔۔۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے کہتا ہے۔ "بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔" وہ اسے انکار کر دیتی ہے۔ "پتا ہے۔۔۔ تم صدمے میں ہو۔۔۔ لیکن کھا لینا۔۔۔" وہ غم میں ڈوبا حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

32 دن یہ تھی میرے بیٹے کی عمر۔۔ اور تم نے مجھے دادی بننے کی خواب دکھا دیے۔۔ سب جھوٹ
۔۔۔ جو وعدے تم نے مجھ سے کئے۔۔ سارے دعوے سب جھوٹ۔۔ تم جاؤ یہاں
سے۔۔۔ مجھے اپنا بچہ یاد آتا ہے تمہیں دیکھ کر۔۔ "وہ اس پر نظریں جمائے کہتی ہے۔" ٹھیک
ہے۔۔ "وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے اس کے سینے میں اٹھنے والی تکلیف اسکے پیروں کو روک دیتی
ہے اور اسکو سانس لینے میں شدید تنگی محسوس ہوتی ہے وہ زمین پر بیٹھ جاتا ہے اور سانس لینے کی کوشش
کرتا ہے اس کی حالت دیکھ کر اصلاح اسکی طرف لپکتی ہے۔" کیا ہوا تمہیں۔۔؟ اصلاح اسکے سینے پر ہاتھ
رکھ کر پوچھتی ہے۔ "سانس نہیں آرہا۔۔۔ سی۔۔۔ سینے میں درد ہے۔۔۔" وہ بڑی مشکل سے
جواب دیتا ہے۔ اصلاح فوراً گمرے سے باہر جا کر ملازموں کو آواز دیتی ہے۔

Kitab Nagri

دو دن بعد۔۔۔۔

شاہ زمان ہسپتال کے بیڈ پر ہوش میں آتا ہے۔ اصلاح بھی اسکے بیڈ پر سر رکھ کر کرسی پر بیٹھی ہوتی
ہے۔ "کیا ہوا تھا۔۔؟ وہ ہوش سنبھالتے ہی پوچھتا ہے۔" ہارٹ اٹیک۔۔۔۔ "اسکی آواز سن کر اٹھتے
ہوئے۔" تمہیں مزید پریشان کر دیا میں نے۔۔۔۔ "وہ خود سے بیزار ہو کر کہتا ہے۔ پر وہ خاموش رہتی
ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"سرگھر چلنے کا کہ رہے ہیں بار بار۔۔" قاسم ڈاکٹر کے کمرے میں اسے کہتا ہے۔ "میڈم کو بلا کر لائیں اپنی۔۔" ڈاکٹر بھنویں چڑھائے کہتا ہے۔ "اوکے۔۔" وہ یہ کہ کر چل پڑتا ہے۔ اصلاح ڈاکٹر کے کمرے میں آتی ہے۔ "جی؟ وہ ڈاکٹر سے پوچھتی ہے۔" بیٹھیں۔۔" اصلاح بیٹھ جاتی ہے۔ "پہلے جب انہیں یہ مسئلہ ہوا تھا تب میں نے جمشید صاحب سے انہیں خوش رکھنے کا کہا تھا۔۔ لیکن یہ ایک ہی سال میں دوسرا ٹیک ہے اور بہت سویر بھی۔۔۔ دل کی حالت بہت خراب ہے اگر اگلی بار نوعبت یہاں تک آئی تو ان کی موقع پر ہی موت ہو سکتی ہے۔۔۔" وہ اسے وارن کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی میں خیال رکھوں گی۔۔ اب میں جاؤں؟ اصلاح کو جیسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" جی "ڈاکٹر حیران ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ وہاں سے باہر چلی جاتی ہے۔ "پتہ نہیں کیسے کیسے لوگ ہیں اس دنیا میں کوئی فکر ہی نہیں۔۔۔" ڈاکٹر اسکے رویے سے پریشان ہو کر کہتا ہے

شاہ زمان گھر آ جاتا ہے۔ اسکی زندگی ایسی ان ہونیوں سے بھری ہوئی ہے لیکن یہ دکھ اسکے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ "جب جینا چاہتا تھا تب موت کا خوف تھا۔۔۔ لیکن اب ایسی کوئی خواہش نہیں پھر بھی زندہ ہوں۔۔۔" وہ بستر پر لیٹے سوچتا ہے۔ اصلاح کمرے میں کھانا لے کر آتی ہے۔ "شاہ زمان" وہ میز پر کھانا رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان اپنی سوچوں میں مگن اسے کوئی جواب نہیں

Posted On Kitab Nagri

دیتا۔ "شاہ زمان۔۔۔" وہ اسے بجھے ہوئے لہجے میں دوبارہ کہتی ہے۔ "ہاں" شاہ زمان تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیتا ہے "اٹھو۔۔ کھانے کا وقت ہے پھر دوا بھی لینی ہے تمہیں۔۔۔" وہ اس کے سامنے آکر کہتی ہے۔ "کیوں؟ وہ کسی سوچ میں محو جواب دیتا ہے۔" کیا مطلب؟ وہ یہ کہتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ "مجھے بھوک نہیں ہے ابھی۔۔۔" وہ زندگی سے بیزار اسے جواب دیتا ہے۔ "دوا وقت پر نہ لی تو طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔ اٹھو۔۔۔" وہ اسرار کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہونے دو۔۔۔ اچھا ہے جان چھوٹے گی تمہاری مجھ سے۔۔۔" وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔ "تم اتنے کمزور تو نہیں تھے۔۔۔" اس نے اسے پہلے کبھی ایسے نہیں دیکھا اس لیے کہتی ہے۔ "دوسروں کے معاملے انسان ہمیشہ مضبوط ہوتا ہے۔۔۔ مگر اپنے معاملے میں ریت کی دیوار۔۔۔" وہ اس بار بہت ٹوٹ چکا ہے۔ "اصلاح؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔" ہاں؟ وہ بھی اس کی طرف دیکھ کر جواب دیتی ہے۔ "میں بہت برا ہوں اصلاح۔۔۔ تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا میں۔۔۔" وہ بچے کی بیماری کو سوچتے ہوئے کہتا ہے۔ "تو کیا کر سکتی ہوں میں اب۔۔۔ میں تمہیں بلا اختیار پسند کرتی ہوں شاہ زمان۔۔۔ پر۔۔۔" یہ کہہ کر وہ رک جاتی ہے۔ "پر؟ وہ بات پوری ہونے کا انتظار کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔" میں یہاں اس کمرے میں مزید نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ۔۔۔ تم سمجھ رہے ہو۔۔۔ ایک

Posted On Kitab Nagri

عجیب سی ملامت ہوتی ہے مجھے۔۔۔ پہلے کی بات کچھ اور تھی میرے پاس یہ سب سوچنے کے لیے وقت نہیں ہوتا تھا۔۔ مگر اب ہر وقت میں ذہنی افیت کا شکار رہتی ہوں۔۔ نفرت ہونے لگتی ہے خود سے۔۔۔ "وہ اپنے اندر کا حال اسے بیان کرتی ہے۔" خود سے یا مجھ سے؟ وہ آنکھوں میں افیت لیے سوال کرتا ہے۔ "پتا نہیں۔۔ اٹھو۔۔" وہ اسے سہارا دیتے ہوئے اٹھاتی ہے۔ وہ میز سے سوپ اٹھاتی ہے اور واپس اسکے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ "یہ لو۔۔" وہ سوپ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھے نہیں کھانا اصلاح یہ۔۔" شاہ زمان اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔ "جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتے یہ کھانا ہو گا۔۔" کالیسٹرال فری ہے یہ۔۔ لاؤ میں کھالاؤں۔۔۔ "وہ چچ میں پھونک مارتے ہوئے اسے ٹھنڈا کرتی ہے اور اسے پلاتی ہے۔

شاہ زمان سو رہا ہوتا ہے۔ اصلاح ڈریسنگ روم میں کپڑے سمیٹ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان کے فون پر بیل بجتی ہے۔ وہ جاگ جاتا ہے مگر فون نہیں اٹھاتا۔ "کال کیوں نہیں سن رہے؟ اصلاح کمرے میں آکر اس سے پوچھتی ہے۔" سب تعزیت کے لیے فون کر رہے ہیں۔۔ ایک ہی بات بار بار کرتے ہیں۔۔۔ اسلیے۔۔۔ "ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔" آ جاؤ۔۔۔ "شاہ زمان ملازم کو اندر آنے کو کہتا ہے۔ ملازم اندر آتا ہے۔۔" سر مسٹر محسن اور ان کی بیوی آئے ہیں۔۔۔ "شاہ زمان آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

میں اکتاہٹ لیے اصلاح کی طرف دیکھتا ہے۔ "اچھا تم جاؤ۔۔۔" اصلاح ملازم کو جواب دیتی ہے۔ ملازم چلا جاتا ہے۔ "میں جا کر مل لیتی ہوں تم رہنے دو۔۔۔" وہ اسکی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔ "تمہارا دل کیا پتھر کا ہے؟ تم نے تو اپنا پیٹ کٹوایا ہے۔۔ میں بھی چلتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ سویٹر پہن لو ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔" وہ سویٹر صوفے سے اٹھا کر اسے دیتے ہوئے کہتی ہے "نہیں اسکی ضرورت نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔" وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"بہت افسوس ہوا۔۔ مجھے تو ساری رات نیند ہی نہیں آئی۔۔۔" مسز احسن ان دونوں سے کہتی ہیں۔ "بات ہی بہت دکھ کی ہے۔۔" احسن تعزیت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی۔۔۔ آپ صاحبِ اولاد ہیں سمجھ سکتے ہیں ہمارا دکھ۔۔۔" شاہ زمان صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "بہت ہی کمزور تھا بیچارہ۔۔ میں نے اسے تب دیکھا جب اسے غسل دیا ہوا تھا۔۔۔" یہ سنتے ہی اصلاح کو دھچکا لگتا ہے لیکن وہ خاموش رہتی ہے۔ "ویسے کیا ہوا تھا؟ وہ ایک اور سوال کرتی ہے۔" سانس کا مسئلہ تھا اسے۔۔۔" شاہ زمان خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "اچھا موروٹی تھا؟ وہ اپنی ذات کی تسلی کے لیے پھر سوال کرتی ہے۔" نہیں۔۔۔ اسکا ریپرٹری سسٹم کمزور تھا۔۔۔" وہ پھر خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ہاں میری بہن کی بیٹی کے ساتھ یہ مسئلہ تھا۔۔۔ اسے تو کراچی لے گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

اسکا تو ٹھیک ہو گیا تھا۔۔ آپ بھی کراچی لے جاتے تو۔۔ چلیں جو اللہ کو منظور۔۔۔ "شاہ زمان اور اصلاح کو یہ باتیں بہت دکھ دیتی ہیں۔ "میری دعا ہے کہ اگلا بچہ صحت مند ہو۔۔۔" وہ پھر بولتی ہے۔ وہ دونوں خاموش رہتے ہیں۔ "چلیں اب ہمیں اجازت دیں۔۔ اصل میں بچوں کو گھامنے لے کر جانا ہے ہمیں۔۔۔" احسن اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ یہ سن کر ان دونوں کو اور بھی محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ "بہت شکریا۔۔۔" شاہ زمان اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ حسین کی موت کا تازہ غم اسے عاجز بنا دیتا ہے۔ وہ دونوں وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ کون تھے یہ؟ اصلاح شاہ زمان سے پوچھتی ہے۔ "لاہور بزنس کمیونٹی کا چیف ہے یہ۔۔۔۔۔۔ پتا نہیں کہاں سے گھومتے کھاتے یہاں آگئے ہاتھ جھاڑنے۔۔۔۔۔۔ کسی کو کیا پڑی ہے کسی سے۔۔۔۔۔۔ اگر اتنا ہی دکھ ہے تو گھومنے کیوں جارہے ہو؟ ہمیں کیوں بتا رہے ہو؟ شاہ زمان ان کی حرکت پر افسوس کرتا ہے۔ "انہیں اپنی زندگی میں موجودہ نعمتوں کا احساس ہو گیا یہاں آکر اس لیے۔۔۔۔۔۔" www.kitabnagri.com

اصلاح ایک اندھیرے کمرے میں پریشان رو رہی ہوتی ہے۔ اچانک کمرے میں روشنی نمودار ہوتی ہے۔ وہ اس روشنی کی طرف دیکھتی ہے جس کے ساتھ اسکا باپ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ "بابا۔۔ ! وہ یہ روتے ہوئے کہتی ہے اور اسکے سینے سے لگ جاتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ اسکا باپ اسکے آنسو پونچھتا ہے " ایسے پریشان مت ہو بیٹا۔۔۔ " وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ " بابا میں بہت دکھی ہوں۔۔۔ میں نے اپنا بیٹا کھو دیا۔۔۔ میں اسکے لیے کھل کر رو بھی نہیں سکتی کیوں کہ میرا شوہر اس دکھ کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔۔۔۔۔ " وہ یہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر روتی ہے۔ " زندگی میں ہر دکھ اور خوشی عارضی ہوتے ہیں بیٹا۔۔۔ " وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ " نہیں۔۔۔۔۔ میری زندگی میں خوشی عارضی ہے بابا۔۔۔۔۔ " وہ بات کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔ " کیا تم اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہو؟ تو قیر اس سے سوال کرتا ہے۔ " جی۔۔۔ لیکن آپ کی وجہ سے میں بہت دکھی ہوں اسلیے اسکے ساتھ مزید نہیں رہ سکتی۔۔۔ آپ بتائیں۔۔۔ بتائیں نہ کہ میں کیا کروں؟ اپنے دل کے سکون کے لیے جو چاہتی ہو وہی کرو۔۔۔ یہ کہہ کر توقیر وہاں سے چلا جاتا ہے وہ اسے وہیں کھڑے دیکھتی رہتی ہے مگر کچھ کہتی نہیں۔ اصلاح کی آنکھ یہ خواب دیکھتے ہوئے کھل جاتی ہے وہ اپنے برابر لیٹے شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے۔

" بابا نے کہا کہ اپنے دل کے سکون کے لیے۔۔۔۔۔ میرا دل کا سکون تمہارے ساتھ رہنے میں نہیں ہے شاہ زمان۔۔۔۔۔ تم میری روح کا سکون ہو۔۔۔ میں کیسے بھول جاؤں

Posted On Kitab Nagri

کہ تم میرے بابا کے قاتل ہو۔۔۔ شاید اسی لیے مجھے حسین کی موت کی صورت میں سزا ملی۔۔۔ "وہ یہ سوچ کر اسکی طرف کروٹ بدلتی ہے۔" کل صبح میں چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔ اب تم ٹھیک ہو گئے ہو اور میرا تمہارے ساتھ رہنا میرے ظمیر نے مشکل بنا دیا ہے۔۔۔ شاید کہ میں اس کشمکش سے چٹھکارا پا لوں۔۔۔ "وہ اسکے سر کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے اور اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہے۔" آخری بار اتنا قریب سے دل بھر کہ دیکھ لوں میں تمہیں۔۔۔ میں تمہیں نہیں بتا سکتی کہ تم میرے لیے کیا ہو۔۔۔ شاید میں یہ خود سے بھی نہیں کہہ سکتی۔۔۔ میں خود سے بھی ڈرتی ہوں۔۔۔ تمہارے ساتھ گزرا ہوا ایک ایک پل جہاں میرا ظمیر میرے لیے بوجھ بنا دیتا ہے وہاں محبت سے بھرا تمہارے لیے میرا دل اسے خوشگوار کر دیتا ہے۔۔۔ تم مجھے کبھی بھی برے نہیں لگے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وہ یہ سوچتے ہوئے اسے تکتے تکتے سو جاتی ہے۔ شاہ زمان کے ہاتھ پر اسکا ہاتھ ہوتا ہے۔ شاہ زمان کی آنکھ کھلتی ہے۔ وہ بہت بے چین ہوتا ہے اور اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور اصلاح کا ہاتھ اس کے قریب رکھ دیتا ہے اور خود ایک طویل سوچ میں نکل پڑتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اصلاح کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ پریشان ہو کر اٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ کچھ نہیں۔۔۔" وہ طویل سوچ سے باہر آتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "طبعیت تو ٹھیک ہے نہ؟ وہ اسکی حالت دیکھ کر پوچھتی ہے۔" ہاں میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔ نیند نہیں آرہی مجھے۔۔۔ تم سو جاؤ۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ باہر جا کر کیا کرو گے اس وقت؟ اسکے لیے فکر مند وہ پھر سوال کرتی ہے۔ "تازہ ہوا میں بیٹھنا چاہ رہا ہوں تم پریشان مت ہو۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے باہر چلا جاتا ہے اور وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی ہے۔

"میرے بچے کو اس وقت کیڑے مکوڑے کھا رہے ہوں گے اور میں یہاں بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔ کیوں پیدا ہوا تھا وہ؟ کیا اس وقت کے لیے۔۔۔ میرے دل میں بہت جلن ہو رہی ہے حسین۔۔۔ کاش۔۔۔ کاش کے میں نے تمہاری ماں کو تمہیں پیدا کرنے کے لیے نہ دیا ہوتا۔۔۔۔۔ یہ میرے غرور کی سزا ہے کہ میری حیثیت ان کیڑوں سے بھی بدتر ہے کہ جن کے لیے میں ایک انسان پیدا کر کے رزق کا وسیلہ بنا۔۔۔" وہ سوئمنگ پول کے باہر کرسی پر بیٹھا یہ سوچ کر رو پڑتا ہے اور اپنی جیب سے بچے کی ٹوپی نکال کر اسکی خوشبو کو محسوس کرتا ہے۔ اصلاح دور کھڑی اسکی حالت دیکھ رہی ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیڑھ سال بعد-----

شاہ زمان کا حلیہ تبدیل ہو چکا ہوتا ہے کالرتک لمبے سلکی بال درمیانی داڑھی، آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے اور نظر کی عینک اسکی شخصیت میں مزید رعب اور ہیبت پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ بلیک سوٹ میں لال روشنی پڑے بڑے شیشے کے آگے بیٹھا بہت پرکشش محسوس ہوتا ہے۔

"آپ اگر مجھے جلتے انگاروں پر قدم رکھنے کو کہیں تو میں وہ بغیر کوئی سوال پوچھے کر گزروں گی۔۔۔ مگر۔۔۔" آفرین اپنے عالیشان گھر میں بیٹھے شاہ زمان سے کہتی ہے وہ شاہ زمان کے دیے ہوئے پیسے سے بہت امیر ہو چکی ہے۔ "مگر؟" وہ اس سے سوال کرتا ہے۔ "مجھے آپ کا لایا ہوا رشتہ مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔ دیکھیں آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں اب میری حیثیت پہلے جیسی نہیں۔۔۔" وہ شاہ زمان کا اپنے ملازم کا اس کے لیے پرپوزل ریجیکٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم نے کہا تھا کہ تمہیں اپنی زندگی میں شوہر چاہیے۔۔۔ امیر مرد کا نہیں۔۔۔ اگر کہتی تو جمیل کو کبھی تمہارے لیے پسند نہیں کرتا۔۔۔" اسکو اسکا جواب مناسب نہیں لگتا اس لیے کہتا ہے۔ "میں جانتی ہوں کہ وہ آپ کا پرانا ملازم ہے۔۔۔۔" وہ اسے اپنے انکار کا سبب سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے میں چلتا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔۔"شاہ زمان اسکی بات کاٹتے ہوئے وہاں سے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ آفرین خاموش رہتی ہے۔ وہ وہاں سے جانے لگتا ہے۔"اچھا رکھیں۔۔۔" آفرین اسے آواز دیتی ہے اور وہ رک جاتا ہے۔ شاہ زمان اپنے گھر کے لان میں دیوار کے پاس کرسی پر بیٹھا ہوتا ہے۔ قاسم اسکے برابر کھڑا ہوتا ہے۔"قاسم؟ شاہ زمان اسے پکارتا ہے۔"جی سر؟ وہ اسے جواب دیتا ہے۔"آج آلو والے چاول کھانے کو دل کر رہا ہے۔۔۔ جاؤ شبیر سے کہو کہ لہجہ میں بنا دے۔۔۔"یہ سن کر قاسم سوچ میں پڑ جاتا ہے۔"سر وہ میڈم نے چھٹی دی ہے شبیر کو۔۔۔"اسے چاول پکنے کی امید نہیں ہوتی اس لیے بتاتا ہے۔"کیوں؟ شاہ زمان تجسس سے سوال کرتا ہے۔"اسکی بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کھانا میڈم ہی بنائیں گی۔۔۔"قاسم اسکے سوال پر جواب دیتا ہے۔"جاؤ جا کر کہ دوپھر میڈم کو ہی۔۔۔۔"وہ اسے حکم دیتا ہے۔

"یہ دیکھ لینا میں نہانے جا رہی ہوں۔۔۔"اصلاح حمیرا سے پتیلی پر ڈھکن دیتے ہوئے کہتی ہے۔"جی۔۔۔"حمیرا اسے جواب دیتی ہے۔ اتنے میں قاسم اندر آتا ہے "میڈم۔۔۔"وہ ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔"ہاں؟ اصلاح اس سے پوچھتی ہے۔"وہ۔۔۔"یہ کہ کر وہ رک جاتا ہے۔"بولو بھی۔۔۔"وہ اسے بات جاری رکھنے کا کہتی ہے۔"سر کہ رہے ہیں کہ انہوں نے آلو والے چاول کھانے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔ "وہ ہمت کر کے کہ دیتا ہے۔" کیا؟ وہ لہجے میں غصہ لیے کہتی ہے۔ "جی۔۔۔" وہ جواب دیتا ہے۔ "ان سے کہو کہ شبیر چھٹی پر ہے۔۔۔" وہ بھنویس چڑھائے جواب دیتی ہے۔ یہ سن کر قاسم کو بہت برا لگتا ہے۔ "کہا تھا۔۔۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ بنا دیں۔۔۔" وہ خود پر قابو رکھے کہتا ہے۔ "کیا؟ یہاں فرمائش پر و گرام کھلا ہوا ہے۔۔۔" وہ اس سے پوچھتی ہے۔ "میڈم آپ حمیرا سے کہ دیں۔۔۔" وہ لہجے میں ہلکی سی سختی لیے جواب دیتا ہے۔ "ان سے کہو کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ دوا کب لینی ہے پھر انہوں نے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے انکار کر دیتی ہے۔ "جی۔۔۔" وہ یہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔

"اچھا بھی بتاؤ کیسے بنتے ہیں یہ آلو والے چاول۔۔۔ جناب کی فرمائش پوری کروں" اصلاح حمیرا سے کہتی ہے

"سر میڈم سے کہا تھا پر وہ غصہ ہو گئیں۔۔۔" قاسم شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" شاہ زمان کرسی سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

اصلاح نارمل موڈ میں کھانے کی میز پر بیٹھی ہوتی ہے۔ شاہ زمان کو آتادیکھ کر رعب میں آ جاتی ہے۔ "یہ لو۔۔۔" وہ چاول پلیٹ میں ڈال کر اسے دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "بنالیے تم نے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "کون کھاتا ہے یہ۔۔۔ عجیب سی چیز۔۔۔" وہ ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ "عجیب تو

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہیں۔۔۔ تم کھا کر دیکھو۔۔۔ "وہ اسے چکھ کر دیکھنے کا کہتا ہے۔" "نہیں۔۔۔" وہ انکار کر دیتی ہے۔ "میری امی بنایا کرتی تھی۔۔۔ مجھے بہت پسند ہیں۔۔۔" وہ اپنی ماں کے بارے میں سوچ کر مسکرا دیتا ہے۔ "اسکی امی بھی تھیں؟ اور ایسے ہی آگیا یہ دنیا میں۔۔۔ یعنی میری ساس۔۔۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔ "اچھے بنے ہیں۔۔۔" وہ اسکی تعریف کرتا ہے۔ "اچھا۔۔۔" وہ بات کرنی تھی مجھے تم سے۔۔۔ "وہ اپنی تعریف کے جواب میں کہتی ہے۔" "ہاں بولو۔۔۔" وہ چاول کھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ فرح ہے نہ۔۔۔ اسکے بیٹے کی نوکری چلی گئی ہے۔۔۔ تو۔۔۔" یہ کہہ کر وہ رک جاتی ہے کہ شاہ زمان کو سمجھ آگئی ہوگی۔ "تو؟ اسے بات سمجھ آ جاتی ہے پر اسکے منہ سے سننا چاہتا ہے۔" تو تم کوئی جاب دے دو اسے۔۔۔ "وہ بات مکمل کرتی ہے اس ناز پہ کہ اسکی بات ہر حال میں پوری ہوگی۔" پھر میری ایک شرط ہے۔۔۔ "وہ آنکھوں میں شرارت لیے کہتا ہے۔" "کیا؟ وہ تھکے ہوئے لہجے میں پوچھتی ہے۔" "دو دن تک میں تمہیں جو کہوں گا وہ کرنا ہوگا تمہیں۔۔۔" یہ سنتے ہی اصلاح کے دل کی دھڑکن اچانک تیز ہو جاتی ہے۔ "کیا؟ وہ اپنی سوچ کو چھپائے پوچھتی ہے" "بہت کچھ۔۔۔" یہ سن کر وہ مزید ڈر جاتی ہے۔ "پھر بھی بتاؤ۔۔۔" ایسا کیا کام ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔ "وہ دوبارہ سوال کرتی ہے۔" "ابھی مناسب وقت نہیں ہے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے ٹال دیتا ہے۔ "اور کون سا وقت مناسب

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ کیا رات کا؟ وہ اپنی سوچ کو سامنے لے ہی آتی ہے۔ "ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔" اسے یہ بات بہت بری لگتی ہے اور غصے سے کہتا ہے۔

رات کا وقت۔۔۔۔

"کیا کام ہو گا اسے مجھ سے۔۔۔ اب تک تو کچھ نہیں کہا۔۔۔" وہ اپنے کمرے کے ڈریسنگ روم میں شیشے کے سامنے کھڑی خود سے پوچھتی ہے۔ اصل میں وہ اسکے قریب جانا چاہتی ہے پر خود سے ڈرتی ہے۔ "چلو اس کے سامنے سے گزر کر دیکھتی ہوں جو بات ہو گی کہ دے گا شاید۔۔۔" وہ خود سے انجان بنے کہتی ہے۔

شاہ زمان لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اصلاح کو وہاں سے گزرتے دیکھتا ہے "کافی لاؤ۔۔۔" وہ اسے رعب سے کہتا ہے۔ وہ وہاں سے سن کر کوئی جواب دیے بغیر جانے لگتی ہے۔ "تم سے کہ رہا ہوں۔۔۔" وہ اسکو روکتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں تمہاری نوکر نہیں ہوں۔۔۔" وہ اسکے قریب آکر کہتی ہے۔ "اتنی خوبصورتی کے ساتھ جب ضد مل جائے تو کمال ہو جاتا ہے کبھی میری نظر سے دیکھو خود کو۔۔۔" وہ میز پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے کہتا ہے۔ "حمیرا۔۔۔" وہ زور سے آواز لگاتی ہے۔ "سب سونے چلے گئے ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی تم دو دن کے لیے میری پابند ہو۔۔۔۔" اگر منظور

Posted On Kitab Nagri

ہے تو بتاؤ ورنہ۔۔۔۔۔ "وہ اسے دھمکاتا ہے۔" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ "وہ لہجے میں غصے کا دکھاوا لیے جواب دیتی ہے۔ ابھی وہ کچن کی لائٹ ہی جلاتی ہے۔" لے بھی آؤ۔۔۔ اتنی دیر میں پائے بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔ مشین والی مت لانا وہ ٹھیک نہیں بنتی۔۔۔۔۔ "وہ مسکرا کر اسے تنگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔" اسکی بیوی کو جادو گرئی ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ بھی اس سے ڈر کر بھاگ چکی ہوتی۔۔۔۔۔ "تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ کچن سے باہر آتی ہے۔ شاہ زمان اس کے قدموں کہ چاپ سن کر پانی کا گلاس فرش کی طرف بڑھاتا ہے اور نیچے پھینک دیتا ہے" یہ کیا ہوا؟ اصلاح اسے کافی دیتے ہوئے۔ "تربوز پھٹنے کی آواز تھی یہ۔۔۔۔۔" وہ بھنوسیں چڑھائے جواب دیتا ہے۔ "اتنا مجھے بھی پتا ہے۔۔۔۔۔ میرا مطلب گلاس کیسے ٹوٹا؟ وہ خود پر قابو پاتے ہوئے پوچھتی ہے۔" جاؤ پانی لے کر آؤ پھر یہاں کی صفائی کرو۔۔۔۔۔ "وہ اسے حکم دیتا ہے۔" ہم۔۔۔۔۔ "وہ اسے گھورتے ہوئے جواب دیتی ہے اور چلی جاتی ہے وہ صفائی کا سامان لے آتی ہے مگر پانی نہیں۔" پانی نہیں لائی تم؟ اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے۔ "تم کیا سہارا ڈیزرٹ میں ہو؟ وہ صفائی کے لیے بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔" نہیں تو۔۔۔۔۔ "وہ چہرے پر معصومیت لیے جواب دیتا ہے۔" تو جا کر پی لو پھر۔۔۔۔۔ "وہ اسے انکار کر دیتی ہے۔" تم دو دن کے لیے میری پابند ہو۔۔۔۔۔ یادداشت اتنی کمزور ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ بادام کھایا کرو لڑکی۔۔۔۔۔ "وہ اسے

Posted On Kitab Nagri

معاهدہ یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "لا ہی دوں۔۔ نہیں تو زبان بند نہیں ہوگی تمہاری۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھتی ہے۔ وہ پانی لے کر آتی ہے اور اسے پیش کرتی ہے۔ "رکھ دو۔۔۔" وہ غصے سے میز پر گلاس رکھ دیتی ہے اور دوبارہ صفائی کے لیے بیٹھ جاتی ہے۔ "کافی اور لے کر آؤ۔۔۔ یہ ٹھنڈی ہے۔۔۔" وہ میز پر ٹانگیاں رکھتے ہوئے کہتا ہے اصلاح غصے سے اٹھتے ہوئے کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتی ہے مگر رک جاتی ہے۔ کافی کی حرارت کی نوعیت جانچتی ہے اور پلٹ کر اس پر ساری کافی پھینک دیتی ہے "آہ!!!!!!!" یہ کیا کیا تم نے "شاہ زمان صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔" جلاد یا تم نے مجھے۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ میرا سینہ۔۔۔۔۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔" وہ اس سے شکوہ کرتا ہے۔ "کیوں؟ تم ہی نے تو کہا تھا کہ کافی ٹھنڈی ہو چکی ہے۔۔۔ زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جاؤ جا کر کپڑے بدلوا اور سو جاؤ۔۔۔۔۔" وہ اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ ظالم ہو تم۔۔۔۔۔" وہ یہ سب کہتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "اب یہ کافی بھی صاف کرنا پڑے گی۔۔۔ کیا مصیبت ہے یہ؟ وہ صفائی کرتے ہوئے کہتی ہے۔" بنا ہی دیتی ہوں دوبارہ کافی۔۔۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے کچن میں جاتی ہے لیکن وہاں جا کر اسکے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ کچن میں نمک، چینی جو بھی اسکے ہاتھ میں آتا ہے سب فرش پر بکھیر کر چلا جاتا ہے۔ "یا اللہ۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ شاہ زمان کے کمرے کی طرف غصہ لیے

Posted On Kitab Nagri

دوڑتی ہے۔ "تمہیں کوئی تمیز ہے؟ وہ یہ کہتے ہوئے اسکے کمرے میں دروازہ کھول کر تیزی سے داخل ہوتی ہے۔ شاہ زمان صوفے پر بیٹھا دوا کی شیشی کو منہ لگا کر پی رہا ہوتا ہے اور اس کے اچانک کمرے میں آجانے سے اسکے ہاتھ سے شیشی گر جاتی ہے۔ فرش اور اسکے پیر دونوں خراب ہو جاتے ہیں۔ "کیا ہوا؟ شاہ زمان معصومیت میں اسے ہو چھتا ہے۔ "کچن میں کیا کیا ہے تم نے؟ اصلاح فرش اور اسکے پیروں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "اسے چھوڑ دو اور اسے صاف کر دو نہیں تو سارے کمرے میں سمیل پھیل جائے گی اور گھر میں دوسرا کوئی اور کمرہ میرے معیار کے مطابق صاف نہیں تو مجبوراً مجھے تمہارے کمرے میں آکر سونا پڑے گا۔۔۔" وہ اسے تنگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "آتی ہوں۔۔۔" وہ یہ کہ کر وہاں سے جانے لگتی ہے۔ "جلدی آنا نہیں تو میں سارے کمرے میں ٹھل ٹھل کر دوا پھیلا دوں گا۔۔۔" وہ اسے دھمکاتا ہے۔ "ہلنا بھی مت۔۔۔ ایسی غلطی مت کرنا۔۔۔" وہ اسے دھمکاتے ہوئے کہتی ہے اور چلی جاتی ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/FbPg/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

"یہ کپڑا ہے یہ تاروں والا برش۔۔۔ ویسے تم وائپ بھی استعمال کر سکتی تھی۔۔۔" شاہ زمان اصلاح سے کہتا ہے جو اس کے پیر کپڑے سے رگڑ رگڑ کر صاف کر رہی ہوتی ہے۔ "اب اٹھو یہاں سے صفائی کروں میں۔۔۔" وہ اسے غصے سے کہتی ہے۔ "میرے ساتھ ایسے بات مت کیا کرو" اب وہ سنجیدہ ہو جاتا ہے۔ "کیوں؟ وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "آئی ایم ہارٹ پشمنٹ۔۔۔" وہ یہ سن کر تھوڑا نارمل ہو جاتی ہے۔ "چیچا ہٹ ختم نہیں ہوئی۔۔۔" وہ چلتے ہوئے کہتا ہے۔ "تو دھولو نہ جا

Posted On Kitab Nagri

کر۔۔ "وہ اسکی بات پر اسے مشورہ دیتی ہے۔" بس ٹھیک ہے۔۔ "وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہتا ہے۔" کافی لے آؤں اب؟ وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "نہیں پی لی تھی میں نے کافی میکر سے لے کر۔۔" وہ کمبل سیدھا کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "تبھی تم نے کچن میں اتنا گند کیا تھا۔۔" وہ لہجے میں غصہ لیے سوال کرتی ہے۔ "ہاں۔۔" اپنی ڈھیٹائی پر قائم وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ بازو باندھے اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔" ایک بج گیا ہے مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ تم میرے ساتھ باتیں کرنا چاہ رہی ہو لیکن مجھے سونا ہے۔۔۔" وہ لیٹتے ہوئے کہتا ہے۔

اصلاح شاہ زمان کے ساتھ والے کمرے میں رہتی ہے اور بیڈ پر لیٹی سو رہی ہوتی ہے۔ اچانک اسکی آنکھ اسکے پیٹ میں ہونے والے درد کی وجہ سے کھل جاتی ہے۔ وہ درد کو برداشت کرتے ہوئے وہیں لیٹی رہتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلی صبح۔۔۔

"باجی آپ ڈاکٹر کو کیوں نہیں دکھاتیں؟ حمیرا اصلاح سے کہتی ہے جو لیٹی ہوتی ہے۔" ہاں اب جاؤں گی میں۔۔۔ "وہ تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیتی ہے۔" جی پہلے ہی بہت دیر کر لی ہے آپ نے۔۔۔" وہ فکر مند ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "بس پہلے یہی سوچتی رہی کہ شاید سیزیرین کی وجہ سے درد ہوتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ "وہ دیر کر دینے کا سبب بتاتی ہے۔" میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔۔ "وہ اسے تسلی دیتی ہے۔" ٹھیک ہے۔۔۔ "اصلاح اسے جواب دیتی ہے۔"

"آپ کو تو فوراً دکھانا چاہیے تھا۔۔۔" ڈاکٹر اصلاح سے کہتی ہے۔ "جی بس آج کل کرتے کرتے اتنی دیر ہو گئی۔۔۔" اصلاح ہسپتال میں ڈاکٹر کو جواب دیتی ہے۔ "ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے رپورٹس آتی ہیں تو دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر اسے کہتی ہے۔" ٹھیک ہے۔۔۔ "وہ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ جاتی ہے۔"

شاہ زمان شام کو گھر آتا ہے۔ اصلاح اسکے کمرے میں آتی ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔" اصلاح اسے پکارتے ہوئے اسکے قریب بڑھتی ہے۔ "ہاں؟ شاہ زمان کوٹ اتارتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔" تم کچھ پیسے دے سکتے ہو مجھے؟ وہ جھجکتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "بہت۔۔۔" وہ خوش ہوتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "اصل میں لو کر کی چابی پرس میں ہے اور اسکی زپ نہیں کھل رہی باہر میرے سٹوڈیو کا ملازم آیا ہوا ہے اسے دینے ہیں۔۔۔" وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "اچھا میں نے وضاحت تو نہیں مانگی۔۔۔" شاہ زمان شکوہ کرتا ہے۔ "میں وضاحت تو نہیں دے رہی بس بتا رہی ہوں۔۔۔" وہ اسکی بات پر کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے میں جا کر کہتا ہوں قاسم کو۔۔۔" وہ کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا مصیب ہے یہ کھل کیوں نہیں رہی موبائل بھی اسے سائیڈ میں ہے۔۔۔" وہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے پرس کو زور سے زمین پر پٹختی دیتی ہے۔ شاہ زمان اس کے پرس کو فرش سے اٹھاتا ہے اور اسے لے کر اس کے برابر بیٹھ جاتا ہے۔ "اسکو کاٹ دو۔۔۔" وہ اسے مسئلے کا حل بتاتا ہے۔ "کیا؟ اتنا مہنگا پرس ہے میرا لاؤ دو میں خود دیکھ لیتی ہوں۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اس سے پرس چھینتی ہے مگر وہ نہیں دیتا۔ "چیزوں کو برباد کر دینے کے علاوہ بھی سوچ لیا کرو۔۔۔" وہ طنز کرتے ہوئے کہتی ہے اور وہاں سے کھڑی ہو جاتی ہے۔ "اچھا دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ دیکھ لیتے ہیں۔۔۔" وہ پرس کی زپ کو آگے پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اسے تھوڑا ڈھیلا کر کے دیکھو۔۔۔" وہ اس کے قریب ہو کر جکھتے ہوئے اس کی انگلیوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے۔ "ہمم! شاہ زمان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اور اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے۔ شاہ زمان اس کے سحر سے نکل کر اپنے دانتوں سے زپ ٹھیک کر دیتا ہے۔" یہ لو۔۔۔" وہ پرس کی زپ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں چیزیں صرف برباد نہیں کرتا بلکہ ٹھیک بھی کر لیتا ہوں۔۔۔" وہ اس کے طنز پر جواب دیتا ہے۔ "ہمم؟ وہ بھنویں چڑھائے کہتی ہے۔" شکریا نہیں کہو گی؟ وہ اسکو بے مروتی کا احساس دلاتا ہے۔ "شکریا تمہارا۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے چلو۔۔۔" وہ پرس کو دیکھتے ہوئے کہ دیتی ہے۔ "اچھا وہ بات کرنے آیا تھا میں تم سے ایک۔۔۔" شاہ زمان اٹھتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں بولو؟ وہ پرس سے موبائل نکالتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "جمیل ہے نہ۔۔۔ اسکی شادی ہے پرسوں۔۔۔ تم تیار رہنا ہم نے جانا ہے۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اسکی دوسری شادی ہے نہ تو ہم کیوں جائیں۔۔۔ مطلب پہلی ہو تو جانا بنتا بھی ہے۔۔۔ دوسری تو مجبوری میں کر رہا ہے وہ۔۔۔" اسکو یہ بات صحیح نہیں لگتی اس لیے کہتی ہے۔ "اسکا رشتہ میں نے کروایا ہے اس لیے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیا؟ اصلاح حیران ہوتے ہوئے۔۔۔" تم رشتہ کروانے والی خالہ بھی ہو؟ وہ نظروں میں تعجب لیے کہتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ اگر مجھ سے کوئی کہ دے تو میں رکھ لیتا ہوں ادھر ادھر نظر۔۔۔" وہ اسکی حیرانی پر جواب دیتا ہے۔ "واہ بھی۔۔۔" اچھا سنو۔۔۔؟ وہ نظروں میں ریکویسٹ لیے اسے پکارتی ہے۔ "ہاں؟ وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "میرے سٹوڈیو میں دو لڑکیاں ہیں انکی بھی شادی کروادو۔۔۔" وہ اس سے امید لگائے کہتی ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے تم انکی ڈیٹیل مجھے بھیج دو میں کہتا ہوں کسی سے ہو جائے گا کام تم فکر مت کرو۔۔۔" چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے کہتا ہے۔ "اوکے۔۔۔" وہ اسے جواب میں کہتی ہے۔ وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "کتنا اچھا ہے یہ۔۔۔ ہر مشکل کا حل نکال لیتا ہے۔۔۔ مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ شادیاں بھی کرواتا ہے لوگوں کی۔۔۔" وہ اپنے بیگ کو ٹٹولتے ہوئے گہرا سانس لیے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رات کا وقت ہوتا ہے۔ اصلاح کے پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے وہ درد سے اپنے کمرے میں لیٹی تڑپ رہی ہوتی ہے دوسرے کمرے میں شاہ زمان نم آنکھیں لیے لیٹا ہوتا ہے۔ اسے اپنے بیٹے کی بہت یاد آتی ہے۔ وہ اپنے موبائل میں اسکی تصویر نکالتا ہے مگر عینک نہ لگانے کی وجہ سے تصویر دھندلی نظر آتی ہے۔ اپنے بچے کے لیے ہر وقت روتے رہنے کی وجہ سے اس کی قریب اور دور دونوں کی نظر بہت خراب ہو چکی ہوتی ہے وہ عینک سائیڈ ٹیبل پر ڈھونڈتا ہے مگر وہاں نہیں ملتی۔ وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ادھر ادھر اندھوں کی طرح اسے تلاش کرتا ہے۔ وہ اپنے کمرے کی دیوار کی طرف لپکتا ہے اور زور زور سے اس پر مکے مارتا ہے۔ "اصلاح۔۔۔۔۔ اصلاح۔۔۔۔۔" وہ اصلاح کو آواز دیتا ہے۔ "ہاں کیا ہوا؟ وہ درد برداشت کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔ شاہ زمان کو اسکی آواز نہیں پہنچتی۔ "جواب کیوں نہیں دیتی۔۔" وہ غصے سے چلاتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اسکے کمرے میں آ جاتی ہے۔ "ہاں کیا ہوا؟ طبعیت تو ٹھیک ہے وہ اسکے قریب بڑھ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "میری عینک نہیں مل رہی۔۔" وہ غصہ کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کیا؟ وہ حیران ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔" وہ ڈھیٹ بنے اسے جواب دیتا ہے۔ "اس وقت کیا کرنا ہے عینک کا تم نے؟ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "بحث کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔۔۔ ڈھونڈ کے دے دو بس۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

واش روم میں جاتی ہے اور بیسن سے عینک اٹھا کر لاتی ہے اور اسے دے دیتی ہے۔ "اب ٹھیک ہے؟ وہ بھنویں چڑھائے پوچھتی ہے۔" ہاں۔۔۔ چلو جاؤ اب تم۔۔۔۔ "وہ اسے جانے کو کہتا ہے۔" تو بہ۔۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

"اس کنڈیشن کے ساتھ تو سروائیو نہیں کر سکتے آپ شاہ زمان صاحب۔۔۔ ہارٹ بیٹ ریٹ تو دن بدن گرتا جا رہا ہے۔۔۔" ڈاکٹر شاہ زمان سے ہسپتال کے کمرے میں بیٹھا کہتا ہے۔ "کوئی آلٹرنیٹ؟ شاہ زمان پریشانی میں اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے۔" میں بہت غور و فکر کے بعد آپ کو پیس میکر کی رائے دے رہا ہوں۔۔۔ "اسکے سوال پر ڈاکٹر اسے جواب دیتا ہے۔ "ٹھیک ہے یہ بھی کر لیتے ہیں۔۔۔" اسے اس بات سے اس وقت زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ "خود کو ایکسٹراسٹریس اور تھکا دیتے والے کاموں سے دور رکھیں۔۔۔ باقی انشاء اللہ سب بہتر ہو گا۔۔۔ اور بھی بہت سارے احتیاط کرنے ہیں آپ کو۔۔۔۔۔" ڈاکٹر اسے مزید بتاتا ہے۔

"کہیں میں مر تو نہیں جاؤ گا۔۔۔" شاہ زمان پریشانی میں یہ سوچتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہے۔ اسکی نظر اصلاح پر پڑتی ہے جو آرٹ بورڈ پر باہر کھڑکی سے دیکھتے ہوئے پینٹنگ بنا رہی ہوتی ہے۔ وہ پھولوں میں رنگ بھر رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اس سے ڈرتے ہوئے ایک پھول میں لال رنگ

Posted On Kitab Nagri

بھرنے لگتا ہے۔ اصلاح خاموش رہتی ہے۔ وہ دو پھولوں میں رنگ بھر دیتا ہے۔ "باہر نکال دیا۔۔" اصلاح اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "سوری۔۔" وہ جواب دیتا ہے۔ "تمہیں کلرنگ نہیں آتی؟ اوپر سے ہر چیز میں لال رنگ بھر دیتے ہو۔۔" وہ اکتائے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔ "میرا فیورٹ کلر ہے۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ریڈ؟ وہ اس سے سوال کرتی ہے۔" ہاں۔۔۔ کیونکہ یہ سکون کا رنگ ہے۔۔۔" وہ بے تعثر چہرہ لیے جواب دیتا ہے۔ "یہ کس نے کہا؟ وہ تعجب بھری آواز میں پوچھتی ہے۔" میں نے کہا۔۔۔ شاہ زمان کوئی بات کسی کی کہی ہوئی بات کے بنا پر نہیں کرتا کیوں کہ کوئی میرے نزدیک کوئی مجھ سے بڑھ کر نہیں۔۔۔" وہ لہجے میں اکھڑپن لیے جواب دیتا ہے۔ "اچھا ہے۔۔۔ خود کی قائم کردہ دنیا میں رہنا بھی ایک فن ہے۔۔۔ لیکن شاہ زمان اس سے باہر نکلتے وقت انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔۔" وہ اسکے جواب کے بدلے میں کہتی ہے۔ "کہیں کا رہ کر انسان کو کرنا بھی کیا ہے؟ بس اپنے مطابق جیو۔۔۔" وہ پریشانی میں اپنی عینک کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اسے بھانپ لیتی ہے۔ "کیا ہوا کوئی بات ہوگی؟ وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھتی ہے۔" نہیں تو۔۔۔ اگر تم برا نہ مانو تو اس میں پینٹ میں کرلوں۔۔۔" وہ بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ برش اسے دیتے ہوئے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رات کو شاہ زمان بہت بھیانک خواب دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ ایک باریک رسی نمایل پر کھڑا ہوتا ہے جس کے نیچے آگ ہی آگ ہوتی ہے اس کے سامنے اصلاح بھی کھڑی ہوتی ہے جو اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔ لیکن اصلاح کے لیے پل بہت چوڑا ہوتا ہے۔ اسکے پیچھے اسکا باپ بھی کھڑا ہوتا ہے جو شاہ زمان کو گھور رہا ہوتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کو دھکا دینے کے لیے آگے بھڑکتی ہے۔ "نہیں۔۔ دیکھو۔۔ ایسا مت کرو میرے ساتھ اصلاح۔۔۔ میں جل جاؤ گا۔۔" وہ سوتے ہوئے اونچی آواز میں یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ "تم نے مارا تھا بابا کو مجھے پتہ چل چکا ہے۔۔۔" اصلاح خواب میں اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔ خوف کی وجہ سے شاہ زمان کا چہرہ پسینے سے بھرا ہوتا ہے وہ ایسے ہی چلاتا ہے۔ اصلاح سو رہی ہوتی ہے مگر اسکی آواز سن کر جاگ جاتی ہے جب اسے سمجھ آتا ہے تو وہ فوراً اسکے کمرے کے طرف دوڑتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ ایسا مت کرو۔۔۔" وہ سوتے ہوئے یہ سب بول رہا ہوتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔ شاہ زمان۔۔۔" وہ اسکا نام لیتے ہوئے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے جگاتی ہے۔ شاہ زمان جمی آنکھوں سے خواب میں محو ہوتا ہے۔ وہ اسے زور سے جھنجھوڑتی ہے۔ شاہ زمان کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے چاروں طرف دیکھتا ہے۔ "تم مجھے دھکا دینے والی تھی آگ میں۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھتا ہے۔ "تم خواب دیکھ رہے

Posted On Kitab Nagri

تھے۔۔۔ میں ایسا کیوں کروں گی؟ وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم ایسا نہیں کرو گی؟ وہ اس سے کنفرم کرتا ہے۔ "نہیں۔۔۔" وہ پانی کا گلاس بھرتے ہوئے کہتی ہے اور اسے گلاس دیتی ہے۔ "ذہن پر زیادہ زور مت ڈالو اور سو جاؤ۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ جاتی ہے۔ شاہ زمان کے چہرے پر پریشانی ہوتی ہے۔ "اچھا میں یہیں ہوں۔۔۔ تمہارے پاس۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے بیڈ کی دوسری سمت بڑھتی ہے۔ "سو جاؤ اب۔۔۔ چلو۔۔۔" وہ لیٹے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان بھی لیٹ جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہتے ہیں اور سو جاتے ہیں۔

شام کو اصلاح آفرین اور اپنے ملازم جمیل کی شادی پر جانے کے لیے تیار ہوتی ہے اور شاہ زمان کے کمرے میں جاتی ہے۔ "شاہ زمان؟ وہ اسے آواز دیتی ہے۔ "ہاں؟ شاہ زمان واش روم سے آواز دیتا ہے۔ "کتنی دیر ہے؟ مجھے اتنا پہلے تیار ہونے بھیج دیا۔۔۔" وہ اس سے شکوہ کرتی ہے۔ "بس آگیا۔۔۔" وہ باہر آتے ہوئے کہتا ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ "اچھے لگ رہے ہو۔۔۔" وہ اسکی لاجواب خوبصورتی کو سراہتی ہے۔ "تم سے کم۔۔۔" اور وہ اسکی۔ "نہیں مجھ سے زیادہ۔۔۔" اس میں محو وہ جواب دیتی ہے۔ "ایک منٹ۔۔۔" وہ اس کے قریب اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ تو وہی ٹاپس ہیں جو تم عام گھر میں پہنتی ہو؟ وہ اس کے کانوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں" وہ اسے جواب

Posted On Kitab Nagri

دیتی ہے۔ "میچنگ کے کیوں نہیں پہنے؟ وہ اس سے وجہ پوچھتا ہے۔" بس یہی ٹھیک ہیں۔۔۔ "وہ اسے یہ کہہ کر ٹالنا چاہتی ہے۔" لگتا ہے تمہیں شادی کے فنکشن اور ایگزیکشن میں فرق نہیں پتا۔۔۔ "اصلاح کو یہ بات اچھی نہیں لگتی اور" پتا ہے مجھے۔۔۔ "کافور اجواب دیتی ہے۔" اتنی زیادہ جیولری ہے تمہارے پاس لیکن تمہیں اسکی کوئی اہمیت ہی نہیں۔۔۔ کسی اور لڑکی کے پاس ہوتی تو وہ پاگل ہو جاتی پہن پہن کر "وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اسکے کمرے میں لے جاتا ہے۔" کہاں ہے تمہاری جیولری؟ وہ اس سے پوچھتا ہے۔ "لو کر میں ہے۔۔۔" وہ اسے جواب دیتی ہے۔ "انڈے دے رہی ہے وہاں؟ وہ اس سے شکوہ کرتا ہے۔ شاہ زمان جیولری کے باکس کھولے سوچ رہا ہوتا ہے۔ "یہ والا اچھا لگے گا اس ڈریس پر۔۔۔" وہ اسے سبز رنگ کے ہیروں سے سجے بھاری جھمکے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان میرے کان پھٹ جائیں گے اتنے ہیوی ہیں یہ۔۔۔" وہ اس سے لیتے ہوئے کہتی ہے۔ "تھوڑی دیر میں کچھ نہیں ہو جائے گا۔۔۔ چلو پہن لو اب۔۔۔" وہ شیشے کے سامنے ٹاپس اتارنے کی کوشش کرتی ہے مگر ٹاپس نہیں اترتے۔ "یہ نہیں کھل رہے۔۔۔" وہ اکتاتے ہوئے اسے کہتی ہے۔ "چھوڑو میں اتار دیتا ہوں۔۔۔ تمہاری بازوؤں میں درد پڑ جائے گا۔" وہ اسکے قریب بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" وہ محتاط انداز میں جواب دیتی ہے۔ وہ اسکے مزید قریب بڑھتا ہے۔ وہ ہلکے سا شرماتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں نیچے جھکا لیتی ہے۔ شاہ زمان اسکے بالوں کو اسکے کانوں سے ہٹاتے ہوئے اسکے بائیں کندھے پر رکھنے لگتا ہے کہ اتنے میں اسکی انگلی اسکی گردن پر ہلکا سا لمس چھوڑتی ہے۔ وہ اس احساس سے سمٹ جاتی ہے اور اسکی طرف دیکھتی ہے۔ "سوری۔۔" وہ اسے کہتا ہے۔ وہ اسکے کان سے ٹاپس نکال رہا ہوتا ہے اور وہ اسکی قربت کو محسوس کرتی ہے اور اسکے سحر میں محو ہو جاتی ہے۔ "یہ لو۔۔" وہ اسکے کان سے ٹاپس نکال کر اسے دیتا ہے۔ "لاؤ پہنا بھی دوں۔۔" وہ اسکی خوبصورتی میں محو کہتا ہے۔ "نہیں میں خود پہن لوں گی۔۔" وہ اسے حد میں رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

آفرین اپنی شادی میں شاہ زمان کی راہ دیکھ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اصلاح کے ساتھ شادی ہال میں داخل ہوتا ہے۔ آفرین دلہن بنے ان دونوں کو اپنی طرف اتنا دیکھتی ہے۔ شاہ زمان آفرین کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اصلاح اسے کچھ نہیں کہتی اصلاح کو شاہ زمان کے ساتھ دیکھ کر اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ "السلام علیکم۔۔" اصلاح آفرین سے کہتی ہے۔ "والسلام۔۔۔" وہ خود پر قابو رکھے جواب دیتی ہے۔ "آفرین یہ میری مسز۔۔۔ اصلاح۔۔۔" وہ اصلاح کا تعارف اس سے کرواتا ہے۔ "لگتا ہے مس اصلاح نے ہی آپ کی اصلاح کی ہے۔۔۔" وہ اسکے نام اور شاہ زمان کے رویے میں تبدیلی دیکھ کر کہتی ہے۔ "لگتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سے جانتے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔۔" اصلاح آفرین کی بے تکلفی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔" جی بہت۔۔۔" آفرین شاہ زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ شاہ زمان یہ سنتے ہی آنکھیں گھما دیتا ہے۔ شادی میں سب مصروف ہوتے ہیں۔ اصلاح اور شاہ زمان مہمانِ خصوصی کے طور پر صوفے پر بیٹھے ہوتے ہیں۔" تم چلی جاتی نہ اس عورت کے ساتھ یہاں میرے ساتھ بیٹھی بور ہو رہی ہو۔۔۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔" نہیں مجھے نہیں کرنی کسی سے بات۔۔۔۔" وہ اسکی طرف دیکھ کر جواب دیتی ہے۔" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔" شاہ زمان صاحب تھوڑا وقت مل سکتا ہے آپ کا؟ ایک آدمی اسکے پاس آکر کہتا ہے۔" چلا جاؤں میں؟ شاہ زمان آہستہ سے اس سے پوچھتا ہے۔ وہ ہلکا سا بلا اختیار مسکراتے ہوئے "ہاں۔۔۔" کہتی ہے۔" جی ضرور۔۔۔" شاہ زمان یہ کہتے ہوئے اسکے ساتھ چلا جاتا ہے۔ اصلاح وہاں خاموش اکیلی بیٹھی رہ جاتی ہے۔

اصلاح صوفے پر بیٹھی اکیلی کھانا کھا رہی ہوتی ہے۔" آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت تو نہیں؟ ایک عورت اس سے آکر پوچھتی ہے۔" جی نہیں۔۔۔ بہت شکریا۔" میں آتی ہوں ابھی۔۔۔" وہ عورت اسے یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے آنٹی یہ کون ہیں؟ ہمارے جاننے والے تو نہیں لگتے۔۔" شاہ زمان کو دیکھتے ہوئے اصلاح کے مخالف کھڑی ایک لڑکی دوسری عورت سے تجسس سے پوچھتی ہے۔ یہ سن کر اصلاح دور اپنے سامنے شاہ زمان کو دیکھتی ہے۔ "یہ مالک ہے جمیل کا۔۔ اسی نے تو کرویا ہے رشتہ۔۔" عورت اسے جواب دیتی ہے۔ "تبھی تو اتنی امیر لڑکی سے شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" لڑکی لہجے میں حیرت لیے کہتی ہے۔ "جمیل کی بھی تو ترقی کر دی ہے انہوں نے۔۔" عورت اسے مزید بتاتی ہے۔ "یہ وہی ہے جس کے ظلم اور جرائم کے بارے میں ہمارے گھر میں اکثر بات ہوتی رہتی ہے۔۔" لڑکی اندازہ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔" عورت اسے جواب دیتی ہے۔ "کتنا ہیڈ سم ہے۔۔" لڑکی اسکی خوبصورتی کو غیر معمولی پاتے ہوئے کہتی ہے۔ "بس۔۔ وہ کہتے ہیں نہ کہ برائی ہمیشہ پرکشش ہوتی ہے۔۔ یہی مثال ہے اسکی۔۔۔۔"

Kitab Nagri

"جب لوگ تمہاری برائی کرتے ہیں تو مجھے برا نہیں لگتا۔۔ بلکہ خوشی ہوتی ہے۔۔ کیا پتا اس طرح سے تمہارے گناہ کچھ کم ہو جائیں۔۔" وہ شاہ زمان کہ طرف دیکھتے ہوئے یہ کہتی ہے اور پانی پیتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔ شاہ زمان کو اپنے لیے اسکی مسکراہٹ بہت اچھی لگتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اور اصلاح گھر آتے ہیں وہ دونوں خوش ہوتے ہیں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے وہ اپنے کمروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ "ٹھیک ہے پھر۔۔۔" شاہ زمان اصلاح کے کمرے کے پاس رک کر کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان اپنے کمرے میں داخل ہونے لگتا ہے مگر رک کر اصلاح کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ اصلاح کہ طرف دیکھتا ہے اور وہ اسکی طرف۔ "آا۔۔ میں کافی پیوں گا اگر تم نے پینی ہے تو شبیر سے کہ دوں؟ وہ اس سے پوچھتا ہے۔" میں کہ دیتی ہوں۔۔۔" وہ اسے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔" شاہ زمان اسے جواب دیتا ہے۔

شاہ زمان نائٹ سوٹ پہن کر کافی کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ شبیر اسکے کمرے میں آتا ہے اور دوسرا مگ بھی وہیں رکھ دیتا ہے۔ "شبیر آج زیادہ کافی بنالی تم نے؟ وہ دونوں مگ اپنے لیے سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے۔" سر میڈم نے کہا تھا کہ وہ آپ کے ساتھ کافی پیں گی۔۔۔" شبیر اسے جواب دیتا ہے۔ "ارے شبیر میری عینک ڈھونڈ کر دو مجھے۔۔۔" وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ لیں سامنے ہی پڑی تھی۔۔۔" وہ میز سے عینک اٹھا کر اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "چلو ٹھیک ہے تم جاؤ اب۔۔۔" وہ واش روم کی طرف دوڑتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان اپنا سر کنگھی کرتا ہے اور خود کو ہر لحاظ

Posted On Kitab Nagri

سے سیٹ کر لیتا ہے۔ اصلاح کے پیٹ میں شدید درد اٹھتا ہے اور وہ اسکے پاس نہیں جا پاتی۔ شاہ زمان اسکے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے۔

"آج رپورٹس آجائیں گی۔۔۔ پتا نہیں کیا ہوگا؟ اصلاح گارڈن میں پودا لگاتے ہوئے سوچ رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسکے قریب آکر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے ڈرتے ڈرتے پودے کی جڑ پر مٹی ڈالتا ہے۔ وہ اس سے بے خبر اسے کچھ نہیں کہتی۔" کل آئی کیوں نہیں تھی پھر؟ شاہ زمان ہمت کر کے اس سے پوچھتا ہے۔ "کہاں؟ اصلاح چونکتے ہوئے کہتی ہے۔" کہیں نہیں۔۔۔۔۔ "اسے اسکا" کہاں" پوچھنا اچھا نہیں لگتا۔

"مس اصلاح بہت دیر کردی آپ نے آنے میں۔۔۔" ڈاکٹر اصلاح سے ہسپتال میں کہتی ہے۔ "جی رپورٹس تو پوزیٹو ہیں۔۔۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا کرنا چاہیے مجھے؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" ٹیومر بہت زیادہ پھیل چکا ہے۔ فوراً یوٹرس ریمو کرنا ہوگی۔۔۔" ڈاکٹر اسے اپنا فیصلہ سناتی ہے۔ "کیا؟ وہ چونکتے ہوئے پوچھتی ہے۔" پر میں یہ سب انورڈ نہیں کر سکتی مجھے بچہ چاہیے ابھی کوئی اولاد نہیں ہے میری۔۔۔" وہ پریشانی میں کہتی ہے۔ "مس اصلاح شاید آپ مسئلے کو سرس نہیں لے

Posted On Kitab Nagri

رہیں۔۔۔ اگر ذرا سی بھی دیر ہوگی تو آپ بچ نہیں سکیں گی۔۔۔ ابھی میں یہ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ آپ سرجری کے بعد بھی سروائیو کر سکیں گی یا نہیں۔۔۔ "ڈاکٹر اسے سمجھاتی ہے۔

اصلاح آنکھوں میں نمی لیے ہسپتال سے باہر نکلتی ہے وہ ٹوٹ چکی ہوتی ہے بالکل اس انسان کی طرح جس کے آگے کنواں ہوتا ہے اور پیچھے کھائی، کوئی امید نہیں۔۔۔ صرف بے بسی۔ اس کا ڈرائیور اس کے لیے کار کا دروازہ کھولتا ہے وہ اندر بیٹھنے سے پہلے کچھ دیر سوچتی ہے "شاہ زمان کے پاس لے کر چلو مجھے۔۔۔" وہ ڈرائیور سے کہتی ہے اور اندر بیٹھ جاتی ہے۔ "جی میڈم۔۔۔" ڈرائیور یہ کہہ کر گاڑی کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ چلتی گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ "جب زندگی نے ایسے دھوکہ دینا تھا مجھے تو کیوں اتنا آگے بڑھی میں۔۔۔ کیوں خود کو دوبارہ سمیٹا۔۔۔ کیوں چھوڑ کر گئی تھی میں شاہ زمان کو؟۔۔۔" وہ یہ سب سوچ رہی ہوتی ہے۔ "میڈم آفس آگیا ہے سر کا۔۔۔" یہ آواز سنتے ہی وہ اپنی سوچ سے نکلتی ہے اور گاڑی سے باہر جانے لگتی ہے۔ "شاہ زمان پہلے ہی بیمار ہے۔۔۔ مجھے اسے خوش رکھنا چاہیے مزید

Posted On Kitab Nagri

پریشان نہیں۔۔۔" وہ یہ سوچتے ہوئے ایک کشمکش کا شکار ہو جاتی ہے۔ "گھر چلو۔۔۔" وہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہی ڈرائیور سے کہتی ہے اور گھر کے لیے روانہ ہو جاتی ہے۔

اصلاح گھر میں اپنے کمرے میں لیٹی ہوتی ہے۔ حمیرا اسکی دل جوئی لے لیے اسکے پاس بیٹھی ہوتی ہے۔ اپنی بیماری کا سن کر وہ ذہنی طور پر خود کو مریض تصور کر لیتی ہے اور بستر پر لگ جاتی ہے۔ "باجی آپ کی امی آسٹریلیا میں ہیں آپ انہیں کیوں نہیں بھیج دیتیں اپنی رپورٹس۔۔۔ آپ کو پتا تو ہے یہاں کا۔۔۔" حمیرا اسے کہتی ہے یہ سن کر وہ چونک جاتی ہے۔ "ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔" جیسے اسے کوئی امید ملی ہو۔ "لیکن میرے پاس ان کا کونٹیکٹ نمبر نہیں۔۔۔" وہ پھر سے مایوس ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "باجی پھر آپ سر کو بتا دیں۔۔۔ وہ کروائیں گے آپ کا اچھی طرح علاج۔۔۔" حمیرا اسے کہتی ہے۔ "وہ دل کا مریض ہے میں اسے مزید پریشان نہیں کر سکتی۔۔۔ تم بھی اس سے کچھ مت کہنا میں کر لوں گی کچھ نہ کچھ خود ہی۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔

شاہ زمان گھر آ جاتا ہے مگر اصلاح کمرے سے نہیں نکلتی۔ وہ اس کے کمرے میں آتا ہے۔ اصلاح اسے کمرے میں دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے "کیا ہوا؟ شاہ زمان پریشان ہوتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے پوچھتا ہے۔ "کچھ نہیں۔۔۔" وہ اپنے درد کے سیلاب پر بند باندھے جواب دیتی ہے۔ "پھر اس وقت ایسے کیوں لیٹی ہو؟ وہ چہرے پر معصومیت لیے بیڈ پر اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "بس سر میں درد ہے تھوڑا۔۔۔" وہ بات دباتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "کوئی اور بات تو نہیں ہے نہ؟ وہ تسلی کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے کہتی ہے۔ یہ سن کر وہ وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔ اصلاح اسکے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے۔ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی ہے۔ کہاں جا رہے ہو؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "باہر جا رہا ہوں۔۔۔" کافی عرصے سے اس نے ایسے اس سے نہیں پوچھا اس لیے وہ حیران ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے "کہاں؟" وہ اسکے چہرے پر نظریں گاڑھے ہوئے پھر سوال کرتی ہے۔ "کسی کے ساتھ جانا ہے۔۔۔ اس نے ایریا دیکھنا ہے انڈسٹری کے لیے۔۔۔" وہ جھجھکتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔۔" وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ اسے جاتا ہوا دیکھتی ہے جیسے اپنی نگاہوں کو اس پر پہرہ دار چھوڑ رہی ہو۔ وہ دوبارہ مریض بن کر لیٹ جاتی ہے۔ اچانک اسکا ضمیر اسکا ہم ذات بن کر اسکے سامنے آ جاتا ہے۔ "یہ کیا کر رہی تھی تم؟ اس کا ضمیر اس سے سوال کرتا ہے۔" مجھے ضرورت ہے

Posted On Kitab Nagri

اسکی۔۔۔ "وہ خود کو ملامت سے دور رکھنے کے لیے کہتی ہے۔" یعنی اب تم پیار نہ چھوڑ کر وگی اپنے باپ قاتل پر؟۔۔۔ یہ سن کر وہ جنون اور غصے میں بستر پر سے اٹھ جاتی ہے۔ "ہاں کیوں کہ محبت کرتی ہوں میں اس سے۔۔۔ مرنے والی ہوں میں۔۔۔ تمہاری۔۔۔ تمہاری وجہ سے میں نے اپنا اتنا قیمتی وقت ضائع کر دیا۔ اگر صحیح طریقے سے اپنے شوہر کے ساتھ زندگی گزار لیتی تو آج یہ حال نہ ہوتا میرا۔" یہ کہتے ہوئے وہ پاگلوں کی طرح چلاتی ہے اور رو پڑتی ہے۔ "میرے دل میں جو آئے گا میں وہی کروں گی۔۔۔ میں جان سے مار دوں گی تمہیں۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اپنے ضمیر کا گلہ گھونٹ کر ہمیشہ کے لیے اسے دفن کر دیتی ہے۔

شاہ زمان رات تک اپنے جاننے والے کے ساتھ زمین کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ "شاہ زمان صاحب پر قیمت مجھے بہت زیادہ لگ رہی ہے اس ایریا کی۔۔۔" وہ آدمی گاڑی کے پاس شاہ زمان کے برابر کھڑا ہوا کہتا ہے۔ ان دونوں کے گارڈز بھی ان کے ساتھ وہیں موجود ہوتے ہیں۔ "نذیر صاحب آپ کو سمجھانا اور اس عورت کو سمجھانا ایک برابر ہے جو ہر رات اپنے شوہر سے مار کھاتی ہے اور صبح اٹھ کر وہی کام دوبارہ شروع کر دیتی ہے جس پر اسکی پچھلی رات سرزنش ہوئی تھی۔۔۔" شاہ زمان اس سے اکتاتے ہوئے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ لیے کہتا ہے۔ نذیر کی یہ مثال سن کر ہنسی نکل جاتی ہے۔ "جمشید صاحب

Posted On Kitab Nagri

دیا کرتے تھے ایسی مثالیں اکثر۔۔ "وہ ہنستے ہوئے کہتا ہے۔" اسے یہ مثال میں دیا کرتا تھا اسکی کم عقلی پر۔۔ آج مجھے یہاں پوری ہوتی نظر آئی تو میں نے اس کا رخ آپ کی طرف گھما دیا۔۔ "وہ جانے کی جازت لینے کے لیے اسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔" چلیں۔۔ میں آپ کے مشورے پر عمل کرنے کی ہمت کروں گا۔۔ "وہ جواب میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔ شاہ زمان گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔ اچانک اس کے موبائل پر چھ سات میسج رنگز بجتی ہیں۔" اتنے میسج کون کر سکتا ہے وہ حیران اور پریشان ہوتے ہوئے یہ سوچتا ہے اور موبائل دیکھتا ہے۔ "کہاں ہو؟ یہ میسج اصلاح اسے دس منٹ پہلے کرتی ہے۔" کہاں رہ گئے؟ یہ دوسرا میسج ہوتا سات منٹ بعد ہوتا ہے۔ "گھر کا رستہ بھول گئے ہو؟" یہ پڑھتے ہی شاہ زمان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ جاتی ہے جیسے اسے اس کی کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی ہو۔ نذیر وہاں سے چلا جاتا ہے اور شاہ زمان وہیں رکا رہ جاتا ہے۔ "جواب کیوں نہیں دے رہے؟ یہ چوتھا میسج ہوتا ہے۔" اچھا نہ دو۔۔ "یہ پانچواں۔" سنو؟ یہ چھٹا "جلدی گھر آؤ۔" یہ ساتواں "جواب دو آنا ہے کہ نہیں؟۔ وہ یہ سب دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ "کیوں؟ وہ یہ میسج ٹائپ کر دیتا ہے مگر ڈلیٹ کر دیتا ہے اور ایک سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "کیا کہوں؟۔۔ کیا جواب دوں؟ وہ اپنی عینک کو اوپر نیچے کرتے سوچتا ہے۔ "ہسپتال چلو۔" وہ اپنے ڈرائیور کو آڈر کرتا ہے۔ گاڑی چل پڑتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "کیا کام ہے مجھ سے؟ وہ یہ میسج اسے بھیج دیتا ہے۔" گھر کے کام رکھے ہوئے ہیں تمہارے لیے۔۔۔
روٹیاں بنانی ہیں اور کپڑے بھی دھونے ہیں۔۔۔ "اسے جواب میں یہ میسج ملتا ہے۔ وہ اسے پڑھ کر بے
ساختہ زور سے ہنس دیتا ہے۔ اسکا ڈرائیور اسے ہنستا سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ شاہ زمان گھر آتا ہے اور گارڈ
کے دروازہ کھولنے پر گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔ اسکے ہاتھ میں اسکی میڈیکل فائل ہوتی ہے۔ اچانک سے
بدر اپنی آنکھ پر زخم لیے اسکے سامنے آ جاتا ہے۔ "تمہیں کیا ہوا؟ وہ بدر کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے
پوچھتا ہے اور اس کے منہ کو اپنے ہاتھ سے اپنے قریب کر کے اسکے زخم کا معائنہ کرتا ہے۔ "سراسکی
لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔" اسکا ملازم اسے جواب دیتا ہے۔ "کیوں؟ وہ فوراً اس سے پوچھتا ہے۔ "سر گوشت
کے لیے۔۔۔" ملازم اسے جواب دیتا ہے۔ "ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے اور میں نے رمیز کو وارن کیا
تھا۔۔۔" وہ طیش میں آتے ہوئے رعب دار آواز میں اس سے کہتا ہے۔ "سر میں نے اس سے پوچھا تھا
پر وہ کہہ رہا تھا کہ سب کو برابر ہی دیا تھا۔۔۔ اسے غلط فہمی ہو گئی اور اسنے لڑائی شروع کر دی۔۔۔" وہ
ڈری ہوئی آواز میں جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر شاہ زمان وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔ "اسے کہو کہ اس کا علیحدہ
انتظام کرے اگر دوبارہ غلطی ہوئی تو اسے ہی اٹھا کر پھینک دوں گا اس کے سامنے۔۔۔" وہ گھر کے اندر
جاتے ہوئے ملازم سے کہتا ہے۔ "جی سر۔۔۔" ملازم اسے جواب دیتا ہے۔ "یہ ہر سال دس پندرہ کا

Posted On Kitab Nagri

اضافہ کر رہے ہیں۔۔۔ اس بار کوئی بچہ نہیں چاہیے مجھے ان کا۔۔ "وہ اپنی بیماری کو ذہن میں رکھ کر کہتا ہے۔ "جی سمجھ گیا میں۔۔۔" وہ آگے بڑھتا ہے اور ملازم پیچھے رہ جاتا ہے۔ "پتا نہیں میرے مرنے کے بعد یہ کیا کریں گے انکا" وہ یہ کہتے ہوئے اپنے آپ میں کڑتے ہوئے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔ دروازہ کھولتے ہی اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اس کے سامنے اصلاح سرخ شلوار قمیص میں ملبوس مکمل تیار کھڑی ہوتی ہے۔ گلے میں ہار، کانوں میں جھمکے، ہاتھوں میں چوڑیاں اور سرخ لپ سٹک لگائے وہ ایسے کھڑی ہوتی ہے جیسے وہ کب سے اسکی راہ دیکھ رہی ہو۔ شاہ زمان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیرتی ہے۔ اصلاح بھی اس میں ایسی محو ہوتی ہے کہ اسکی آنکھوں میں بھی اتنی ہی نمی آ جاتی ہے جتنی شاہ زمان کی۔ شاہ زمان اپنے چہرے پر ہلکا سا پسینہ لیے حیرت سے اسکی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ جیسے وہ سانس لینا بھول گیا ہو اور پلک جھپکنا بھی۔ اس کے ہاتھ سے فائل نیچے گر جاتی ہے۔ فائل نیچے گرنے کی آواز سن کر اصلاح اس سحر کے سمندر سے باہر نکل کر اس کی طرف بڑھتی ہے۔ وہ اسے ویسے ہی خالی چہرہ لیے دیکھتا رہتا ہے وہ اس کے مزید قریب آتی ہے اور وہ پھر اسے ویسے ہی تکتا رہتا ہے لیکن وہ آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ جاتی ہے۔ مسکرائے بغیر آنکھوں میں نمی لیے وہ اس کے سینے سے اپنا سر جوڑ دیتی ہے۔ شاہ زمان حیرت میں اس سب کو سمجھ نہیں پاتا اور بت بنا کھڑا رہتا ہے۔ "شاہ زمان؟ اصلاح

Posted On Kitab Nagri

اپنا چہرہ اسکے چہرے کے سامنے لا کر اسکو پکارتی ہے۔ "اتنا قریب مت آؤ میرے اصلاح۔۔۔" وہ ویسے ہی اسے تکتے ہوئے جواب میں کہتا ہے۔ "کیوں؟ وہ بے اختیار اکتائے ہوئے کہ دیتی ہے جیسے وہ اپنے حالات سے بہت تنگ ہو۔" میں ہارٹ پشینٹ ہوں۔۔۔ میرا دل اتنی زور سے دھڑکنا برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ "یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے پانی ابل پڑتا ہے۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔ "تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میرے دل میں تمہارے لیے کیا کیا جذبات ہیں۔۔۔" وہ اسکی سوالیہ نظروں کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ "ایسا کیا ہوا کہ آج تمہیں تمہاری توجہ کے منتظر بیکار رکھے ہوئے اس شوہر کی یاد آگئی؟" اب اسکی نظروں میں اصلاح کے لیے ایک گہرا سوال ہوتا ہے وہ جواب دینا چاہتی ہے مگر خود کو روکتی ہے اور گھبراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ اچانک اسکی نظر فرش پر پڑی فائل پر پڑتی ہے۔ وہ اسے اٹھا لیتی ہے اور اسکو شاہ زمان کے سوال کے جواب میں سہارا بنا لیتی ہے۔ "یہ تمہاری میڈیکل فائل ہے نہ؟ اس وقت ہاسپٹل سے آرہے ہو تم؟ وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔ "ادھر آؤ۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے کے پاس لے جاتا ہے اور وہاں بٹھا دیتا ہے اور خود اسکے سامنے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ "ایسا بھی کیا ہو گیا ہے اصلاح جو تم یہاں آگئی ہو؟ وہ پھر سوالیہ نظریں لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "میں۔۔۔۔" وہ یہ

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہوئے اسے بتانا چاہتی ہے۔ "پہلے تم بتاؤ ہاسپٹل کیوں گئے تھے اس وقت؟" وہ دوبارہ بات کا رخ بدل دیتی ہے۔ "اگلے مہینے کی بارہ تاریخ کو پیس میکر پلیسمنٹ ہے میرا اسی سلسلے میں گیا تھا۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دے ڈالتا ہے۔ "کیا؟" اصلاح پریشانی میں بے ساختگی سے پوچھتی ہے۔ "پیس میکر۔۔۔ میرا مطلب میرا ہارٹ بیٹ ریت سلو ہو گیا ہے اسی لیے پیس میکر لگے گا تاکہ ہارٹ بیٹ نور مل ہو جائے۔۔" وہ اپنے ناک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اور کوئی بڑی بات نہیں ہے اس میں۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے تسلی دیتا ہے۔ "بڑی بات؟ اس سے بڑھ کر اور کون سی بڑی بات کا انتظار کر رہے تھے تم؟ بتایا کیوں نہیں مجھے؟ وہ پریشانی میں وہاں سے کھڑے ہوتی ہوئی کہتی ہے۔ "تم۔۔" وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ٹھیک ہو تو جاؤ گے نہ تم؟ اسکی گالوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر "ہاں" کی امید لیے وہ اس سے پوچھتی ہے۔ شاہ زمان اسکے نرم ہاتھوں کے لمس کو اپنے چہرے پر محسوس کرتا ہوا "ہاں" کا جواب دیتا ہے۔ "اصلاح۔۔" وہ یہ کہہ کر اپنے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹاتا ہے۔ "ہاں؟" کا جواب اپنی محبت سے بھری نم آنکھیں لیے وہ اسے دیتی ہے۔ "دیکھو اگر تم مجھے مارنا چاہتی ہو تو خود کو میرے قریب کر کے اتنی افیت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔" وہ اسکے اچانک تبدیل رویے کو دیکھتے ہوئے کہتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "کیا مطلب؟ اصلاح حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ وہ بائیں جانب کی سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اور اس میں سے پستل نکالتا ہے وہ اسے حیرانی سے دیکھتی ہے۔ وہ اس کے قریب آکر پستل اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔ "تم میری جان اس سے لے سکتی ہو۔۔۔ میرا خون تم پر معاف ہے۔۔۔" یہ سن کر وہ پستل بیڈ پر پھینک دیتی ہے اور اس کے قریب بڑھتی ہے۔ "شاہ زمان میں تم سے کوئی بدلہ نہیں لینے آئی۔۔۔" وہ اسے یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ "تو پھر کیوں آئی ہو۔۔۔ تم تو نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔ تمہارے ضمیر کا کیا ہوا؟ وہ اس سے سوال کرتا ہے۔ "بیوی ہوں میں تمہاری۔۔۔ تم شوہر ہو میرے۔۔۔ شوہر۔۔۔ نہیں میں نہیں کر سکی تم سے نفرت کیوں کہ مجھے ہوئی نہیں تم سے۔۔۔ مار دیا میں نے اپنے ضمیر کو۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیوں؟" وہ دوبارہ اس سے سوال کرتی ہے۔ "کیوں کہ میں خوش رہنا چاہتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔" وہ گڑگڑا کر اس کا ہاتھ پکڑے اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "میں تنگ آگئی ہوں ان روز روز کی آزمائشوں اور مسائل سے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ شاہ زمان اس کے سر کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے اور وہ دونوں دور اپنی اپنی سوچوں میں نکل پڑتے ہیں۔ "چلو اتنا قریب نہیں آنا چاہیے مجھے تمہارے ایسا نہ ہو کہ تمہارا ڈاکٹر مجھے باتیں

Posted On Kitab Nagri

سنائے۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے اس سے تھوڑا فاصلہ اختیار کر لیتی ہے اور تھوڑا مسکرا دیتی ہے۔ اسے مسکراتا دیکھ کر جواب میں وہ بھی رسم مسکرا دیتا ہے۔

اصلاح شاہ زمان کے کمرے میں سو رہی ہوتی ہے اور وہ دیوار کے ساتھ کھڑا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سگریٹ نکالتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے۔

"کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس ذودِ پشیمان کا پشیمان ہونا"

وہ چھت پر کھڑا اپنے دانتوں کو دبا یے انہیں آگے پیچھے حرکت دیتے ہوئے خود ہی خود میں کڑتے ہوئے یہ کہتا ہے۔ اس کے چہرے پر دکھ، آنکھوں میں نمی اور اس کے منہ سے نکلتے سگریٹ کے دھوئیں کے بادل اس کی شخصیت کو مزید گہرا بنا دیتے ہیں۔

شاہ زمان صبح کو آفس جانے کے لیے تیار ہوتا ہے مگر اصلاح سوئی رہتی ہے۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرتا ہے اور پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتا رہتا ہے۔ اصلاح کی تھوڑی سی آنکھ کھلتی ہیں۔ وہ اپنی نیم بند آنکھوں سے شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے۔ "گڈ مارنگ۔۔۔" شاہ زمان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔ "گڈ مارنگ" وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "اتنی دیر سوئی رہی میں۔۔۔ اٹھا

Posted On Kitab Nagri

دیتے مجھے۔۔۔ "وہ اسے کہتی ہے۔" مجھے لگا آج تصویریں بیچنے نہیں جانا ہو گا تم نے۔۔۔ "وہ اسے جواب دیتا ہے۔" کیا؟ چونکتے ہوئے کہتی ہے۔ "یعنی سٹوڈیو۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتا ہے۔ اتنا گندنا م دے دیا ہے آپ نے میرے کام کو۔۔۔ "وہ اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہتی ہے یہ صرف اسکی محبت ہوتی ہے جو اسے اس کی اس بات پر بھی ہنسی آتی ہے۔

"آپ؟" وہ حیران ہوتے ہوئے وہاں اسے اٹھتے ہوئے اسکے قریب آکر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کبھی آپ میرے سٹوڈیو کو شاپ کہ دیتے ہیں۔۔۔ کبھی مجھے تصویریں بیچنے والا۔۔۔ نہیں کیا لگتا ہے آپ کو کہ میں بیچ بازار میں بیٹھ کر آوازیں لگا کر تصویریں بیچتی ہوں؟ وہ یہ کہتے ہوئے اس سے شکوہ کرتی ہے۔ "یہ" آپ" تک کی ترقی کیسے کر دی تم نے میری؟" وہ لہجے میں حیرانی لیے پوچھتا ہو۔

"سائیں اب آپ کو نا جانے اور کیا کیا کہوں گی میں۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اسکے ہونٹوں کو آگے کی طرف کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔ "سائیں؟"۔۔۔ یہ سن کر وہ چونک جاتا ہے "اب یہ اسکی کون سی ادا ہے وہ اسکے بدلے رویے کو دیکھ کر گہری سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "میں نے تو اس وقت ہی تمہیں اپنا آپ سونپ دیا تھا جب پہلی بار تم سے اپنے حصے کا نکاح پڑھا تھا۔۔۔" وہ اسکے چہرے کے مزید قریب آکر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے۔ "اور تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔ جس

Posted On Kitab Nagri

نام سے بلانا چاہتی ہو بلاؤ۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔ "یہ کہ کرو وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔" جانا ضروری ہے؟ وہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے روک لیتی ہے۔ "بس دو گھنٹے کے لیے جا رہا ہوں پھر آجاؤں گا۔۔ چیزیں بہت پھیلی ہوئی ہیں مجبوراً جانا پڑتا ہے۔" وہ مسکرا کر اسے جواب دیتا ہے۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے برابر کھڑی ہو جاتی ہے "آج کہیں باہر چلیں؟ وہ اسے اسکی ٹائی سے پکڑتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ضرور۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "پر کہاں؟ وہ اسکے مزید قریب ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "جہاں تم کہو۔۔" شاہ زمان اسے ایسے اتنا قریب پاتے ہوئے نروس ہوتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے۔۔" شاہ زمان بھی اس میں محو ہو کر کہتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اصلاح کچن میں بیٹھی چائے پی رہی ہوتی ہے۔ "جاؤ سہیل سے کہو کہ یہ سامان لادے۔۔۔" شبیر لست دیتے ہوئے حمیرا سے کہتا ہے۔ "تم خود چلے جاؤ۔۔۔ نظر نہیں آ رہا تمہیں۔۔۔ تمہارے پیروں نے کیا چلنا چھوڑ دیا ہے؟" وہ برتن دھوتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "توبہ توبہ بس زبان ہی چلتی ہے تمہاری بھی وہ بھی قینچی کی طرح۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلا جاتا ہے۔ ان دونوں کی باتوں کا اصلاح پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنی سوچوں میں محو ہوتی ہے۔ حمیرا برتن چھوڑ کر فوراً اسکی طرف لپکتی ہے۔ "باجی بات کی آپ نے سر سے؟" نہیں۔۔۔ "وہ تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیتی ہے۔ "کیوں؟" حمیرا لہجے میں تعجب لیے پوچھتی ہے۔ "ایک اور مسئلہ آگیا ہے اس لیے۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیا؟ حمیرہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" اس کے دل کی حالت ٹھیک نہیں
۔۔۔ میں فی الحال اپنی پریشانی نہیں ڈال سکتی اس پر۔۔۔۔۔ جب ٹھیک ہو جائے گا تو ہی بتا سکوں
گی۔۔۔ روپورٹس بھیجی ہیں میں نے دوسرے ملکوں میں۔۔۔ دعا کرو۔۔۔ "وہ خود کو سنبھالتے ہوئے
اسے کہتی ہے۔ "اللہ خیر کرے گا انشاء اللہ۔۔۔" حمیرہ اسے تسلی دیتی ہے۔ "انشاء اللہ۔۔۔" اصلاح
اسکی بات پر کہتی ہے۔ اتنے میں قاسم پریشانی میں حمیرا کو آوز دیتے ہوئے کچن میں آتا ہے۔ "میڈم! وہ
پریشانی میں اصلاح کو پکارتا ہے۔ "ہاں؟" وہ پریشانی میں کرسی سے اٹھتے ہوئے اس سے پوچھتی
ہے۔ "میڈم گھر آتے ہوئے راستے میں سر کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔" وہ اسے ایک نی پریشانی
سے آگاہ کرتا ہے۔ "کیا؟ پریشان ہوتے ہوئے۔" جی۔۔۔ "قاسم اسے جواب دیتا ہے۔ "کہاں ہیں وہ؟
وہ بے چینی میں سوال کرتی ہے۔ "میڈم ہاسپٹل۔۔۔" قاسم اسے جواب دیتا ہے۔ "چلو ہاسپٹل لے
چلو مجھے۔۔۔" وہ پریشانی میں کچن سے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہتی ہے۔

ہسپتال میں شاہ زمان کو آکسیجن ماسک لگا ہوتا ہے۔ اصلاح اس کے ہاتھوں کو دیکھتی ہے جو نیلے پڑ چکے
ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نرس سے کچھ کہ رہا ہوتا ہے وہ ڈاکٹر کے قریب بڑھتی ہے۔ "ان کے ہاتھ پیر نیلے
کیوں ہو گئے ہیں؟ وہ آواز میں اپنے آنسو چھپائے اس سے پوچھتی ہے۔ "پیس میکر ریگمینڈیشنٹ میں

Posted On Kitab Nagri

ایسا ہو جاتا ہے جب بریتھنگ ریٹ ہارٹ بیٹ ریٹ کے مطابق نہیں ہوتا۔۔ آپ پریشان نہ ہو یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔ "یہ کہ کر ڈاکٹر اسے تسلی دیتا ہے۔" پس میکر جلد لگا دیں آپ اگر اتنا زیادہ مسئلہ ہے تو۔۔ "پریشانی میں اسکے حلق سے آواز نہیں نکلتی۔" میڈم جو اس پروسس سے پہلے میڈیکیشن رکوا کر ڈے وہ کر رہیں ہیں۔۔ تسلی رکھیں۔۔ "یہ کہ کر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔

رات کو شاہ زمان گھر میں اپنے کمرے میں سو رہا ہوتا ہے اصلاح اسے کھڑی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ وہ اپنے آنسوؤں پر بند باہندے اس کے قریب بیٹھ جاتی ہے اور اس کا ہاتھ اٹھا لیتی ہے۔ "میری جان۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مجھ سے ملنے سے پہلے اچھے بھلے تھے آپ۔۔۔" وہ یہ کہ کر رو پڑتی ہے اور اس کے آنسو اسکی گالوں کو نم کر دیتے ہیں۔ "جب سے میں آپ کی زندگی میں آئیں ہوں اتنی اذیتیں دی ہیں میں نے۔۔۔ کیا حال ہو گیا ہے آپ کا۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنی گالوں سے لگا لیتی ہے۔ شاہ زمان کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ اپنے بائیں ہاتھ سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کر لیتا ہے۔ وہ چونک کر اسکی طرف دیکھتی ہے۔ "آپ اتنی جلدی کیوں سو گئے؟ وہ کسی اذیت سے باہر آتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔" تمہیں پریشان کرنے کے لیے۔۔۔ "وہ مسکرا کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔" اٹھیں۔۔۔ جیسے وہ اسے حکم دے رہی ہو۔ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ "جی میڈم؟ کیا خدمت

Posted On Kitab Nagri

کروں؟ وہ اس کا خادم بنے اس سے پوچھتا ہے۔ "کیا کر سکتے ہیں آپ؟ وہ ادھر ادھر دیکھ کر سوچتا ہے۔ "ناگن ڈانس کر کہ دکھاؤں؟ یہ سن کر وہ زور سے ہنستی ہے اور ہنسنے سے اسکے پیٹ میں درد کی چبھن اٹھتی ہے اور وہ ہنستے ہنستے رک جاتی ہے اور اپنا پیٹ پکڑ لیتی ہے۔ "سٹار پلس کا پتہ نہیں۔۔۔ اور ناگن ڈانس آتا ہے۔۔۔" وہ درد کو اس سے چھپائے کہتی ہے۔ "جمشید نے دکھایا تھا مجھے۔۔۔ اسکی فرینڈ کر کے دکھاتی تھی تو اسکے موبائل میں دیکھا۔۔۔" وہ یہ بات چھپائے بغیر اس سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا آپ کی کوئی ایسی فرینڈ تھی جو آپ کو ڈانس کر کے دکھاتی تھی۔۔۔" وہ اسکی بازو پکڑ کر اپنی طرف اسے کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔ "میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ میں ڈانس دیکھنے میں ضائع کرتا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیتا ہے۔ وہ یہ سن کر حیرانی سے اسکی طرف دیکھتی ہے۔ "اچھا کیوں رو رہی تھی؟ وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے وہ یہ سوال سن کر اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتی ہے۔ "میں پریشان ہوں بہت شاہ زمان۔۔۔ میں جتنا ان پریشانیوں سے چھٹکارا پانا چاہتی ہوں اتنا ہی یہ میرے گلے پڑ جاتی ہیں۔۔۔" وہ آواز میں اداسی لیے اسے جواب دیتی ہے۔ "میں۔۔۔ میں تنگ آگئی ہوں ہر وقت افسردہ رہ رہ کر۔۔۔" وہ یہ کہ کر رو پڑتی ہے۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ اسکی گالوں پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے

Posted On Kitab Nagri

- "انشاء اللہ۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔ "چلو پھر میں تمہیں خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔" یہ سن کر وہ خوشی سے سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ "کیسے؟ وہ بے چینی سے اسکے جواب کی منتظر اس سے سوال کرتی ہے۔ "میرے ساتھ چلو گی؟" وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے سوال کرتا ہے۔ "کہاں؟" وہ تجسس سے پوچھتی ہے۔ "جہاں کبھی میں اکیلا جایا کرتا تھا۔۔۔" وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" پر کہاں جائیں گے ہم؟" وہ اس سے دوبارہ سوال کرتی ہے۔ "آئی لینڈ پر۔۔۔" وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "آئی لینڈ؟ وہ خوشی اور حیرانی میں یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ اسکی خوشی میں خوش ہوتے ہوئے۔ "کب جائیں گے ہم اور کہاں ہے وہ آئی لینڈ؟ وہ دوبارہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے تجسس سے پوچھتی ہے۔ وہ اسکی خوشی دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ "بلوچستان میں۔۔۔ اور جب تم کہو گی تب چلے جائیں گے۔۔۔"

اصلاح سکون سے سو رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسے غور سے دیکھتا رہتا ہے۔ "کتنا حساس دل ہے اس کا۔۔۔ بس گھومنے جانے پر ہی اتنا خوش ہو گی۔۔۔ میں نے تو عورت کو سونے اور ہیروں کے ڈھیر پر خوش ہوتا دیکھا ہے۔۔۔ بازار کی عورت ساتھ چلنے کے ایک ایک لمحے کو کیش کرتی ہے اور یہ مفت میں ہی خوش ہو گی۔۔۔ یہ شروع سے ہی اتنی سادہ اور معصوم دل تھی۔۔۔ میری ذات سے اسکی ذات

Posted On Kitab Nagri

کو لاحق خطروں سے نا آشنا یہاں سارا دن اکیلے میرے ساتھ بیٹھی رہتی تھی۔۔۔ میں جب اسے بیڈ روم میں آنے کو کہتا تو بلا جھجھک آ جاتی۔۔ یعنی نافہم ہو۔۔ پھر میری بدکاری کے سیاہ بادل اسکے نصیب پر ایسے برسے کہ اس کی ذات کی معصومیت کو بہالے گئے اور یہ سخت جان بن گئی۔۔۔ کیا دیا ہے میں نے اسے اب تک؟ میں نے اس سے سب کچھ چھین لیا۔۔ اسکا باپ۔۔ اولاد۔۔ لیکن اس نے سب کچھ دے دیا مجھے اپنا۔۔ کبھی گلہ نہیں کیا میری کسی زیادتی کا۔۔ ساری زندگی میں خود کو کرایے کی عورتوں پر ضائع کرتا رہا اور جب بیوی کا وقت جو میری زندگی میں واحد رشتہ ہے آیا تو اسے آؤٹنگ کالالی پاپ دے دیا۔۔۔ میری عیاشیوں نے میری اولاد کی جان لے لی۔۔ لعنت ہے میری زندگی پہ جس سے میرے رشتے بھی محفوظ نہیں۔۔۔ بلکہ میری ساری زندگی ہی ایک لعنت ہے۔۔ ایک ایسی لعنت جس کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے میں گناہوں کی دلدل میں دھنس چکا ہوں۔۔۔"

اصلاح گھر میں گاڑی میں بیٹھ رہی ہوتی ہے۔ اچانک شاہ زمان وہاں نازل ہو جاتا ہے۔ "کہاں جا رہی ہو؟ وہ اس سے سوال کرتا ہے۔" شاپنگ کرنے کل کے لیے۔۔ "وہ رک کر اسکے سامنے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔" میں بھی چلوں؟ وہ پر جوش ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ضرور۔۔" وہ اسے جواب دیتی ہے۔ "اچھا پھر ایک منٹ روکو میں ابھی آیا۔۔" وہ گھر کے اندر جاتے ہوئے اسے کہتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "جلدی آئیں نہیں تو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔" وہ دھمکاتے ہوئے کہتی ہے۔ یہ سن کر وہ بلا اختیار ہنس دیتا ہے۔ اصلاح اسے ہنسا دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ "میں مذاق نہیں کر رہی سچ کہ رہی ہوں۔۔۔" وہ اس کے قریب بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ارے نہیں۔۔۔ مجھے پتا ہے کہ جو تم کہتی ہو وہ کرتی بھی ہو۔۔۔ بس ایک بات یاد آگئی تھی۔۔۔"

شاہ زمان اور اصلاح دونوں گاڑی میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ "چلیں اب بتائیں کہ کیا بات یاد آگئی تھی جناب کو؟ وہ اس سے تفتیشی انداز میں پوچھتی ہے۔ "بتا دوں۔۔۔؟ وہ اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ شاہ زمان کا ڈرائیور اور قاسم بھی اپنے کان پیچھے کی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ "میں جب چھوٹا تھا۔۔۔ آا۔۔۔ مجھے صحیح طرح سے یاد نہیں کہ امی کہاں جا رہی تھیں۔۔۔" وہ ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

"پھر؟" وہ تجسس سے پوچھتی ہے۔ "پھر یہ کہ میں نے ان سے کہا کہ میرے لیے رکیں۔۔۔ مجھے واش روم جانا تھا۔۔۔ انہوں نے بھی بالکل تمہاری طرح مجھے چھوڑ جانے کی دھمکی دی۔۔۔" وہ یہ کہہ کر مسکرا دیتا ہے۔ "دھمکی سن کر میں واش روم کا چکر لگا کر فوراً واپس آ گیا۔ اور راستے میں امی کے کپڑے خراب کر دیے۔۔۔" وہ شرماتے ہوئے بتاتا ہے۔ "توبہ۔۔۔" یہ سن کر وہ مسکرا دیتی ہے۔ "پھر؟ وہ

Posted On Kitab Nagri

دوبارہ سوال کرتی ہے۔ "پھر کیا مجھے کمر پر دو تھپڑ پڑے تھے امی سے۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ زور سے ہنس دیتی ہے اور وہ ہلکا ساثر مندہ ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں بہت ساری شاپنگ کرتے ہیں۔ کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اصلاح شاہ زمان کی پسند کی ہوئی چیزیں لیتی ہے اور وہ اسکی۔۔۔ وہ دونوں باہوں میں باہیں ڈالے خوش ہوتے ہوئے شاپ سے باہر آتے ہیں۔ اچانک انمول ان دونوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ شاہ زمان کو اسے دیکھ کر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "ہیلو مسٹر شاہ زمان۔۔۔" یہ کہ کر وہ شاہ زمان کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے۔ "ہائے۔۔۔" وہ جواب میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہ؟" وہ اصلاح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "میری مسسز۔۔۔" شاہ زمان فخر سے اسے بتاتا ہے۔ "ہیلو۔۔۔" اصلاح اسے کہتی ہے اور وہ جواب میں اسکی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے۔ اصلاح اس سے ہاتھ ملاتی ہے۔ "آپ نظر ہی نہیں آئے کافی ٹائم سے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔ اصلاح بھی چہرے پر مسکراہٹ لیے شاہ زمان کی طرف دیکھتی ہے۔ "اب لیٹ نائٹ پارٹیز اٹینڈ نہیں کرتا میں۔۔۔" وہ اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے ہلکا سا پریشان ہو کر اسے جواب دیتا ہے۔ اصلاح اسکی اس ادا سے واقف ہوتی ہے۔ وہ سمجھ جاتی ہے کہ یہ بات اس پریشان کر رہی ہے اور وہ ہنس دیتی ہے۔ "کیا ہوا؟ انمول اصلاح کو ہنستا دیکھ کر اس سے پوچھتی ہے۔ "کچھ نہیں۔۔۔ چلیں پھر بات ہوگی۔۔۔" وہ جواب میں یہ کہتے ہوئے شاہ زمان

Posted On Kitab Nagri

کو لیے آگے بڑھ جاتی ہے اور انمول انہیں دیکھتی رہ جاتی ہے۔ وہ شاہ زمان کے ساتھ خاموشی سے چلتی رہتی ہے۔ شاہ زمان کو یہ سب عجیب لگتا ہے۔ "تم پوچھو گی نہیں کہ کون تھی یہ؟ وہ خاموشی توڑتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔" ہوگی آپ کی کوئی چاہنے والے۔۔۔ شاہ معظم۔۔۔۔۔ "وہ یہ سن کر حیران رہ جاتا ہے۔" تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑا؟ "نہیں۔۔۔۔۔ کیوں کہ میرے پاس اس سب کے لیے وقت نہیں ہے۔" وہ رک کر اسکی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے یہ سن کر وہ تھوڑا پریشان ہو جاتا ہے۔

اگلی صبح۔۔

اصلاح اور شاہ زمان دونوں نے ایک جیسے کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ بلیک پینٹ اور وائٹ ٹی شرٹ۔۔۔ چلیں۔۔۔ "شاہ زمان صوفے سے اٹھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔" ہاں آپ جائیں اور حمیرا سے کہیں کہ جو میڈیسن آپ کی فریج میں پڑی ہیں انہیں آئس باکس میں رکھ کر قاسم کو دے دے۔۔۔ "وہ پرس میں سامان ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ "وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اصلاح کے موبائل پر نوٹیفیکیشن بیل بجتی ہے۔ وہ پرس سے موبائل نکالتی ہے۔ امریکی ہسپتال سے اسکی روپورٹس کے

Posted On Kitab Nagri

ہوالے سے ای۔ میل آیا ہوتا ہے۔ "اف۔۔۔ ابھی نہیں دیکھوں گی میں واپس آکر دیکھوں گی۔۔۔" وہ آنکھوں کو خوف سے بند کئے کہتی ہے۔ "ویسے مجھے خوشی راس نہیں اس لیے رنگ میں بھنگ نہیں ڈالنا چاہتی" وہ یہ کہ کر موبائیل کو پاور آف کر دیتی ہے اور پرس میں ڈال کر گنگناتے ہوئے باہر چلی جاتی ہے۔

گوا در۔۔۔۔

اصلاح شاہ زمان کے ساتھ چلتے بحری جہاز میں گرل کے پاس کھڑی پانی کی اٹھتی اور پرسکون ہوتی لہروں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ بادلوں نے سورج کو چھپا کر ماحول کو مزید خوشگوار بنا دیا۔ ہلکی ہلکی ہوا میں وہ اپنے جھومتے خوبصورت بال لیے شاہ زمان کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر ہر افیت سے چھٹکارا پالیتی ہے۔ شاہ زمان اس کے سر پر اپنا سر رکھ کر اپنی اذیتوں سے چھٹکارا پالینا چاہتا ہے۔

"یہ کیا میرے پاس ابھی تک کوئی مچھلی نہیں آئی اور آپ پانچویں باہر نکال رہے ہیں۔۔۔" وہ سمندر میں رکے جہاز پر اداس ہوتی ہوئی شاہ زمان کو سمندر سے جال باہر نکالتے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "دیکھو یہ مچھلیاں میری کشش میں اس جال میں پھنس

Posted On Kitab Nagri

رہی ہیں۔۔۔ میری ایک جھلک دیکھنے کے لیے۔۔۔ اگر تم ان کی زبان سمجھ سکتی تو تمہیں اندازہ ہوتا کہ مرتے وقت ان کے منہ سے جو آخری لفظ نکل رہا ہے وہ "شاہ زمان۔۔ شاہ زمان" ہے۔۔۔ "وہ اسے مزید چڑاتے ہوئے کہتا ہے۔ اسکی بات سن کر اصلاح کا منہ حیرت سے کھلا رہ جاتا ہے۔ اس کا ملازم قریب آتا ہے اور جال سے مچھلی باہر نکالتا ہے۔ مچھلی تڑپ رہی ہوتی ہے۔" دیکھا تم نے کیسے تڑپ رہی ہے میری محبت میں۔۔۔ اسکی خواہش ہوگی کہ اسے صرف میں کھاؤں۔۔۔ اپنے ہونٹوں سے اسے چھوؤں۔۔۔ "وہ یہ بات جاری رکھتا ہے۔" سائیں اور یہ خوش فہمی کیسے ہوگی آپ کو؟ جو اتنی سستی ٹھکر ماری ہے آپ نے۔۔۔ "وہ بھنوںیں چڑھائے کہتی ہے۔" جب اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تب۔۔۔ "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔" ابھی میں نے آپ کی عینک اتار کر سمندر میں پھینک دینی ہے اور پھر میں دیکھوں گی کہ کیسے آنکھیں چار ہوتی ہیں۔۔۔ "وہ اسکے قریب بڑھتے ہوئے اسکی عینک کو اتارنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان اسے اٹھا لیتا ہے۔" اور پھر میں تمہیں چارہ بنا کر اس سمندر میں پھینک دوں گا۔۔۔ پھر شارکس آئیں گی اور تمہیں کھالیں گی۔۔۔ "وہ اسے پیار بھرے انداز میں دھمکی دیتا ہے۔ اسکے ملازم کی یہ بات سن کر ہنسی نکل جاتی ہے اور وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔" شاہ زمان

Posted On Kitab Nagri

مجھے نیچے اتار دیں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کا "ٹائٹنک" الٹ جائے۔۔۔" وہ اسے مسکراتے ہوئے خبردار کرتی ہے۔ شاہ زمان اسے نیچے اتارتا ہے۔ "میڈم۔۔۔ پہلی بات جہاز رکا ہوا ہے۔۔۔ دوسری یہ آٹومیٹک ہے۔۔۔ لیٹیسٹ ٹیکنالوجی۔۔۔ تیسری میرا کیپٹن ایک عقل مند انسان ہے وہ چٹان میں جہاز نہیں پھنسا دیتا۔۔۔ چھوٹی کہ ہمارے پاس لائیو" وہ اسے وضاحتیں دیتا چلا جاتا ہے۔ "اچھا جی۔۔۔ اچھا جی میں سمجھ گئی آپ تو دل پر ہی لے لیتے ہیں ہر بات۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے "آپ کی ہر بات سیدھا دل پر ہی تو لگتی ہے" وہ اسے پیار بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اور کتنا وقت لگے گا آئ لینڈ آنے میں؟" وہ دور نظریں دوڑائے پوچھتی ہے۔ "بس ایک گھنٹہ اور۔۔۔ اگر یہاں نہ رکتے تو پہنچنے والے ہوتے اب۔۔۔"

"ہااا۔۔۔! شاہ زمان یہ پاکستان میں ہے۔۔۔" اصلاح جزیرے کی خوبصورتی دیکھ کر حیرانی سے پوچھتی ہے۔ "افسوس کہ دبئی صحرا میں ہونے کی باوجود اتنی ترقی کر گیا۔۔۔ اور ہمارے ملک کے پاس ہر چیز ہے پھر بھی ابھی تک ترقی پذیر ہے۔" وہ اس کے ساتھ ریت پر چلتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح جزیرے کی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ نیلا پانی، خوبصورت آسمان سے باتیں کرتی چٹانیں، سمندری پرندے ہر چیز بہت خوبصورت لگتی

Posted On Kitab Nagri

ہے اسے۔ انکے دو ملازم ان کے لیے بیچ لاتے ہیں جو شاہ زمان تھوڑے پانی میں ان سے رکھوا دیتا ہے۔ جہاز اور ملازمین کے کیمپ سے تھوڑا دور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیچ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اصلاح پانی میں پیر ہلاتے ہوئے خوشی سے اسکی طرف دیکھتی ہے۔ ہلکی ہلکی ہوا ماحول کو مزید خوشگوار بنا دیتی ہے۔ "کیا نام ہے اس آئینڈ کا؟ وہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھتی ہے۔" "Astola" وہ اسے جواب دیتا ہے۔ "کیا یہ آپ نے ڈسکور کیا ہے؟" وہ معصومیت سے اس سے پوچھتی ہے۔ یہ سنتے ہی شاہ زمان کی بلا اختیار ہنسی نکل جاتی ہے۔ "نہیں میری جان۔۔۔" وہ اسکی ٹانگ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے۔ اسکی بلیک پیٹ پر اسکے لال نیل پالش لگے خوبصورت ہاتھ بہت دلکش لگ رہے ہوتے ہیں۔ "میری جان؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہے اور اپنا ہاتھ اسکے بائیں کان کی طرف بڑھاتا ہے۔ وہ نزاکت سے اسکے کان پر ٹاپس کے گرد کان کو پکڑے اپنی انگلی پھیرتا ہے۔ وہ اسے کچھ نہیں کہتی اور اسے دیکھتی رہتی ہے۔ شاہ زمان اسے ایسے دیکھتے ہوئے مسکرا دیتا ہے۔ اسکی لمبی گھنی اور گھمی پلکیں، داڑھی، اور مسکراہٹ سے پڑنے والے اسکی گالوں پر ڈمپلز اسے وہاں موجود ہر چیز

Posted On Kitab Nagri

سے زیادہ اصلاح کے لیے اہم بنا دیتے ہیں۔ "آئی لو یو۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "I die on you" شاہ زمان اس کے اظہار پر جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو جاتی ہے اور شرماتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ "بس؟ وہ آنکھوں میں شکوہ لیے سوال کرتا ہے۔ "کیا؟ اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "اور کچھ نہیں کہو گی۔۔۔" وہ اسکی خاموشی پر پوچھتا ہے۔ "آپکو دیکھ کر دماغ سوچنا سمجھنا چھوڑ دیتا ہے۔۔۔ کیا کہوں۔۔۔ ویسے مجھے لگا تھا کہ جب میں آپ کے ساتھ رہوں گی تو آپ بہت رومینٹک باتیں کریں گے مجھ سے۔۔۔ لیکن آپ رومینٹک نہیں ہیں۔۔۔" ایک شوہر کے طور پر اپنی بیوی کی طرف سے یہ بات اسے ایک سوال لگتی ہے۔ "ایک بار مجھے ٹھیک ہو جانے دو پھر سارے گلے دور کروں گا۔۔۔" وہ اسکے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کر لیتا ہے اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "اچھا جی؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بغیر شرمائے کہتی ہے۔ "جی۔۔۔" وہ اسے ویسے ہی دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان پھر ہم خوش رہیں گے نہ؟ یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے گلے لگا لیتا ہے۔ "پھر ہماری بھی ایک فیملی ہوگی۔۔۔ تم۔۔۔ میں۔۔۔ اور ہمارے بچے۔۔۔" یہ

Posted On Kitab Nagri

سنتے ہی اصلاح کے چہرے پر خوشی کا تعثر مایوسی میں بدل جاتا ہے۔ وہ اسکے سینے سے ہٹتے ہوئے اسکے سامنے آجاتی ہے۔ "کیا ایسا ہوگا شاہ زمان؟ وہ حقیقت خود سے چھپتاتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔" بکل۔۔۔ "وہ اسکی گالوں پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔" کتنے بچے ہوں گے ہمارے؟ "وہ تجسس سے پوچھتی ہے۔" چھ۔۔۔ "وہ فخریہ انداز میں اسے جواب دیتا ہے۔" چھ کچھ کم نہیں ہیں؟ "وہ طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔" چلو پھر بارہ ٹھیک رہیں گے۔۔۔ "وہ سنجیدہ منہ بنائے اسے جواب دیتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں اور ہنس پڑتے ہیں۔" چلیں سردی ہو رہی ہے اب سویٹر پہن لیں۔۔۔ "وہ اسکے کندھوں سے سویٹر اتارتے ہوئے کہتی ہے۔" اچھا۔۔۔ "وہ یہ کہتے ہوئے عینک اتارے بغیر ہی سویٹر پہننے لگتا ہے اسکی عینک سویٹر کے گلے میں پھنس کر نیچے بیچ پر گر جاتی ہے۔" آہ۔۔۔ میری عینک۔۔۔ عینک کہاں گی میری۔۔۔ "وہ اندھوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اسکی ٹانگوں کے پاس پڑی عینک اٹھا کر اسے دے دیتی ہے اور اسکی روح کو سکون آجاتا ہے۔ جہاز کے کچن میں شیف کھانا بنا رہا ہوتا ہے۔ ایک 18 سالہ صفائی کرنے والا لڑکا اندر آتا ہے اور کھڑکی سے باہر دور جہاں شاہ زمان اور

Posted On Kitab Nagri

اصلاح بیچ پر بیٹھے ہوتے انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ "کیا ہوا اتنے تجسس سے کیا دیکھ رہے ہو؟ شیف فرانگ پین میں چچ ہلاتے اس سے پوچھتا ہے۔ "یہ سگے میاں بیوی ہی ہیں نہ؟ وہ غور سے انہیں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "سگے میاں بیوی؟ شیف بات کو نا سمجھ پاتے ہوئے خود سے ہی سوال کرتا ہے۔ "میرا مطلب یہ میاں بیوی ہی ہیں نہ یا گرل فرینڈ بوائے فرینڈ۔۔۔" وہ لہجے میں حیرانی لیے پوچھتا ہے۔ "تجھے کیا ٹینشن ہے بھائی؟" شیف اسے یہ کہہ کر ٹوک دیتا ہے۔ "بھلا میاں بیوی ایسے اتنی دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔ میرے خاندان کے میاں بیوی تو لڑتے ہی رہتے ہیں۔۔۔" لڑکا منہ بنائے جواب دیتا ہے۔ "اپنے خاندان والوں کو دیکھ کر میں نے شادی سے توبہ کر لی تھی۔۔۔ پر ان کو دیکھ کر میرا بھی دل کر رہا ہے۔۔۔ پتا نہیں کیا باتیں کر رہے ہیں اتنی دیر سے۔۔۔" وہ منہ کھولے انکی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "جا پوچھ لے نہ جا کے ان سے میرا دماغ کیوں چاٹ رہا ہے۔۔۔" شیف غصے میں اس سے کہتا ہے۔۔۔ لڑکا وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ "کسی اور کے سامنے ایسے بات کی تو شکایت پہنچ جائے گی سر کے پاس۔۔۔" وہ اسے سمجھاتا ہے۔ "سرا تے چھوٹے لیول کے مالک نہیں کہ اپنے سٹاف کی چغلیاں سنیں اور ان پر کان دھریں۔۔۔ یہ سب چھوٹے مالکوں کی عادت ہوتی ہے۔۔۔" وہ یہ کہہ کر پانی کی بوتل اٹھا کر چلا جاتا ہے۔ باورچی حیران رہ جاتا ہے۔ شاہ زمان اور اصلاح ریت پر بیٹھے سی فوڈ

Posted On Kitab Nagri

لکڑیوں پر تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ "یار شاہ زمان کتنی دیر ہے؟ اصلاح مچھلی کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔
"اچھی چیزوں میں وقت لگتا ہے اصلاح۔۔۔" وہ مچھلی کو کانٹے سے چیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ان
سے تھوڑی دور ان کے ملازم کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔ "یہ لیس میڈم۔۔۔" شاہ زمان اصلاح کی
پلیٹ میں مچھلی کا ایک پیس رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "ٹیسٹ کر کے بتائیں کہ میری توجہ
حاصل کردہ چیز ہمیشہ کی طرح بہترین ہوتی ہے۔" کتنی خوش فہمیاں ہیں جناب کو
۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے یہ کہ کر کانٹے سے اسکو چکھتی ہے۔ مچھلی واقعی ہی بہت
ٹیسٹی ہوتی ہے۔ "اگر یہ کسی کی بیوی ہوتے تو وہ آدمی انہیں چھپا کر رکھتا کہ کسی کی
نظر نہ پڑ جائے ان پر۔۔۔ ہر لحاظ سے بہترین ہیں یہ۔۔۔" وہ کھاتے ہوئے اس سے
متاثر ہو کر سوچتی ہے۔ "میرے خیال سے اتنی بار کھا لینا کافی ہوتا ہے کسی کو بتانے کے
لیے کہ اس نے کیسا بنایا ہے" شاہ زمان اس کے جواب کا منتظر اس سے پوچھتا ہے۔ "بہت
لذیز۔۔۔ بہت عمدہ۔۔۔ میرے پاس الفاظ نہیں۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
اسے جواب دیتی ہے۔ "پوچھو گی نہیں کہ کیا ڈالا ہے میں نے اس میں۔۔۔" وہ اسکے
قریب ہو کر کہتا ہے۔ کیا؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتی ہے۔ "میں نے اسکی گندگی اسکے

Posted On Kitab Nagri

اوپر لگانے والے پیسٹ میں شامل کر دی تھی۔۔۔" یہ سنتے ہی اصلاح کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔" جب ہی تو اتنی لذیذ ہے۔۔۔۔" وہ مزے لے کر اسے بتاتا ہے یہ سنتے ہی اصلاح کو قے آجاتی ہے وہ الٹی کرنے کے لیے وہاں سے بھاگتے ہوئے سمندر کی طرف لپکتی ہے اور وہاں جا کر سب کچھ الٹ دیتی ہے۔" ارے مذاق کر رہا تھا میں۔۔۔۔ پاگل ہوں میں جو ایسا کروں گا۔۔ دیکھوں میں خود بھی تو کھا رہا ہوں۔۔۔" وہ وہیں بیٹھے ہنستے ہوئے اسے آواز دیتے ہوئے کہتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد سب کچھ نارمل ہو چکا ہوتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کی پلیٹ میں اسکی جگہ مچھلی پر چھری رکھتی ہے اور وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کانٹے سے کاٹ کر اسے کھاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے میں محو ہوتے ہیں کہ اچانک ایک سفید پرندہ ان کی ٹرے میں پڑی ہوئی مچھلی اٹھا کر اڑ جاتا ہے۔

یہ دیکھ کر ان دونوں کو ہوش آجاتا ہے۔" یہ کیا بیہودگی ہے۔۔۔؟ شاہ زمان غصہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" یار میں نے تو کچھ کھایا ہی نہیں صحیح سے۔۔۔" اصلاح اسے جواب دیتے ہوئے کہتی ہے۔" میں نے بھی۔۔۔" وہ بھی کہتا ہے۔" اچھا جو وہ لوگ کھا رہے

Posted On Kitab Nagri

ہیں وہ لے کر آتا ہوں۔۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔" ارے آپ بلا لیں نہ کسی کو۔۔۔۔" وہ اسے نہ جانے کا کہتی ہے۔" جتنی دیر وہ یہاں آنے اور واپس جانے میں لگائیں گے اتنے میں میں کھانا لے آؤں گا۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر جانے لگتا ہے۔" اچھا شاہ زمان۔۔۔۔ کھانے کے بعد ہم اس طرف چلیں گے۔۔۔۔" وہ اپنے دائیں ہاتھ پر موجود چٹانوں میں گھرے پانی کے بھنور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔" جی نہیں۔۔۔۔ وہ جگہ بہت خطرناک ہے۔۔۔۔" وہ اسے رک کر جواب دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔" ابوؤں والی سوچ ہے ان کی۔۔۔۔ عمر اتنی زیادہ تو نہیں پر بڑھوں والی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔ پینتیس سال اتنی زیادہ بھی عمر نہیں۔۔۔۔" وہ اسے جاتا ہوا دیکھ کر کہتی ہے۔ جب وہ کافی دور چلا جاتا ہے تو وہ وہاں سے کھسک جاتی ہے۔" میں بھی تو دیکھوں کہ ایسا کیا ہے یہاں۔۔۔۔" وہ ایک چٹان پر لڑکھڑا کر چلتے ہوئے کہتی ہے۔" آہ ااا۔۔۔۔ یہ تو وہ جگہ ہے جو میرے لیپ ٹاپ کے وال پیپر میں ہے۔۔۔۔" وہ دو جوڑے پلر نما چٹان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اس چٹان کے نیچے پانی کا بہاؤ بہت تیز ہوتا ہے۔" تھوڑا اوپر جا کر تصویر لیتی ہوں۔۔۔۔" وہ اس چٹان کی خوبصورتی میں ایسا محو ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ہے کہ اسے دیکھنے کے لیے دوسری چٹان پر چلتی چلی جاتی ہے اور اوپر چڑھتی جاتی ہے وہ تصویر لینے کے لیے پینٹ کی جیب سے اپنا موبائل نکالتی ہے اور تصویر لینے لگتی ہے وہ تصویریں بناتی چلی جاتی ہے اور تھوڑا پیچھے ہٹتی چلی جاتی ہے۔ اچانک اسکے پیر کے بالکل قریب شکاف پڑی چٹان آ جاتی ہے پر وہ اس سے بے خبر ہوتی ہے۔ جوں ہی وہ مزید تھوڑا پیچھے ہٹتی ہے اسکا ایک پیر خلا میں ہونے کی وجہ سے وہ شکاف میں گر پڑتی ہے شکاف کی فٹ گہرا ہوتا ہے اس کا موبائل اسکے ہاتھ میں ہی رہتا ہے لیکن اسکا پیر شکاف تنگ ہو جانے کی وجہ سے اس میں پھنس جاتا ہے۔ وہ زور زور سے چلاتی ہے مگر پانی کے شور کی وجہ سے اسکی آواز اس گڑھے تک ہی محدود رہتی ہے۔

شاہ زمان اس جگہ کی طرف بڑھتا ہے جہاں اس نے اصلاح کو چھوڑا ہوتا ہے۔ وہ حیرانی سے اس خالی جگہ کی طرف دیکھتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کو فون کرتی ہے مگر سگنلز نہ ہونے کے وجہ سے ناکام رہتی ہے۔ "کہاں چلی گئی ہے یہ؟۔۔۔۔۔ وہ پریشانی میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوچتا ہے۔ "شاہ زمان میں پھنس گئی ہوں ادھر۔۔۔۔۔" وہ اپنی آواز میں پریشانی کا بوجھ لیے کہتی ہے۔ "یا اللہ میری مدد کر۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ پھوٹ

Posted On Kitab Nagri

پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔ "اصلاح؟" وہ اسے تلاش کرتے ہوئے ایک اونچی آواز لگاتا ہے۔ "کہیں اس طرف تو نہیں چلی گی؟" وہ اس طرف جاتے ہوئے جس طرف وہ اسے جانے کا کہہ رہی تھی کہتا ہے۔ وہ ہر طرف نظر دوڑاتا ہے پر وہ اسے کہیں نہیں ملتی۔ وہ پانی کے تیز بھنور کی طرف دیکھتا ہے۔ اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی ہے جیسے وہ ایک نئے خوف سے آشنا ہوا ہے۔ اصلاح اس شگاف میں پڑے چلاتی رہتی ہے مگر اسکی آواز اس تک نہیں پہنچتی۔ "اصلاح توقیر۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ آجاؤ ایک مرتبہ پھر بتاتا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔۔" وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے پریشانی میں غصہ لیے کہتا ہے۔

ایک گھنٹے بعد۔۔۔۔۔

شاہ زمان کے ملازم اسے ہر جگہ تلاش کرتے ہیں مگر وہ کہیں نہیں ملتی۔ شاہ زمان چٹان کے ساتھ ٹیک لگا کر اپنا آپ سنبھالے کھڑا ہوتا ہے "سراگر آپ برا نہ مانیں تو ہمیں انہیں سمندر میں تلاش کر لینا چاہیے۔۔۔۔۔" ملازم ڈرتے ہوئے شاہ زمان سے کہتا ہے۔ "ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ ایک ایک جگہ پر دوبارہ تلاش کرو مل جائے گی یہیں سے۔۔۔۔۔" وہ اپنا رنج اور غصہ چھپائے کہتا ہے۔ "یا اللہ۔۔۔۔۔ میں ہر بار بڑی سے بڑی مشکل میں گھرا ہوں۔۔۔۔۔ اپنے سارے پیاروں کو کھو دیا میں نے۔۔۔۔۔ اب وہ میرے

Posted On Kitab Nagri

جینے کا واحد سہارا ہے اسے مجھ سے مت چھیننا۔۔ میں نہیں جی سکوں گا اسکے بغیر۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں کی نمی پانی میں بدل کر بہہ پڑتی ہے۔

"ٹوٹ گیا ہے میرا پیر۔۔۔" اصلاح مایوسی میں اپنے شگاف میں پھنسے پیر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "پتا نہیں شاہ زمان کا کیا حال ہو گا۔۔۔۔۔ کہاں کہاں ڈھونڈ رہے ہوں گے وہ مجھے۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑتی ہے۔ "کہیں۔۔۔" وہ چونکتے ہوئے کہتی ہے۔ "کہیں وہ یہاں سے چلے تو نہیں گئے مجھے ڈھونڈتے ہوئے۔۔۔۔۔ کیا کروں۔۔۔۔۔"

رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے۔ شاہ زمان کی فوج جزیرے کے ارد گرد سارا سمندر چھان مارتے ہیں۔ وہاں ایک پہلے سے بڑا جہاز اور موجود ہوتا ہے۔ شاہ زمان سکتے میں سمندر کے پانی میں پیروں کے بل بیٹھا ہوتا ہے۔ جیسے وہ ابھی رو پڑے گا۔ ایک ملازم اسکے قریب آتا ہے۔ "سر۔۔۔" وہ شرمندگی میں سر جھکائے کہتا ہے۔ شاہ زمان خاموش رہتا ہے۔ "سر نہیں ملیں میڈم۔۔۔۔۔" وہ ہمت کر کے کہہ دیتا ہے۔ "جب کوئی نئی بات ہو تب آنا۔۔۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔ یہ سن کر ملازم وہاں سے چلا جاتا ہے۔ "اصلاح۔۔۔۔۔ اصلاح واپس آجاؤ۔۔۔ ایسے مت کرو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمندر میں خاموشی چھا جاتی ہے۔ اصلاح تھک ہار کر موبائل کی ٹارچ آن کر کے بیٹھی ہوتی ہے۔ "اچانک ایک ہیلی کاپٹر کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے۔ "یہاں ہوں میں۔۔۔۔" وہ موبائل کی روشنی سے اشارہ کرتے ہوئے چلاتی ہے۔ " سبحان۔۔۔۔ میڈم مل گئی ہیں۔۔۔۔۔ تمہارے بائیں جانب تھوڑی اوپر چٹان سے روشنی نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔" ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ساحل پر کھڑے سکیورٹی افسر سے کہتا ہے۔ میڈم۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟ "ہیلی کاپٹر کی روشنی میں پانچ چھ لوگوں کی آوازیں اسکے کانوں میں پڑتی ہیں۔ وہ چونکتے ہوئے الرٹ ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ "یہاں ہوں میں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ رو پڑتی ہے۔ وہ خود کو سنبھالتے ہوئے زور زور سے آوازیں لگاتی ہے۔ "میڈم ہم آرہے ہیں۔۔۔" ایک ملازم شگاف کے دہانے پر آکر کہتا ہے۔

"سر میڈم مل گئیں۔۔۔" شاہ زمان کے ملازم اسکی طرف دوڑ کر آتے ہوئے کہتے ہیں۔ "کیا؟" وہ دیوانہ وار پانی سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کہاں ہے؟ وہ اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر اس طرف۔۔۔" وہ بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں جہاں ہیلی کاپٹر اپنی روشنی کیے رکا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دو ملازم رسیوں کی مدد سے شگاف کے اندر جاتے ہیں اور اسکے پیر کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "کہاں مر گئے تھے تم لوگ۔۔۔ کتنی دیر سے بیٹھی ہوئی ہوں۔۔۔ آوازیں دے دے کر پاگل ہو گئی میں۔۔۔۔" وہ غصے میں چلاتے ہوئے کہتی ہے۔ اتنے میں شاہ زمان بھی وہاں پہنچ جاتا ہے۔ "اصلاح۔۔" وہ درد بھری آواز میں کہتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑتی ہے ملازم اسکا پیر باہر نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

"سر میڈم کا پاؤں نہیں نکل رہا یہاں سے۔۔۔" ایک ملازم شاہ زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان ! وہ یہ سن کر مزید روتے ہوئے کہتی ہے۔" آ رہا ہوں۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر پائلٹ پوچھ رہا ہے کہ آپ اس کے ساتھ چلیں گے واپس۔۔۔؟ اس کا ملازم اس سے پوچھتا ہے۔" نہیں میڈم کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" وہ ملازم کو جواب دیتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبی سیڑھی شگاف میں کھڑی ہوتی ہے۔ شاہ زمان کے ملازم اس پتھر کو کاٹ رہے ہوتے ہیں جس میں اصلاح کا پیر پھنسا ہوتا ہے۔ شاہ زمان اسکے برابر بیٹھا اسکے پیر کو جوتے سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔۔ شاہ زمان مجھے گھر جانا ہے۔" وہ اپنے پیر کو دیکھتے ہوئے شاہ زمان

Posted On Kitab Nagri

کی طرف دیکھتی ہے اور روتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں چلتے ہیں۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ اسکا ملازم پتھر پر ایک زور دار ضرب دیتا ہے اور وہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے اصلاح کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ درد سے چلاتی ہے۔ شاہ زمان اسکا پیر باہر نکالتا ہے۔ "ہو گیا۔۔۔ بس۔۔۔ بس۔۔۔" وہ اسکے چہرے کو سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ "چلو اٹھو۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے اسے کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان میرے پیر کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہیں۔۔۔" وہ ایک پیر پر کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "آجاؤ۔۔۔" وہ اپنے کندھے پر اس کی بازو رکھ کر سہارا دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان میرا پیر ٹھیک ہو جائے گا نہ؟ وہ اسکا سہارا لیے سیڑھی چڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہاں دیکھ لیتے ہیں ابھی چل کر۔۔۔" شگاف سے باہر نکلتے ہی وہ اسے اٹھا لیتا ہے۔ وہ چٹانوں کے نشیب و فراض کو پار کرتا ہے اور کافی فاصلہ تہ کرتے ہوئے پانی میں سے ہوتا ہوا جہاز میں داخل ہوتا ہے۔

شاہ زمان اسے جہاز میں موجود بیڈ روم میں لے آتا ہے اور آرام سے بیڈ پر بٹھا دیتا ہے۔ وہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔ بیڈ روم بہت سادہ مگر عمدہ ہوتا ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے اسکا ملازم کمرے میں آکر اسے

Posted On Kitab Nagri

فرسٹ ایڈ باکس دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اصلاح اپنے جوتوں کے تسے کھولتی ہے اور بیڈ سے نیچے رکھ دیتی ہے۔ شاہ زمان اسکے پیر کے قریب بیٹھتے ہوئے فرسٹ ایڈ باکس کھولتا ہے اور بام نکالتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ پاؤں نہیں ٹوٹا تمہارا۔۔۔" وہ اسکے پاؤں کا اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے معائنہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اصلاح اسکے اس مختصر سے جواب پر تھوڑی حیران رہ جاتی ہے۔ وہ اس سے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولتی ہے مگر خاموش رہتی ہے۔ شاہ زمان خاموشی سے اسکے پاؤں پر بام سے مساج کر دیتا ہے اور پٹی کرنے لگتا ہے۔ "لو ہوگی۔۔۔" وہ پٹی مکمل کرتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ پانی کا گلاس بھر کر اسے دیتا ہے جو وہ خاموشی سے اس کے اس انداز کا معائنہ کرتے ہوئے پی لیتی ہے۔ "کھانا لاتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔" اپنا خالی چہرہ لیے وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے جانے لگتا ہے۔ "شاہ زمان؟" وہ پیچھے سے اسے آواز دیتے ہوئے پکارتی ہے۔ "ہاں؟ وہ اسکی طرف مڑتے ہوئے کہتا ہے۔" آپ ایسے کیوں ٹریٹ کر رہے ہیں مجھے۔۔؟ وہ نگاہوں میں سوال لیے پوچھتی ہے۔ یہ سنتے ہی اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی ہیبت دوڑنے لگتی ہے۔ وہ اسکے قریب بڑھتا ہے اور اسکے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اسکی نگاہوں میں دیکھتی ہے اور ہلکا سا سہم جاتی ہے وہ اپنی انگلی سے اسکی تھوڑی کو اوپر اٹھاتا ہے۔ "جب میں نے منع کیا تھا تو کیا لینے گی تھی وہاں؟" وہ اپنی آنکھوں میں وہی ہیبت لیے رعب دار آواز میں اس سے پوچھتا ہے۔ اتنے میں

Posted On Kitab Nagri

جہاز چلنے کا سائرن بج جاتا ہے اور جہاز چل پڑتا ہے۔ سمندر کے پانی کا شور اور اسکا اپنی بااثر شخصیت لیے رعبدارانہ انداز میں سوال اصلاح کا جیسے خون خشک کر دیتے ہیں۔ "تصویر بنانے چلی گی تھی۔۔۔" وہ اپنا خوف چھپاتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "اتنی اوپر؟" وہ پھر اسی انداز میں اگلا سوال ڈالتا ہے۔ "آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات کو دبانے کے لیے جواب دیتی ہے۔ یہ سن کر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے اور وہ سکھ کا سانس لیتی ہے۔

اصلاح واش روم میں لال ٹی شرٹ اور سفید پینٹ پہنے گیلے بال لیے شیشے کے سامنے کھڑی ہونٹوں پر لال لپسٹک لگاتی ہے۔ شاہ زمان کمرے کی کھڑکی میں کھڑا سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا ہوتا ہے رات کی تاریکی میں جہاز کی روشنی میں وہ بہت خوب صورت لگ رہی ہوتی ہیں۔ اصلاح کمرے میں آتی ہے اور واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھتی ہے۔ وہ دروازے کی آہٹ سن کر اسکی مڑ کر اسکی طرف دیکھتا ہے اور دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔ وہ اپنی بھیگی زلفوں اور لال لپسٹک کے ساتھ بہت حسین لگ رہی ہوتی ہے "میں شاور لینے چلی گی تھی۔۔۔ پتا نہیں کیا کیا چپک گیا تھا۔۔۔" وہ خود پر قابو رکھتے ہوئے دوبارہ کھڑکی کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ بیڈ پر رکھے کھانے کی طرف دیکھتی ہے اور لنگڑاتے ہوئے شاہ زمان کی طرف بڑھتی ہے اور اسکے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔" وہ اسکی خاموشی کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھتے ہوئے کہتی ہے پر وہ باہر ہی دیکھتا رہتا ہے۔ "مجھے صرف کھانا اور پانی نہیں چاہیے شاہ زمان
۔۔۔ آپ کی ضرورت ہے مجھے۔۔۔ کیوں ناراض ہو گئے ہیں آپ مجھ سے۔۔۔" وہ اسکی بازو پکڑ کر
اسے اپنی طرف کرتی ہے۔ "آپ نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں کہ اتنی دیر کیسے گزاری میں نے
وہاں۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسکے سینے پر اپنا سر رکھ دیتی ہے۔ "اس لمحے کو سوچ کر میں نے اپنا وقت گزارا
وہاں آپ کے ساتھ اچھا وقت سوچ کر۔۔۔" وہ اسکے سامنے اپنا چہرہ لے آتی ہے۔ "آپ کچھ نہیں
کہیں گے؟" وہ سوالیہ نظریں لیے اس سے پوچھتی ہے۔ "میں ناراض ہوں تم سے۔۔۔" وہ لہجے میں
تلخی لیے کہتا ہے۔ "بات نہیں کرنا چاہتا ابھی۔۔۔" یہ سن کر وہ پریشان ہو جاتی ہے۔ "تم پریشان مت
ہو۔۔۔ مجھے کچھ وقت لگتا ہے نارمل ہونے میں۔۔۔" ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ بات ختم کر
دیتا ہے۔ "کب؟" وہ ادا اس چہرہ لیے اس سے سوال کرتی ہے۔ "آئندہ وہ کروگی جس سے میں تمہیں
منع کروں گا؟" وہ لہجے میں رعب لیے پوچھتا ہے۔ "کبھی نہیں۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔" وہ
اسکا ہاتھ پکڑ کر شرمسار ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "اب تو ناراضگی ختم کر دیں۔۔۔" وہ اسکی منت کرتی
ہے۔ "کہانہ ٹھیک ہو جاؤں گا جب میرا دل اس بات کو برداشت کر لے گا۔۔۔" وہ اکھڑپن میں اپنا ہاتھ
اس سے چھڑواتے ہوئے کہتا ہے اور دوبارہ کھڑکی میں دیکھنے لگتا ہے۔ وہ مایوس ہو کر لڑکھڑاتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے اس کی بیماری اور شاہ زمان کی ناراضگی اسکے ذہن پر حاوی ہو جاتیں ہیں کیونکہ وہ اس سے پہلی بار ناراض ہوا ہوتا ہے تو اسے اسکی ناراضگی کے دورانیے کا علم نہیں ہوتا۔ یہ سب سوچ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے اسے روتا دیکھ کر شاہ زمان اسکی طرف لپکتا ہے اور اسکے برابر بیٹھ جاتا ہے۔ "رو کیوں رہی ہو؟" وہ اسکی نم آنکھیں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "آپ کے لیے رو رہی ہوں۔۔۔ مجھے منانا نہیں آتا۔۔۔ اور آپ پتا نہیں کب تک ایسے ناراض رہیں گے۔۔۔ کسی کو اپنی عادت ڈال پھر اس کے ساتھ ایسا کرنا بہت غلط بات ہے شاہ زمان۔۔۔" وہ آواز میں شکوہ لیے کہتی ہے۔ "یہ تم کہ رہی ہو؟" وہ آنکھوں میں شکوہ لیے کہتا ہے۔ "آئی ایم سوری۔۔۔" وہ روتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان کی آنکھوں میں شکوہ اسکی آنکھوں میں ندامت دیکھتے ہوئے محبت میں بدل جاتا ہے۔ "اچھا نہیں ہوں تم سے میں ناراض۔۔۔" وہ یہ سنتے ہی اسکے سینے سے لپٹ جاتی ہے۔ وہ اسکے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتا ہے۔ "تم سے زیادہ دیر ناراض رہ کر میں کیا کروں گا؟ کہاں جاؤں گا میں پاگل۔۔۔ چلو کھانا کھا لو۔۔۔" وہ اسکو اپنے سینے سے ہٹاتے ہوئے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "آپ کھائیں۔۔۔ مجھے نہیں کھانا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "کیوں۔۔۔؟" شاہ زمان اس کے لیے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "سی فوڈ کھانے کی وجہ

Posted On Kitab Nagri

سے گلے میں انفیکشن ہو گیا ہے۔۔ کوئی چیز نہیں کھائی جائے گی۔۔۔ " یہ سنتے ہی وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ " دکھاؤ۔۔۔ " وہ اپنی انگلیوں سے اس کے گلے کا معائنہ کرتا ہے۔ " اندر چھالے ہو جاتے ہیں گلے میں۔۔۔ " یہ سنتے ہی وہ اپنے موبائل کی ٹارچ آن کرتا ہے۔ " منہ کھولو۔۔۔ " وہ اپنا منہ کھولتی ہے اور وہ اسکے گلے کا اندر سے معائنہ کرتا ہے۔ " اندر سے تو بہت حالت خراب ہے " وہ پریشانی میں کہتا ہے۔ " ہو جاتا ہے میرے ساتھ پھر خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بچپن میں کافی میڈیسن کھاتی تھی۔۔۔ لیکن خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے اب۔۔۔۔ " وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ " ارے ایسے کیسے خود ہی۔۔۔ میں ڈاکٹر کو کہتا ہوں کہ ہمارے گھر پہنچتے ہی آجائے۔۔۔۔ " یہ سنتے ہی وہ پریشان ہو جاتی ہے۔ " نہیں میری جان خود ہی ہو جاتا ہے ٹھیک۔۔۔ اور اب ہیلیکاپٹر میں بیٹھنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں صبح گھر چلیں گے۔۔۔ " وہ اسے منع کرتی ہے۔ " نہیں لاہور نہیں جائیں گے۔۔۔ یہیں رکیں گے۔۔۔ " وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔ " جو س لاؤ۔۔۔ " وہ باہر موجود اپنے ملازم سے کہتا ہے۔ " یہاں کونسا گھر سے؟ " وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ " یہیں تو ہے۔۔۔ " وہ اسکے برابر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp_0335 7500595

صبح کا وقت ہوتا ہے۔ اصلاح گوادر کے گھر میں سفید شلوا قمیص میں ملبوس گھر کے ہر کونے کا جائزہ لیتی

ہے۔ گھر کا پینٹ اور انٹیریر سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ "کتنا خوبصورت گھر ہے یہ۔۔۔ لاہور والا گھر تو اس کے

مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔۔۔" وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سوچتی ہے۔ "وائٹ پیلیس" ہے یہ "

Posted On Kitab Nagri

گھر کے شیشوں سے سمندر کی لہریں ٹکرا رہی ہوتی ہیں۔ اسکا ملازم اس کے پاس آتا ہے۔ "میڈم ناشتہ تیار ہے۔ ملازم اس کے پاس آکر کہتا ہے۔ "اچھا ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔" وہ اسے جواب دیتی ہے۔ وہ بیڈ روم کا دروازہ کھولتی ہے اور شاہ زمان کو ابھی تک سوتا دیکھ کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کافی دیر کچھ سوچنے کے بعد شاہ زمان کے قریب بیٹھ جاتی ہے۔ "سائیں اٹھیں۔۔" وہ اس کے ماتھے اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے یہ سنتے ہی اسکی آنکھیں کھل جاتی ہے۔ "گڈ مارنگ۔۔۔" وہ تروتازہ چہرے پر مسکراہٹ لیے کہتی ہے۔ "گڈ نوں۔۔۔" وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہی تو کہ رہی ہوں میں شاہ زمان۔۔۔ اتنی دیر ہو گئی ہے آج ناشتہ کو۔۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ آپ بھوکے پیٹ اتنی دیر کیسے سولیتے ہیں۔۔۔" وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "نہیں۔۔۔ تین بجے سینڈوچ کھایا تھا میں نے۔۔۔ تمہارے لیے بھی لایا تھا مگر تم گھر آتے ہی سو گئی تھی۔۔۔" وہ اسکی حیرانی کے بدلے میں جواب دیتا ہے۔ "چلیں اب اٹھ جائیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔ "ارے منہ تو دھو لینے دو مجھے۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "بس ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتی ہے۔ "اچھا ایک منٹ رکو۔۔۔" وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

بے صبری سے اس کی اگلی بات کا انتظار کرتی ہے۔ وہ سائنڈ ٹیبل کے دراز سے ایک ڈبیہ نکالتا ہے اور اس کے قریب جاتا ہے۔ "یہ لو۔۔۔" وہ اس میں سے موتی نکال کر اسے دیتا ہے۔ "پرل؟" وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے اور اس سے لے لیتی ہے۔ "ہاں" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "یہ وہی ہے نہ جو سیپیوں میں ہوتا ہے؟ اسکی حیرانی خوشی میں بدل جاتی ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "یہ کیسے ملا؟ وہ اسکی نایاب خوبصورتی دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔ "جب تمہیں سمندر کے پانی میں ڈھونڈ رہے تھے تب۔۔۔۔۔ لیکن جب تم مل گئی تب مجھے دیا گیا۔۔۔" وہ آواز میں شکوہ لیے کہتا ہے۔ "آپ نے سمندر بھی چھان لیا میرے لیے۔۔۔۔۔" وہ نادم ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "جی بلکل۔۔۔ لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ بندر کی طرح پہاڑ چڑھ کر تصویریں لیتے ہوئے گرجائیں گی۔۔۔۔۔" وہ اسے طنز کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بتاؤ کہ میرا ناراض ہونا بنتا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔" وہ پریشان نظریں لیے اس سے سوال کرتا ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش ہو جاتی ہے۔

لاہور۔۔۔

ایک پچاس سالہ خوبصورت انگریز عورت سنہرے بال لیے جو کہ اصلاح کی ماں ہے لاہور ائرپورٹ پر موجود ہوتی ہے اور اصلاح کو فون ملاتی ہے لیکن اسکا فون بند ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد وہ دونوں لاہور واپس آ جاتے ہیں۔ اصلاح کمرے میں بیٹھی اپنا موبائل آن کرتی ہے اور ای میل چیک کرتی ہے۔ ای میل میں بھی وہی لکھا ہوتا ہے جو پاکستانی ڈاکٹر اسے کہتی ہے۔ وہ پریشانی میں مختلف ملکوں کے ہسپتالوں کی ساری ای میلز چیک کرتی ہے لیکن سب میں بس ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ اب اسکی جان کو خطرہ بھی ہے۔ یہ سب اس پر بجلی بن کر گرتا ہے۔ وہ فوراً واش روم کی طرف لپکتی ہے اور بیسن کی ٹوٹی کھول کر زور زور سے روتی ہے۔ وہ خود کو سنبھالنے کی بہت کوشش کرتی ہے مگر ناکام رہتی ہے۔

رات کو اصلاح اور شاہ زمان دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ ایک ڈش سے ڈھکن ہٹاتے ہوئے اسے اس کے سامنے رکھتی ہے۔ "آلو والے چاول! شاہ زمان خوش ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" اگر اتنے پسند ہیں تو روز بنا لیا کریں گے۔۔۔ "وہ اسکی پلیٹ میں چیچ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔" نہیں اب اتنے بھی پسند نہیں ہیں مجھے۔۔۔۔ "وہ اسے منع کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اتنے میں اصلاح کے فون کی رنگ بجتی ہے "ہیلو؟" وہ فون سنتے ہوئے کہتی ہے۔ "where are you my love?" اصلاح کی ماں اس سے سوال کرتی ہے۔ وہ اپنی ماں کی آواز سن کر حیران رہ جاتی ہے۔ "موم؟" وہ حیران

Posted On Kitab Nagri

ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔ شاہ زمان تجس سے اسے دیکھتا ہے۔ "this is local number" وہ موبائل کی سکرین دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

I have been calling for many days and ---yes my love"

"now I was getting tired

اسکی ماں اسے جواب دیتی ہے۔ "now where are you?" وہ تجس سے اپنی ماں سے پوچھتی ہے۔

"in the same hotel in lahore"

وہ تھکے ہوئے لہجے میں اسے جواب دیتی ہے۔

"good mom send me location I will come now....."

وہ جذباتی ہوتے ہوئے کرسی سے اٹھ جاتی ہے۔
www.kitabnagri.com

"ok sending....." یہ کہہ کر اسکی ماں فون کاٹ دیتی ہے۔ "کیا ہو رہا ہے یہ کیا میں جان سکتا

ہوں؟ شاہ زمان اسکے قریب جاتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "اوہ۔۔ شاہ زمان میری امی آئیں ہیں آسٹریلیا

سے مجھے ملنے۔۔۔" وہ خوشی سے پاگل ہوتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔ "یہ تو خوشی کی بات

Posted On Kitab Nagri

ہے "وہ اسکی خوشی میں خوش ہوتے ہوئے کہتا ہے۔" ہاں میری جان۔۔۔۔۔ "وہ اسکی گالوں پر ہاتھ رکھے کہتی ہے۔" اچھا یہ لوکیشن سینڈ کر رہی ہوں آپ ڈرائیور کو بھیج دیں یہاں۔۔۔۔۔ اور میں حمیرا کو لے کر جا رہی ہوں اپنے گھر صفائی وغیرہ کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ "وہ موبائل استعمال کرتے ہوئے کہتی ہے۔ یہ بات شاہ زمان کو اچھی نہیں لگتی۔" اپنے گھر؟ کیا یہ گھر تمہارا نہیں ہے اصلاح؟ وہ اس سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ارے نہیں نہیں شاہ زمان میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔ بس خوشی میں کہ دیا۔۔۔۔۔ "وہ اسکا شکوہ دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔" میں یہاں لے آتا ہوں خود جا کر انہیں۔۔۔۔۔ "اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس سے دور نہ چلی جائے وہ اسے کہتا ہے۔" یہاں؟ وہ یہ کہ کر کسی سوچ میں ڈوب جاتی ہے۔ "ہاں۔۔۔۔۔ دیکھو ایسے اچھا نہیں لگتا وہ پہلی بار آئی ہیں۔۔۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی امی کے ساتھ وقت گزارنے کے بہانے مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر چلی جاؤ۔۔۔۔۔ "وہ اسے پیار بھرے انداز میں کہتا ہے۔ "ایسا کبھی نہیں کروں گی میں۔۔۔۔۔ "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "نام کیا ہے انکا؟ وہ موبائل میں لوکیشن دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "نورما سٹیفن۔۔۔۔۔ "وہ ہچکچاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ یہ نام سنتے ہی وہ تھوڑا حیران ہو جاتا ہے۔ "وہ کر سچن ہیں اسی لیے میں کہ رہی تھی کہ نہیں لاتی انہیں یہاں۔۔۔۔۔ "وہ اسکی حیرانی کے جواب میں کہتی ہے۔ "ارے نہیں نہیں کوئی مسئلہ نہیں تم ان

Posted On Kitab Nagri

کے لیے کمرہ سیٹ کرواؤ میں بس ابھی آیا انہیں لے کر۔۔۔ زیادہ دور نہیں ہے جگہ۔۔۔ "وہ باہر جاتے ہوئے کہتا ہے۔

اصلاح دوبارہ فون ملاتی ہے۔

"hello mom my husband will come to pick you up.....do not mention my illness ok?

وہ اپنی ماں کو سمجھاتے ہوئے کہتی ہے

" but why my child? Did not you tell him?"

نورما حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"we will discuss it in detail....." وہ یہ کہہ کر فون کاٹ دیتی ہے۔

دروازے پر بیل بجتی ہے۔ نورما دروازہ کھولتی ہے۔ شاہ زمان ڈارک گرین ٹی شرٹ پہنے بہت

خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے۔ "you?" وہ تجسس سے اس سے پوچھتی ہے۔

Shah zaman Are you Norma?"

وہ اسے جواب دیتے ہوئے کہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"yes I am you mother in law" یہ سن کر وہ مسکرا دیتا ہے۔

"who doesn't want such a beautiful mother in law?"

وہ اندر آتے ہوئے کہتا ہے۔

شاہ زمان اسے گھر لے آتا ہے۔ وہ اسکا گھر دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

what has fate given to my daughter but life is not "

"faithful to it.....

وہ گھر کو دیکھتے ہوئے گاڑی سے اترتی ہے اور سوچتی ہے۔ اصلاح اس کا استقبال اسکے سینے سے لپٹ کر کرتی ہے اور وہ دونوں جذباتی ہو کر رو پڑتی ہیں۔

"your husband is real beauty recognizer" اصلاح کی ماں کھانے کی میز

پر اسے کہتی ہے۔ شاہ زمان اور اصلاح دونوں یہ سن کر مسکرا دیتے ہیں۔

“man sift through every stone and diamond in search of

he is looking for and at the same time he becomes

proficient in his search.....”

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان کھانا کھاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔

"So you are a good philosopher too....."

وہ اسکی بات کے جواب میں کہتی ہے۔ یہ سن کر وہ ہنس پڑتا ہے۔

"تمہاری امی کو کسی چیز کا کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے یہاں۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھ کر کمبل سیدھا کرتے ہوئے اصلاح کو کہتا ہے۔ "دوا لینی یاد نہیں؟" وہ میڈیسن اور دودھ کا گلاس اٹھائے اسکے قریب آتی ہے۔ "اوہ دوا تو میں بھول ہی گیا تھا۔۔۔" وہ اس سے گلاس پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اسے پتے میں سے ایک گولی نکال کر دیتی ہے اور وہ دوا لے لیتا ہے۔ "انہیں اچھی اچھی جگہیں گھمانا۔۔۔ کوڑے کے ڈھیر والی سڑکوں سے دور رکھنا پتا نہیں کیا سوچیں گی وہ۔۔۔" وہ گلاس اسے دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "وہ گھومنے نہیں آئیں یہاں شاہ زمان۔۔۔ آخری بار اچھا وقت گزارنے آئیں ہیں۔۔۔" وہ گلاس کو صوفے کے قریب رکھی میز پر رکھتے ہوئے سوچتی ہے۔ وہ اسے سوچ میں گھرا دیکھتا ہے۔ "تم جا کر سو سکتی ہو اپنی امی کے پاس۔۔۔ اتنے عرصے بعد وہ ملی ہیں تمہیں۔۔۔ ٹائم سپینڈ کرنا چاہیے تمہیں۔۔۔" وہ اسکی سوچ کو سمجھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا سچ میں چلی جاؤں میں؟ وہ سوالیہ نظروں میں اس سے پوچھتی ہے۔" ہاں بھی۔۔۔" وہ کمبل لے کر فوراً لیٹ جاتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ "دیکھو۔۔۔ میں سو رہا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔" وہ بند آنکھوں سے اسے کہتا ہے۔ "ٹھیک ہے پھر۔۔۔" وہ اس کے روک لینے کے انتظار میں اسے جواب دیتی ہے اور چلی جاتی ہے۔

"why did you take so long?" نور ماصوفی پر بیٹھی اصلاح کو اپنے گلے لگا کر پوچھتی ہے۔

" I was just so late because I got confused in other problems of life.."

وہ نم آنکھیں لیے اپنی ماں کو جواب دیتی ہے۔

"nothing will happen to you" وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔

اصلاح اپنی ماں کے ساتھ لیٹی ہوتی ہے۔ اس کے پیٹ میں شدید تکلیف ہوتی ہے وہ سو نہیں پاتی۔ "شاہ

زمان کے ساتھ مجھے اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ میں ان میں محو رہتی ہوں۔۔۔۔ کیا

کروں؟ چلی جاؤں اپنے کمرے میں۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ شاہ زمان کیا سوچیں گے کہ ایک رات بھی

نہیں رہ سکی میں موم کے ساتھ۔۔۔" اتنے میں کمرے کے دروازے کا لاک ہلکا سا گھومتا ہے

۔ اندھیرے کمرے کی مدھم نیلی روشنی میں شاہ زمان اسے اندر آتا نظر آتا ہے۔ وہ اسے دیکھ کر آنکھیں

Posted On Kitab Nagri

بند کر لیتی ہے۔ شاہ زمان دبے پاؤں اسکے قریب آکر بیٹھ جاتا ہے۔ "اصلاح۔۔۔ اصلاح۔۔۔" وہ اسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہتا ہے۔ اسکی آواز سن کر نور ماتھوڑی سی حرکت کرتی ہے اور وہ محتاط ہو جاتا ہے۔ "میں بھی نہیں اٹھوں گی اب۔۔۔" وہ سونے کا ناطک کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "اصلاح۔۔۔ اصلاح۔۔۔ اٹھتی کیوں نہیں۔۔۔" وہ دبی آواز میں اسکے کندھے کو دوبارہ ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "جی؟ وہ آنکھیں ملنے ہوئے اٹھتی ہے۔" "آؤ۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر دبی آواز میں اسے بستر سے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "کہاں؟" وہ تجسس سے پوچھتی ہے۔ "گلی میں۔۔۔" وہ طنز کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر وہ مسکرا دیتی ہے۔

"نیند ہی نہیں آرہی تھی مجھے تو تمہارے بغیر۔۔۔" وہ اسے کمرے میں لاتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھے بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔" وہ اسکے سامنے آکر کہتی ہے۔ "تو آ جاتی نہ۔۔۔" وہ بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور لیٹ جاتا ہے۔ آپ ہی نے بھیجا تھا۔ "وہ اپنی بیڈ کی سائیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے اور لیٹ جاتی ہے۔ وہ اس کی طرف اور وہ اسکی طرف پلٹی ہے۔ وہ اسکے ہاتھ کو پکڑ لیتی ہے۔ "ہاتھ کتنے ٹھنڈے ہو رہے ہیں شاہ زمان آپ کے۔۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں تم جو نہیں تھی یہاں۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "میں؟ وہ حیرانی میں

Posted On Kitab Nagri

پوچھتی ہے۔ "تمہارے حصے کی ہائٹس جو نہیں تھی کمرے میں۔۔۔" یہ سن کر وہ زور سے ہنس دیتی ہے اور اپنی ساری تکلیف بھول جاتی ہے اور اسے دیکھتے دیکھتے سکون سے سو جاتی ہے۔

اگلی صبح شاہ زمان واش روم میں منہ دھو رہا ہوتا ہے۔ اصلاح اسکے برابر کھڑی سرخ لپسٹک لگا رہی ہوتی ہے وہ اپنا سر کنگھی کرتا ہے۔ "چلو چلیں۔۔۔ اور تمہاری امی کو انگلش ٹیسٹ دیں۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔ "ارے اتنے فلوینٹ تو ہیں آپ انگلش میں۔۔۔" وہ لپسٹک بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں کیونکہ میں نے سیکھی ہے پڑھی نہیں۔۔۔" وہ عینک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیوں سکول اور کالج میں نہیں پڑھی آپ نے؟ وہ بے ساختہ جواب دیتی ہے۔ "کالج جانے کی نوعبت ہی نہیں آئی۔۔۔ کیوں کہ آٹھویں پاس ہوں میں۔۔۔" وہ بڑے فخر سے اسے بتاتا ہے۔ "کیا؟" وہ حیران ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں آپ مذاق کر رہے ہیں۔۔۔ میں نے خود ایم۔بی۔اے کی ڈگری دیکھی ہے آپ کے آفس میں آپ کی۔۔۔" وہ اسے جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "وہ جعلی ہے۔۔۔" وہ اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "پھر اتنا بڑا بزنس۔۔۔ اتنی ڈریسنگ سینس۔۔۔ لہجے میں اتنی کشش یہ سب کیسے؟" وہ چہرے پر تجسس لیے پوچھتی ہے۔ "طریقے سے۔۔۔" وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے واش روم سے باہر آتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "نویں دو ماہ

Posted On Kitab Nagri

پڑھی میں نے۔۔۔۔ "وہ ویسے ہی چلتے ہوئے کہتا ہے۔ "پھر؟" وہ وہیں رکتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "چھوٹ گی پھر۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں اداسی لیے جواب دیتا ہے۔ "میں ضرور جانوں گی اس بارے میں اگر سائیں مناسب سمجھیں۔۔۔" وہ اسکی اداسی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
"اصلاح کی ماں کو ان کے گھر کافی دن ہو جاتے ہیں۔ وہ شاہ زمان کے ساتھ لان میں بیٹھی ہوتی ہے۔

“ I had a good relationship for a year with Touqeer.....”
وہ کافی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہتی ہے۔ "تم لوگوں نے ایک سال اچھا گزارا جس نے میری ساری زندگی پلٹ دی۔۔۔" وہ اسکی بات پر یہ سوچتا ہے۔

“after the divorce, her father snatched her from me”
وہ مگ کو نیچے رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "شکر ہے توقیر نے پہلی بار وہ کام کیا جس سے مجھے خوشی ملی۔۔۔ نہیں تو آج اصلاح کسی روبرٹ کے ساتھ ملوث ہوتی" وہ اسکی بات میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے سوچتا ہے۔

اصلاح اپنی ماں کو اپنے گھر لے جاتی ہے اور پورا گھر دکھاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

what do you think will happen to this house and rest of "

"you property after you?

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔ یہ بات اصلاح کو بہت دکھ دیتی ہے۔ اسے اپنی ماں سے
ایسی بات کی بلکل امید نہیں ہوتی

“what do you meaning?”

وہ اپنے چہرے کے تاثرات چھپاتے ہوئے سوال کرتی ہے۔

“look, I’m not doing well in Australia and I don’t have
enough money to send your brother to a good high
school.....”

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ یہ سن کر اس کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔

“that is, after my death, your needs will be met?”

وہ غصے سے اپنی ماں پر چلاتے ہوئے کہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"no you are getting wrong" وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

I was one who thought you visit me to just see me.... "

"You take your ticket and get moving.....

وہ روتے ہوئے باہر جاتے ہوئے کہتی ہے اس کی ماں اسکے پیچھے آتی ہے۔

“now you are nothing to me.....wait and am taking your
baggage”

اصلاح اپنی ماں کے کمرے میں آتی ہے اور غصے میں اپنا پرس بیڈ پر پھینک کر سوٹ کیس میں اس کا سارا سامان بھر دیتی ہے۔ وہ کسی کو کچھ بتائے بغیر سامان گاڑی میں رکھ کر گھر سے چلی جاتی ہے۔

شام کو شاہ زمان گھر آتا ہے۔ وہ اسکی گاڑی کو گھر میں نہ پا کر اپنے ملازم کو بلاتا ہے۔ "میڈم کہاں گئی ہیں؟" وہ اپنے ملازم سے پوچھتا ہے۔ "پتا نہیں سر۔۔۔ غصے میں گھر آئیں تھیں۔ سامان باہر اندر اور چلی

گئیں۔۔۔" وہ لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ یہ خبر اس پر بجلی بن کر گرتی ہے۔ پریشانی میں اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ وہ فوراً اصلاح کو کال کرتا ہے مگر موبائل اصلاح کی ماں کے کمرے میں ہونے کی وجہ سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ یہ سب اسے مزید پریشان کر دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم کے گھر جا کر دیکھو کہ وہاں ہیں وہ؟" وہ اپنے ڈرائیور سے کہتا ہے۔ "جی سر۔۔" اسکا ملازم اسے جواب دیتا ہے۔ وہ فوراً گھر کے اندر جاتا ہے اور حمیرا کو آوازیں دیتا ہے۔ حمیرا دوڑتی ہوئی اسکی طرف آتی ہے۔ "کہاں ہے اصلاح۔۔ بولو کہاں چلی گئی ہے اب وہ مجھے چھوڑ کر۔۔۔؟" وہ چلاتے ہوئے حمیرا پر سوالوں کے برسات کر دیتا ہے۔ "سر مجھے نہیں پتا کہ وہ کہاں گئی ہیں۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ اسکا جانی دشمن بن جاتا ہے اور اسے گلے سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیتا ہے "سب پتا ہوتا ہے تجھے بڑھیا۔۔" وہ اسکا گلہ گھونٹتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "سر چھوڑ دیں اسے شبیر اسکے پیروں میں بیٹھ کر اسکی منت کرتا ہے۔ شاہ زمان اسے چھوڑ دیتا ہے۔ گلہ دب جانے کی وجہ سے وہ زور زور سے کھانستی ہے۔" بتا مجھے؟ وہ پھر اس سے سوال کرتا ہے۔ "سر اگر انہوں نے آپ کو چھوڑنا ہوتا تو مجھے ساتھ چلنے کا کہتیں۔۔۔ میرا یقین کریں ایسا کچھ نہیں ہے۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "میں۔۔۔ میں سامان دیکھتی ہوں انکا جا کر۔۔۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے بھاگ جاتی ہے۔ "سر آپ ریلیکس کریں وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ میں پانی لاتا ہوں۔۔۔" یہ کہہ کر وہ بھی وہاں سے چلا جاتا ہے۔

رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے۔ شاہ زمان ڈارک بیلو کوٹ، ڈارک بیلو شرٹ اور ڈارک بیلو ٹائی پہنے چھت پر کھڑا اسکی راہ دیکھ رہا ہوتا ہے اور اپنی ٹائی ڈھیلی کرتا ہے۔ اسکی جان اسکے حلق میں ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "گھر پر بھی نہیں ہے اپنے۔۔۔" وہ پریشانی میں اسے فون ملاتے ہوئے کہتا ہے۔ "کہیں۔۔۔ کہیں وہ اپنی امی کے ساتھ تو نہیں چلی گی۔۔۔" وہ یہ سب سوچ کر مزید پریشان ہو جاتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔" اچانک اسکے کانوں میں اصلاح کی یہ آواز پڑتی ہے۔ وہ چونکتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے اور وہ اسے گلے لگا لیتی ہے۔ ان دونوں کی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے وہ اسکے کندھے کو چومتی ہے۔ شاہ زمان اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے دل بھر کر دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے جاتا ہے۔ "کہاں چلی گی تھی؟ تمہیں اندازہ بھی ہے کیا کیا نہیں سوچ لیا تھا میں نے۔۔۔" وہ غصے میں اسے کمرے میں لاتے کہتا ہے اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔ "مجھے بتایا حمیرا نے۔۔۔ میری جان وہ سامان امی کا تھا۔۔۔ وہ واپس چلی گئیں۔۔۔ بس یہی۔۔۔" وہ اسکے چہرے کو تھامے جواب دیتی ہے۔ "دور ہو جاؤ اصلاح مجھ سے میں ناراض ہوں تم سے۔۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کو جھٹک کر اسے دور رہنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "سائیں۔۔۔" وہ منت کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "چپ۔۔۔" وہ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہے۔ "انسان فون ہی اٹھا لیتا ہے کم سے کم۔۔۔" وہ شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "بس۔۔۔ گھر رہ گیا تھا فون۔۔۔" وہ نادام ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے باہر چلا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جس نے ایک انسان کا ناحق قتل کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔۔" اسلامی چینل پر شاہ زمان ٹی وی دیکھتے ہوئے کسی کو کہتے سنتا ہے۔ یہ الفاظ اسکے دماغ میں کسی ٹیپ ریکارڈنگ کی طرح نقش ہو جاتے ہیں۔

وہ کمرے میں آتا ہے اصلاح بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی ہوتی ہے وہ خاموشی سے اسکے قریب جا کر بیٹھ جاتا ہے وہ اسکے سر کو سینے سے لگائے ویسے ہی بیٹھی رہتی ہے۔ وہ اپنی ماں کے رویے کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے۔ اور شاہ زمان اپنے ماضی کے بارے میں۔

آٹھ سال پہلے۔۔۔۔

"شاہ زمان ایک بوسیدہ تہ خانے میں لیٹا ہوتا ہے۔ ایک ڈاکٹر اسکے پیٹ کے زخم کو ٹھیک کرتا ہے۔" ٹانگے لگا دیے ہیں۔۔۔ زخم اتنا گہرا نہیں تھا۔۔۔ لیکن زخم کو بار بار صاف کرتے رہیے گا۔۔۔ ڈاکٹر اپنا سامان سیٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ جمشید اسکے برابر کھڑا ہوتا ہے۔ "جمشید ارد گرد کا جائزہ لو۔۔۔ پھر جانے دینا اسے۔۔۔" شاہ زمان درد کو برداشت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "عزت مآب خطرے کی کوئی بات نہیں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ شاہ زمان کے قریب بڑھتا ہے۔ "میرے بچے۔۔۔ اس نے مجھ سے دگنی رقم کا تقاضا کیا تھا اپنا منہ بند رکھنے کے لیے۔۔۔ تجھ پر تیرے مخالف

Posted On Kitab Nagri

نے جتنا انعام رکھا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ باہر جا کر بکے گا۔۔۔ "ڈاکٹر جمشید کی خسر پھسر دیکھ کر سہم جاتا ہے اور وہاں سے جانے لگتا ہے۔ شاہ زمان پینٹ کی جیب سے گولی نکالے اسکی گردن پر وار کرتا ہے جس سے اسے منہ سے خون کی دھار نکلتی ہے اور وہ زمین پر گر کر تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ "رستم۔۔۔" یہ آواز سنتے ہی بیڈ کے نیچے سے رستم باہر آتا ہے۔ "گندگی نہیں چاہیے مجھے یہاں۔۔۔۔" وہ اپنے شیر کو اسے کھا جانے کا حکم دیتا ہے۔

شاہ زمان کے پیس میکر پلیسمنٹ کا وقت آ جاتا ہے۔ اصلاح اس کا سامان بیگ میں ڈال رہی ہوتی ہے وہ کمرے میں آتا ہے اور وہ ڈری ہوئی نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ اسکے قریب بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے۔ "ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے گلے سے لگا لیتا ہے۔

وہ گاڑی میں بیٹھنے لگتے ہیں اچانک ایک شیرنی پیچھے سے دوڑ کر شاہ زمان کی طرف آتی ہے اور اسکے کندھوں پر چڑھ جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر اصلاح زور سے چلاتی ہے۔ "کچھ نہیں ہوا۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ موٹی شیرنی کو کندھوں سے اتار کر بازوؤں میں اٹھا لیتا ہے۔ وہ اسکے منہ پر اپنا منہ مسلے ہوئے اسے پیار کرتی ہے۔ اصلاح کے یہ سب دیکھ کر ہوش اڑ جاتے ہیں۔ "شاہ زمان نیچر کبھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں بدلتی۔۔۔ آپ کو فاصلہ رکھنا چاہیے اپنے اور ان کے درمیان "وہ محتاط انداز میں اسے سمجھاتی ہے۔ وہ شیرنی کو نیچے اتار دیتا ہے۔" میں آتا ہوں ابھی ان سے مل کر۔۔۔ "وہ یہ کہ کروہاں سے چلا جاتا ہے۔" کبھی نہیں ماننی میری۔۔۔۔ "وہ سر ہلائے کہتی ہے۔

"سر رستم بہت مسئلہ کر رہا ہے وہ دماغی طور پر بالکل فارغ ہو گیا ہے۔۔۔" فارم کا ملازم اسے بتاتا ہے۔ "زہر دے دو اسے۔۔۔۔" وہ اپنے ملازم کو حکم دیتا ہے۔ "اور اگر میں ہسپتال سے واپس نہ آؤں تو ان سب کو بھی دے دینا۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی چڑیا گھر میں جا کر تمثالیوں کا دل بہلائیں اور بھوکے مریں۔۔۔۔" وہ اپنا دل مضبوط کرتے ہوئے یہ بھی کہ دیتا ہے۔ "جی سر۔۔۔" ملازم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"وہ بدر کا تھی۔۔۔۔۔ وہ پریمچور ڈیلیوری سے پیدا ہوئی تھی۔۔۔ اسکی ماں اور باقی بہن بھائی مر گئے تھے۔۔۔ پھر میں نے اور جمشید نے اسے اپنے ساتھ رکھ کر پالا۔۔۔۔" وہ چلتی گاڑی میں اصلاح کو بتاتا ہے۔ "آپ شیرنیاں بھی پال چکے ہیں اپنے ساتھ رکھ کر۔۔۔" وہ جواب میں کہتی ہے۔ "ہاں۔۔۔۔ ڈیڑھ سال تک گھر میں ہی رہی۔۔۔ پھر ہم نے اسے فارم میں چھوڑ دیا تو اسکی بدر سے

Posted On Kitab Nagri

فوراً دوستی ہوگی۔۔۔ ایک دن میں اسے لینے گیا پر وہ میرے ساتھ نہیں آئی تو جمشید نے اسکا نام بدر کا رکھ دیا۔۔ "یہ سنتے ہی اصلاح کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

آپریشن تھیٹر میں اصلاح شاہ زمان کے قریب کھڑی ہوتی ہے وہ اسے اداس نظروں سے دیکھتی ہے۔ "پریشان مت ہو میری جان۔۔۔ بس ایک گھنٹے کی ہی تو بات ہے۔" وہ بیڈ پر لیٹے اسے تسلی دیتا ہے۔ "میں کچھ نہیں ہونے دوں گی آپ کو۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھیں ابل پڑتی ہیں۔ "ہاں مجھے بھروسہ ہے تم پر۔۔۔" وہ اسے خوش کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اصلاح؟" وہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہاں؟" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "میرا سب کچھ تمہارا ہے۔۔۔۔۔ میری کسی چیز کو لاوارث مت چھوڑنا۔۔۔" وہ ہمت کرتے ہوئے اسے کہہ دیتا ہے۔ "ایسی باتیں مت کریں۔۔۔ خود سے پہلے مرنے نہیں دوں گی آپ کو۔۔۔" یہ سن کر وہ مسکرا دیتا ہے۔

www.kitabnagri.com

شاہ زمان کو کامیاب سرجری کے بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا جاتا ہے اور وہ گھر چلا جاتا ہے۔ "اب پورا ایک مہینہ بیڈ ریسٹ کرنا ہے" اصلاح کمرے میں آتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان بیڈ پر اپنی جگہ کی طرف بڑھتا ہے اور کسی سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ "کس سوچ میں پڑ گئے؟ وہ اسے سوچ میں ڈوبادیکھ کر

Posted On Kitab Nagri

سوال کرتی ہے۔ "ڈاکٹر نے لیفٹ سائیڈ پر سونے سے منع کیا ہے۔۔۔۔" وہ سوچ سے باہر نکلتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ہاں تو؟" وہ تجسس بھرے لہجے میں پوچھتی ہے۔ "کیا اپنی جگہ پر لیٹ کر میں تمہیں دیکھ سکوں گا۔۔۔۔ بس یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔" وہ اسکی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔ "جی بلکل۔۔۔۔ ابھی لیٹ کے دیکھ لیں۔۔۔۔" وہ اسے لیٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "ہاں اب ٹھیک ہے" یہ کہتے ہوئے وہ اسکی جگہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جاتا ہے۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔

رات کو اصلاح کے پیٹ میں شدید درد اٹھتا ہے۔ وہ سوتے ہوئے اٹھ جاتی ہے اور فوراً واش روم کی طرف بھاگتی ہے۔ کافی دیر بعد وہ واش روم سے نکل کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ اس سے درد برداشت نہیں ہو پاتا وہ بہت کوشش کرتی ہے مگر ناکام رہتی ہے۔ وہ بیڈ پر شاہ زمان کے پیروں کے پاس بیٹھ جاتی ہے اور انہیں پکڑ کر رونے لگتی ہے۔ اپنے پیروں پر اسکے ہاتھ محسوس کرتے ہوئے اسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔ "کیا ہوا؟" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اسے روتا دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ "کیا ہوا اصلاح؟" وہ دوبارہ پوچھتا ہے۔ "میں مرنے والی ہوں شاہ زمان۔۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی ہے۔ "کیا؟ وہ ہنستے ہوئے بے یقینی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔" یہ سچ

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔۔۔ "وہ جواب دیتی ہے۔" مجھے پتا ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے آتے ہیں اس طرح کے خواب۔۔۔ "یہ کہتے ہوئے وہ لیٹ جاتا ہے۔۔۔" صبح آنکھ کھلے گی تو سب ٹھیک ہوگا۔۔۔۔۔ "وہ خود کو یقین دلاتے ہوئے کہتا ہے۔" یوٹرین ٹیو مر ہے مجھے۔۔۔۔۔ "وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔" کیا؟ یہ کہتے ہوئے بجلی کی طرح اٹھ جاتا ہے۔۔۔ "تم مذاق کر رہی ہو نہ؟ وہ حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔" نہیں۔۔۔۔۔ "وہ روتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ وہ کسی سوچ میں پڑ جاتا ہے۔" دیکھو۔۔۔۔۔ یہ کوئی زیادہ بڑا مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔ ہم یوٹرس ریمو کروادیتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے تسلی دیتا ہے۔" اب یہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔ ٹیو مر باقی آرگنر تک پھیل گیا ہے۔۔۔۔۔ آج بات ہوئی تھی ڈاکٹر سے۔۔۔۔۔ میری موت یقینی ہے۔۔۔۔۔ "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بتاتی ہے۔" کیا؟ یہ سنتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ ایسے کیسے فتویٰ لگا دیا اس نے۔۔۔۔۔ میں تمہیں باہر لے کر جاؤں گا۔۔۔۔۔ "یہ کہتے ہوئے وہ اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔" میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔ "وہ اسکی گالوں پر ہاتھ رکھے کہتا ہے۔" اب کچھ نہیں ہو سکتا شاہ زمان۔۔۔۔۔ میں نے پوری دنیا کے اچھے ہاسپٹلز میں ریپورٹس بھیجیں ہیں۔۔۔۔۔ سب کا ایک ہی جواب ہے۔۔۔۔۔ "وہ اسکی امید

Posted On Kitab Nagri

کو توڑتے ہوئے جواب دیتی۔ "میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر اصلاح۔۔۔۔۔ پلزا ایسے مت
کرو۔۔۔۔۔" وہ اسکی منت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

فجر کی آذان ہوتی ہے۔ شاہ زمان اپنے گھر سے پیدل بغیر سکیورٹی کے مسجد کی طرف چل رہا ہوتا ہے زندگی کے تمام دکھ ایک طرف اور یہ دکھ اپنی علیحدہ ساکھ رکھے ہوئے اسکی دل و دماغ پر حاوی ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے پہلے اس نے اپنے پیاروں کو تو کھویا تھا مگر ان کی موت کی مدت سے لاعلم تھا۔ اپنے باپ کے وقت یہ دکھ اسکی کم عمری میں چھپ گیا تھا۔ "میں تجھے پسند نہیں ہوں اس بات کا اندازہ مجھے اسی وقت ہو گیا تھا جب پندرہ سال کی عمر میں میرے ساتھ ایک ہی دن میں دو مرتبہ جنسی زیادتی ہوئی۔۔۔۔۔" وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے کہتا ہے۔ اسی وقت تیز بارش شروع ہو جاتی ہے۔ "کبھی کوئی دعا قبول نہیں ہوئی میری سوائے پچھلے دنوں کے جب وہ مجھے دوبارہ ملی تھی۔۔۔ وہ بھی اسی لیے ملی کہ مجھے دوبارہ آزمایا جائے۔۔۔ اپنی زندگی کی تخلیق پر سوال اٹھانے پر مجبور ہوں۔۔۔ لیکن میں حق نہیں رکھتا۔۔۔ میری زندگی اسے

Posted On Kitab Nagri

لگا دے میرے مالک۔۔۔۔ میں اسے مرتا نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔۔۔ تیرا ناپسندیدہ بندہ تجھ سے اپنی کل کائنات مانگ رہا ہے جو کہ تیرے ایک اشارے کی منتظر ہے۔۔۔۔۔"

وہ بارش میں چلتے ہوئے اپنی زندگی کی محرومیوں سے اکتائے نیچے سڑک پر بیٹھ جاتا ہے اور بہت روتا ہے۔ بارش کا پانی اسکے آنسو چھپا لیتا ہے۔ اور دگرد آبادی نہ ہونے کی وجہ سے سڑک ویران ہوتی ہے۔ وہ اپنے بھگے کپڑوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ اصلاح شاہ زمان کی جگہ پر کھلی آنکھوں سے کسی سوچ میں محو اس سے بے خبر رہتی ہے۔ وہ کپڑے بدلنے واش روم چلا جاتا ہے۔ وہ بلیک پینٹ اور بلیک ٹرٹل نیک شرٹ پہنے باہر آتا ہے اور اداسی سے اسکی طرف دیکھتا ہے۔ وہ کبل اٹھاتا ہے اور اسکے پیچھے بالکل اسکے ساتھ لیٹ جاتا ہے۔ وہ اپنی بازو اسکی گردن کے نیچے سے گزارنے لگتا ہے۔ اصلاح اسے دیکھ کر اپنی گردن تکیے سے اٹھاتی ہے۔ وہ اپنی بازو اسکی گردن کے نیچے سے گزار کر اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ دیتا ہے اور دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر۔ اصلاح اپنی بازو اسکی بازو کے حصار سے باہر نکالتی ہے اور اسکی بازو کو اپنے ہاتھ سے مضبوطی

Posted On Kitab Nagri

سے پکڑ لیتی ہے۔ وہ اسکی اداس گال پر اپنی گال پھیرتا ہے۔ اسکی آنکھ سے آنسو بہتا ہوا اصلاح کی گال کو نم کر دیتا ہے۔

"ناشتے کے بعد تیار ہو جاؤ ہاسپٹل چلیں گے۔۔۔" شاہ زمان ناشتے کی میز پر اسے کہتا ہے۔ اصلاح ناشتہ کرتی ہے مگر وہ نہیں۔۔ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہو جاتی ہے۔ "نہیں مجھے ہاسپٹل ایڈمٹ نہیں ہونا۔۔۔" وہ بریڈ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "نہیں۔۔ تمہاری ڈاکٹر سے پوری رپورٹ بناوانی ہے جو امریکہ لے کر جائیں گے۔۔۔" وہ اسکی پریشانی دور کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسکا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔ "میں نے بھیجی تھیں نہ رپورٹس رات میں بتایا تو تھا۔۔ میرا وقت ضائع مت کریں۔۔ میں جینا چاہتی ہوں کھل کر اس وقت کو آپ کے ساتھ۔۔۔" وہ اسکی منت کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "مجھ پر بھروسہ کرتی ہو؟ وہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے سوال کرتا ہے۔" وہ ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

رات کے وقت وہ کمرے میں اسکے کندھے پر اپنا سر رکھ کر بیٹھی ہوتی ہے۔ "پہلے زندگی بہت حسین تھی میری۔۔۔ جو چاہتی تھی ہو جاتا تھا۔۔۔" وہ کسی خیال میں محو اسے کہتی ہے۔ "پھر تم مجھ سے ملی

Posted On Kitab Nagri

اور میری نحوست نے تمہاری زندگی کو بھی میرے جیسا بنا دیا۔۔۔۔۔ "وہ شکستہ دلی سے اسے جواب دیتا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ اپنا سر اس کے کندھے سے اٹھالیتی ہے۔ "ایسا تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ میری زندگی کا سب سے خوبصورت فیس ہیں۔۔۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "وہ کہتے ہیں نہ کہ رل تاں گئے ہاں پر چس بڑی آئی اے۔۔۔۔۔" اسکے منہ سے یہ الفاظ سنتے ہی شاہ زمان کی ہنسی نکل جاتی ہے۔ "اصلاح؟ وہ اسے تجسس میں پکارتا ہے۔ "ہاں؟ وہ اسکے تجسس کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "تم مجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھو گی؟ وہ ہاں کے جواب کا منتظر اس سے سوال کرتا ہے۔ "یعنی آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ میں مرنے والی ہوں۔۔۔۔۔" وہ آواز میں شکوہ لیے کہتی ہے۔ "میری بات کا جواب دو۔۔۔۔۔" وہ دوبارہ اس سے پوچھتا ہے۔ "آپ کو ساتھ لے کر جاؤں گی میں اپنے شاہ زمان۔۔۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسے مطمئن کرتی ہے۔ تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی اصلاح ابھی۔۔۔۔۔ سب سے نچلے درجے کا دوزخی ہوں میں۔۔۔۔۔" وہ اسکے جواب پر یہ سوچتا ہے۔

شاہ زمان بالکل جوانی کے روپ میں ایک باریک سی لکڑی پر کھڑا ہوتا ہے۔ اسکے برابر مگر تھوڑا دور جمشید بھی بالکل نوجوان بنے ایسی ہی حالت میں کھڑا ہوتا ہے۔ دونوں کے گلوں میں پھندے اور پیروں کے نیچے آگ کا سمندر جوان دونوں کو سمالینے کو بیتاب ہوتا ہے۔ ان دونوں پر آگ کی گرم ہوا چل رہی ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ہے جس میں ان کا جوٹ کا گھٹنوں تک فراک نما لباس مل رہا ہوتا ہے۔ جمشید کی ٹانگیں پس زدہ اور جسم پر کیڑے رینگ رہے ہوتے ہیں۔ اس کی ایک آنکھ سے پس بہ رہی ہوتی ہے لیکن شاہ زمان کی حالت قدرے بہتر ہوتی ہے۔ "ہاں مل گئیں تجھے ستر حوریں جس کے لیے توبہ توبہ کر رہا تھا تو؟" وہ طنز کرتے ہوئے شاہ زمان کو آواز دیتا ہے۔ "کم از کم میرے جسم پر مکوڑے نہیں رینگ رہے۔۔۔" شاہ زمان اسے جواب دیتا ہے۔ "یہ تیری ہی بد فعلیوں کا نتیجہ جو میرے پلے پڑا ہوا ہے۔۔۔" وہ بھونپتا چڑھائے اس سے شکوہ کرتا ہے۔ "تو تو روٹی کو چوچی کہتا تھا؟" وہ اس کے شکوہ پر آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

"میرا چچا زاد بھائی۔۔۔ دنیا میں بہت آزمائش دیکھی اس نے مگر ثابت قدم رہا۔۔۔ اب جب کہ اس کو دائیں ہاتھ میں دیکھتا ہوں تو قسم سے بڑی جلن ہوتی ہے۔۔۔" وہ چہرے پر دکھ لیے کہتا ہے۔ "تو اب کیا چاہ رہا ہے تو؟" شاہ زمان اس کی بات پر بیزار ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ما عقل اب چاہنے سے کیا ہوگا میرے؟۔۔۔ کاش کے اس جیسا بن جاتا دنیا میں۔۔۔" وہ لہجے میں غصہ لیے جواب دیتا ہے۔ "اس جیسا؟" شاہ زمان اسے احمق تصور کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" جمشید افسردہ لہجے میں جواب دیتا ہے۔ "اگر تو اس جیسا بن جاتا تو تیرے جیسا کون ہوتا دنیا میں۔۔۔ کسے آگ میں پھینکا

Posted On Kitab Nagri

جاتا اس وقت؟ "شاہ زمان اپنی دانائی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔ "ایک تو تیرے تبصرے اور فلسفے۔۔۔۔۔ ہائے سوچ رہا ہوں کہ کاش عالم ارواح میں کیے وعدے یاد رہتے مجھے۔۔۔۔۔ کاش۔۔۔۔۔ تو آج انگوروں کا رس پی رہا ہوتا سبز ریشمی لباس پہنے۔۔۔۔۔ "وہ آواز میں حسرت لیے کہتا ہے۔ "ہر جان ایک ہی طرز پر پیدا ہوتی ہے۔۔۔ کیا جو دائیں ہاتھ پر ہیں انہیں دنیا میں عالم ارواح کی باتیں یاد تھیں؟۔۔۔۔۔ ہر روح کے ساتھ دنیا میں پیش آنے والے حالات اور واقعات اسے دوسروں سے مختلف کر دیتے ہیں چاہے وہ ایک ہی پیٹ سے پیدا کیوں نہ ہوئی ہوں۔۔۔۔۔ ہر نفس جانتا ہے کہ وہ کیا اور کون سا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے دوسرا نہیں۔۔۔۔۔ "شاہ زمان اس کو جواب دیتا ہے۔ "یہ روز پھانس لینے کے بعد آگ میں گرتا ہے اور اسکی تقریر ایسے ہی جاری رہتی ہے۔۔۔۔۔ "جمشید منہ بنائے کہتا ہے۔ جمشید کی نظر دائیں ہاتھ پر ان لوگوں کے ہجوم پر پڑتی ہے جنہیں اس نے قتل کیا تھا۔ "دیکھ ان میں سے آدھوں کو تیرے کہنے پر قتل کیا تھا۔۔۔۔۔ اب ان سب کے گناہ بھی میرے ہی سر ہیں۔۔۔۔۔ "وہ پچھتاوے میں کہتا ہے۔ شاہ زمان کی نظر ان لوگوں پر پڑتی ہے جسے اس نے مارا ہوتا ہے۔ ایک لڑکی جسے اس نے پشاور میں قتل کیا تھا وہ بھی اسی ہجوم میں موجود ہوتی ہے۔ وہ سب اسکا تماشا دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ شاہ زمان کے پیر سے لکڑی کھینچ لی جاتی ہے اس کا پھندے میں جکڑے ہونے کی وجہ سے گلہ دب

Posted On Kitab Nagri

جاتا ہے۔ وہ اپنی ٹانگیں ہلارہا ہوتا ہے کہ اسکی نظر ایک خاص لڑکے پر پڑتی ہے جو اسے مزے لے کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اسی کشمکش میں وہ "نہیں۔۔۔" چلاتے ہوئے سوتے سے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اصلاح اسکی آواز سے جاگ جاتی ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔" خواب دیکھا تھا میں نے۔۔۔" وہ پسینے میں شرابور اسے جواب دیتا ہے۔ وہ اسے پانی کا گلاس دیتی ہے۔ وہ تیزی سے پانی پی لیتا ہے اور گلاس اسے دیتا ہے۔ وہ گلاس میز پر رکھتی ہے اور اسکے قریب ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ "کیا تھا خواب میں۔۔۔؟ ایسے خواب کیوں آتے ہیں۔۔۔؟" وہ اسکے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "میرا انجام دیکھتا ہوں۔۔۔ جو سارا دن سوچتا ہوں رات میں وہی سامنے آ جاتا ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنے پھولی سانس میں اسے جواب دیتا ہے۔ "شاہ زمان مجھے بتائیں۔۔۔ بتائیں کہ کیا کیا کر بیٹھے ہیں ماضی میں۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ چونک کر اسے دیکھتا ہے۔ "میری جان۔۔۔ میں کچھ نہیں کہوں گی میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ اسکے سر کو سینے سے لگائے کہتی ہے۔ "میں نے آپ سے عشق کیا ہے۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسکے سر کو چومتی ہے۔ "میں نکالوں گی اس عذاب سے باہر آپ کو میری جان۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسکی گردن چومتی ہے۔ "اصلاح نہیں بتا سکتا میں تمہیں۔۔۔۔۔ تم نفرت کرو

Posted On Kitab Nagri

گی مجھ سے۔۔۔ "وہ آنکھوں میں ندامت لیے کہتا ہے۔۔۔" "نہیں ایسا نہیں کر سکتی میں۔۔۔ اگر ایسا کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر لیتی۔۔۔" "وہ دوبارہ اسکی گردن چومتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم سن سکتی ہو؟" "وہ اپنا چہرہ اسکے سامنے لاتے ہوئے کہتا ہے۔" "میری جان۔۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔۔۔" "یہ سنتے ہی اسکے چہرے کا تعثر بدل جاتا ہے۔ جیسے وہ کہ رہا ہو کہ ایسا مت کہو۔" "میں چاہتی ہوں کہ جلد از جلد آپ کی آخرت سنوارنے کے لیے جو بن پڑے وہ کروں۔۔۔" "وہ اسے پر اعتماد لہجے میں کہتی ہے۔" "میں نے دو ہزار سے بھی زیادہ قتل کئے ہیں۔۔۔" "وہ جھٹ سے یہ کہ دیتا ہے اور فوراً چہرہ نیچے جھکا لیتا ہے۔" "کیا؟" "وہ حیران ہوتے ہوئے کہتی ہے جیسے اسے بہت بڑا دھچکا لگا ہو۔

چھ ماہ بعد۔۔۔

شاہ زمان امریکہ میں اصلاح کی دوسری سرجری کرواتا ہے اور گھر لے آتا ہے۔

"شکر ہے اپنے گھر آنا دوبارہ نصیب ہوا۔۔۔ لیکن دو ماہ بعد دوبارہ جانے کا سوچ کر دل اداس ہو گیا ہے۔۔۔" "وہ بیڈ پر لیٹے شاہ زمان سے کہتی ہے۔" "تم نے تو جینے کی امید ہی چھوڑ دی تھی پاگل۔۔۔ اگر اس وقت میں حوصلے سے کام نہ لیتا تو اب تک چالیسواں بھی ہو چکا ہوتا تمہارا۔۔۔" "وہ

Posted On Kitab Nagri

اسکا ہاتھ پکڑے کہتا ہے۔ "میں بہت مشکور ہوں۔۔۔" وہ آنکھوں میں اسکے لیے شکریہ لیے کہتی ہے۔ "پاگل۔۔۔" وہ اسکے شکریہ کے جواب میں کہتا ہے۔

ٹرسٹ کے گرانوڈ میں بچے کھیل رہے ہوتے ہیں۔۔۔ کچھ لڑکے سہمے ہوئے کونوں میں لگے بیٹھے ہوتے ہیں۔ "ان بچوں کو جلد از جلد نارمل لائف کہ طرف واپس لائیں۔۔۔" شاہ زمان ٹرسٹ کے ملازم سے کہتا ہے۔ "جی سر ابھی نئے ہیں تو اس لیے وقت لگ رہا ہے ان کے ماں باپ بھی تقریباً روز آتے ہیں ان سے ملنے۔۔۔۔۔ وہ اپنے بچوں میں مثبت رویہ دیکھ کر خوش ہیں۔۔۔" ملازم اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہتا ہے۔

"جنسی زیادتی ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے بھیانک ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جو قابل مثال ہو۔" وہ ٹرسٹ میں موجود صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "سر آپ نے زیادتی کا شکار ہونے والے لڑکوں کے لیے ٹرسٹ بنایا ہے۔۔۔ بچیوں کے لیے کیوں نہیں؟ ایک عورت صحافی اس سے سوال کرتی ہے۔" آپ کا سوال کافی دلچسپ ہے۔۔۔۔۔ ایسے معاملات سے گزرنے کے بعد بچیاں اپنے ماں باپ اور ارد گرد کے ماحول سے کافی سپورٹ ملنے کے بعد خود کو سنبھال لیتی ہیں۔۔۔ اور وہ خود کو دوبارہ اس عمل سے گزارنے کو ناپسند کرتی ہیں۔۔۔ مگر لڑکوں کا معاملہ برعکس ہے۔۔۔۔۔ وہ معاشرے لے

Posted On Kitab Nagri

لیے ناٹور بن جاتے ہیں اگر انہیں پر اپر گائڈنس نہ ملے۔۔۔ میرے خیال سے ان الفاظ سے آپ کافی کچھ سمجھ سکیں گی۔۔۔ اور ویسے بھی میرا فوکس بچوں کو جنسی ہراسگی سے بچانے پر ہے ان کے لیے زیادتی سے متاثر ہو کر ٹرسٹ بنانے میں نہیں۔۔۔ "وہ اس عورت کو مطمئن کر دیتا ہے۔" سر اگلہ سٹیپ کیا ہوگا؟ ویسے لاسٹ ٹائم قومی اسمبلی میں آپ کے موقف نے کافی زور پکڑا تھا۔۔۔ "دوسرا صحافی اس سے سوال کرتا ہے۔" دیکھیں زور پکڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک قرضے پر چلنے والا ملک ہے۔۔۔ یہ زیادتی اور ہراسگی یہاں مسئلہ تصور ہی نہیں کیا جاتا اور ان معاملات پر اسلامی قوانین کا نافذ کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔ میری اس معاملے میں کافی ڈیٹیلڈ بات ہوئی تھی ایک ایم۔ان۔اے سے اسکا یہی کہنا ہے کہ جب قرضہ باہر سے لیتے ہیں تو قانون بھی باہر کا ہی چلے گا۔۔۔ اور یورپ کہتا ہے کہ ان معاملات میں پاکستان اپنا سافٹ ایجنج رکھے۔۔۔ باقی آپ خود سمجھدار ہیں۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

شاہ زمان پورے ٹرسٹ کا جائزہ لیتا ہے۔ وہاں موجود سب لڑکوں سے ملتا ہے وہ ایک کمرے میں بچوں
سے بات چیت میں مصروف ہوتا ہے کہ اچانک ایک لڑکے کی چلانے کی آوازیں آتی ہیں۔ وہ آوازیں
سن کر فوراً کمرے سے باہر نکلتا ہے۔ دو آدمی اس لڑکے کو پکڑ کر زبردستی اندر لے جانا چاہتے
ہیں۔ "رکو۔۔" شاہ زمان انہیں رکنے کا کہتا ہے۔ "جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ لڑکے کی آنکھوں میں
آنسو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ ملازم وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اسے اس پندرہ سالہ لڑکے میں اپنا آپ نظر
آتا ہے اسکی آنکھیں بھر آتی ہیں اور وہ لڑکے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میری ماں نے دوسری شادی کر لی۔۔۔ ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی میرے ساتھ یہ سب کر رہا تھا میرے ماموں کا ڈرائیور۔۔۔" وہ لڑکا شاہ زمان کو خالی کمرے میں بیٹھے اپنی داستان سناتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتا ہے۔ "زندگی جیسی تم سوچ رہے ہوں ویسی بالکل نہیں ہے۔۔۔ اس سے بہت بہتر ہے بیٹا۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔ "یہاں سب یہی کہتے ہیں۔۔۔ لیکن جس پر گزرتی ہے اسے پتا ہوتا ہے۔" وہ لڑکا آنکھوں میں شکوہ لیے اسے کہتا ہے۔ "میں سمجھ سکتا ہوں اسی لیے کہ رہا ہوں۔۔۔ میرے ساتھ بیت چکا ہے یہ سب۔۔۔" یہ سنتے ہی لڑکے کی آنکھوں میں شکوہ حیرانی میں بدل جاتا ہے۔ "میں چھ سال کا تھا۔۔۔ اسی رات میرے ابو کا انتقال ہو گیا۔۔۔ میں کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکا تھا۔۔۔ نہ ہی مجھے اتنی سمجھ تھی۔۔۔ میں یہی سمجھ گیا کہ یہ سب نارمل ہے سب کرتے ہیں۔۔۔ شاید میں بھی یہی کروں گا۔۔۔" وہ لڑکا اسکی باتیں دلچسپی سے سننے لگا۔ "پھر؟" وہ تجسس سے پوچھتا ہے۔ "پھر جب میں بڑا ہوا تو میں میری کلاس کے لڑکوں کو لڑکیوں کے بارے میں باتیں کرتا دیکھ کر بہت حیران ہوتا۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ مجھے سمجھ آ گئی۔۔۔ پھر جب میں تمہاری عمر کا ہوا میری قسمت نے پھر سے وہی سب دہرایا۔۔۔ اور میری سوچ بالکل تمہارے جیسی ہو گئی تھی۔۔۔ مجھے یہ سب ٹھیک لگنے لگا۔۔۔ حالانکہ یہ بہت غلط ہے۔۔۔" وہ بچہ اسکی باتوں میں محو ہو جاتا ہے۔ "تم سن رہے

Posted On Kitab Nagri

ہو؟ "شاہ زمان اسکا ہاتھ ہلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔" کیا اب آپ نارمل لائف گزار رہے ہیں۔۔۔ یعنی کسی لڑکی کے ساتھ؟ "وہ خیالی دنیا سے باہر آتے ہوئے پوچھتا ہے۔" ہاں۔۔ میرا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا۔۔ جب کبھی اس بارے میں سوچتا تھا تو کافی پریشان ہو جاتا تھا۔۔ مگر سب ٹھیک رہا۔۔۔ "وہ اپنی داستان بتا کر اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔" کیا واقعی؟ وہ لڑکا حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "ہاں کہانہ کہ تم خود کو سنبھالو۔۔۔ یہاں کے ماحول میں ایڈجسٹ کرو۔۔ تمہارا کورس پورا ہوتے ہی تم ایک نارمل انسان کی طرح سوچو گے۔۔۔" وہ لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتا ہے۔

"شکر ہے کہ یہ بچہ کسی جمشید کے ہاتھ نہیں لگ گیا نہیں تو شاہ زمان بن جاتا۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے سوچتا ہے۔

اصلاح ایک غریب علاقے میں گاڑی سے باہر نکلتی ہے وہ ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں داخل ہوتی ہے۔ "میں آپ کو خون بہادوں گی۔۔۔ پر مہربانی کر کے اپنے بیٹے کا قتل میرے شوہر کو معاف کر دیں۔۔۔" وہ چارپائی پر بیٹھی ایک بوڑھی عورت سے کہتی ہے۔ "کیا تم اپنے پیارے کا قتل پیسوں کے بدلے معاف کر سکتی ہو؟ وہ بوڑھی عورت اس سے سوال کرتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں خاموش

Posted On Kitab Nagri

ہو جاتی ہے۔ "میراشوہر ایک ذہنی بیماری میں مبتلا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ نفسیاتی مریض بن چکا تھا۔۔۔ اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا سب۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اسے سمجھاتی ہے۔ "ہاں یہی تو وطیرہ ہے تم امیروں کا۔۔۔ پہلے اٹھارہ سے کم بنانے کی کوشش کرتے ہو قاتل کو اگر یہ طریقہ کار آمد نہ ہو تو نفسیاتی ہونے کا ڈرامہ کرتے ہو۔۔۔" وہ بڑھیا یہ کہتے ہوئے اس پر شدید غصہ کرتی ہے۔ "چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ۔۔۔" یہ کہتے ہوئے بڑھیا کا سانس پھول جاتا ہے۔ اصلاح اسے ہاتھ لگا کر دیکھنے لگتی ہے لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے۔ "دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ چلاتے ہوئے کہتی ہے اور اصلاح وہاں سے چلی جاتی ہے۔

شاہ زمان رات کے کھانے پر کھیرے کے قتلے پر مسلسل چھری سے وار کر رہا ہوتا ہے۔ "کوئی بات ہوگی؟" اصلاح اسے کسی سوچ میں محو دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر پوچھتی ہے۔ "نہیں تو۔۔۔" وہ کسی خیال سے باہر آتا ہوا کہتا ہے۔ "کچھ تو ہے۔۔۔" وہ اس سے دوبارہ سوال کرتی ہے۔ "آج ٹرسٹ میں ایک لڑکا دیکھا۔۔۔ اس میں اپنا آپ نظر آیا مجھے۔۔۔" وہ آنکھوں میں اداسی لیے کہتا ہے۔ "میری جان۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیوں؟ اصلاح۔۔۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔ کیوں ایک بچے سے اس کا بچپن چھین کر اسے بچپن سالہ پختہ گندگی سے بھر دماغ رکھنے

Posted On Kitab Nagri

والا مرد بنا دیا جاتا ہے؟ اس کی نم آنکھوں میں سوالِ اصلاح کو اسکی دماغی حالت سے واقف کرواتا ہے۔ "میری جان چلیں باہر چل کر ڈنر کرتے ہیں۔۔۔۔" وہ بات گھماتے ہوئے کہتی ہے۔ "آپ کو چنبج کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑے میز سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

اصلاح اپنے کمرے کے ڈریسنگ روم سے باہر آتی ہے۔ وہ بلیک فراک میں بہت دلفریب لگ رہی ہوتی ہے۔ "بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔" شاہ زمان صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ "چلیں پھر مجھے میچنگ کے شوز ڈھونڈ کر دیں۔۔۔ آپ کو پتا ہے کہ میں جھک نہیں سکتی۔۔۔۔۔ وہ اسے آرڈر کرتی ہے۔" جو حکم۔۔۔۔ "وہ اطاعت کرتے ہوئے جوتا لینے ڈریسنگ روم میں چلا جاتا ہے۔ اور بلیک کلر کا فلیٹ جوتا لے آتا ہے۔" اب مجھے بیٹھنا پڑے گا اور آپ کو پتا ہے کہ میں اس جوتے کے سٹیپس بند نہیں کر سکتی۔۔۔۔ "وہ ادائیں دیکھاتے ہوئے کہتی ہے۔" یہ خادم کس لیے ہے۔۔۔" شاہ زمان یہ کہتا ہوا اسکے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔ وہ ادائیں پاؤں میں اس جوتا پہناتا ہے اور سٹیپ بند کر دیتا ہے۔ وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ اسکے دوسرے پاؤں میں بھی اسی طرح خوشی خوشی جوتا پہنا دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان اور اصلاح ایک پر رونق سڑک پر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے چل رہے ہوتے ہیں۔ "تم اگر پہلے مل جاتی تو شاید زندگی میں کافی سدھار ہوتا میرے۔۔۔۔۔" وہ چلتے ہوئے اس کہتا ہے۔ "اور میری میں بگاڑ۔۔۔" وہ اسکی بازو پکڑ کر چلتے ہوئے اسے جواب دیتی ہے۔

ایک سال بعد۔۔۔

اصلاح کی زندگی بظاہر شاہ زمان کی دولت سے بڑھ گئی تھی مگر موت اسکی قسمت میں تھی۔

اصلاح کمرے میں سو رہی ہوتی ہے۔ اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے اور جسمانی کمزوری اس کی حالت کو تشویشناک کر دیتے ہیں۔ اس کے تمام بال جھڑ چکے ہوتے ہیں۔ وہ سکارف پہنے لیٹی ہوتی ہے۔ وہ ایک سال میں تین بار پیٹ کے مختلف اعضاء کی سرجری سے گزرتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں آتا ہے اور اس چہرہ لیے اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ کہیں وہ مرنے لگی ہو اس خوف سے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلاتا ہے۔ وہ آنکھیں کھول لیتی ہے اور اسکی جان میں جان آ جاتی ہے۔ "ہاں شاہ زمان زندہ ہوں میں ابھی۔۔۔" وہ آنکھیں ملتے ہوئے اسے کہتی ہے۔ "بس کیا کروں تم سوتی ہی ایسے ہو۔۔۔۔۔" وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔ پھر وہ دونوں بہت غمگیں ہو جاتے ہیں۔ اصلاح کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑتے ہیں۔ "سنو لڑکی نہاتی کیوں نہیں۔۔۔" وہ ناک پر شدید بدبو

Posted On Kitab Nagri

کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ رکھے اور اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ یہ سن کر وہ اداسی سے نکلتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔ "آپ بھی نہ۔۔۔ بس مذاق کی عادت نہیں جاتی آپ کی۔۔۔" وہ اسکے ناک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔ وہ بھی اسکی موت کے ڈر سے باہر نکلتے ہوئے مسکرا دیتا ہے۔

"کیا ملا ہے مجھے۔۔۔ اتنی بار اسے تکلیف سے گزارا میں نے۔۔۔ اب بھی نہیں بچ سکتی وہ۔۔۔" وہ رات کو چھت پر نیچے بیٹھے سگرٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے سوچتا ہے۔ اصلاح سارے گھر میں اسے ڈھونڈتے ہوئے چھت پر آتی ہے اور اسکے برابر بیٹھ جاتی ہے۔ "کیا ہوا؟ وہ اسکے ہونٹوں سے سگرٹ نکالتے ہوئے پوچھتی ہے۔ "ایسے کیوں بیٹھے ہیں؟۔۔۔ سوئے کیوں نہیں؟۔۔۔ وہ سگرٹ کو پاؤں سے بجھاتے ہوئے اس سے دوبارہ سوال کرتی ہے۔

"انسان خسارے میں ہے۔۔۔ ایسے خسارے میں جہاں بغیر اسکی مرضی جانے اسے دھکیل دیا جاتا ہے۔ اس خسارے کے سمندر کو پار کرنے کے لیے وہ امید کے تنکے کا سہارا لیتا ہے مگر بد قسمتی کا زور دار طوفان اسے حقیقت پسند بنا دیتا ہے۔۔۔۔۔ بس ساری زندگی امید اور حقیقت کے درمیان دھکے کھاتے کھاتے ہی گزر جاتی ہے۔۔۔" وہ لہجے میں افسردگی لیے کہتا ہے۔ "شاہ زمان آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں۔۔۔" وہ اسے ڈپریشن میں گھرا دیکھ کر اس سے سوال کرتی ہے۔ "میں سوچ تو نہیں رہا۔۔۔ سوچ

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہے یہ میری۔۔۔ حقیقت ہے۔۔۔ تم مرنے والی ہو اور میں جینا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اپنے سر کو پیچھے کی جانب جکھالتا ہے۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسے سینے سے لگا لیتی ہے۔ "شاہ زمان یہ زندگی وجود کی شکل میں رکاوٹ ہے میرے لیے۔۔۔۔۔ آپ کا عاشق آپ کے عشق میں اتنا بے بس ہو چکا ہے کہ وہ مر کر اپنے محبوب کے وجود میں سما جانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنی نم آنکھیں اور چہرے پر مسکراہٹ لیے کہتی ہے۔ "تم مجھے پل صراط سے دھکا دو گی اصلاح۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات سن کر سوچتا ہے۔

کیک پر 29 لکھا ہوتا ہے۔ اصلاح اپنی سا لگرہ کایک کاٹنے کے لیے سر پر بالوں کی وگ لگائے ڈاننگ ٹیبل کے ساتھ تیار کھڑی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اور بدر بھی وہیں موجود ہوتے ہیں۔ اصلاح کیک کاٹ کر پہلے شاہ زمان کو کھلاتی ہے اور پھر بدر کو۔ "ہزاروں سال جیو۔۔۔۔۔" شاہ زمان کیک اسے کھلاتے ہوئے کہتا ہے۔ "ہزار سال تک تو میری ہڈیاں بھی ٹوٹ جائیں گی شاہ زمان۔۔۔۔۔ بس پچاس سال اور۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ سے کیک کھا کر کہتی ہے۔ "چلیں اب گفٹ بھی دے دیں۔۔۔" وہ تجسس سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "گفٹ نہیں لایا میں۔۔۔" وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

کہتا ہے۔ وہ شکایت بھری نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔ "تم گفٹ دو گی مجھے۔۔۔ میری بدر کے ساتھ پینٹنگ بنا کر۔۔۔"

اصلاح لاؤنج میں بیٹھے شاہ زمان اور بدر کی پینٹنگ بناتی ہے۔ وہ دونوں اس کے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوتے ہیں۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک بیھانک شیر کی پینٹنگ اسے اپنے سامنے بیٹھا کر بناؤں گی۔۔۔" وہ پینٹنگ بناتے ہوئے کہتی ہے۔ "معذرت خواہ ہوں۔۔۔ بس یہ سب یہاں سے جا رہے ہیں اسی لیے بنوا رہا ہوں۔۔۔" وہ بدر کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھ کر کہتا ہے۔ "کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟" وہ پینٹنگ روک کر تجسس سے پوچھتی ہے۔ "کسی کو گفٹ کر دیے میں نے یہ سب۔۔۔ میں نہیں رکھ سکتا نہیں۔۔۔" وہ اپنی ادا سی چھپائے کہتا ہے۔

رات کے وقت اصلاح بہت تکلیف سے گزر رہی ہوتی ہے۔ شاہ زمان اسے اپنے سینے سے لگائے اپنی داستان سنا کر اس کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ "بس پھر ماضی کا ایک حصہ میں نے خود کو اپنی ہی نظر میں مکمل مرد ثابت کرنے کے لیے عورتوں کی زندگیاں تباہ کرنے میں صرف کیا۔۔۔۔۔ اپنے اندر ایک مکمل مرد کی تلاش میں۔۔۔۔۔" وہ اسے سکارف پر اپنا چہرہ رکھے آنکھوں میں

Posted On Kitab Nagri

نمی لیے کہتا ہے۔ "آپ نے پہلا قتل کب کیا تھا شاہ زمان؟" وہ تکلیف میں کھوئی ہوئی اس سے پوچھتی ہے۔ "کیا اسے مجھ سے نفرت نہیں ہوتی۔۔۔" وہ اسکے ردِ عمل پر سوچتا ہے۔ "اپنے محبوب کو اس کے عیبوں کے ساتھ چاہنا یہ سب افسانوں میں ملتا ہے۔۔۔۔۔ کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرا بھی کوئی اتنا بڑا عاشق ہو گا۔۔۔" وہ مسکرا کر اسے اپنی طرف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "آپ سے عشق کی کوئی انتہاء نہیں میرے نزدیک۔۔۔۔۔ میں بے بس ہوں اس معاملے میں۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ "جمشید کے لیے کیا تھا میں نے پہلا قتل۔۔۔۔۔ جب پہلی بار میں نے کسی کے لیے چرس سمگل کی تھی۔۔۔۔۔ اس کے بدلے میں مجھے بھاری معاوضہ ملنا تھا۔۔۔۔۔ جس سے جمشید کا علاج ہونا تھا۔۔۔۔۔ میں نے اپنا کام کر دیا۔۔۔۔۔ میرے مالک کی طرف سے پیسے ادا کر دیے گئے تھے مگر جس نے مجھے پیسے دینے تھے وہ مکر گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے میرے کام میں نقص نکال کر میری رقم دبوچ لینا چاہی۔۔۔۔۔ بس پھر وہی بندوق جو اس نے مجھے دی تھی میں نے اس پر چلا دی۔۔۔۔۔ کم عمری بلکل سادہ پانی کی طرح ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس میں کوئی کچھ بھی گھول دے سب سما جاتا ہے۔۔۔۔۔ بغیر کسی احتجاج کے۔۔۔۔۔" وہ اپنے ماضی میں کھوئے ہوئے اسے بتاتا ہے۔ "اصلاح؟ کیا تم مجھے اپنے ساتھ رکھو گی جنت میں۔۔۔۔۔؟ وہ ایک دم چونکتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔ "بلکل۔۔۔۔۔ میں آج بھی کافی لوگوں کے

Posted On Kitab Nagri

گھر گی تھی۔۔۔ کچھ کے لواحقین نے خون بہا پر رضامندی کر لی ہے۔۔۔ کسی دن کوئی بھی معاف نہیں کرتا اور کسی دن سب معاف کر دیتے ہیں۔۔۔ ایک عورت جس کے گھر میں آج گی تھی اس کے دو بیٹے ہیں اور دونوں ہی معزور۔۔۔ "وہ لہجے میں دکھ لیے اسے بتاتی ہے۔" پھر؟ وہ تجسس میں پوچھتا ہے۔ "وہ لوگوں کے گھروں میں کام کر کے اپنا خرچ چلا رہی ہے۔۔۔ جب میں نے اسے سارا معاملہ بتایا تو بہت غصہ کیا اس نے مجھ پر۔۔۔ لیکن جب میں نے اسکی مدد کرنے اور خون بہا دینے کا وعدہ کیا تو رضامند ہو گی۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اسے تسلی دیتی ہے۔ "دیکھو میں نے دولت کو سکون سمجھا اور پھر اسکی تلاش میں لوگوں کی زندگیاں تباہ کر دیں۔۔۔" وہ کسی عذاب میں مبتلا اسے کہتا ہے۔

اصلاح اپنے باپ کی زمینوں کا جائزہ لیتی ہے۔ فصلوں میں کچھور کے درخت ان کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیتے ہیں۔ شام کی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا، آسمان پر بادل اور سامنے سے چل کر اسکی طرف آتا ہوا شاہ زمان اسکی گھٹن زدہ روح کو تازگی بخش دیتے ہیں۔ "بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں یہاں آکر۔۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا کر کہتی ہے۔ وہ بھی محبت بھری نگاہیں لیے اسکی طرف بڑھتا ہے۔ "کاش کہ حسین زندہ ہوتا تو آج مجھے اس سب کی فکر نہ ہوتی۔۔۔" وہ کھیت میں اسکے برابر چلتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان خاموش رہتا ہے۔ "کیا کروں میں اب؟" وہ وہیں رک کر اس سے پوچھتی ہے۔ "میں کیا بتاؤں۔۔۔۔" وہ اسکے سوال پر بس یہی جواب دیتا ہے۔

رات کو سوتے ہوئے اصلاح اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے اور وہ درد سے چلانا شروع کر دیتی ہے۔ "کیا ہوا؟ شاہ زمان اٹھتے ہوئے اسے تڑپتا دیکھ کر پوچھتا ہے۔ "نا قابل برداشت

درد ہو رہا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ وہ اسکی سائیڈ ٹیبل کی طرف جاتا ہے اور پین کلر نکال کر اسے دیتا ہے۔ وہ

پانی کا گلاس اور دوا اسکی طرف بڑھاتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ نہیں لینی مجھے۔۔۔۔ کوئی فرق نہیں پڑتا اس

سے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ پیچھے کرتے کہتی ہے۔ "آؤ ہاسپٹل چلیں۔۔۔۔" وہ دوا اور پانی میز پر رکھتے ہوئے

کہتا ہے اور اسکی طرف بڑھتا ہے۔ "نہیں شاہ زمان۔۔۔۔ یہاں بیٹھیں۔۔۔" وہ بیڈ ہاتھ رکھ کر اسے

اپنے برابر بیٹھنے کا کہتی ہے۔ "اصلاح ہاسپٹل چلو۔۔۔۔" وہ اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہتا

ہے۔ "نہیں۔۔۔ وہ کیا کرتے ہیں۔۔۔۔ بس نشے کا انجکشن لگا دیتے ہیں۔۔۔۔" وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے درد

برداشت کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "پھر پین کلر ہی لے لو۔۔۔" وہ اسکی منت کرتا ہے۔ "نہیں۔۔۔ میں

تھک چکی ہوں ان دواؤں سے۔۔۔۔ کرواہٹ بھر چکی ہے میرے اندر۔۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

کہتی ہے۔ "وائن پیوں گی۔۔۔" وہ اسکے قریب جھکتے ہوئے رازداری سے پوچھتا ہے۔ یہ سنتے ہی اصلاح کی آنکھیں حیرت سے ساکن ہو جاتی ہیں۔

شاہ زمان اور اصلاح دونوں فرش پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اصلاح کے پاس شراب کی بوتل پڑی ہوتی ہے وہ شراب کے نشے میں اپنی تکلیف بھول جاتی ہے۔ "کیسا؟ ختم ہو گی نہ ساری تکلیف۔۔۔" وہ اسے نشے میں ڈوبا ہوا دیکھ کر سوال کرتا ہے۔ "ہاں بالکل آپ کی طرح ہے۔۔۔ بدبودار اور جانلیوا مگر ہوش گم کر دینے والی۔۔۔" وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شرمندہ سا ہو جاتا ہے۔ "کافی پرانی ہے۔۔۔ جمشید کے کمرے سے ڈھونڈ کر لایا ہوں۔۔۔" وہ شرمندگی کو دبائے کہتا ہے۔ "وہی تو کہ رہی ہوں میں کہ بالکل آپ کی طرح جتنی پرانی اتنی ہی بااثر۔۔۔" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔ "لگتا ہے آج میری زوجہ محترمہ ایک مصورہ سے شاعر بن کر مجھ پر دیوان لکھ ڈالیں گی۔۔۔" وہ بھی رومانٹک ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "اس ناچیز کی اتنی اوقات نہیں کہ موصوف پر غزلیں لکھے۔۔۔ آپ پر شاعری کرنے والا آپ کے برابر کا ہونا چاہیے۔۔۔ باکمال۔۔۔" وہ یہ کہہ کر اسکے کندھے پر سر رکھ دیتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "اصلاح؟" وہ اس سے لہجے میں پریشانی لیے اس سے سوال کرتا ہے۔ "جی۔۔۔ جانِ اصلاح۔۔۔" وہ اپنے ہونٹوں سے اسکا کان چھوتے ہوئے کہتی ہے۔

"مجھے لگتا ہے کہ آج تم سچ بولو گی۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ "کون سا جرم قبول کروانا ہے آپ نے؟" وہ آنکھوں میں نیند لیے کہتی ہے۔ "جب میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی۔۔۔ تب کیا سوچا تم نے میرے بارے میں۔۔۔؟" وہ شرمندہ ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔ "اگر ایک عاشق سے یہ سوال کیا جا رہا ہے تو وہ اپنے محبوب کے بارے میں کیا کہے؟ اور اگر ایک بیٹی سے کیا جائے تو کیا۔۔۔؟"

"چلو ایک عاشق کے طور پر بتا دو۔۔۔" وہ تجسس میں اس سے پوچھتا ہے۔ "عشق میں عاشق کی بیش قیمت خواہش اسکی اس کے محبوب سے قربت ہوتی ہے۔۔۔ ہر لحاظ اور مروت کا پاس رکھتے ہوئے وہ اپنے محبوب کے لیے تڑپ رہا ہوتا ہے۔۔۔ اسکی قربت کے لیے۔۔۔ اگر اپنے معاملے میں عشق کا حاصل کہوں تو وہ میرا حاصل ہے۔۔۔ کیوں کہ آج تک وہ لمحات مجھے دوبارہ نصیب نہیں ہوئے۔۔۔" یہ سنتے ہی شاہ زمان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ "اور کیا تھی وہ زبردستی۔۔۔ قربت کہوں گی میں اسے۔۔۔ قربت وہ بھی ایسی ویسی۔۔۔" وہ اسے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ "تم

Posted On Kitab Nagri

میرے عشق میں اندھی ہو چکی ہو اصلاح۔۔۔ "وہ اسکے جواب پر یہ سوچتا ہے۔" اور جب تمہیں پر یگنسی کا پتا چلا۔۔۔ تب؟ "وہ حوصلہ کر کے دوبارہ سوال کرتا ہے۔" میں کوئی تیرہ سالہ بچی نہیں تھی شاہ زمان۔۔۔ مجھے اندازہ تھا کہ یہ سب ہو گا۔۔۔ اور ہو بھی گیا۔۔۔ لیکن جب مجھے پتا چلا تھا تو میرا دل کیا کہ آپ میرے سامنے ہوں اور میں اپنی چیل اتار کر آپ کو گنجا کر دوں۔۔۔ "وہ اس کے سینے سے ہٹتے ہوئے اس پر غصہ ہوتے ہوئے کہتی ہے وہ پھر شر مندہ ہو جاتا ہے۔" آپ کو کیسا محسوس ہوا تھا جب پتا چلا تھا۔۔۔ "وہ اپنا غصہ ختم کرتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔" مجھے اپنے بارے میں ایک نئی بات پتہ چلی تھی۔۔۔ کہ "I am so fertile" یہ سنتے ہی اصلاح زور سے ہنس دیتی ہے۔

"you are not just so fertile... you are sexiest man in the world...my dear husband..."

"مجھے معاف کر دو اصلاح۔۔۔" وہ چہرے پر شرمندگی لیے کہتا ہے۔ "معاف کیا۔۔۔ معاف کیا۔۔۔" وہ بالکل ایک سخی کی طرح اسے اپنی معافی بخش دیتی ہے جیسے وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر اپنی دولت۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زمان کے شیروں کو ٹرک پر چڑھایا جا رہا ہوتا ہے۔ بدر کو وہ اپنے سینے سے لگا کر پیار کرتا ہے اور پھر نم آنکھیں لیے اسے رخصت کر دیتا ہے۔ بدر ٹرک پر چڑھ جاتا ہے اور مڑ کر اسکی طرف دیکھتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ٹرک کا دروازہ بند ہو جاتا ہے یہ سب دیکھ کر شاہ زمان بہت دکھی ہو جاتا ہے۔

اصلاح ہسپتال میں لیٹی ہوتی ہے۔ اسکی حالت بہت خراب ہوتی ہے جیسے وہ کسی بھی وقت مر سکتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں آتا ہے۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر اسکا دل چھلنی ہوتا ہے۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے بیٹھ جاتا ہے اور رونے لگتا ہے اس کی آواز سنس کر اصلاح جاگ جاتی ہے۔ وہ اپنا آکسیجن ماس اتارتی ہے۔ "میری جان۔۔۔۔۔" وہ اپنا دوسرا ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر کہتی ہے۔ "اصلاح۔۔۔" وہ اپنا چہرہ اسکی طرف نم آنکھیں لیے کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "شاہ زمان۔۔۔۔۔" مت روئیں ایسے۔۔۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔ "تو کیا کروں؟" وہ اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔ "مجھے گھر لے کر چلیں۔۔۔۔۔" یہاں نہیں مرنا مجھے۔۔۔ آپ کے علاوہ میں اب کسی اور انسان کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔" وہ آنکھوں میں موت کا غم لیے کہتی ہے۔ "اصلاح۔۔۔" گھر میں تمہاری حالت بہت خراب ہو جاتی ہے تمہیں پتا تو ہے۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے کہتا ہے۔ "شاہ زمان

Posted On Kitab Nagri

پلیز۔۔۔ مجھے اپنے گھر میں مرنا ہے۔۔۔ "وہ آنکھوں میں منت لیے اسے دیکھتا ہے کہ ایسا مت کہو۔" اچھا چلو میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں گھر پر کچھ لوگوں کو لے جاتا ہوں یہاں سے۔۔۔ "وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔" نہیں۔۔۔ میں نے آپ کو کہا نہ کہ مجھے نفرت ہو رہی ہے سب سے۔۔۔ آپ کے علاوہ کسی اور کی شکل دیکھتی ہوں تو وحشت محسوس ہوتی ہے۔۔۔ عجیب سا ڈر لگتا ہے مجھے۔۔۔ بلکہ آپ گھر کے ملازموں کو بھی چھٹی دے دیں کسی کو نہیں دیکھنا چاہتی آپ کے اور اپنے درمیان۔۔۔ "اپنی ادھوری سانسوں سے وہ ایسے کہ رہی تھی کہ جیسے اسے اپنے آخری وقت کا اندازہ ہو گیا ہو۔" اصلاح پر۔۔۔ "وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔" میری آخری بات سمجھ کر مان لیں۔۔۔ بس آخری بار کہ رہی ہوں۔۔۔ "یہ سنتے ہی وہ اسے اٹھا کر سینے سے لگا لیتا ہے۔" اچھا۔۔۔ اچھا میری جان بھی حاضر ہے تمہارے لیے۔۔۔ "گھر کے کمرے میں اصلاح بیڈ پر لیٹی ہوتی ہے۔ شاہ زمان کمرے میں ٹرے اٹھائے آتا ہے۔" میں نے اپنی بیگم کے لیے خود سوپ بنایا ہے۔ وہ ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے سب کو چھٹی دے دی ہے۔۔۔ اور کوئی حکم۔۔۔ "وہ اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔ وہ اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے۔" چلو اٹھو سوپ پی لو۔۔۔ "وہ اسے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے وہ اس کے سہارے اٹھ کر بیٹھ جاتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ "نہیں پینا مجھے۔۔ ایسا لگ رہا ہے کہ سب کچھ پھٹنے والا ہے میرے اندر۔۔۔۔" وہ ادھوری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔ "اصلاح کچھ تو کھانا ہو گا نہ۔۔ ایک تو بیماری ہے اوپر سے کچھ کھاتی بھی نہیں ہو۔۔۔" وہ یہ کہ کر زبردستی اسکے منہ میں چمچ ڈال دیتا ہے جیسے ہی وہ پیتی ہے وہ فوراً اٹھ کر واش روم کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے بھاگتی ہے۔ شاہ زمان بھی اسکے پیچھے جاتا ہے۔ واش روم کے سنک میں اسے خون کی الٹی آتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے جسم کے اعضاء پھٹ کر باہر آرہے ہوں۔ یہ دیکھ کر شاہ زمان کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ اصلاح پانی سے اپنا منہ صاف کرتی ہے۔ شاہ زمان اسے باہر لے کر آتا ہے مگر وہ صوفے کے پاس نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ "شاہ زمان اندر سے میرا پرس لائیں۔۔۔" وہ اپنے خشک ہونٹوں سے تکلیف برداشت کرتے ہوئے کہتی ہے۔ "کیا؟" اسے اس سے اس بات کی توقع نہیں ہوتی اس لیے کہتا ہے۔ "چلو میں تمہیں ہاسپٹل لے کر چلوں۔۔۔" وہ اسے بازو سے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرے پاس وقت نہیں ہے جو کہ رہی ہوں وہ کریں۔۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ الماری سے اسکا پرس نکال لاتا ہے اور اسے دیتا ہے وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے پرس میں سے تاویز نکال کر اسکے گلے میں ڈال دیتی ہے۔ "یہ میں نے کسی سے بنوایا ہے آپ کے لیے۔۔۔ میرے بعد بھٹک نہ جاننا۔۔۔ میں اپنی زندگی میں آپ کی آخرت کے لیے جو کر سکتی تھی وہ کیا۔۔۔ اب آپ نے خود کو ایسا

Posted On Kitab Nagri

ہی رکھنا ہے۔۔۔ "یہ سن کر شاہ زمان بہت بے چین ہو جاتا ہے۔ "تم مجھے اپنے ساتھ رکھو گی؟" وہ آنکھوں میں غم کا سمندر لیے اس سے پوچھتا ہے۔ "ہاں۔۔۔" وہ اپنی لڑکھڑاتی ہوئی سانسوں سے جواب دیتی ہے۔ یہ سن کر وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ "یہ جاننے کے بعد بھی کہ تمہارے بابا کو میں نے قتل کیا اور حسین بھی میرے شرابی ہونے کی وجہ سے زندہ نہ رہ سکا۔۔۔" وہ آنکھیں نیچے جھکائے ہمت کر کے اسے کہ دیتا ہے۔ اصلاح کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ شاہ زمان کی نظر اسکے خشک ہونٹوں پر پڑتی ہے۔ "پانی لاتا ہوں۔۔۔" اپنے چہرے پر ندامت لیے وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگتا ہے۔ اصلاح فوراً اٹھتے ہوئے اسے پیچھے سے پکڑ لیتی ہے وہ اس کے پیٹ پر اپنے ہاتھ اور کندھے سے اپنا چہرہ جوڑے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ شاہ زمان کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ جاتی ہیں وہ بھی اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں پر رکھ دیتا ہے اور اپنا سر پیچھے جھکاتا ہوا اسکے سر پر۔ "پانی لاتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔" وہ اسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ وہ پانی کا گلاس لیے کچن سے سڑھیوں کی طرف آ رہا ہوتا ہے کہ اچانک ایک فائر کی آواز اسکے کانوں میں پڑتی ہے اور گولی سیدھا اسکے دل میں۔ شاہ زمان کو ایک دھکا لگتا ہے۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے اور گلاس اسکے ہاتھ سے فرش پر گر کر ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے سیڑھیوں پر کھڑی اصلاح کو بے یقینی سے دیکھتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ اسکے سینے سے خون بہتا ہوا اسکے ہاتھ کو رنگ دیتا ہے اس کی آنکھوں کے قریب ناک پر پڑے عینک کے نشان آنکھوں میں بے یقینی اور سر اور داڑھی میں موجود سفید بال وہ یہ سب لیے اسے دیکھتا رہتا ہے۔ اصلاح کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی ہے۔ "جب تم نے مجھے پہلی بار بلایا تھا ملنے کے لیے تو میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم میری محسنہ ہو۔۔۔ تب ایسے ہی کہ دیا تھا میں نے۔۔۔" وہ آنکھوں میں ہلکی سی خوشی لیے اسے کہتا ہے۔ "اب احسان کیا تم نے مجھ پر۔۔۔ ورنہ میں سوچتا تھا کہ مجھ جیسا بدنام زمانہ بد کردار دہشت گرد اتنی آسان موت نہیں مرے گا۔۔۔ تم نے تو میری موت کے بگاڑ کی بھی اصلاح کر دی۔۔۔" یہ سنتے ہی اصلاح کے ہاتھ سے گن نیچے گر جاتی ہے۔ شاہ زمان کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ خون بہ جانے اور تکلیف محسوس ہونے کی وجہ سے اسکے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں وہ نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ "اصلاح یہاں آؤ۔۔" وہ کانپتی آواز میں اپنا خون آلودہ ہاتھ اسکی طرف بڑھائے اس سے فریاد کرتا ہے۔ "میں تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتی۔۔" وہ اسکی فریاد کے جواب میں اسے کہہ دیتی ہے یہ کہتے ہی اسے خون کی ایک اور لٹی آتی ہے جس سے وہ نیچے گر پڑتی ہے۔ شاہ زمان اسے دیکھ کر اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ہمت کر کے دوبارہ کھڑا ہوتا ہے اور کافی محنت سے آگے پہنچنے کے بعد سڑھیوں کی گرل کو پکڑ لیتا ہے اس سب میں وہ کافی تھک جاتا ہے لیکن ہمت نہیں ہارتا اور

Posted On Kitab Nagri

اصلاح کے پاس پہنچ جاتا ہے وہ اصلاح کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ "میں نے عشق اور جنگ دونوں نبھائے ہیں۔۔۔" وہ تڑپتے ہوئے کہتی ہے۔ شاہ زمان کا چہرہ نیلا پڑ چکا ہوتا ہے۔ "اصلاح مجھے اپنے ساتھ رکھنا۔۔۔" وہ اسکی منت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "میرا تم سے میرے بابا کا معاملہ اس دنیا میں پورا ہوا۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسکا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔ "آخرت میں تم مجھے اپنا دعویٰ دے دو گے۔۔۔ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گی۔۔۔" یہ کہ کر اسکا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ شاہ زمان بھی نیچے گر پڑتا ہے۔ "کلمہ پڑھ لو شاہ زمان۔۔۔ امید کو تھام لو۔۔۔" یہ کہ کر وہ مر جاتی ہے۔ "خود سے پہلے نہیں مرنے دوں گی میں آپ کو۔۔۔" شاہ زمان اسکی یہ کہی ہوئی بات سوچتا ہے۔ "شاہ زمان کی موت بھونکنے والے کتوں کے ہاتھوں نہیں لکھی۔۔۔ جب تک شاہ زمان خود نہ چاہے اس کی جان کوئی نہیں لے سکتا" وہ یہ اپنا یہ دعویٰ بھی یاد کرتا ہے۔ اسکے پیر کانپ رہے ہوتے ہیں۔ اور آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔

تیرہ سال پہلے۔۔۔

ہانگ کانگ۔۔

Posted On Kitab Nagri

آسمان پر سیاہ بادل پھٹنے کو تیار ہوتے ہیں۔ شاہ زمان ایک اونچی بلڈنگ کے کھلے آسمان تلے شیشے کے سوئمنگ پول میں ہاتھ سوٹ پہنے سوئمنگ کر رہا ہوتا ہے۔ اپنے موبائل کی رنگ سن کر وہ رک جاتا ہے اور فون سننے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔

"تو تو دائمی مستورات میں ایسا الجھا کہ حتمی خدمت گار کو ہی بھول گیا۔۔۔" جمشید فون پر اسے کہتا ہے۔ "بول۔۔۔؟" وہ اسکی بات پر جواب دیتا ہے۔ "اس" کو کس" کا کیا کرنا ہے۔۔ کہتا ہے کہ جب تک شاہ زمان سے رقم کا پورا حساب نہ کر لے واپس اپنے ملک نہیں جائے گا۔۔۔" جمشید اسے خبردار کرتا ہے۔ "تو مار دے اسے۔۔۔" وہ اکتاتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیسے مار دوں باہر کا کاروباری آدمی ہے۔۔۔ اتنے ہوگ ہوتے ہیں اسکے آس پاس۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے شاہ زمان کی نظر سوئمنگ پول میں لال کبھی پہنی خوبصورت جاپانی لڑکی پر پڑتی ہے جو اسکی طرف آرہی ہوتی ہے۔ "پھر کچھ ایسا کر کہ وہ بھیڑ ہی اسکی جان لے لے۔۔۔" وہ اس لڑکی میں محو ہوتے ہوئے کہتا ہے۔ "کیا؟ وہ تجسس سے اس سے پوچھتا ہے۔ لڑکی شاہ زمان کے بالکل قریب آ جاتی ہے اور اسکی عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ "بلاس فینی۔۔۔۔" (توہین رسالت) یہ کہ کر وہ فون کاٹ دیتا ہے۔ آسمان کی بلندی کو چھونے والی عمارت پر زوردار بجلی کڑکتی ہے پر وہ بلاخوف و خطر اس لڑکی میں محو ہو جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کا ہجوم ایک انگریز پر توہین رسالت کا الزام لگا کر ٹوٹ پڑتا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مار دیتا ہے۔ یہ وہی "کو کس" ہوتا ہے جو دائیں ہاتھ پر کھڑا شاہ زمان کو پھانس لیتے ہوئے مزے سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

